





دکن لارپورٹ .. فرسٹ سالانہ فوجی ..

# دکن لارپورٹ

فرسٹ سالانہ

حصہ دوم جلد پنجم رسالہ دکن لارپورٹ بابہ ۳۲۲ آت

صیغہ فوجداری

اسماء فریقین مقدمہ بہ ترتیب حروف تہجی

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۱۰۸	بالارام بنام سرکار عالی خدیوہ پور	۱۹۳	الفت احمدی بیگم زوجہ نواب کمال بادشاہ
۲۶۶	باکشن - ذریعہ پوس	۲۸	بنام
۱۴۸	بلیا - تناد فیسہ	۱۲۲	جاکشن راؤ
۱۵۰	بھو گوریا - پیس سنگ راؤ		امیل خان بنام پیرہا جی
۶۵	بھو راؤ - جگن کھ		اناجی - محسن رام دھیر
	پ		ب
۲۴۲	پاچا دھیرہ بنام سرکار عالی	۲۵	بنام سرکار عالی
۲۸۹	پاچا دھیرہ - مہاشا دھیرہ	۲۵۲	بالا پرشاد
۱۹۳	پتلی بیگم - غلام حسین		





جمله

ادکن لایه پست

فهرست دلائل قوی جاری

۱۸۳	سید شاه علی حسینی بنام محبوب علی	۸۲	سرکار محمد ذریعہ ناما بنام چندریاد و غیره
۲۲۶	سید عبدالقادر رجب علی	۲۳	ذریعہ یابی - ماری گا
۲۴	سید حسین الدین فیروز - سرکار عالی	۳۰۸	ذریعہ سامی - چٹھا
۳۷	سیو بانی - گلشن	۱۲۷	ذریعہ علی رضا - فوجن خان
۲۱۲	سیوراس گوتہ و فیروز - سرکار عالی	۱۵۵	ذریعہ فقیر محمد - سکا
ش		۷۶	ذریعہ ناراین - زرسنگ و غیره
		۱۲۵	ذریعہ نیکیا - سنگاری
۳۳۳	شیخ امام بنام سید کار مالی	۳۹	سرکار عالی - پنجم رام ماڈ
۷۰	شیخ جمال - براتی بیگ و غیره	۲۷	ماٹیا
ح		۱۱۱	کشیا
		۸۷	پہنپا
۵۹	محمد الرحمن بنام سرکار عالی ذریعہ بی بی	۱۵۷	چیکا
۱۹۸	محمد الرشید - عبد الحمید	۱۵۹	شیخ مشتاق
۱۱۶	محمد اکرم - سرکار عالی	۱۸۵	جنگا و غیره
۲۹	محمد اللہ خان - علی خان	۱۶۶	محمد امام
۷۷	عمر بن محمد اللہ - سرکار عالی	۲۰۰	رستم شاہ فقیر
خ		۲۱۳	نرسپا
		۱۸۹	پہنپا
۱۶۸	غلام رسول بنام نظام قطب الدین	۳۲۹	چنار و نیکیا و غیره
۱۳۲	غلام حسین خان - سرکار عالی ذریعہ پوریش	۸۳	سری رام ماڈ - غلام رسول لاکھ
ف		۱۳۷	سنہابی - سید کار کا
		۲۶۰	سودام دیو گاد فیروز - گلشنام کشنیا
۱۰۱	فاطمہ بیگم بنام سید خدا علی	۲۷۷	سیتا رام و غیره - پاروتی مانو و نیکیا

۱۸۱	راجہ انند داس بنام پیاری بیگم	۱۳۷	پری گاد فیرہ بنام سرکار عالی ندیم
۹۰	راگپو اچاری - محمد خان	۱۲۳	پدر بیہا - سرمد نیاد فیرہ
۳۰۳	راما و فیرہ - سرکار عالی	۱۹	پرہاد شاد - سرکار عالی ندیم
۶۹	رام ماؤ - سرکار عالی ندیم	۲۱۷	پولس باگیر - شیخ مشان
۱۳۵	رام ماؤ - انسابی زودہ رام زودہ	۲۵۹	پیراوشی چنہا - پچی لنگم
۱۲۱	رامن گور فیرہ - سرکار عالی ندیم		چ
۳۳۵	رامت گوڑہ - سرکار عالی		چند ٹیکٹ ریڈی و فیرہ بنام
	س	۱۷۶	پراو ٹیکٹ ریڈی و فیرہ
۲۰۷	سرکار جائیر بنام نور محمد		جلد اول و فیرہ بنام
۲۷	سرکار عالی ندیم بیہا - پیرا و فیرہ		سرکار عالی ذریعہ جود باراؤ
۲۲۳	سرکار عالی ندیم بیہا - گھڑم بناد فیرہ		ح
۷۴	سرکار عالی ندیم بیہا - کشنا جی	۱۵۲	حسن الدین بنام صدر الدین
۲۶۳	- - - - - لیخ پاند فیرہ		خ
۹۲	- - - - - حیدر علی و فیرہ		خواجہ بی بی بنام خواجہ غلام محمد
۱۷۳	- - - - - سرخواس ماؤ	۲۵۷	خواجہ محی الدین - ٹوکلیا
۱۰۳	- - - - - ذریعہ تاراز سیا - دینک یاد فیرہ		د
۵۲	- - - - - ذریعہ گشتی - لمہاری و فیرہ		درگا گور بنام کاشی
۱۲۰	- - - - - ذریعہ بیہا - سیو لنگیا	۷۲	دوڑا نامین - سوا لیکاد فیرہ
	- - - - - ذریعہ چندری ندیم راجا بنام	۱۲۳	دیور راؤ - دیوراد فیرہ
۱۷۸	اشپور ویکٹ اپہا		
۲۹۸	مہندہ رجب علی بنام علی ندیم		

فہرست سالانہ مضامین رسالہ دکن لارپورٹ جلد پنجم حصہ دوم

مجلس عالیہ عدالت صیغہ فوجداری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۱	کی سند ہے -	۲۵۲	اپیل -
۱۴۸	اثر تالش دیوانی کا کارروائی نفع	۲۵۲	اپیل کا بحیثیت نگران محروکین
۲۲۶	اسن ہے -	۲۵۲	کی غلطی سے پیش ہو کر نامنظور ہونا -
۲۹۸	اثر نامنظوری درخواست تجدید	۲۵۲	اپیل کا بعد انقضائے مباح و پیش ہونا
۲۹۸	شہادت - بمقامات قابلہ تجویز	۲۵۲	اپیل کی مباحہ کفایہ کی وجہ موجود -
۲۲۶	عدالت سشن -	۱۸۶	اثبات، ثقب رنی -
۲۹۸	اثر نقص ترحیب پنپارہ کا -	۲۲۰	اثبات، نیت ملزم -
۲۹۸	اثر کارروائی میں تبدیلی قبضہ	۱۳۱	اثر ارتکاب جرم ملزم واحد بننا
۱۳۳	اسکا فیر موثر ہونا -	۲۹۸	عرض مشترک -
۶۳	اجازت - ۲۵ و ۲۵	۲۹۸	اثر اسخراں کا شرکت جرم سے -
۱۴۳	اجازت میں استغاثہ - ۲۵	۲۵	اثر دست برداری وکیل سرکار کا
۱۴۳	اجازت استغاثہ بمقابلہ عہدہ دار	۲۳	کارروائی سشن ہے -
۱۵۰	دیہی -	۲۳	اثر رجوع از اقبال
	اجازت استغاثہ بمقابلہ لازم سرکار	۲۳	اثر منراے مجوزہ ہیگٹ لینے کا
	کب فردی ہے -	۲۳	درخواست از دہا دسترا ہے -
	اجازت سررشتہ مل کی عدم ضرورت	۲۳	اثر منراے مجوزہ ہیگٹ لینے کا

۱۶۱	مالی کوئینا و غیره	بنام احمد حسین و غیره	۲۴۴	غیر کوئینا	بنام سدرنگوا
۱۶۳	محبوب بیگم	میرزا احمد علی		ک	
	محمد اسحاق	سرکار عالی ذریعه			
۳۲۴	غنیه پو لیس		۲۸۶	سرکشی	بنام ماندا بیکیا
۱۶۱	محمد طاهر حسین	محبوب النساء بیگم	۲۶۶	کرشن سوسا	و سکو و غیره
۲۱۰	محمد عبدالشریف	سید حضرت و غیره	۱۰۶	کشی	سرکار عالی
۹۰	ل ریسی	سرکار عالی ذریعه		کشی	سرکار بیست
۲۹۲	سولی لال	شام لال و غیره	۱۳۱	نواب سلاز جنگ	بهاور
۱۱۳	موسن صفا	سرکار عالی ذریعه	۲۹۰	کنجیل نامرود و غیره	بنام سرکار کا
۲۵	میران	نیلوا	۹۵	کنجیل پرشاد	نوابیات ملین
۲۰۵	میران	سرکار عالی		گ	
۹۱	هنست اپا	گنڈیا و فیسره			
۲۱۰	سید مظفر علی	جهاگیر می	۳۲۲	مکتب نرسا	بنام رام راو و غیره
۲۵۰	میرزا بیت علی	سرکار کا	۵۵	مکتب شام	لومای
	ن			ل	
۶۸	دارکشی	بنام درگا گوڑ			
۲۱۲	نرسا	بیکو	۳۱۹	بجی نارسا	بنام سرکار کا
۲۳۹	نرسا و غیره	سرکار عالی		بجی نارسا	سرکار عالی ذریعه
	نیلوا	سرکار عالی ذریعه	۳۱۶	مکتب صاحب خزانہ	طامره
۳۱۳	محمد جهاگیر				
	(۵)		۳۲۰	مکتب علی بیک	بنام محمد علی نرسا
			۱۹۲	مکتب علی بیک	بنام قیال نرسا

۱۲۰	مفتش -	۱۴۹۹	اختیار عدالت فوجداری - ۱۴۹۹
۱۶۱	اخراج استغاثہ بوجہ عدم سہلیت -	۲۹	اختیار عدالت نسبت قلمبندی
	اخراج استغاثہ کے بعد استغاثہ		شہادت -
	مدید کے پیش کرنے کا جواز عدم	۳۹	اختیار مجسٹریٹ درجہ دوم نسبت
۱۶۱	جواز -		سپردگی مقدمہ بفرض از دیوانہ سزا -
	اخراج استغاثہ کا عدم جواز بمقابلہ		اختیار مجسٹریٹ نسبت صدور
	تمام ملزمین بیاہٹ عدم اجازت	۱۴۶	حکم تفتیش کر دیا و اگر اگلی لازم ہو کر
۱۶۳	سرکشتہ مل -		پولیس -
	اخراج استغاثہ ضرر بوجہ عدم	۱۹۶	اختیار مجسٹریٹ درجہ دوم نسبت
۱۹۳	پیردی سٹیفٹ -		سپردگی -
	اخراج استغاثہ سرحد ہوا گشتی		اختیار مجسٹریٹ نسبت قلمبندی شہادت
۲۴۱	اگزارئی نشان دہ ہوا گشتی		صفائی با وجہ بیک عدالت سشن سے
	اخراج استغاثہ بر بنار تحقیقات	۲۰۵	بہ ترتیب فراہم مقدمہ کی سپردگی کا
۲۹۳	وجوہ استغاثہ دیگر -		حکم دیا گیا ہو -
	اخراج مقدمہ کی نسبت اختیار	۲۴۴	اختیار مجسٹریٹ نسبت صدور حکم تفتیش
۳۲۴	مجسٹریٹ -	۳۲۴	اختیار مجسٹریٹ نسبت اخراج مقدمہ
	اخراج وارنٹ کیس ہملت غیر	۱۲۲	اختیار ناظم ضلع بہ صمد نگرانی -
	حاضرہ سیستیت کا عدم پیش		اختیار ناظم ضلع نسبت کارروائی
۹۱	ثبوت -	۱۹۴	نقصان من متاثرہ اجلاس جٹ
۹۱	اخراج وارنٹ کیس -		مجسٹریٹ -
۲۵۹	انزالہ میثیت عربی -	۲۹۳	اخراج - ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵
۲۱	از دیوانہ سزا کی فرض سے عدالت	۱۳۲۴	اخراج استغاثہ اخذ شہادت -
		۴۴	اخراج استغاثہ بر بنار معاہدہ

۸۳۰	اختیار سماعت مجسٹریٹ درجہ سوم۔	برائے سماعت استغاثہ بمقام	
۲۴۲	اختیار سماعت ناظم ضلع۔ ۱۹۲۹ء	عہدہ داران وہی۔	۱۳۲
	اختیار سماعت مجلس ہائیکہ نسبت	اجرائی استہار نسبت اختلاف نا جائزہ	۴۴
۲۸۹	سماعت نگرانی۔ ۱۸۳۳ء	احتمال نقص امن کے اطمینان کے	
	اختیار سماعت مجسٹریٹ نسبت	وجوہ قلمبند کرنے کا لزوم۔	۵۵
۱۴۲	عدد و حکم ادا کی نفقہ۔	احتمال نقص امن کے وجوہ قلمبند	
	اختیار سماعت راجہ شیو راج دہرم	نہ کرنا۔	۶۶
۱۵۹	دست بہادر۔	احتمال نقص امن نہ ہونے کی صورت	
	اختیار سماعت کی نسبت عذر	میں اختتام کارروائی۔	۳۱۱
۱۴۲	نسرق نامی۔	اختتام کارروائی بصورت حکم	
۲۵۱	اختیار سماعت ضلع اطراف بلدیہ۔	احتمال نقص امن۔	۳۱۱
	اختیار سماعت نسبت جرائم قانون	اختتام کارروائی نقص امن ہدم	
۲۴۳	رجسٹری۔	ہدم احتمال کی صورت میں کالی قبضہ	
	اختیار سماعت عدالت فوجداری	قابض کا لزوم۔	۳۱۱
۲۸۶	پہ صیغہ ادارتی۔	اختتام کارروائی نقص امن محض	
۳۱۰	اختیار سماعت نگرانی عدالت ہائیکہ	برہنہ و حکم ضلعی پائیدار و حقیقت۔	۱۹۲
	اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلدیہ	اختیار۔ ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء	
	بر غیر موافقہ ناکہ بیٹے کی شرکت حد	اختیار نمیزی میں پہ صیغہ نگرانی دست	
۲۵۱	کو توالی بلدیہ و ہرم کا۔	انمازی سے انکار۔	۳۲۲
	اختیار عدالت نسبت کمال آئندہ	اختیار نمیزی نسبت رہائی برہنہ۔	۳۲۲
۹۵	جانما و شنازہ۔	اختیار تنجیم نمونہ برات بصیغہ نگرانی	۲۴۱
	اختیار عدالت نسبت التواست	اختیار ہمدگی۔	۵۵ و ۸۱
۳۲۳	تحقیقات و نمونہ۔	اختیار سماعت۔ ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء	

۲۱۵	اعتبار کے قابل شہادت۔	۱۸۹	ہلاکت واقع ہونا۔
۲۱۶	اقبال۔ ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۲ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۴ء ۱۹۲۵ء ۱۹۲۶ء ۱۹۲۷ء ۱۹۲۸ء ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۴ء ۱۹۳۵ء ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء ۱۹۴۰ء ۱۹۴۱ء ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء ۱۹۴۴ء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء ۱۹۵۰ء ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء ۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء ۱۹۵۷ء ۱۹۵۸ء ۱۹۵۹ء ۱۹۶۰ء ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء ۱۹۶۳ء ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء ۱۹۶۸ء ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء ۱۹۷۲ء ۱۹۷۳ء ۱۹۷۴ء ۱۹۷۵ء ۱۹۷۶ء ۱۹۷۷ء ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء ۱۹۸۰ء ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء ۱۹۸۷ء ۱۹۸۸ء ۱۹۸۹ء ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء ۱۹۹۵ء ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء ۱۹۹۸ء ۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء	۹۶	اشہار کا منظر عام پر پیش کیا جانا۔
۲۱۷	اقبال جرم۔	۹۷	اشہار کی اجرائی نسبت استغاثہ ناجائز۔
۲۱۸	اقبال جرم کہہ سکتے ہوئے ہونے۔	۹۸	اشہار مزدورت۔
۲۱۹	اقبال جس سے بعد میں انکار کیا جائے۔	۹۹	اشہار مزدورت کی وجہ سے حکم جلی جائے۔
۲۲۰	اقبال جس کی تائید شہادت سے ہوتی ہو۔	۱۰۰	اشہار ناقابل شناخت۔
۲۲۱	اقبال جو برآمدگی مال سے متعلق۔	۱۰۱	اصطلاحات قانونی کے متعلق کی
۲۲۲	کس صورتوں میں قابل ادخال ہے۔	۱۰۲	تاجوازی پر قبضہ کی سوال و جواب
۲۲۳	اقبال روپر و پیادہ۔	۱۰۳	اصلاح فعلی۔
۲۲۴	اقبال روپر و شخص ذی منصب۔	۱۰۴	اصلاح فعلی پولیس کا طریقہ۔
۲۲۵	کب قابل ادخال ہے۔	۱۰۵	اصلاح کی حیثیت سے کام میں لانا۔
۲۲۶	اقبال سزا یا پابندی۔	۱۰۶	دشا و نہ جلی کا۔
۲۲۷	اقبال سے انکار۔	۱۰۷	اصول موازنہ شہادت۔
۲۲۸	اقبال سے رجوع اور اسکاثر۔	۱۰۸	اصول وغرض تجدید شہادت۔
۲۲۹	اقبال شرکت جرم۔	۱۰۹	اصول و نشا و کار دوائی نقص اس۔
۲۳۰	اقبال شرکت جرم کا تھا اقبال جرم کی حد تک پہنچنا۔	۱۱۰	اطراف بلدہ کا اختیار ماعت۔
۲۳۱	اقبال ادخال شہادت۔	۱۱۱	اطمینان احوال نقص اس کے وجہ
۲۳۲	اقبال قبل ۲۴ گھنٹہ در اثنا کے	۱۱۲	اطمینان دہندہ نقص اس کا طریقہ۔
۲۳۳	تحقیقات و بعد ترتیب فرد جرم سے	۱۱۳	احانت۔
۲۳۴	حالات کے پیش میں انکار۔	۱۱۴	اعتبار۔ شہادت۔
۲۳۵		۱۱۵	اعتبار کے قابل نہیں شہادت دائرہ متعلق

۲۶۶	استغاثہ کی واپسی بغرض ہرجا	۹۸	سٹیشن کی ہمدگی -
	استغاثہ ہائے ہداگاد -		از ویلا و ستر کی غرض سے ہمدگی وجہ
۲۶۶	استغاثہ کی واپسی کا خلافت	۱۹۶ و ۳۹	سند ایابی سابقہ -
	قانون ہونا -		از ویلا و ستر کی درخواست پر اسٹیشن
۲۶۶	استغاثہ کے مقدمات میں پولیس	۱۸۶	مجزوہ ہیگٹ لینے کا -
۲۶۶	کے نام تفتیش کا حکم -		از سرنو کارروائی نقص امن پر بنا
۱۹۱	استغاثہ مکہ - ۴۶ و ۱۲۲ و ۱۹۱	۳۱۱	احتمال جسدید -
	استغاثہ دہلیز کی نسبت اجراء		اسٹرو او جائداد کا ایک حق میں
۷۷	اشتہار -	۲۸۶	تلازمین میں سے -
	اشامب کا بلا منظوری سرکار	۱۸۱	اسٹرو او جملہ مادہ کی ناجوازی -
	بغرض نفع ذاتی سرکاری سہیلے		اسٹروے کا سلاح ہنگ کی تعریف
۲۶۶	طبع کرانا -	۵۴	میں داخل ہونا -
۲۵۹	اشامب کی تمبیس -	۲۹۲ و ۲۶۶ و ۷۶	استغاثہ -
۱۸۹	اشتعال طبع - ۱۱۸	۲۶۶	استغاثہ بحوالہ دفعات متعدد -
	اشتعال طبع کا مذہب طابع طرم		استغاثہ پولیس میں ہونے کا اطلاع
	نہ ہو - نئے کے باوجود طرم کا مستفید	۷۴ و ۲۵	دینے کا -
۱۸۹	لیا جانا -		استغاثہ دیگر کی تحقیقات و مجموعہ
	اشتعال طبع کا مذہب اور اسکی	۲۹۲	کی بنا پر احسراج استغاثہ -
۱۱۸	بلا منظوری -		استغاثہ کا احسراج بلا اخذ
	اشتعال طبع کے وجوہ کی تعریف	۱۲۲ و ۷۶	شہادت -
	کے متعلق عدالت ماتحت کا		استغاثہ کا احسراج بر بنائے
۱۸۹	فرض -	۷۷	مصلحت -
	اشتعال طبع کی جانیں ناگہانی لڑائی میں	۷۴ و ۱۲۵	استغاثہ کی اجازت -



۳۳۵	باوی الفطرین ثبوت نہی۔	۲۸۵	باوجود علوہ ملوہ اختلاف نہی
۸۳	الزام کا اثبات جرم کے لئے	۲۹۸	یکمال حقیقت کا جواز۔
۲۹۸	کالی نہ ہوا۔	۱۰۶	باوجود نقص اختیار سپردگی کا
۲۹۸	جواز۔	۱۵۳	جواز۔
۲۹۸	بائع کو آگاہ کر دینا اپنے سکہ سے	۲۵۲	اور نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۳۲۲	نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۲۰	نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۱۰۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۱۱۳	نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۲۵۳	نہرست مل پر دستخط کر دینا
۲۹۸	نہرست مل پر دستخط کر دینا	۳۱۹	نہرست مل پر دستخط کر دینا

۲۹۸	اقبال مندرجہ پنچاویس کا	۲۱۴	اقبال قبل سالانہ جس سے بعد میں
۲۱۸ و ۲۱۴	تا قابل ادخال ہونا۔	۲۱۴	انکار کیا جائے۔ ۲۰۰ و ۲۰۴
۲۹۸	اقبال تا قابل ادخال شہادت۔ ۲۱۴	۲۱۴	اقبال قبل سالانہ جسکی تائید شہادت
۲۸۲	اقبال و برات شریک جرم۔	۲۱۴	سے نہ ہوتی ہو۔ ۲۰۰
	الیہائی کا عذر۔	۲۰۰	اقبال قبل سالانہ۔
	التوا اور جوئے منہ کا اختیار قبضہ الزامات		اقبال کا باوجود انکار قابل ادخال
	کی نسبت چند الزامات تین تین سو	۱۹	شہادت ہونا۔
	صادر کو کے طرز پر متعدد الزامات	۱۵۸	اقبال کی بنا پر جوئے منہ۔
۳۳۳	صادر ہونے کی صورت میں۔	۲۱۴ و ۲۱۴	اقبال طرز۔ ۲۰۰ و ۲۰۴ و ۲۰۸ و ۲۱۴
	التوا و تحقیقات باجوئے کی نسبت		اقبال طرز و دہرے مستفیض اور
۳۳۳	اختیار و رالت۔	۲۹	اسکا قتل یا دخل ہونا۔
	التوا اور کارروائی مقدمہ کا لزوم		اقبال طرز کی بنا پر جوئے منہ کا عدم
۱۶۶	بصورت مفروضی طرز۔		جواز مقدمات قابل اجراء کے حکم دینے
	الزام سرحد کا ان زیورات کے متعلق		ہب اسکی تائید شہادت استغاثہ سے
۱۴۶	جو شوہر نے زوجہ کو دے دیوں۔	۳۷	نہ ہوتی ہو۔
۳۲۷	الزام کا عائد ہونا۔ جو عدم بدیتی۔		اقبال طرز پر ترتیب فرد قرار داد
	انتقال استغاثہ قبل از ساعت		جرم کا جو از مقدمات قابل اجراء
۲۹۶	عدالت سشن۔	۳۸	دارنش میں۔
۵۰	انتقال مقدمہ۔		اقبال طرز کی بنا پر جوئے منہ
	انتقال مقدمہ بلا اختیار ایک ہی	۴۲	کب جائز ہے۔ ۲۰۸
	رقبہ کے ایک بمٹریٹ کے		اقبال طرز پر بلا قیامندی شہادت
	اجلاس سے دوسرے بمٹریٹ کے		استغاثہ بمقدمات قابل اجراء
۵۰	اجلاس پر۔	۱۵۸	حکم نامہ جوئے منہ کا عدم بخوانا۔

۲۸۹	۱۸۳	سماعت نگرانی -	۱۳۱	بلوہ میں قتل کا واقعہ ہونا -
۱۹۸		چور و رش سے فحشیت و انکار -	۳۲۴	بلوچہ میں جہیز کی الزام کا عائد ہونا -
۲۲۳	۱۳۸	پہنچنا مسہ -		بیانات محمد علی داخل کرنے کا
		پہنچنا مسہ برآمدی ال کب قابل ادخال	۲۶۸	حکم فوراً ہونا چاہئے -
۲۲۳		شہادت سہ -		بیانات سندرجہ پنچنامہ کا جو شہادت
		پہنچنا مسہ پولیس کی ترتیب کے نقل کا		حلفی قلمبند کردہ عدالت کے خلاف
۲۹۸		اگر -	۱۳۸	ہون غیر موثر ہونا -
		پہنچنا مسہ پولیس میں درج شدہ اقبال	۲۱۴	۲۱۳ و بیان قبل از مرگ -
۲۹۸		قابل ادخال ہونا -		بیان قبل از مرگ کب قابل ادخال
		پولیس کے پنچنامہ میں درج شدہ	۲۱۴	شہادت ہے -
۲۹۸		اقبال کا قابل ادخال ہونا -	۲۹۵	بیان ستیفٹ -
		پولیس کی تعریف میں داخل ہونا		بیان ستیفٹ قلمبند کردہ مجسٹریٹ
۸۴		پیادہ کا -		سہر دکنہ کا بمقابلہ لازم قابل ادخال
۹۵		پولیس کی غلطی کی اصلاح کا طریقہ -	۲۲۵	شہادت ہونا -
		پولیس کی مداخلت بطور خود		بیان لازم پر فرد تہہ ارادہ جرم
۹۵		کارروائی نقض اس میں -	۴۸	کی ترتیب -
۲۲۵		پولیس کی لازمت -		بمید کے خرابات سے ہلاکت کا
		پولیس میں چوٹی اطلاع دینے کا	۱۴۳	واقعہ ہونا -
۴۲	۱۲۵	استغاثہ -	۲۹۱	بیضا بھٹی قابل تہیخ -
		پولیس میں لازمت حاصل کرنا		بیضا بھٹی نہ ہونے کی صورت میں
		لازم کا اہم و کالت میں کامیاب	۶۳	نگرانی کا قابل سماعت ہونا -
۳۲۵		ظاہر کر کے -		پ
		پیادہ کا پولیس کی تعریف میں		پائیک گاہ کی مجلس کا اختیار نہایت

۱۵۵	بھیغہ انتظامی تجویز۔	۲۹۸	برائتہ و اقبال شریک جرم۔
	بھیغہ انتظامی تجویز سزا کی نامزدی	۹۸	برآمدگی مال کی شہادت و
۱۵۵	مقدمت نمبری میں۔	۳۱۴	برآمدگی کا قابل اطمینان۔
۲	بھیغہ نگرانی چیخ حکم رہائی۔		برآمدگی ایک بیٹے سے نامزد شہاد
	بعد قیام سشن قاعدہ تصحیح کا		کی ایسے مکان سے میں میں متعدد
۱۵۹	باقی نہ رہنا۔	۲۵۳	انتظامیہ میں ہون۔
	بعض ملزمین عہدہ داران دیہی		برآمدگی مال کا پتہ کب قابل
	مقابلہ میں عدم اجازت	۲۲۳	ادخال شہادت ہے۔
	سررشتہ مال اطراف استغاثہ کا عدم		برآمدگی مال کے متعلق اقبال کب
۱۴۴	ہوا۔	۲۹۸	قابل ادخال ہے۔
	بلا اختیار ایک رقبہ کے مجسٹریٹ	۳۱۴	برآمدگی مال کی نسبت تھامس۔
	کے اگلاس سے دوسرے مجسٹریٹ		پڑھم حقیقت خود جائداد غیر منقولہ پر
۵۰	کے اگلاس پر مقدمہ کا انتقال۔	۲۴۲	سٹیفٹ پر قبضہ کر لینا۔
۱۸۳	بلا اخذ جواب رہائی ملزم۔		بصورت احتمال نقص میں ماحول
	بلا اخذ جواب سٹیفٹ سکم ادائی		اخراج نالش دیوانی تحقیقات
۱۲۴	معاوضہ۔	۱۴۸	نقص اس کا ہوا۔
۱۲۲	بلا اخذ شہادت اخراج استغاثہ۔		بصورت عدم احتمال نقص اس
	بلا حقیقتات نقص پر بنائے حکم		اختتام کارروائی کی صورت میں
	جنسلی جائداد کارروائی نقص اس کا	۳۱۱	قبضہ کا بعض کی بحال کا لازم۔
۱۹۴	اختتام۔		بصورت عدم بے ضمانت گزشتہ
۱۲۴	بلا وجہ استغاثہ کا معاوضہ۔	۶۳	قابل سماعت ہونا۔
۱۳۱	بلوہ۔		بصورت عدم ثبوت جرم مال کا
۱۳۱	بلوہ مع قتل۔	۱۴۶	ملزم کو واپس سنا جا۔

۱۶۸	تفتیش -	۳۴	پیشی ضلعی جائیداد تعلقہ کا عدم جواز -
۲۴۴	تفتیش کا حکم صادر کرنے کی نسبت	۳۴	تحقیقات لقص اس -
۲۴۴	اختیار مجسٹریٹ -	۲۹۳	تحقیقات و تجویز استغاثہ دیگر
۲۴۴	تفتیش کا حکم بنام پولیس مہدات	۲۹۳	کی پندر اسراج استغاثہ -
۲۴۴	استغاثہ -	۲۹۱	تحقیقات کجائی -
۲	تفتیش کی غرض سے قلم کو جواز	۲۹۷	تحقیقات کجائی کا جواز باوجود
۱۶۸	پولیس کے جانے کا حکم اور ادا سکا	۲۹۷	علحدہ علحدہ استغاثوں کے -
۱۶۸	عدم جواز -	۲۹۱	تحقیقات کجائی میں سے زیادہ
۱۶۹	تفتیش کر کے حکم دینے کی نسبت	۲۸	الزامات کی -
۱۶۹	اختیار مجسٹریٹ -	۲	ترتیب فرد سرار داد جرم
۱۸۳	مکمل تحقیقات کی غرض سے	۲	ترتیب فرد قرار داد جرم کے لئے
۲۲۹	مقررہ کی واپسی -	۲۵۱	واپسی معتد -
۲۵۹	تفتیش -	۲۵۱	ترتیب فرد قرار داد جرم کی
۳۱۹	تفتیش اسباب -	۲۵۹	تقاضی سے نگرانی - ۲۵۴
۲۸۹	تفتیش تخریر برات پر حینہ نگرانی -	۳۱۹	ترتیب ہم طعمی -
۲۵۱	تفتیش تجویز برات کا اختیار حینہ نگرانی	۳۱۹	ترک بوجہ پیچیدگی سوالات -
۲	تفتیش حکم رہائی پر حینہ نگرانی -	۳۲۴	تزلزل شہادت -
۱۵۱	تفتیش ہمدلی کی درخواست -	۱۵۹	تصرف دیکھا -
۲۶۱	تفتیش کے قابل بے ضابطگی -	۱۵۹	تقصیر -
۲۹۸	تنہا شرکت جرم کا اقبال ہمدلی	۱۵۹	تقصیر کے قاعدہ کا باقی نہ رہنا بعد
	کی حد تک نہیں پہنچتا -	۱۵۹	قیام کشتن -
	میں سے زائد الزامات کی	۱۸۱	تقصیر میں روانگی معتد -
			تعمیل حکم مجسٹریٹ میں قبضہ -

۸۷	غیر حاضر مستفیض ہمدات قابل	۸۷	داخل نہ ہوا۔
۱۹۳	اجرائی وارنٹ۔	۸۷	پیارہ کے روپر و اقبال۔
۱۵۵	تجویرہ میں غلطی۔	۳۱۹	پیشگی کے حالات کی رو سے تزلزل
	تجویرہ ہمارہ جو ل عدالت دیوانی		ت
۳۱۱	اور ادسکا شمار۔		تاثر۔
۲۸۶	تجویرہ خلاف اختیار و کالعدم۔	۱۸۶	تاثر سزا دہی سابقہ۔
۵۰	تجویرہ کی ناراضی سے گرائی۔	۱۸۶	تاریخ پیشگی کے قبل اور با حقیقتات
۱۵۸	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال۔	۳۳	منصوبی ہما و متنازعہ کالعدم جواز۔
۷۲	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم		تجدید مل تجویز ہما و متنازعہ کالعدم جواز۔
۱۶۶	کب جائز ہے۔	۲۸۶	تجدید گرائی کی ناجوازی۔
	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم۔	۳۲۹	تجدید شہادت ۳۲۹ و ۳۲۹
	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۳۲۹	تجدید شہادت کا اصول و فرض۔
۱۵۸	قابل اجرائی ٹکنا۔	۳۲۹	تجدید شہادت کا حق لازم کا۔
	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۲	تجدید شہادت کی درخواست مل
	قابل اجرائی ٹکنا۔		اوسکی نامتوری۔
۳۷	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال		تجدید شہادت کی درخواست کی
۶۳	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۳۲۹	نامتوری اور اوسکا اثر ہمدات
۷۲	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۱۶۶	قابل تجویز سبب۔
۷۷	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۱۹۳	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال
۲۶۱	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال	۲۸۶	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال
	تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال		تجویرہ سزا پر نہایت اقبال لازم جواز محض اقبال

جرمانہ کا عدم لزوم سرقہ میں	۱۰۶	بخوار و عدم جواز استغاثہ جدید کے	۱۶۱
جرمانہ کی سزا۔	۲۹۵	ہیش کرنے کا بعد اخراج	۲۹۵
جرمانہ کی سزا بصورت لزوم سزائے	۲۹۵	استغاثہ۔	۱۶۱
قید۔	۲۹۵	جھوٹی اطلاع پولیس میں دینے	۲۹۵
جرمانہ کی سزا جسم لائق سزائے	۲۹۵	استغاثہ۔	۲۹۵
قید میں۔	۲۹۵	جھوٹی اطلاع دینا	۲۹۵
جرم خلاف عدویٰ کو اعدا شدہ	۱۰۶	چ	۱۰۶
جرم سرقہ میں سزائے جرمانہ کا عدم	۱۰۶	چارہ جوئی عدالت دیوانی کی	۱۰۶
لزوم۔	۱۰۶	بخور اداد کا مختار۔	۱۰۶
جرم قتل انسان مستلزم السزائے سزا	۳۰۸	چارہ کا نسبت بخور برائے	۱۰۶
قید مادام الحیات کی ناجواری	۳۰۸	جالان سے قبل اقبال۔	۲۳
جرم لائق سزائے قید میں سزائے	۲۹۵	جالان سے قبل اقبال جس سے	۲۹۵
جرمانہ۔	۲۹۵	بن بن نکار کا حکم۔ ۱۰۶ ۱۱ ۱۱ ۱۱	۳۰۸
جرم ناقابل اجرائے وارنٹ میں محض	۳۰۸	جالان سے قبل اقبال جس کی	۳۰۸
اقبال ملزم پر ترتیب فرد جرم کا	۳۰۸	تجدید شہادت سے ہوتی ہو	۳۰۸
جواز۔	۳۰۸	ح	۳۰۸
جعلی دستاویز۔	۳۰۶	حفظ امن۔	۲۹
جعلی دستاویز کو اصل کی حیثیت	۳۰۶	حفظ امن کے چلک کی کارروائی	۲۹
کام میں لانا۔	۳۰۶	میں جائیداد کو نگہانی سرکار میں	۲۹
جواب لینے کے بغیر ملزم کی رہائی	۱۸۳	لینے کا عدم جواز۔	۱۲۳
جواب معفیث کے بغیر حکم ادائی	۱۸۳	حق تجدید شہادت ملزم	۳۲۹
معاوضہ۔	۱۸۳		۳۲۹
جواز سپردگی باوجود نقص اختیار	۱۸۳		۳۲۹

۲۸۶	جائداد کا تنازعہ میں سے ایک کے حق میں استدعا۔	۲۶۱	حقیقت کی بجائی۔
۲۸۶	جائداد کا وراثت کے متعلق مد		ش
۲۸۶	الخاص کے باہمی نزاع کی وجہ سے	۱۲۴	ثابت قرار دیا جانا جرم قتل عہد کا
۲۸۶	برصغیر لاہور کی عدالت کی نگرانی		بر بنا اثبات واقعہ متعلقہ۔ ۱۲۵
۲۸۶	میں دیا جانا۔	۳۱۴	ثبوت جرم عالیہ نہ ہو سنا ایلی
۹۵	جائداد کے حاصل آمد کی نسبت	۱۸۶	سابقہ کا۔
۳۴	اختیار عدالت۔	۱۸۶	ثبوت سنا ایلی سابقہ۔ ۱۰۶
۲۹۸	جائداد تنازعہ کب سرکاری نگرانی	۲۵۲	ثبوت مقدار معینہ سے زیادہ
۲۹۸	میں لجا سکتی ہے۔	۱۴۳	پونے کا شراب برآمد شدہ کے
۳۴	جائداد تنازعہ کے زیر نگرانی سرکار		ثبوت قیمت لازم۔
۲۹۸	نے جانے کا حکم۔		ج
۳۴	جائداد تنازعہ کی جضلی کا عدم جواز	۳۱۰	چاگیر کی عدالت کا اختیار سماعت نگرانی
۲۹۶	قبل تاریخ پیشی اور بلا تحقیقات۔	۳۳۵	چاگیر شہید کے مینہ کا لازم عدم
۳۱۱	جدراگانہ استغاثہ پیش کرنے کے		سرکاری کی تحریر میں داخل ہے۔
۱۶۱	نے واپسی استغاثہ۔	۲۴۲	جائداد غیر منقولہ کو نگرانی سرکار
۱۶۱	جدید احتمال انقضائے اس اور اسکی بنیاد		میں لینے کا عدم جواز کا رد مالی بلکہ
۱۶۱	از سر نو کا رد وائی کا جواز۔	۹۹	خطا میں۔
۱۶۱	جدید استغاثہ۔ ۱۱۲		جائداد غیر منقولہ مقبوضہ مستغنیث
۱۶۱	جدید استغاثہ کے پیش کرنے کا جواز	۲۴۲	پر قبضہ کر لینا جرم قیمت۔ ۱۰۰
۲۴۲	عدم جواز بعد اخراج استغاثہ۔		جائداد کا اس کے حق میں قابل اعتراض
۲۴۲	جرم اٹھ قانون ریٹری کی نسبت	۲۸۶	ہونا جس کے قبضہ سے لی گئی ہو۔
۲۴۲	اختیار سماعت۔		



میشد

دکن دار لٹ ۱۹

فہرست مسلمانہ فوجداری

۲۳۳	رجوع از اقبال اور اسکا اثر۔	۳۱۶	کام میں لانا۔
۲۵۱	رہرو لیوٹن شہکار عالی میں کو تو ای		دست اندازی کیل سے کلا اور
	موردہ یکم بہمن ۱۲۴۲		اس کا اثر کاروائی عدالت
	رقم کار کا ریشہ لکشی کو وصول	۴۵	میشن پر
	کرنا ایک شریک کا منہ چنبہ		دست برداری و زنا مقتول ہونے
۳۲۷	شہکار کے۔	۲۰۰	قصص۔
۱۵۹	روائی مقدمہ بیضہ تصبیح	۱۵۹	وفا۔
	رہرو کے متغیث اقبال طرح اند	۲۶۹	دوسرے مقدمہ سے متعلق ہونے کا
۶۹	اسکا قابل احوال ہونا۔		شہادت کا جو ایک مقدمہ میں قلمبندی
	رویت کی شہادت کے معقول	۲۹۳	لگی ہو۔
۲۳۳	ہونے کی وجہ سے قصاص کا قطع ہونا		
	رویت کی شہادت کی عدم		و
۱۵۹	موجودگی۔		
۱۲۷	رویت کی شہادت اور سلسلہ		ڈاکہ
۲۰۰	واقعات کی عدم موجودگی	۲۱۲	ومی منصب شخص کے رہبر و اقبال
۲۲۳	رویت کی شہادت کی عدم موجودگی		لب قابل احوال ہے
	من اثبات جرم کے لئے کسی شہادت	۳۱۶	
۲۹۸	ہونی چاہئے۔		ر
۱۵۲	روائی۔		
۳۲۳	روائی برعکس۔		راجہ شیوراج دیہم و شہ بہادر
۳۲۳	روائی کے حکم کی تصحیح بھگوانی	۱۵۹	کا اختیار سماعت
۲	روائی کی مامانی سے بھگوانی	۲۰۴	بیشری کے متعلق جرم کی نسبت اختیار سماعت

۲۸۶	خلاف اختیار و کا بعدم تجویز۔	حکم اذخالی بیانات تحریری نوراً ہونا
۲۸۸	خلاف شہادت قلمبند کردہ	حکم تفتیش بنام پرمیشس تہدات
۱۳۸	عدالت بیانات مندرجہ پنجمامہ	حکم تقدیم چالان کا ہنزہ حکم تفتیش ہونا
۳۸	کافیہ موثر ہونا۔	حکم اجابداد متنازعہ کے زیر تفرانی
۲۹۳	خلاف قانون دنا عایر تجویز۔	سہرہ کلائے جانے کا۔
۳۶۶	خلاف قانون ہونا دہلی استغاف کا	حکم رائی کی تسخیر بیضہ گھرائی۔
۲۵۲	خلاف مدنی قانون آبکاری	حکم اضہلی جانکاد بوجہ استغاف و رت
۱۰۱۹۲	خیانت مجرمانہ۔	حکم اجیشٹ کی تعمیل میں قبضہ
۱۳۵۲	خیانت مجرمانہ ملازم سرکار	خواجگی ملازم بجر است پولیس کا حکم دیگر
۹۲		نہت اختیار مجیشٹ۔
	دارالضرب کے ملازم کی	چیشیت ملازم سے ہماط نہایت مال
۶۰	جنب سے سرقد۔	برآمدہ کار زیادہ نہ ہونا۔
	درخواست تجدید شہادت اور	خ
۲	اسکی نامظہری۔	خارجی حکم کی بنابر مجیشٹ کا فرق مقدمہ
۱۵۰	درخواست قبیح سپردگی۔	پر ریلرک۔
۲۶۹	درمیانی غلط بیانی	غتم شہادت کے بعد نہایت متفیٹ
	دست اندازی سے انکار بیضہ	مزید شہادت کی پیشی کی ناہجاری۔
۳۲۲	اختیار تہزی بین۔	خریدار کا ہرست مال پر دستخط ادراپی
۵۰	دست اندازی کے بوجہ بیضہ گھرائی	سکن سے بائع کو آگاہ کر دینا۔
۳۱۶	دستاویز جعلی۔	خریداری مال۔
	دستاویز جعلی کو مہلی کی حیثیت سے	

۲۸۲	سزائے ناکافی۔	سزاکار کی جانب سے عدالت العالیہ
۲۱۳۱۰۶	سزایابی سابقہ	میں بھجوانی۔
۱۸۶	سزایابی سابقہ کا اقبال۔	سزاکار کی بھجوانی میں کب جائداد متاثر
۲۱۴	سزایابی سابقہ کا بھجوانی میں جرم طاری ہو	لیا جاسکتی ہے۔
۱۸۱۰۶	سزایابی سابقہ کا ثبوت۔	سزاکاری ملازم۔
۲۵۷	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکاری ملازم بننا
۲۵۸	بھجوانی اور سزایابی کی وجہ سے	سزا۔ ۲۶۵ و ۱۰۶ و ۱۰۶ و ۲۶۵ و
۲۵۹	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کی تجویز اقبال ملازم کی بنا پر
۲۶۰	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	کب جائز ہے۔
۲۶۱	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کی تجویز پر بار اقبال۔
۲۶۲	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کی تجویز پر غیب ملازم۔
۲۶۳	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کے جرم۔
۲۶۴	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کے جرم لائق سزا۔
۲۶۵	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	قید میں۔
۲۶۶	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کے خلاف قانون
۲۶۷	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کے قید کے لایم کی صورت میں
۲۶۸	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	محض جرم کی سزا۔
۲۶۹	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار کے قید مدام الحیات
۲۷۰	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار مجوزہ بھگت لینے کا اثر نہ ہو
۲۷۱	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	ازدیا سزا پر۔
۲۷۲	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار مجوزہ کے بھگت لینے کا
۲۷۳	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	اثر کی سزا پر۔
۲۷۴	سزایابی سابقہ کی وجہ سے	سزاکار مجوزہ کی کمی۔

۸۵۵۸ ۹۸۲ ۸۵۵۸۱	سپردگی بوجہ سزا یا بی سابقہ سپردگی کا اختیار۔	۱۸۲	رہائی لازم بلا اخذ جواب برائے: ایک مقدمہ کی نسبت تجویز میں بزرگنمای پر مشورہ ہوں۔
۸۱۵۳۹ ۸۵۵ ۸۵۰	نقض اختیار سپردگی کی تنبیہ کی درخواست سپردگی کے لائق مقدمات مکس مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونے چاہئیں۔	۷۷ ۲۶۸	زیر نگرانی سرکار کے جلسے کا مکمل جائیداد مقتدرہ کے۔
۸۵۵۸۱ ۱۹۶۲	سپردگی کی نسبت اختیار مجسٹریٹ درجہ دوم سررشتہ مال کی احانت کی عدم ضرورت برائے سماعت	۲۳ ۲۹۵	سابقہ ہونا قصاص کا حدیث کی شہادت منفرد ہونے کی وجہ سے۔ سپر وکٹندہ مجسٹریٹ کا طلبہ کردہ بیان سنیٹ۔
۱۲۴ ۱۵۹۹ ۱۹۷۷	اشعار بمقابلہ عہدہ دلمان دیہا سرقہ - ۱۲۲ و ۱۲۹ و ۱۰۹ و ۱۰۵ و ۱۰۲	۱۵۹۹ ۱۹۷۷	سپردگی - ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵

۱۳۸	۱۹	شہادت استغاثہ -	موجود نہ ہونا۔
		شہادت استغاثہ کی طلبی کی نسبت	شہادت شریک جرم عیثیت
	۹۱	زمن منصبی عدالت -	گواہ سرکاری کا بقابلہ دیگر ملزمین
۳۰۴	۹۸	شہادت برآمدگی مال	غیر موثر ہونا
	۱۳۸ د ۹۰	شہادت بغرض شناخت ال	شہادت قلمبند کردہ عدالت
		شہادت تائید استغاثہ سے	پہرہ کنندہ سے گواہ کا عدالت
۸۰		الزام بادی النظرین میں عام ہونا	سشن میں انحراف -
	۲۱۲	غلاف فرد جرم مرتب کرینکا عدم جواز -	شہادت قلمبند کردہ عدالت
	۲۱۲	شہادت تائید الزام -	پہرہ کنندہ کا قابل ادخال ہونا
		شہادت تائید الزام کا بادی النظر	جس سے سشن میں انحراف
۸۰ د ۱۹	۲۵۰	بین اثبات جرم کے لئے کافی نہ ہونا	کیا گیا ہو -
		شہادت تائیدی کے بغیر اسلاف	شہادت قلمبند کرینکی نسبت
۲۹	۳۱۹	کا قابل استغاثہ نہ ہونا۔	اختیار عدالت -
	۱۲۵ د ۱۱۸	شہادت رویت	شہادت قلمبند کردہ مجسٹریٹ
	۱۴۱ د	شہادت رویت کی عدم موجودگی	پہرہ کنندہ کا عدالت سشن
۳۰۴		بین اثبات جرم کے لئے کیسی شہادت	بین استعمال -
	۲۹۸	ہونی چاہئے۔	شہادت قلمبند کردہ کے خلاف
	۱۱۸ د ۴۲	شہادت رویت کی عدم موجودگی -	بیانات مندرجہ پچھنامہ کا غیر
۱۳۸	۱۳۰	شہادت رویت کے مفقود ہونے کی وجہ سے قصاص کا ساقط ہونا۔	موثر ہونا۔
	۲۳	شہادت رویت و سلسلہ واقعات	شہادت کا جو ایک مقدمہ میں
۲۹۳	۲۳۵ د ۱۱۰	کی عدم موجودگی۔	قلمبند کی گئی ہو دوسرے مقدمے سے
۳۰۲		شہادت سرحد شناخت ملوم کا	متعلق نہ ہو سکتا۔
۳۶۹			شہادت کی تجدید۔

[illegible]

۱۸۹	نہ ہو۔ زیر تہہ باب۔ و لازم کا مستفید کیا جائے۔	۱۸۹	عدالت چیر کچہ کی طلبہ کردہ
۲۸۲	عذر الی الی۔	۸۴	شہادت کا قابل ادخال ہونا جس سے
	عذر فریقانی نسبت۔ اختیار	۹۱	سشن میں اخراجات کیا گیا ہو۔ ۱۹
۱۴۲	سماعت۔	۱۴۷	عدالت سشن کا مضابطہ کارروائی
	عذر عدم موجودگی بمقام وقوع	۱۴۷	عدالت فوجداری کا اختیار ۱۴۷
۲۸۲	مسترد۔	۹۱	عدالت کا فرض منصبی نسبت
	تجربہ و ۱۹۱۱۔ الی الی دہی کے مطابق		طلبی شہادت استغاثہ۔
۱۴۲	من استغاثہ کی اجازت۔	۱۴۲	عدالت کے ایام کا تقاضا عدالت
	تجربہ و ۱۹۱۱۔ الی الی دہی کے مطابق		فوجداری سے دیا جائے۔
	من استغاثہ کی اجازت۔	۱۴۲	عدم احتمال نقص امن کی صورت میں
	سرپرست۔ الی الی اجازت کی صورت	۱۴۱	کارروائی کا اختتام۔
۱۴۲	منسرد۔	۱۹۳	عدم پیروی سنیت کی وجہ۔
	غ		استغاثہ نذر کا احسراج۔
۳۲۹	عرض تجدید شہادت۔	۱۴۲	عدم ثبوت جرم کی صورت میں الی
۱۴۱	عرض مشترک۔		لازم کو واپس کیا جانا۔
	عرض مشترک کے مفاد میں کسی	۱۴۸	عدم جواز کی حکم حوالگی بلزم بغرض
	ایک لازم کا ارتکاب مجرم		تفتیش پولیس۔
۱۴۱	اور اسکا اثر۔	۲۲۳	عدم موجودگی شہادت رویت
۱۹۸	خفیت دانکار پرورش سے	۲۸۲	دلیلہ واقعات۔
۳۲۵	خلط بیان کرنا برائے عازمت		عدم موجودگی کا عذر۔
۲۴۹	خلط بیانی درمہانی۔	۱۱۸	عذر اشتغال طبع اور اس کی
			نامنظوری۔
			عذر اشتغال طبع منہب لازم

۳۴	ضبطی جائیداد تنازعہ کا عدم جواز	۲۹	شہادت کے قسم کرنے کے بعد
۵۲	قبل تاریخ پیشی و بلا تحقیقات	۱۲۰	شہادت مستفیض مزید شہادت کی پیشی
۵۲	ضرر -	۳۱۹	کی ناجوازی -
۵۲	ضرر شدید پہونچایا جانا اصلاح	۲۱۴	شہادت مفتش ادا دس کی وقعت
۱۹۳	ملک ہے -	۲۱۴	شہادت بن خزل -
۱۴۴	ضرر کے استغاثہ کا اخراج	۲۱۴	شہادت ناقابل اختیار -
۱۴۴	بعدم پیروی مستفیض -	۲۱۴	شہادت ناکافی -
۱۴۴	ضمانت دھچکے نیک چلتی	۱۲۵	شہادت واقعہ متعلقہ
	ط	۱۲۵	شہادت واقعہ متعلقہ کا ناقابل اختیار
۹۵	طریقہ اصلاح غلطی دیس	۴۲	شہادت واقعہ متعلقہ کی بنا پر جرم قتل
۳۱۰	طریقہ اطمینان رجوع نقص امن		بہرہ کا ثابت قرار دیا جانا -
۱۵۳	طریقہ انداد نقص امن -	۱۱۸	شہادت واقعہ متعلقہ مؤید اقبال
	طریقہ قلبندی رجوع احتمال		
۴۳	نقص امن -		ص
۴۹	طلبی فرقہائی کے بغیر گوانی	۲۸۲	صفائی -
	کی سماعت و تجویز -	۵۵	صلح -
		۵۵	صلح بہت نص نقص امن
	ع		ض
۴۵	عدالت العالیہ میں منجانب	۹۰	ضابطہ کارروائی عدالت ہائش
	سہ کارگوانی -	۱۹۳	ضبطی جائیداد کے حکم پر عدم ضرورت



۳۳۵	دفعہ (۲۲) ضمن (۱۷) الف -	۱۴۹۵	فوجداری عدالت کا اختیار -
	قانون رجسٹری بابت ۱۲۹۵ء	۳۱۶	فوج کے دستہ کا مراسلہ -
۲۴۴	دفعہ (۷۳) -		ق
۲۹	قانون شہادت سرکار عالی - دفعہ ۲۱	۳۱۶	قابل ادخال شہادت اقبال -
	قانون شہادت سرکار عالی		قابل ادخال شہادت بیان قبل
۲۹۶	دفعہ (۲۷) -	۲۱۴	مرگ -
	قانون بیعہ ساعت نشان (۲)		قابل ادخال شہادت پنجٹا -
۲۵۳	سلسلہ ان -	۲۲۳	برآمدی مال -
۶۳	قبضہ اندرون دوا -		قابل ادخال شہادت ہونا بیان
۱۸۱	قبضہ قبیل حکم مجسٹریٹ -		سفیدت قلمندی کردہ مجسٹریٹ
۳۱۱	قبضہ قابض کی بحالی کا لادوم -	۲۹۵	سپر کنڈہ کا بقایہ ملزم -
	قبضہ قابض کی بحالی کا لادوم بعد از		قابل ادخال بد شہادت تھمبہ کی
	عدم احمال نقض اسن اختیار		ی البت سپر کنڈہ کا جس سے سیشن
۳۱۱	کارروائی کی صورت میں -	۸۷	پیر انحراف کیا گیا اور - ۱۹ د
۲۹۸	قبضہ قبیل نزاع -		قابل ادخال شہادت ہونا اقبال
	قبضہ کا استدرا د اور اس کی		باد جو دانستار -
۱۸۱	تاجوازی -	۱۹	قابل استعمال نہ ہونا مراسلہ فوج کا
	قبضہ کر لینا جائداد غیر منقولہ مقبوضہ		بلا شہادت ۱۳ بندی -
۲۲۲	سفیدت پر ہر زعم حقیقت خود -	۳۱۹	قانون آبجاری کی خلاف ورزی -
	قبضہ کی تبدیلی در اثنا	۲۵۲	قانون آبجاری نشان (۱) بابت
	کارروائی اور اس کا فیصلہ		سلسلہ ان دفعہ (۱۱) -
۲۹۸	نوٹ ہونا -	۲۵۳	قانون تعبیر اطلاق قوانین بابت
۲۱۷	قبل از مرگ بیان -		

۹۵	فلسفی پولیس کی اصلاح کا طریقہ۔	۹۵	فرد جرم مرتب کرنے کا عدم جواز غفلت
۹۵	فلسفی کی اصلاح۔	۹۵	الزام ہادی النظری جو شہادت اشد
۲۱۲	فلسفہ کا یہاں اسٹیمٹ کے بقول منہ	۲۱۲	استغاثہ سے ہوتا ہو۔
۲۴۱	کعبیت سے۔	۲۴۱	فرد جرم مرتب ہونے کی ناقضی سے
۲۵۷	غور و تجویز کر رکھنے کی حمایت بحکم شریعت	۲۵۷	انگریزی۔
۱۱۱	غیر حاضر فی بلا وجہ کافی۔	۱۱۱	فرد جرم میں مندرجہ بالا کا اندراج۔
۱۲۰	غیر حاضر فی محفل کی وجہ سے	۲۱۲	فرد قرار داد جسم۔
۱۱۱	استغاثہ کا احضار۔	۲۸	فرد قرار داد جرم کی ترتیب۔
۱۱۱	غیر حاضر فی محفل کو یا ان استغاثہ	۲۸	فرد قرار داد جرم کی ترتیب بیان
۱۳۸	غیر موثر جو نا اہل تات مندرجہ بالا	۲۸	مذہب ہو۔
۱۳۸	جو غلات شہادت قیید کر دے	۲۸	فرد قرار داد جرم کی ترتیب کے جواز
۲۹۸	عدالت ہوں۔	۲۹	محض اقبال لازم پر جرم ناقابل اجراء
۲۹۸	غیر موثر جو نا اہل تات قبضہ درائنار	۲۹	دارنٹ میں۔
۲۹۸	کارروائی کا۔	۲	فرد قرار داد جرم کی ترتیب کے
۳۰۳	غیر موثر جو نا اہل تات شہادت شریک	۲	واپسی مقدمہ۔
۹۸	جرم نمائند گواہ سرکاری کا بھلا	۹۱	فرق منجمی عدالت نسبت طلبی
۹۸	دیگر لازم۔	۲۹۹	شہادت استغاثہ۔
۹۸	غیر موثر واقعات متعلقہ۔	۱۴۲	فرمان سداد فریہ۔
		۱۴۲	فریق ثانی کا عدالت نسبت انتظار ساعت
		۷۹	فریق ثانی کی طبی کے بغیر نگرانی کی
		۷۹	ساعت و تجویز۔
		۷۹	فریق مقدمہ کی نسبت جو زمین ایستہ
۱۸۹	فتوے کا غیر ضروری ہونا اور	۷۹	ریگ جو نیکنامی پر موثر ہوں۔
	مقتول کی جانب سے قصاص کی درخواست		
	نے ہونے کی صورت میں۔		

۳۰۴	دیگر ملزمین غیر موثر ہونا۔	کارروائی جملہ خطا میں جائداد	۶۹
	ل	غیر منظور کی گئی سرکاری لینے	
	لاوار فی کے مینہ میں عدالت	عدم حراز۔	
۲۸۶	فوجداری کا اختیار سماعت۔	کارروائی نقص اس میں	۱۵۳
	لاوار فی میں جائداد کا جو حصہ	۱۸۱۰۱۹۳۲۳۸۸۰۳۱۰۱۰۸۸	
	دو اشخاص کی وراثت کے متعلق	کارروائی نقص اس میں بطور خود	۹۵
۲۸۶	باہمی نزاع کے عدالت کی نگرانی	پولیس کی ممانعت	
	میں لیا جانا۔	کارروائی نقص اس میں جو جہت خود	
	لزم و التوائے کارروائی خود	ہر حصہ فوجداری اس کے انسداد کا	
۲۸۶	بدو بہت مفرد بنی لازم۔	مناسب ہونا۔	۲۶۸
۲۸۶	لزم و التوائے بدو و الطینان	کاشتکاران کی باہمی نزاع۔	۲۶۱
۵۵	اختلاف نہیں اس میں۔	کا عدم دھات اختیار خود۔	۲۸۶
	لوہا زرم منجھی لازم سرکار کی	کب جائداد متنازعہ سرکار	
۲۳۸	انجام دی میں سماعت۔	کی نگرانی کیا جاسکتی ہے	۱۰۱
	م	کمی سزا و مجوزہ	
	مال برآمدہ کا لحاظ فوجداری	گ	
۹۸	لزم کی حیثیت سے زیادہ ہونا۔	گشتی نشان ۳۶ ہفتہ	۲۸۶
۳۱۴	مال برآمدہ کی نسبت قیاس۔	۳۶ ہفتہ نشان ۳۶ ہفتہ	
	مال کا لزم کو واپس کیا جانا	گواہان استغاثہ و مفتحش کی غیب	۱۱۱
۱۴۶	بصورت عدم ثبوت جرم۔	حاضر ہے۔	
۲۴۹	مال کی حسرت داری۔	گواہ سرکاری کی حیثیت سے	
		شہادت شہر یک جرم کا مقابلہ	

۲۰۵	قلمبندی شہادت صفائی کی نسبت اختیار مجسٹریٹ باوجود یکہ عدالت شش سے یہ ترتیب فرد جرم مقدمہ کی پہرہ کی کا حکم دیا گیا جو -	۲۱۷ ۲۶۸ ۳۰۸	قبل از مرگ بیان کب قابل ادعا شہادت ہے - قبل نزاع قبضہ - قتل -
۲۹	قلمبندی شہادت کی نسبت اختیار عدالت -	۳۰۸ ۲۱۷ ۲۱۷	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ - قتل انسان مستلزم السنہ السنہ -
۱۱۱	قواعد شکار باجہ سنہ السنہ السنہ قواعد شکار کی خلاف ورزی -	۱۸۹ ۲۱۷	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۱۵۵	قیاس - قیاسات کا استعمال بنفوت لازم -	۲۱۷ ۳۰۸	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۲۲۷	قیاس نسبت مال برآمدہ - قیام سشن کے بعد قاعدہ فقہیہ بل نہ رہنا -	۳۱۳ ۲۰۰	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۱۵۹	قید کے لزوم کی صورت میں معین شرائے جرم -	۱۲۵ ۱۳۱	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۲۶۵	قید مادام الحیات کی ناجواز جرم قتل انسان مستلزم السنہ السنہ -	۱۲۷ ۱۲۷	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۳۰۸	قیمت ادا کرنے کی نہت -	۱۲۷ ۱۲۷	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ
۲۷۹	ک کارروائی اخذ ہنگامہ ضمانت نیک چلنی دینا کن امور کی پابندی ضروری ہے -	۲۰۰ ۲۳ ۱۸۹	قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ قتل انسان مستلزم السنہ السنہ

جبلہ

دکن پریسٹ

فہرست سالانہ فوجداری

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار کا	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار کا
دفعہ ۲۰۸ - ۲۰۹ ۱۲۲	دفعہ ۱۸۰ (۱۸۰) ۵۰
دفعہ ۵۲۰ - ۱۲۳	دفعات ۲۲۴-۲۵۶ ۱۹
دفعہ ۲۰۱ - ۱۵۱/۲۲۲	دفعات ۲۳۶-۲۳۷
دفعات ۱۱۰ - ۱۰۸	ضمن ۲ ۵۲
۱۰۶ ۱۲۴	دفعہ ۱۹۹ ضمن ب ۴۳۵
دفعہ ۲۱۱ ۹۸۵/۱۲۳	دفعہ ۲۱۱ - ۴۲۵
دفعات ۱۵۴ - ۲۰۴ ۱۴۳	دفعات ۳۱۲-۵۰۴ ۲۹
دفعات ۱۶۸ - ۱۶۹ ۲۵۵	دفعہ ۱۰۴ - ۶۹
دفعات ۲۲۱ - ۲۲۲ ۲۰۵	دفعہ ۱۴۸ ۵۵۲۲
دفعات ۲۰۹ - ۱۹۸ ۱۹۶	۲۷۸۳ ۱۱۵۵۳۱۴۴۹۶۷۳
دفعہ ۲۱۸ - ۱۹۳	۱۸۱ ۱۹۳۹۹۹۹۵
دفعات ۵۰۴ - ۲۴۱-۲۴۱ ۲۶۱	دفعہ ۲۱۱ ضمن (۳) د
دفعات ۲۴۱-۲۴۲ ۲۸۹۵۷۶	دفعہ (۲۸۱) ۳۴
دفعہ ۱۸ ۲۴۲	دفعات ۲۰۴ - ۲۰۸ ۴۶
دفعہ ۲۶۸ ضمن (ب) ۳۲۲	۱۹۸-۲۴۹-۵۰۰۰ ۳۵۳۹
دفعہ ۲۱۳ ۳۲۴	۱۹۸ ضمن ۳۳۳۵
دفعہ ۲۸۱ ۳۲۹	۵۸۱۰۵۱۱-۲۴۹ ۱۵۹
دفعہ ۲۴۴ ۳۳۴	دفعہ ۳ ضمن دم ۱۱۱
مجلکہ سرکاری - ۳۲۲	۸۳۵۲۱۹ ۱۱۱
مجلکہ روائی کی نسبت اختیار تیزی - ۳۲۲	دفعہ ۲۸۰ - ۸۵
مجلکہ حفظ امن کی کارروائی میں آباد	دفعہ ۲۵۴ - ۸۴ ۳۰۵
فیسر بنقوہ کو گورانی سرکار دین	دفعہ ۲۰۳ ضمن (۲) ۱۰۶

جسٹس

دکن ہائیکورٹ

فہرست ملازمین

۲۴۰	مال سرور - ۱۳۸/۱۳۹	۲۴۰	مجموعہ تقریرات سرکار کا دفعہ ۳۳۴
۲۴۰	مال سرور کو سرور کو جانکر لینا یا رکھنا -	۹۲	دفعہ ۳۰۰ -
۲۴۰	تتنازعین میں سے ایک کے حق میں استدعا کا جواب -	۱۰۳ و ۴۸	دفعہ ۳۲۲ -
۲۸۶	محکمہ پست درجہ دوم کا اختیار سماعت -	۱۰۶	دفعہ ۴۰ -
۸۳	محکمہ پست درجہ دوم کا اختیار نسبت بہرہ دہی بمقتضیٰ ازباد سزا -	۱۳۱-۱۱۶	دفعہ ۲۱۸-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲
۳۹	محکمہ پست درجہ دوم کا اختیار نسبت بہرہ دہی -	۲۳۴	دفعات ۳۲۵ -
۱۹۶	محکمہ پست کا فریق معتد بہرہ برنار علم خارجی ریماک کرنا -	۱۸۶	دفعہ ۳۳۶ -
۷۷	محکمہ پست کو کمرہ خود و تجویز کی ہدایت -	۲۲۰	دفعہ ۳۰۳ -
۲۵۷	محکمہ پست کے حکم کی تعمیل میں قبضہ -	۲۲۷	دفعات ۱۰۸ - ۱۰۹ -
۱۸۱	مجموعہ تقریرات سرکار علی دفعہ (۱۷۴) ۲۵ و ۷۴	۲۶۵	دفعہ ۲۴۰ -
۷۲	مجموعہ تقریرات سرکار کا دفعہ ۱۱۱	۲۵۹	دفعہ ۳۷۳ -
۳۹	دفعہ ۲۷	۲۵۷	دفعہ ۱۳۷ -
۸۳ و ۲۲۸	دفعات ۲۲۳ -	۳۲۲	دفعات ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ -
		۲۴۲	۱۱۲ - ۱۱۳
		۳۱۶	دفعہ ۳۰۴ - ۳۰۵ -
		۳۱۶	دفعہ ۳۰۵ -
		۳۳۵	دفعہ ۱۵۲ -
		۲۸۹ و ۲۸۱	مجموعہ ضابطہ نو جداری سرکار کا دفعات ۳۲۳ و ۳۲۴

۱۲۴	معاوضہ -	۱۲۴	مقدمات لایق پھر دگی کس مجسٹریٹ
۱۲۴	معاوضہ استغاثہ بلاوضہ -	۱۲۴	کے اجلاس پر پیش ہوئے
۱۲۴	معاوضہ کے ادا کا حکم بلا اخذ	۱۲۴	پایین - ۱۹۹۰ء
۱۲۴	جواب ستیفٹ -	۱۲۴	مقدمات نمبر ۱۱۱۱۱۱۱۱
۱۲۴	معذوری لازم کی صورت میں	۱۲۴	انتظامی تجویز سزا کی ناجواز -
۱۲۴	التوائے مقدمہ کا لزوم -	۱۲۴	مقدمہ قابل اجراء کے مکنا میں
۱۲۴	میسر اشتغال طبع	۱۲۴	بلا قبندی شہادت استغاثہ محض
۱۲۴	منقش اور گواہان استغاثہ کی	۱۲۴	اقبال لازم پر تجویز سزا کا عدم
۱۱۱	غیر ماضی -	۱۱۱	جواز -
۱۱۱	منقش کی شہادت اور اس کی	۱۱۱	مقدمہ کی دہریہ نمبر ۱۱۱۱۱۱۱
۱۱۱	منقش کی غیر ماضی کی وجہ سے	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	استغاثہ کا اندراج -	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	معذوری لازم کی صورت میں ابتدائی	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	کارروائی مقدمہ کا لزوم -	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	مقام وقوع جرم پر عدم موجودگی کا	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	مقتول کا بیان قبل از مرگ -	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	مقامات قابل اجراء کے مکنا میں	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	محض اقبال لازم کی بنا پر جسکی تائید	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	الزام سے نہ ہوتی ہو تجویز سزا کا	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	عدم جواز -	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	مقامات قابل اجراء کے وارنٹ	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	میں جو غیر ماضی ستیفٹ تجویز	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم
۱۱۱	برائت کی ناجوازی -	۱۱۱	ملازم سزا کا عدم

۲۹	نظم شہادت۔	۶۹	لئے کا عدم جواز۔
۲۹۵	مستغیث کا بیان۔	۱۲۷	محکمہ و ضمانت ٹیکس چینی۔
۲۹۶	مستغیث کا انتقال محل سماعت عدالت۔	۱۲۷	محکمہ و ضمانت ٹیکس چینی کی کارروائی۔
	مستغیث کے بیان سے نزاع۔	۱۲۷	میں کن امور کی پابندی ضروری ہے۔
	از قسم و بوائی ظاہر ہونے کے باوجود۔		محاصل جہاد و تنازعہ کی نسبت۔
۲۸	فرد قرار داد جرم کی ترتیب۔	۹۵	اخبار عدالت۔
	مستغیث کی جانب سے عدالت۔		محرم و تہن کی فعلی سے اپیل کا جہت۔
۴۵	سشن میں گواہی۔	۲۵۲	گواہی پیش ہو کر منظور ہونا۔
	مستغیث کے حق کی غیر مانہ بی با عدم۔		محض اقبال مزم پر پابندی شہادت۔
	بیشی بوش کی عدالت میں وارنٹ۔		استغاثہ مزم پر تحریر سنا کا عدم جواز۔
۹۱	کیس کا احسان۔	۱۵۸	مقدمہ قابل اجراء ملکہ نہ ہو۔
	مستغیث کی غیر حاضری کی وجہ۔	۱۰۳	داخلت دیا۔
	تجویز پر اس کی نا داری عدالت۔	۲۲۲	داخلت دیا ہوا۔
۱۹۳	قابل اجرائی وارنٹ میں۔		داخلت پولیس بطور خود کار۔
	مستغیث کے مقبرہ کو بہت سے۔	۹۵	نقص امن۔
۲۷۱	فد کا لیجانا۔	۲۶۸	عدالت کا شمار۔
	مستغیث کی جانب سے مزید شہادت۔	۳۱۹	مراسلہ دفتر فرج۔
۲۹	کی پیش کی ناجوازی بعد ختم شہادت۔		مراسلہ دفتر فرج کا بلا تاہم شہادت۔
	مستغیث کے رو برو مزم کا اقبال۔	۳۱۹	کے قابل استعمال نہ ہونا۔
۲۹	اور اوس کا ادخال ہونا۔		مراجعت انجام دہی لوازم منصفی۔
۱۳۱	مستغیث کے فرض۔	۳۳۵	لوازم سرکاری۔
	محاکمت کی بناء پر استغاثہ کا۔		مزید شہادت پیش کرنے کی۔
۷۷	احسان راج۔		ناجوازی بجانب مستغیث بعد۔



ن . .	
۲۹۳	نا جائزہ خلاف تانوں تجویز -
۱۸۱	ناجوازی استرداد قبضہ -
	ناجوازی استعمال اصطلاحات
	قانونی بہ تعلیمندی سال وجواب
۱۸۶	مزم -
	ناجوازی تجویز منرا بصیغہ انتظامی
۱۵۵	بمقدمات نہری -
۱۹۲ و ۲۲۲	ناظم ضلع کا اختیار ماعت - ۱۹۵
۱۳۲	ناظم ضلع کا اختیار بصیغہ نگرانی -
۲۱۳	نا قابل اعتبار شہادت -
۲۱۸ و ۲۱۳	نا قابل ادخل شہادت اقبال ۱۱۳
۳۱۳	نا کافی شہادت -
	نا گہانی لڑائی میں بحالت اشتغال
۱۸۹	طبع طاقت کا واقع ہونا -
	نالش دیوانی کا اثر کارروائی
۱۴۸	نقص امن -
	نالش دیوانی کے ارجاع کے
	باوجود بصورت احتمال نقص امن
۱۴۸	تحقیقات کا جواز -
۱۸۶	نامناسب سوالات
۱۱۸	نامنظوری عند اشتغال طبع
	نامنظوری درخواست تجدید
۳۲۹	شہادت اور اوس کا اثر بمقدمات
	قابل تجویز عدالت کشن -
	نزاع از قسم دیوانی بیان مستقیم
	سے ظاہر ہونے کے باوجود ترقیب
۲۸	مسند و جرم -
۲۴۱	نزاع باہمی کاشت کاران -
۲۶۸	نزاع کے قبل قبضہ -
	نفع ذاتی کی عرض سے بلا منعوت
	سرکاری سواہیر سے اشامہ
۲۲۴	طبع کرانا -
۱۹۸	نفقہ -
	نفقہ عدت کے ایام کا عدالت
۱۶۳	فوجداری سے دلا جانا -
	نفقہ کی ادائیگی کی نسبت اختیار
۱۴۲	ساعت مجسٹریٹ -
۸۶	نقشب زنی
۱۸۶	نقشب زنی کا اثبات -
	نقض اختیار کے باوجود بصورت
۸۵	کا جواز -
۲۹۸	نقض ترقیب پنہار کا اثر -
۱۵۳ و ۹۵	نقض امن - ۳۳ و ۵۵ و ۶۲ و ۹۶
۳۱۰	نقض امن کا جدید مسئلہ اور اسکی

۹۲	خیانت مجرمانہ - ملزم میخہ عدالت جاگیر کا ملازم سرکا کی تعریف میں داخل ہونا -	۲۳۵	ملزم کے غروہ ہونے کی صورت میں انتوائے کارروائی مسترد کا لزم -	۱۹۶
۳۳۵	ملزم پر متعدد الزامات ثابت ہونے کی صورت میں چند الزامات میں تجویز سزا معاورہ کے جیسے الزامات کی نسبت تجویز سزا ملتی ارے کا اختیار -	۳۳۳	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۳۳۳	ملزم کا اقبال - ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء ملزم کا امتحان عدالت میں کامیاب ظاہر کرنے کے پولیس میں ملازمت مائل کرنا -	۳۳۳	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۳۲۵	ملزم کا حق تجدید شہادت ملزم کا مال کو بغرض فروخت بھا کر اوس کو رہن کر کے زہرین خود قصرت کرنا -	۳۲۵	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۳۲۹	ملزم کو بغرض تفتیش جوڑ پولیس کے جانے کا حکم اور اس کا عدم جوڑ -	۳۲۹	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۱۰۱	ملزم کی جانب سے عذر اشتغال طبع نہ ہونے کے باوجود ملزم کا استفادہ کیا جا -	۱۰۱	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۱۹۸	ملزم کے خلاف استعمال قیامت ملزم کے قیام میں تجویز منرا -	۱۹۸	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۱۸۹		۱۸۹	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۲۲۴		۲۲۴	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵
۱۶۶		۱۶۶	ملزم کے مقابلہ میں قابل ادخال شہادت ہونا بیان مستغنیہ قہر کردہ مجسٹریٹ پر دکنہ کا -	۲۹۵

۱۰	وارنٹ کیس کا اجراء :-	۵۰	نگرانی میں دست افرازی کے وجہ سے
۱۱	وارنٹ کیس کا اخراج بطلت	۱۱۱	نوعیت جسم خلافت درزی
۹۱	غیر عارضی سٹینٹ کا عدم		قواعد سنکار -
۱۹۸	اپنی ثبوت -		نوعیت کارروائی نقض امن اور
۱۲۰	واقعات متعلقہ خبر دیتے -		حیثیت فوجی - یہ اس کے انسداد
۱۲۰	واقعہ متعلقہ کی شہادت ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳	۲۶۸	مناسب ہونا -
۱۲۰	واقعہ متعلقہ کی شہادت - کاتالوگ	۲۳۰ ۱۰۳	نیت لازم -
۱۲۰	اعتبار ہونا -	۱۴۳	نیت لازم اور اس کا ثبوت -
۱۲۰	واقعہ متعلقہ کی شہادت - کی شہادت -	۲۳۶	نیت لازم کا اثبات -
۱۲۰	جرم عقل عدالت پر - قرار - ۱۲۱	۱۴۰	نیک چلتی کا جملہ ضمانت -
۱۲۰	واقعہ متعلقہ کی شہادت - سن -		و
۱۱۸	اقبال -	۱۸۳	واپسی -
۱۱۸	و شیعہ کا ہندو حدود و ضوابط		واپسی استغاثہ ہندو ارجاع
۱۱۸	پیش کرنا خودی تو شہادت -	۲۶۶	استغاثہ ہائے جداگانہ -
۱۱۸	کر کے -	۲۶۶	واپسی استغاثہ کا طاعت قانون ہندو
۱۱۸	وجہ اشتعال لہج کی قسری نے قانون	۲۶۶	واپسی کے بعد مقدمہ کا دوسرے
۱۱۸	عدالت تحت کا فرض -	۲	بمطریقہ کے اجلاس پر پیش ہوا -
۱۱۸	وجہ اقبال نقض امن کا ثبوت		واپسی مقدمہ ہندو ترمیم
۱۱۸	کرنا -	۲	شہادہ وادعوم -
۱۱۸	وجہ اقبال نقض امن کی شہادت		واپسی مقدمہ ہندو ترمیم
۱۱۸	طریقہ -	۱۸۳	تحقیقات -
۱۱۸	وجہ اطمینان اقبال نقض امن کے	۸۳ ۱۳۰	وارنٹ کیس -
۱۱۸	کھنڈی کا لزوم		

۰	نگرانی سرکار میں کس جاکہ	۳۱۱	بنابر اس سرکار وائی کا چارہ -
۳۴	تقاریر کی جاسکتی ہے -	۱۵۳	نقص اس کے انسداد کا طریقہ -
۲۸۹	نگرانی سماعت کرنے کی نسبت	۱۴۸	نقص اس کی تحقیقات کا جواز عین
۲۸۹	اختیار مجلس ہائیکہ - ۱۸۳	۵۵	اختیار نفس اس بار جو دالیں دیوانی
۴۳	نگرانی کا ناقابل سماعت ہونا	۱۴۸	نقص اس کے مقدمات میں صلح -
۱۲۲	بصورت عدم بے ضابطگی -	۳۱۰	نقص اس کی کارروائی - ۱۴۸
۱۲۲	نگرانی کے صیغہ میں اختیار	۱۹۱	نقص اس کی کارروائی میں بطور خود
۱۲۲	ناظم صلح -	۹۵	مداخلت ہوگی -
۲۵۲	نگرانی کی حیثیت سے اپیل سر	۱۸۱	نقص اس کی کارروائی کو اصول و
۴۹	وکیل کی غلطی سے پیش ہو کر منتظر	۱۴۸	نقص اس کی کارروائی پر اثر نہیں
۲۵۲	ہوگا -	۱۴۸	دیوانی کا -
۴۹	نگرانی کی سماعت و جوبہ باطلی	-	نقص اس کی کارروائی مست دائرہ
۳۱۰	مشرقی لائن -	۱۹۳	اجلاس ہائٹ مجسٹریٹ کی نسبت
۲۸۹	نگرانی کی سماعت کا اختیار	-	اختیار ناظم صلح -
۲۸۹	عدالت جاگیر -	۱۹۳	نقص اس کی کارروائی کا با تحقیقات
۲۸۹	نگرانی میں برات کی تجدید کی تیج کا	۱۹۳	اختتام نفس پر بنا رکھ کر طبعی جائداد -
۲۸۹	اختیار -	۲۵۰	نگرانی - ۲۵۰
۲۸۹	نگرانی میں تجدید اس کے عین	۲۵۰	۲۵۰
۲۸۹	شرائے حیدر کی نامزدی -	۳۳۲	۲۸۹
۲۸۹	نگرانی میں تیسخ تجویز ہات -	۲۵۱	۲۵۱
۲۵	نگرانی بنجانب سرکار -	۵۰	۵۰
۲۵	عدالت عالیہ -	۲۵۱	۲۵۱
۲۵	نگرانی بنجانب تفتیش عدالت سٹش -	۵۰	۵۰

# دکن لارپورٹ

جلد ہفتم

حصہ دوم

فیصلیات مجلس عالیہ عدالت مالک خروہ سرکار

(سینہ نوبتاری)

نگرانی نوبتاری

جلد کامل ارکان حشر

نیرتقد (۳۷۵) اسٹاکس منفصلہ استغفار

یا جلاس عالیجناب نواب حکم الدولہ بہادر ایم۔ اے میر سرائٹ لایمیر مجلس و عالیجناب  
 و القدر جنگ بہادر ایم۔ اے میر سرائٹ لایمیر مجلس و عالیجناب نواب قضاہت جنگ  
 ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ میر سرائٹ لایمیر مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نور العباد  
 عالیجناب مولوی سید سراج حسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ میر سرائٹ لایمیر  
 چند و لال وغیرہ

خدا فی تجوہ مولوی اودالد نواب جانب میر سرائٹ فتح برہنہ مولوی محمد علی صاحب  
 زمین منافع قلمیہ کی نگہ شبادت استغفار

۵۰	وجود دستا بنانازی جہینہ گرائی۔	۵۰	ہدایت تسلیم کر لینے کے باوجود
۳۱۰	وجود نقص امن کے اطمینان کا طریقہ	۳۱۰	نقص ہمدگی۔
۱۱۸	وجود سقوط قصاص۔ ۲۳ و ۲۸	۱۱۸	ہدایت کردہ خورد و نمود کی مجسٹریٹ
۱۱۱	وجود کافی کے بغیر غیر حاضری	۱۱۱	کو۔
۲۵۲	وجود سوجہ انقضا سے پیدا ہونے	۲۵۲	ہلاکت کا باعث ہونا ہمد کے
	در ثمار ہفتوں کی جانب سے قصاص		مزرات سے۔
	کی درخواست نہ ہونے کی صورت	۱۴۳	ہلاکت کا واقع ہونا ناگہانی
۶۸۹	جن نمونے کا غیر ضروری ہو۔	۱۸۹	لڑائی میں ہلاکت استعمال طبع۔
	مورثائے مقتول کی ہمرائے قصاص		
۲۰۱	سے دست برداری۔		
	وصول کرنا دم کار و بار شراکتی کا		
۳۲۸	ایک شریک کا بھجود چھند شراک کے		
	و فیض حاصل کرنے کے وسیعہ کا		
	پیش کرنا شخص متوفی کو زعمہ باور		
	کرا کے۔		
۳۱۶	وقت شہادت۔		
۱۶۰	وقت شہادت ملتش۔		
۱۲۰	وکالت کے امتحان میں کامیاب		
	ظاہر کر کے لازم کا بولیس میں ملازمت		
۳۲۵	حاصل کرنا۔		

ظاہر ہندو پنجاب رکارڈ جلد ۳۸ صفحہ ۲۵ دائیں لارڈسٹ کلکتہ  
جولائی ۱۸۶۳ء دائیں لارڈسٹ نئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۰ دائیں جلد  
جلد ۳۵ صفحہ ۳۵ کا حالہ دیا گیا

واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ ایک مقدمہ فرزندیکو مولوی نرنا ندریک صاحب  
محشرٹ صاحب اول ضلع پرہی نے بعد تعلیمی شہادت حسب دفعہ (۲۱۳)  
مجموعہ ضابطہ قودری سرکار حالی خارج اور عزمین کو با کیا لیکن ایکورٹ  
سے بعد گرائی یہ تجویز فرمایا گی کہ عدالت فرد جرم تریب کو کہ مقدمہ میں  
باضابطہ تجویز صادر کرے۔

جب مقدمہ بغرض تھیں و قبل حکم عدالت ابتدائی میں دہاں ہوا اور وقت مولوی  
نرنا ندریک صاحب مجذبات کا تبارہ ہو گیا تھا اسلئے مقدمہ مولوی  
اووالہ نیما صاحب جائنت محشرٹ کے اجلاس پر پیش ہوا۔ اور بنجاب  
عزمین حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار حالی بعد شہادت کی  
منجاست کی گئی جبکہ جائنت محشرٹ صاحب مہموف نے اسوجہ سے  
نامعلوم کر دیا کہ طلبہ متفقہ عدالت عالیہ سے تریب فرد جرم کا حکم ہوا ہے  
اسلئے اب بعد شہادت کا موقع باقی نہیں رہا۔

اس تجویز کی ناراضی سے بنجاب عزمین عدالت عالیہ میں یہ نگرانی دائر  
کی گئی جو اجد اجلہ متفقہ میں بغرض سماعت پیش مولوی لیکن حکام عالیہ  
طلبہ متفقہ نے اس مقدمہ کو بموجب تجویز ذیل اجلاس کامل اراکان محشرٹ  
سپر و فرمایا۔

مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب و نواب ذوالقدر خٹک بہادر دارکان  
متفق (الراہے) جائنت محشرٹ صاحب ضلع پرہی نے فرمیں کو با کر دیا تھا جس کے

نیام

مستغنیث

طرقانی

سرکار علی ذریعہ جو داراؤ  
تجدید شہادت - حکم رانی کی تیغ یعنی گولانی - واپس نقد - بغرض ترتیب فرودار ماہرم  
بعد اسی مقدمہ کا دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہوئے اور اس نے تجدید شہادت اور  
ادسکی نامشوری مجموعہ ضابطہ نوبہاری سرکار عالی دفات - ۲۸۱ و ۲۶۲ -

از عالیشان نواب حاکم الدولہ بہادر علی صاحب نواب نظامت جنگ بہادر دہلوی ڈاکٹر سید  
سلجہ حسن صاحب دہلوی مفتی سید نور علی الدین صاحب ارکان -

نظام دار بکچر ہوئی کہ جب عدالت عالیہ یعنی گولانی فروری ۱۹۰۲  
مجموعہ ضابطہ نوبہاری سرکار عالی مجسٹریٹ ماتحت کو تہذیب فرودار  
جو مجموعہ جدید کا حکم دے اجلاس آئندہ میں مجسٹریٹ ہوئے تاکہ اس کا  
ادارہ ہو جس سے مقدمہ دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہو تو ہم  
کی درخواست تجدید شہادت زیر دفعہ (۱۹۱۱) مجموعہ ضابطہ نوبہاری سرکار  
عالی منظور نہیں کیا جاسکتی -

نظامت زندہ دکن لار بورڈ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ کا حوالہ دیا گیا اور نظامت  
آئین لار بورڈ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ کا حوالہ دیا گیا اور جلد ۲ صفحہ ۵۰  
دیکھیں کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ و آئین دکن جلد ۱ صفحہ ۶۲ و آئین  
جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ و آئین دکن جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸ میں لکھا ہے کہ  
از عالیشان نواب نواب ذوالقادر جنگ بہادر دکن (جسٹس ۲۸۱)  
مجموعہ جدید عدالت میں سے بغرض ترتیب فرودار مقدمہ کی وجہ سے  
بد صورت تبدیل مجسٹریٹ تجدید شہادت لازمی ہے اور اس سے  
تیغ حکم عدالت اسل لازم نہیں آتی بلکہ مجسٹریٹ جدید نیام  
فرودار حسب دفعہ مذکور کارروائی شروع کرے گا اور اگر اس کی بنا  
پروا جرم ثابت نہ ہو تو یہاں سے رائے کے قریب کو بری کرے گا -



عدلہ متفقہ نے اس مسئلہ کے نصف کیلئے مقدمہ اراکان عہدہ کے بروکھا ہے۔  
 ۲۸۱ الف دفعہ (۲۸۱) ضابطہ فوجداری کا تالیف ہے کہ کسی مقدمہ میں کل اینٹرو  
 شہادت طلبند کر سکتے ہیں کسی ناکم کو اختیار سماعت باقی نہ رہے یا اس کی جگہ کوئی دوسرا ناظم  
 حجاز سماعت مقرر ہو تو جب دوسرا ناظم اپنی کارروائی شروع کرے تو ناظم کل کو ہونا  
 یا نہیں سے کسی کا کرنا ادا لے جائیگی درخواست کر سکتا ہے۔  
 اس دفعہ میں یہ امر صاف نہیں کیا گیا کہ اگر دوسرا جسٹس حجاز سماعت کے قلم  
 کے قبل جگہ مافوق کوئی تجویز صادر کرے تو جسٹس ایڈ جیسٹس سابق کا قائم مقام ہے  
 کس وقت مقدمہ سے اپنی کارروائی شروع کرے گا۔  
 میری رائے میں قانون کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ محکمہ مافوق کی کارروائی  
 کا لہجہ اور بے اثر قرار دیا جائے۔ یہی جگہ مقدمہ نہایت میں عدالت عالیہ کی جگہ  
 متفقہ نے فرد جرم سنایا حکم دیا تو اسی حد تک یہ کارروائی جسٹس کی بھی جگہ ہے بلکہ  
 ایڈ جسٹس حجاز نہیں ہے کہ شہادت استغاثہ کو از سر نو طلبند کرے۔ البتہ فرد جرم سنایا کوئی  
 قلم کو موقوف دیکھتا ہے کہ وہ شہادت استغاثہ پر جرح کرے اور اپنی شہادت صفائی  
 پیش کرے مقدمہ اس طرح ختم ہو سکے بعد اگر جسٹس کی رائے میں جرم متوہ قلم پر ثابت نہیں ہوا  
 ہے تو وہ اسکو بری کر سکے گا۔  
 یہی جواب عدلہ متفقہ کو دیا جائے کہ جسٹس ماتحت نے فرم کی درخواست نمذہ بہ  
 شہادت کو صحیح طور پر منظور کیا ہے۔  
 مولوی محمد عبد الغفور صاحب رکن۔ بحث سماعت ہوئی ایک مقدمہ فرزند جب  
 دفعہ ۲۳۷۔ تقریرات آصفیہ مولوی ذہیر علی صاحب جسٹس و جواد علی ضلع دہلی کے ہیں  
 پیش ہوا بعد طلبندی اطہارات شہود قبل از قائم کہنے فرد قرار داد جرم کے تحت ختم  
 دفعہ ۲۱۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۱۱ ویں سلاسلہ قلم را مقدمہ خارج کیا گیا۔  
 نہایت بولس مجلس عالیہ میں گرائی ہوئی ۱۶ ویں سلاسلہ کو عدلہ متفقہ نے مثل کو  
 واپس کر کے حکم دیا کہ فرد جرم منسوخ کو ساقی جائے اور جب ضابطہ تجویز ہو۔

چند دلائل

تمام

سرکار عالی

دال خیر  
نام  
سنگرمالی

برخلاف نگرانی پیش ہوئی۔ اور بعینہ نگرانی تجویز ہوئی کہ عدالت فرد جرم مرتبہ کو کے  
مقدمہ میں اضافہ تجویز صادر کرے وہاں جب مقدمہ پیش ہوا تو حاکم عدالت عدالت بدل چکے  
تھے مگر میں نے عدالت کے ۲۸۱ اضافہ فوجداری مقدمہ پر مشہدات کی درخواست کی  
حاکم عدالت نے اس کی منظوری دینے سے انکار کیا کہ جلسہ شہادت کے فیصلہ کے لحاظ سے یہ مقدمہ  
باقی نہیں رہا ہے۔ جسکی ازمنی ہے۔ یہ نگرانی سامنے مددہ پیش ہے۔ بحث  
وکیل نگرانی خواہ کانسٹبل یہ ہے کہ وہ حق سبکو قانون نے لازم کو عطا کیا ہے اس  
صورت میں ساتھ نہیں ہوا ہے درحقیقت یہ امر غلط ہے کہ جس صورت میں فرد  
جرم مرتبہ کو پہلی عرض سے مقدمہ واپس ہو تو بحالت تبدیل اجلاس۔ دفعہ ۲۸۱ سے  
لازم فائدہ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں چنگی یہ شکل باہمی النظر میں اہم ہے لہذا ہم اسکے  
تعمید کو اجلاس کال اراکانی مقدمہ کے سپرد کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔  
جب تجویز صدر یہ مقدمہ اجلاس کال اراکانی سامنے پیش ہوا  
علم مایہ تمام نے جب نوبت تجاویز صادر فرمائے۔

منجانب گوانخواہ مسٹر ڈیٹا شاس کونسل۔  
منجانب مقرر قاضی مولوی محمد عبدالقادر صاحب وکیل مکرر۔

نواب خاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ دکارا فریقین کی بحث سماعت ہوئی و احتیاجات  
قابل ذکر یہ ہیں کہ مقررین برصغیر کا الزام تہا نہ فی جگہ صاحب شہادت نے استغاثہ کو خارج اور مقرر کو مایہ گیا۔  
جلسہ شہادت میں منجانب سرکار نگرانی ہوئی اور جلسہ موصوف نے مقدمہ واپس کر کے یہ حکم دیا کہ مقرر کی  
فرد جرم سنا کر حسب ضابطہ تحقیقات کیا جائے جس علیہ کایہ حکم عدالت بحث میں پہونچے تک مختبر شہادت  
ہوئے۔ مولوی اور والد جسکے اہوس پر جب مقدمہ پیش ہوا تو مقرر میں نے بولا دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری  
مشہور استغاثہ کے مکرر طلب کر چکی زعمات کی جیکو مختبر شہادت موقوف نے نامعلوم کیا اس حکم کی  
نگرانی منجانب مقررین جلسہ شہادت میں پیش ہوئی۔ اور وہاں یہ بحث ہوئی کہ جلسہ شہادت کے حکم سے فرد جرم  
رہنمائی گئی تو ایسی حالت میں دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری سے مقررین فائدہ ادا کیا جائے مگر یہ ہینر  
فیہ مشہور استغاثہ کو ادا کی مشہدات کیلئے مکرر طلب کر سکتے ہیں یا نہیں۔



جب یہ مقدمہ حسب الحکم علیہ مشفقہ فرد قرار داد جرم شناسکے لیے واپس ہوا تو مولوی  
تذریعک سابق جسٹس بدل گئے تھے مولوی امداد الدین جانب جسٹس کار فرم تھے  
ادین کے سامنے فرمون نے درخواست کی کہ شہادت اٹھانے کے لیے قلعہ بند ہو اس وقت  
کو انہوں نے تاریخ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۱۶ فاضل کر لیا۔  
اسی نام منظوری کی تاریخ سے گزرائی ہوئی ہے  
جب تقوین علیہ مشفقہ ثانیہ یہ گزرائی اجلاس میں پیش ہے۔  
فرمن کو پڑھنے کے بعد ۲۸۱ خابطہ فوجداری ایک مشغل حق مال ہے کہ وہ  
شہادت استغاثہ کو اس جسٹس کے سامنے جو جسٹس اول کے مقدمہ کی سماعت  
کرنا خواہ طلب کرے فرمون کی درخواست خلاف دفعہ مذکورہ ۱۸۱ نام منظوری۔ ملاحظہ ہو کہ  
جلد ۵ صفحہ ۸۶۳ و امین دکن جلد ۴ صفحہ ۶۲ ماجہ نام کلیانی۔ امین دکن جلد ۱ صفحہ ۵۰۱  
کسی داسی نام جلد ۱۔  
بعض مقدمات میں یہ توجہ کی گئی ہے کہ ایسی صورت میں خود جسٹس باید کو چاہیے  
کہ وہ مکرر شہادت نامہ الزام کے قلعہ بند کرانیکے متعلق فرمون سے دریافت کرے  
اگر وہ چاہیں تو مکرر شہادت الزام کو قلعہ بند کرے۔ ملاحظہ ہو امین دکن جلد ۹ صفحہ ۱۶۱  
نام سرکار عالی۔ سائنہ نام یکیا فیصلیات مجلس عالیہ عدالت بابتہ سلاک ف صفحہ ۱۹۳ و امین  
دکن جلد ۵ صفحہ ۲۴۰ سرکار عالی تمام بنام کہ۔  
بہرہ یک ایسا حق ہے کہ جب کبھی ایسی حالت حکومت دفعہ ۲۸۱ پیدا ہو طرم کو حق اعادہ  
و تکرار شہادت نامہ الزام کا پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ جو مجوز طرم کے حق میں تجویز ہے۔  
کو اس کے سامنے تمام وہ شہادت جسکی بنا پر طرم سزا پا سکتا ہے خود اس مجوز کی  
قلعہ بند کردہ ہونا چاہیے  
جسٹس کو غالباً وقت نام منظوری درخواست فرمن یہ شبہ رہا ہو گا کہ جب جو مشفقہ  
نے فرد جرم کے قلعہ بند کیلئے حکم صادر فرمایا ہے تو اب شہادت نامہ الزام مکرر قلعہ بند  
کر لینے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جسٹس کی رائے بصورت اعادہ شہادت حمید الزام

نہد وکالت  
میکر نام

میری رائے میں اگر عدالت مداخلت ترتیب فرد جرم کا حکم صادر کرے تو یہ فیضان  
سے اس حکم کی تسخیر لازم نہیں آتی ہے اس لئے کہ یہ شہادت کا یہ نشانہ نہیں ہے کہ شہادت  
سابق کی کارروائی اس طرح کا جرم اور یہ اس میں متغیر ہو گئی جو عدالت مداخلت کے حکم سے  
منسوخ اور کاہل ہو جاتی ہے یہ دفعہ ۲۸۱ نظر احیاء میں اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ  
معدلات فوجداری میں شہادت طعنہ کرتے وقت گواہوں کے طرز بیان اور  
اون کے فام حالات وغیرہ سے واقف ہو سکا ہی موقع ہے تاکہ حکم مندرجہ ذیل کے  
صدور کے وقت وہ اپنے اس علم کو ہی کام میں لائے یہ موقع اسی شہادت کو حاصل ہو سکتا  
ہے جو اپنے ذاتی شہادت طعنہ کرتا ہے پس میری رائے میں جس طرح کہ شہادت  
حاکم سابق کی مرتب کردہ فرد جرم کو منسوخ نہیں کر سکتا وہ بد جہاد اولیٰ عدالت مداخلت کا قیام  
کردہ فرد جرم کو تسخیر نہیں کر سکتا۔ اور دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کی تفسیر سے تسخیر حکم  
عدالت مداخلت لازم آتی ہے اس لئے کہ دفعہ مذکور میں صرف اس قدر حکم ہے کہ قیام اگر استدعا  
کوئے تو گواہان استغاثہ کی مکرر شہادت لی جائے گی اور ایک ایسا مستقل حق قیام کا قیام  
کی طرح قیام کو اس کے فائدہ سے محروم نہیں کر سکتے نہ شہادت فرد جرم کو بد جہاد قیام کی مکرر  
حب استدعا مقرر حب دفعہ ۲۸۱ کارروائی شروع کر دیگا۔ چونکہ فرد جرم موجود ہے  
صرف فرق استدعا ہو گا کہ اگر شہادت کی رائے میں جرم ثابت نہیں ہے تو کیا حکم رہائی  
کے جو قبل ترتیب فرد جرم صادر کیا جاتا ہے میں کو بری کرے گا۔ دیکھو پنجاب رکارڈ  
حصہ اول جلد ۸۲ فیصلجات فوجداری صفحہ ۳۵ بابہ ۱۹۰۹ء

میری رائے میں یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ چونکہ یہ ترتیب فرد جرم قیام کا قیام  
حق گواہان استغاثہ پر جرح کر کے کا حال ہے لہذا اب چونکہ فرد جرم مرتب ہو چکی ہے  
اور صرف جرم مقرر کا حق حب دفعہ ۲۱۵ میں ضابطہ فوجداری باقی ہے اور حق جہاد دفعہ  
۲۸۱ ضابطہ فوجداری ماقبل پر چکا ہے اس لئے کہ یہ دو حق بالکل مختلف ہیں ایک حق اولیٰ  
نہد شہادت کی وجہ سے اور دوسرا فرد جرم کے قیام کے بعد حال ہو گیا ہے اور دونوں  
اپنے اپنے قیام احکام میں مختلف ہیں جرم مقرر کا حق جہاد نہد شہادت کے قیام کے

مدلول فیض  
نام  
سرکار

ایک درخواست میں اسٹند جاپس کی کہ گوان اسٹنڈ آف سرٹوٹل کے جائیں اس درخواست  
برٹش ایٹم سے نامتو کیا۔ اس درخواست میں نے جلد منتفیہ میں اس درخواست کے ساتھ  
مگر ان کی ہے چونکہ قانون نے اوکو منتقل میں خود یہ شہادت کا دیا ہے لہذا وہ ۲۸۱  
ضابطہ نویداری سے فائدہ اڑھائے گا اوکو برٹش کا موقع فراہم ہے۔  
تصفیہ اس مسئلہ کا پایا جائے کہ جبکہ ایک ایک منتفیہ نے تصفیہ مگر ان کی اور شہادت  
کو جو اسٹنڈ کی تائید میں پیش ہوئی تھی باوجودی النظر میں اثبات جرم کے واسطے کافی تصور  
کر کے ترتیب فرد قرار داد جرم کے حکم کے ساتھ خود کو عدالت احمیت میں دایں کیا تو عدالت  
مخبر کے اس حکم کا کیا اثر مقررین کے اور حقوق برٹشے گا جو اوکو کو جب دفعہ ۱۸۱ ضابطہ  
نویداری میں کیا اس میں مقررین کو ایک حق جمع کر کے صاحب دفعہ ۱۸۱ ضابطہ  
نویداری باقی ہے اور وہ منتقل میں جو اوکو دفعہ اول الذکر کی دفعہ سے مال ہے عدالت ضابطہ  
کے حکم مذکورہ صدر کے بعد یا نکل سا خط ہو جائے گا۔  
یہ مسئلہ زیادہ تر اس واسطے نہایت اہم اور قابل خود ہو جائے کہ مقررین کے وہ حقوق  
مقررین مقررین میں جو اوکو قانون دیا ہے جہانیک میں نے اس مسئلہ کے تمام پہلوں  
پر خود کیا اور عدالت نے انہیں انگریزی انیسویں ٹون کے فیصلوں پر نظر دانی بیکار چاہی تھی  
طرف دانی پاجا ہے کہ منٹ کو جب یہاں موقع اور حقوق سے فائدہ اڑھائے گا وہ انکا جائے  
جو انہوں سے قانون اور سکھ حال میں تبدیل اس کے یہ منٹ جبرٹ کو یہاں کتبہ ضابطہ  
کئی جائے کہ اگر مقررین جب دفعہ ۱۸۱ ضابطہ نویداری خود یہ شہادت کی اتنے باکری سے تو  
جبرٹ اپنے لئے ہوا و سکھ شہادت کو کہے کہ آزاد وہ اس دفعہ سے منتفیہ ہوا جائے  
یا نہیں اصل انکا ان کی طرف اس لیے کہ منٹات نویداری میں اکثر مقررین لاہر کم  
استطاعتی یا اور جو سے منٹ قاضی کے مقرر کو سننے کے اعتراضات نہیں گواہ کر سکتے  
میں منٹے ناسل شریک ہے جو لوہی منٹ منٹ و صاحبہ انہی جبرٹ میں عدالت ہوا کے  
ظاہر کا ذکر فرمایا ہے لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں میں خود انگریزی ظاہر کے  
مدلول فیض کے لئے

تجدید  
نظام  
ریاست

حاکم اگر اسے دس بارہ اخذ سے جو تہذیب اور تصور کے طرز پر عالم کیا گیا تھا وہ  
سکندر بنی جو ایسے تصور سے ملے فرگشتی جو برات نہیں سے ملے رہائی ہے یہی وجہ ہے  
کہ حاکم جدید حاکم سابق کی مرتب کردہ فرد جرم کو منسوخ نہیں کر سکتا جسکے منے میں کا اوپر  
اوس تصور کی پابندی لازم ہے جسکو پہلے حاکم نے ظاہر کر دیا ہے یہی طاعنا اگر کوئی حکم  
منعید مقرر معاد کر سکا تو وہ برات کا منہ دانی ہوگا۔ رائی کے متشابہ سے اسکو علاوہ  
تہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ تجدید شہادت کا علم مفاد جو مرد و اشکال پیچھے تائی و بنا  
پر حاوی ہے اپنے محکم مقتضی پر بوجہ اسکے کہ اسکا اصل باقی نہیں رہا۔ قائم نہیں رہا۔  
فردہ جو زیر رائی درخت تسلیم کیا تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ وہ صورت ہے جہاں کا وہ  
حالت میں جدید محشرٹ کے رد و ساقط کارروائی میں ہوتی ہے مگر جب اس کا رد و ساقط  
نے حالت اپیل کا مدخل طے کر لیا ہو تو یہ کتنا بعید ہوگا کہ وہ شہادت جسکی تجدید چاہی  
جاتی ہے اس حد اختیار سے متجاوز ہوگئی جسکے ذریعے محشرٹ نئے اخذ کر سکتا ہے  
پس جو شخص کہ درجہ اختتام کو پہنچ جائے اسکا اعادہ و تحقیق تجدید کے مفہوم میں  
داخل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ تجدید کا مقصد اصل حالت کا بقا ہے اور بیان وہ اصلی  
حالت شہادت کی باقی نہیں رہی حالت اپیل نے اس سیر کا ظاہر کر کے خاص شکل  
میں کر دیا پیشہ شہادت جو پیش ہوگی وہ اس اثر سے باطل آزاد ہوگی۔ جس سے صاف  
ظاہر ہے کہ مماثلت محدود ہے اسلئے یہ تجدید وہ تجدید ہی نہیں ہے جو مقصود بالذات ہے  
اور دفعہ محولہ کی رو سے مقرر کو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

محکم عدالت عالیہ کے حکم سے جب فرد جرم مرتب ہوگا تو محشرٹ کا اختیار  
کا رد و رائی بالعد کے بعد تک بطرح محدود ہو جائے گی اسی طرح مقرر کیلئے حق دفعہ  
کا اصل استعمال باقی نہیں رہتا۔ پس اس تقدیر میں محشرٹ کا انکار کرنا بتقدیری و عورت  
تجدید شہادت سے لائق اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جو چیز حاکم کے اختیار میں ہو مقرر کو  
اس سے فائدہ حاصل کرنیکی توقع کرنی ایسی چیز ہوگی جسے قانون میں کسی مفید اضافہ  
کی تمنا ہو اگر کسی ہے یہی جو محکم میں جواب مجوزہ ذاب حاکم الدولہ مجاہد سے اتفاق

دیکھو انڈین لارپرت کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۸۵  
اس مقدمہ سے حسب ذیل نظائر بھی ملن رکھتے ہیں

(۱) انڈین لارپرت کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳ -

(۲) بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۰ -

(۳) کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۲۵ -

بمطابق  
نیام  
مکرم علی

لہذا نظر جملہ حالات میری رائے میں جیسے منفعہ کو یہ جواب دینا چاہیے کہ اس مقدمہ پر  
میں جسٹس باغ کو حسب ذیل ۲۸۱ ضابطہ فوجداری فرمیں کی درخواست کو منظور کرنا چاہیے  
مولوی مفتی شہد نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن - مسئلہ -  
زمرہ کی صورت اور اس کی اہمیت کا اندازہ میرے معزز نمبر کار کی بیٹا آراء سے ہو سکتا ہے  
میری مختصر رائے یہ ہے کہ جملہ احکام قانونی کا صدور و لفاظ متفق و محل کے تابع  
اثر ہے یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس سے اصولاً انکار نہیں ہو سکتا -  
ضابطہ فوجداری کے دفعہ ۲۸۱ نے جو حق فرم کو عطا کیا ہے وہ ایک ایسا  
حق ہے جو غیر اختیاری طور پر سب داخاتی سے پیدا ہوتا ہے (یعنی اجلاس کا بدل  
جانا) یعنی کو مسترو نہیں ہے مگر لازمی ضرورت ہے - لیکن منجانب فرم درخواست  
پیش ہونے پر انکار ناجائز ہو جائے اس مقدمہ میں منجانب نمبر کارنی خواہ جو کہ بحیثیت  
تسلیم اور حقد نظر اور اس کی تائید میں پیش کئے گئے آدن سے یہ صاف نہیں ہو سکتا  
متفقہ فیہ شہادت کا اور اس کے انتقال کا محل بھی باقی تھا - جو وقت بحیثیت  
نے اس سے انکار کیا - لیکن یہ کارروائی کے بظاہر واضح ہوتے ہیں ایک  
وہ جو فرد جرم کے مرتب ہونے سے قبل اور اس کی تکمیل ہوتی ہے اور دوسرا وہ  
جو اس کی ترتیب کے بعد سے حدود مجوز تک تجدید شہادت ثبوت اول سے  
متعلق ہے - ترتیب فرد جرم و تحقیق تصور مجرمت کا اظہار ہے جو منجانب  
حاکم عدالت کیا جائے یہ تصور کارروائی بالبعد کے لحاظ سے اگر وہ تصدیق  
کو پہنچ گیا تو فرم کو منسوخ یا اپنی درندہ وہ بری کیا جائے گا - برائے کا مفہوم قانونی ہو سکتا



حوالہ دیا گیا۔

نہیں  
تعمیل  
مکمل

فریق ثانی کی جانب سے یہ حجت کی جاتی ہے کہ دفعہ ۲۸ ضابطہ فوجداری اس صورت پر  
حادی نہیں ہے جس میں کہ عدالت مافوق سے یعنی نگرانہ تہذیب فرد قرار داد جرم کا حکم ہو  
کیونکہ مجسٹریٹ کو اس امر کے تعین کے لئے آزادی باقی نہیں رہتی کہ فرد قرار داد جرم  
کرے یا کرے اور یہ عدالت مافوق کے حکم کی تعمیل لازم ہے پس تجدید شہادت کی گنجائی  
مائل نہیں ہو سکتا۔ دکن لارڈز جلد ۲ صفحہ ۲ کی نظیر نگرانہ خواہ کی طرف سے پیش کی  
ہے اس سے بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عدالت میں تجدید شہادت لازمی نہیں قرار دی گئی  
ہے اور نہ ہی رکارڈ فوجداری نمبر ۳۶۲ کے مندرجہ قضا سے ظاہر ہوا ہے کہ جب تک  
مجسٹریٹ فرد قرار داد جرم مرتب کر کے سنا دینے کے بعد تبدیل ہو جائے تو اس کا نام  
مقام اور سکو مسترد نہیں کر سکتا۔

ظاہر ہے کہ جب خود یا حکومت فرد قرار داد جرم مرتب کرے یا مرتب کرنا حکم سے تو  
حاکم ماتحت کو اور بھی کم اختیار نہیں رہتا۔

میں نے نہ صرف بلحاظ مباحث فریقین بلکہ بلحاظ ادنیٰ اغراض کے جن پر دفعہ ۲۸  
فوجداری مبنی ہے اس مندرجہ عرض کیا۔ اور ادنیٰ نظائر کو بھی تہا بہ توجہ سے دیکھا جو اس  
سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھتے ہیں کوئی نظیر ایسی نہیں ملی جو خاص صورت زیر بحث سے متعلق ہو  
جن نظائر میں اس مسئلہ کے ایک پہلو پر ایک مذکورہ جو بھی لگی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۸۶۳۔

(۲) دکن لارڈز جلد ۲ صفحہ ۲۔

لیکن کلکتہ کی نظیر اور مقدمہ زیر بحث میں اجماع فرق یہ ہے کہ وہاں تجویز نگرانہ کو فرج کر کے  
مقدمہ مجسٹریٹ کے پاس فرج و تحقیقات و تجویز بھیجا گیا تھا۔ یہاں وہ عدالت نہیں ہے بلکہ  
جلسہ عالیہ عدالت سے موجودہ رد و داد ہے یہ رائے قائم کی ہے کہ فرد جرم سنائی جائے  
و جب حکم دیا ہے فرد جرم کو مجسٹریٹ کی رائے پر محمول نہیں کیا۔ اس مقدمہ میں حاصل  
نتیجہ یہی کہ مجسٹریٹ کے رد و رد کارروائی کا آغاز جب سے ہوا جائے گا اور یہ

نواب نظامت ملک بہادر رکن - جلیہ شہقہ نے اس مقدمہ کو اجلاس کمال ارکان  
محکمہ کے سپرد اس سلسلہ کے تصدیق کے لئے کیا ہے کہ جس موت میں مجلس عالیہ عدالت  
نے بصیغہ نگرانی پیشینہ تجویز نامی یہ تجویز صادر کیا ہو کہ عزم کو فرد جرم سنا کر عیب  
تحقیقات و تجویز کیا ہے -

چند دلائل وغیرہ  
نہیں ملے

اگر مقدمہ بعد واپسی اور سبٹ کے سوا جس نے تجویز نامی صادر کی تھی کسی صورت  
کے رد پر پیش ہوا اور مزین جب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری تجدید شہادت کی دفعہ ۲۸۱  
کو دیکھ کر آباہر سے قانون نافذہ تجدید شہادت لازم ہے - اس مقدمہ میں ہوا یہاں کہ  
ضرر تصدیق کے الزام سے محسٹریٹ نے نظر میں کو جاتر تہب فرد قرار داد جرم کیا تھا اسکی  
محکمانی مجلس عالیہ میں ہوئی اور جلسہ شہقہ نے رد واد مقدمہ پر غور کرنے کے بعد یہاں  
تایم کی کہ عزم کو فرد قرار داد جرم سنا کر عیب تحقیقات کی تھی  
حکم دیا کہ فرد قرار داد جرم سنا کر عیب تحقیقات کی تھی اس میں اس شخص سے مقدمہ عدالت ابتدائی میں دوس  
کیا تو دوسرے محسٹریٹ کے رد پر پیش ہوا کیونکہ جس محسٹریٹ نے پہلے تحقیقات کی تھی  
اوسکا تبادلہ ہو چکا تھا دوسرے محسٹریٹ کے اجلاس پر مزین نے تجدید شہادت کی  
جب دفعہ ۲۸۱ درخواست کی جو نا منظور ٹھہری - اسکی ناراضی سے جلسہ شہقہ میں درخواست نگرانی  
پیش ہوئی - اجلاس ارکان محکمہ کے نصاب میں بعد سماعت بحث مکرر قبل صدر فیصلہ تبدیل  
درج ہوئی کہ مولوی عبدالغفور صاحب جو اس جلسہ میں سرکب تھے اس عدالت سے ملحقہ  
ہو گئے اسوجہ سے پھر میں نصاب مجھے سرکب ہوا پہلا اور فریقین کی جگہ میرے سامنے  
از سر نو بحث کی گئی جبکہ خلاصہ حسب ذیل ہے -

فریقین نے فرمایا کہ طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو حق قانون نے مذکورہ دفعہ ۲۸۱  
ضابطہ فوجداری لازم کو عطا کیا ہے وہاں کیا یہ متعلق حق ہے کہ اسکی مخالفت ہر حالت  
میں بجا بندی احکام دفعہ مذکور لازم ہے اور وہ حق اوس صورت میں ہی باقی رہا ہے جبکہ  
ملفوظ سے ترتیب فرد قرار داد جرم کی بابت ہوئی ہو اس بحث کی تاہم میں نظر ہر مندرجہ  
حاشیہ کا اذین لاہورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۲ - اذین لاہورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۵۴ نمبر ۲  
۱ - پنجاب رکارڈ فوجداری صفحہ ۱۰ - دکن لاہورٹ جلد ۲ صفحہ ۲

جہلانی  
میں

کہ قلم قابل رہائی ہے اور بلا ترتیب فرد جرم اور سکورا کر دیتا ہے تو اس نوبت کا رد آتی تھ  
یہ اپنے فرائض پورے کر دے اور پرا د کر چکا ہے اس کے بعد پرا د سکوکوئی موقع اس امر کے  
رہے قائم کر لیا باقی نہیں رہتا۔ جب مجلس عالیہ عدالت بصیغہ تکرانی اس میں مذکور  
پر سے یہ رائے قائم کرتی ہے کہ باقی النظر من الزام ثابت ہے اور تجویز کرتی ہے  
کہ فرد جرم سزا مل جائے اور جیل سے لے کر خود قلم کو فرد جرم سنانے یہ حکم مجسٹریٹ  
تحت کے قوالین کرتی ہے تب ہی مجسٹریٹ کو کوئی موقع عدالت کے قائم کر لیا باقی  
بہین رہا اگر مجلس عالیہ عدالت خود فرد جرم سنانے کو کیا قلم کو یہ حق حاصل ہوگا کہ عدالت  
بہد اپنی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس پیش ہونے پر تجویز شہادت کی استغناء کرے  
نہ نہیں سمجھا کہ قابل ہوگا۔ اگر اس صورت میں ہوگا تو اس صورت میں ہی نہیں ہے  
ہونکہ وہ دونوں صورتوں میں مجلس عالیہ عدالت کا حکم کیا ہی قطعی ہے اور مجسٹریٹ کو اپنی  
رائے کے لحاظ سے عمل کرنے کا موقع باقی نہیں رہا۔ اگر اس کے خلاف یہ یاد کیا جائے کہ  
دوسرے مجسٹریٹ کو اس کا موقع باقی رہتا ہے تو اس سے یہ لازم آئے کہ مجلس عالیہ  
تجویز قطعی نہیں ہے بلکہ تاوقتیکہ یہ تجویز ہو جائے کہ تکرانی ہو جائے اور تاوقتیکہ  
تجویز ہو جائے کہ فرد جرم سنانے یا نہ سنانے کی نسبت مجسٹریٹ کی رائے قائم کر لیا جائے  
مجلس عالیہ عدالت کی رائے قائم کرے۔ نیکے مقدمہ اور مرجع ہے جو یقیناً مخالف اختیار کرتی  
ہے ایسی تقریر کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی جس سے ایسے متضاد نتائج برآں ہوں۔ اور اگر  
سے معلوم ہوگا کہ ایسی صورت میں میں آسکتی ہیں جن میں ایسی تقریر کے لحاظ سے ایک طرف  
عدالت تکرانی مجسٹریٹ مانتے کے جمادیز رہائی کو منسوخ کر کے فرد جرم سنانا حکم دے  
ٹھے۔ اور دوسری طرف حق اس اتفاق کی وجہ سے کہ مقدمہ کسی دوسرے مجسٹریٹ کے  
میں بعد ایسی پیش ہو۔ تجویز شہادت مل میں آئی اور وہ مجسٹریٹ اس میں تجویز شہادت پر  
سے رہائی کا حکم دے اور بصیغہ تکرانی وہ تجویز منسوخ ہو اور پھر مقدمہ کسی اور مجسٹریٹ کے  
میں وہاں ہونے سے وہی صورت میں آئے جو پہلے میں آئی تھی البتہ بعد اگر تکرانی  
نوں کے مفاد میں داخل نہیں ہو جاسکتا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ تجویز شہادت

کیا گیا کہ جس مشرب اس مجلس پر اور فریقین حاضر عدالت فرض سماعت مقدمہ ہیں اور یہ بھی قرار دیا گیا کہ وہی وقت ملتزم کیلئے تجدید شہادت کی درخواست کا صحیح وقت ہے نہ وہ وقت جبکہ ملتزم کی جانب سے کوئی دمیانی درخواست پیش ہوئی ہو مقدمہ مذاہن محبت یہ نہیں ہے کہ ملتزم کو کوئی وقت تجدید شہادت کی درخواست کرنا چاہئے بلکہ سوال یہ ہے کہ عدالت نگرانی کی جو زیر مشورہ تہذیب فرد جرم کے بعد وہ ایسی درخواست کر ہی سکتا ہے یا نہیں۔ فیصلہ مولدین ملتا اس امر پر ہی کہ بندہ زور دیا گیا ہے کہ مجھ کو گواہوں کی حالت اور انداز پر جب کہ ہمارا موقع مناسب رہے قائم کو شک لئے ضرور سے اس نظریے سے ملو کوئی اور بات کہ اس کے معلوم نہیں ہوتی کہ جس مشرب کو ملتزم کی صورت کی نسبت رائے قائم کرنی ہو اس کے ملنے شہادت تائید الزام کا پیش ہوا ضرور ہے تاکہ اس کو صحیح رائے قائم کر لیا اور موقع ملے یہی فرض وہ ۲۸ ضابطہ نوعداری کی ہے اور اس کے لحاظ سے وہ تمام شرائط ہیں جن کا احوال دیا گیا ہے۔ اور بہت سے ایسے موجود ہیں جن کا حوالہ نہیں دیا گیا جو ہر وقت جس امر کے لئے کہ یہ نہیں ہے کہ جس مشرب کو رائے قائم کرنا موقع اور ایسی اندازی حال ہونے اور اس کو کیا کرنا چاہیے بلکہ یہ طے کرنا ہے کہ جس صورت میں کہ ایسا موقع اور ایسی آبادی حال نہ ہو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے اس لحاظ سے اولاً باطلہ تصفیہ طلب ہے۔ کہ عدالت مافوق کے اس فیصلہ کے بعد فرد جرم سنائی جائے یا مشرب کو یہ اختیار مل ہے کہ اس کے خلاف عمل کرے یا یہ آبادی باقی رہتی ہے کہ خود اس امر کی نسبت رائے قائم کرے کہ فرد جرم سنائی جائے یا نہ سنائی جائے میں نہیں سمجھتا کہ اس کو ایسا اختیار مل ہے یا ایسی آبادی باقی رہتی ہے۔ اگر تسلیم کیا جائے کہ باقی رہتی ہے تو خود ۳۷ ضابطہ نوعداری میں جو اختیارات نگرانی مجلس عالیہ عدالت کو عطا کئے گئے ہیں بیکار ہو جاتے ہیں احکام متعلقہ نگرانی مندرجہ بات جہت تک کہ مجلس عالیہ عدالت سے متعلق ہیں نہایت وسیع ہیں اور علاوہ وسیع ہو سکتے قطعی ہیں۔ جن اموال پر وہ مبنی ہیں اور جن اغراض کیلئے وہ وضع کیے گئے ہیں ان کے لحاظ سے قطعیت کا لزوم ہے نہ وہ بے معنی اور بے اثر ہو جائیگی جب مشرب شہادت تائید الزام گنبد کر کے بعد اس پر غور کرے کہ یہ رائے قائم کرنا ہے

جنہ لال فیض  
نیام  
مرکار عالی

پندرہ سالہ  
سلسلہ

کے انجکشن کے دو سرے نظائر جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے پہلی رائے میں ملے پورٹ  
سے ادبی کم لفظ دیکھتے ہیں۔ مکتبہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۵ میں یہ ہے جو اسے کہ غلام کو نجد  
شہادت کا حق اوس صورت میں ہی حاصل ہے جبکہ مقدمہ ایک مجسٹریٹ کے اجلاس سے  
دوسرے کے اجلاس پر منتقل ہو۔ یہی جلد ۲۵ صفحہ ۴۵ میں یہ ہے جو اسے کہ مسٹر جی جارج  
نہیں ہے کہ ایسی شہادت پر جو غیر صادق نہ کہے جیسا کہ حد اوس نے ظہن اور کچھ  
دوسرے جج نے ظہن کیا ہے۔ ان دونوں میں سے اس سے بحث ہی نہیں کہ عدالت  
مکرائی کے حکم کے بعد کیا ہونا چاہیے اسی طرح ہمارے انجکشن کے ہی نشانہ اس  
مسئلہ کے متعلق ناکت ہیں۔

ایم دکن جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۔ ایم دکن جلد ۹ صفحہ ۱۰۹۔ آجیم دکن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰ میں  
صرف یہ ہے کہ جب دوسرے مجسٹریٹ کے ساتھ مقدمہ پیش ہو تو مقدمہ سے  
عدالت کو چاہیے کہ یہ شہادت کا خواہستگار ہے یا نہیں۔ مسئلہ زیر بحث کے متعلق  
ان نظائر میں ایک نظارہ ہی نہیں لکھا گیا ہے۔ البتہ ایک نظر حال کی ایسی ہے جس سے عدالت  
زیر بحث کے انفصال میں کچھ دھڑکتی ہے اور اس کا ارکان محسنہ کا فیصلہ مندرجہ دکن لاہ پورٹ  
جلد ۲ صفحہ ۲۵ سے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اوس فیصلہ میں بھی فقیر کی تباہ اس امر پر  
خود کیا گیا تھا کہ اگر آپریشن میں جیسا کہ مقدمہ عدالت ماتحت میں دوسرا جائے اور دوسرا  
حاکم کے سامنے پیش ہو تو نجد یہ شہادت حسب ضابطہ ۱۸۱ ضابطہ فوجداري لازم ہے  
دونوں مقدمہ میں عدالت مکرائی کے تجویز یا تاجروم کو بحال رکھ کر عدالت اس ماییت  
کے ساتھ مقدمہ و اس کا تباہ کہ قانونی مندرجہ زیر کھائے علیہ کامل ارکان جس کے فیصلہ  
کی عبارت ذیل قابل توجہ ہے۔ یہ حکایت ہے بن صوفی حذکرہ میں نجد یہ شہادت کی  
ضرورت نہیں ہے غلام کو نجد یہ شہاد کا جو حق قانون نے دیا ہے اس کا اہل مشاہدہ  
کہ جو حاکم اسکی نسبت تجویز کرے اور سب کو شہادت پیش نہ دے پر غلام کو نجد یہ شہاد کا  
کر نکال کر عدالت سے اس مقدمہ میں تو دوسرے حاکم کو ان بات باہم ان بات خود کے متعلق  
دائے قائم کر کے مندرجہ میں یہ تجویز کہ مقدمہ اس کے سامنے تجویز کے لیے پیش نہیں کیا

عدالت گزائی کی جو چیز کی منج لازم نہیں آتی۔ اور وہ جیسے خود قائم نہیں رہتی ہے تو خود شہادت کی اصل فرض مجھ میں نہیں آتی۔ شہادت کی تجدید اگر اس فرض سے چاہی جائے کہ مشیرٹ فلیمنڈ کنندہ خود اس سے ملے تاہم کوئے کہ فرد جرم سنا چاہیے یا نہیں تو یہ فرض ضرور فوت ہو جائیگی۔ جبکہ فرد جرم محکومہ عدالت اذوق پہلے مرتب کرو کیا ہے اور یہ تجدید شہادت ہو۔ ان وجوہ سے میری رائے ہے کہ دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری میں جو حق مقرر کیا گیا ہے اس کا قضا اوس صورت میں نہیں ہو سکتا جبکہ بعض گزائی فرد جرم سنا نیک حکم مجلس عالیہ عدالت سے دیا گیا ہو۔

بندہ لال خواجہ  
پیام  
سکاٹلانی

عدالت گزائی کے حکم کی تعلیم کا جو میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس کے مقصد یہ ہے کہ صرف فرد جرم سنا کی جائے کی حد تک وہ حکم طے ہے اس سے یہ نہیں لازم بلکہ مشیرٹ اسکے لحاظ سے جو چیز سنا سادہ کر سکا ہی یا نہیں جو چیز سنا اور چیز ہے مقرر کی جائے شہادت صفائی نہ میں کیا ہے تب بھی مشیرٹ چاہیے کہ مقرر کو بری کرے اگر اس کی رائے میں عدالت کے لحاظ سے انتخاب جو مشیرٹ ہو۔ پس میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ تجدید شہادت نہ ہونے سے مقرر سہرا لائی طور پر کوئی مطرا اثر نہ ہے اگر عدالتوں ریپارٹس کے جو فیصلہ سندھ آئین لارڈز بلکنتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۲ میں مقرر کے لئے ہیں۔ فرض کر لیا جائے کہ گواہوں کے حالات اور طرز پر توجہ کوئے کی شہادت کے ختم ٹالنا ایک ایسا قانونی لزوم ہے جس کے بغیر کوئی توجہ صحیح نہیں ہو سکتی تب بھی یہ لزوم صرف مشیرٹ کی حد تک محدود ہوگا کہ ایک رٹ کی کارروائی پر مقرر ہوگا۔ اگر ایک رٹ سے متعلق سمجھا جائے تو کوئی توجہ یا ایک رٹ کی جو خلاف توجہ عدالت تخت ہو صحیح نہیں ہوگی۔

لیکن قانون نے ایسی تبادیل کو جابر کیا ہے ہیں سمجھنا چاہیے کہ جب مجلس عالیہ عدالت بعض گزائی شہادت پیش نہ ہو تو کوئے کے ایک رائے تاہم کرے تو فرد جرم سنا نیک کے متعلق مشیرٹ کو شہادت پر لحاظ نہ ہو دغیر خود کر فیکی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی جب اس کی ضرورت نہیں ہے تو تجدید کی بھی ضرورت نہیں رہتی بلکہ با۔



فوجداری  
نظام  
سرکاری

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جہاں اثبات جرم کی نسبت عدالت نگرانی کی رائے قائم ہو چکی ہو  
جہاں تجدید شہادت دوسرے مجسٹریٹ کے رویہ لازمی نہیں قرار دی گئی ہے فیصلہ مذکور  
کی عبارت ہی خاص وجہ کے قابل ہے اس مقدمہ میں وہ ناظم جس کے واسطے مقدمہ دوسرے  
بازپش ہوا حاکم فیصلہ کنندہ نہیں تصور کیا جاسکتا۔ علیہ شفعہ کی تجویز کے لحاظ سے وہ بظاہر  
اسکا مجاز ہی نہیں تھا کہ تجویز اثبات جرم میں تبدیل کرے کیونکہ علیہ شفعہ نے خود تجویز اثبات  
جرم کو اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا تجویز اثبات جرم کی بحال رکھنا اور تجویز اثبات جرم خود نگران  
عدالت کو اپنی نظر سے کوئی فرق ملتا تھا تاہم نہیں ہے لہذا عدالت نے اپنی رائے میں اگر فرق ہے  
تو صرف اس قدر ہے کہ اس میں تجویز اثبات جرم اخیر تھی اور اس میں مدعیانی نے اپنے متعلق بہ ترتیب  
برہم ہے لیکن عام اصول جو ملے کیا گیا ہے وہ دونوں میں ایک ہی ہے یعنی یہ کہ جب عدالت  
نگرانی ایک قطعی حکم صادر کر دے تو دوسرے حاکم کے واسطے تجدید شہادت کا لزوم  
باقی نہیں رہتا۔

میری رائے میں

اس اجلاس سے علیہ شفعہ کو وجہ مذکورہ صدر کے لحاظ سے یہ جواب دینا چاہیے کہ تجدید  
شہادت کی ضرورت نہیں ہے فرد جرم سن کر اسی نوٹ سے حسب ضابطہ کارروائی کیا جائے  
مولوی شہد سراج الحسن صاحب رکن۔ جیسے جیل نواب نظامت جنگ بھاد کی رہا  
کے ساتھ اتفاق ہے۔

فیصلہ علیہ کامل امکان جسے فیصلہ آمانا مذکور ہوا۔ اور یہ بار فیصلہ مذکورہ شفعہ

سے حسب ذیل تجویز صادر ہوئی۔

نواب ذوالقعد جنگ بھاد (مولوی شہد سراج الحسن صاحب اور کان قلعہ الہائے  
اکثر وکیل سرکارہ کان کونسل نگرانی خوارہ مافہر۔ علیہ کامل سے مسئلہ قانونی الاقطیہ فرمایا  
لہذا فیصلہ مذکورہ نافذ کیا جائے نگرانی نامعلوم۔ فقط

مرافقہ فوجداری



کریل طرف کی بحث یہ ہے کہ اس شہادت کی بنا پر جو پیرٹ سپرد کنندہ اعلان  
 ظہیر ہوئی تھی مگر کو جرم قرار دینا درست نہیں ہے اور انہی بحث کی تائید بن نظائر مذکورہ بالا  
 حاشیہ کا حوالہ دیا ہے } ۲۱ - ادا پاد صفحہ ۱۱۱ -  
 ۲۴ - کلکتہ صفحہ ۱۶۵ -

مرکار علی

بہاری رائے میں کریل طرف کا یہ حذ قابل قبول نہیں ہے حسب دفعہ ۲۵۷ ضابطہ  
 (وجہی) سرکار عالی کسی گواہ کی شہادت جو حسب ضابطہ مقرر کے موافق نام سپرد کنندہ  
 نے ظہیر کی ہو وہ باقضاء ہے رائے حاکم شہادت مقدمہ قریب پل کے گی ریشٹریک گواہ  
 پیش ہوا وہ اسکا اقرار ظہیر کیا جائے چونکہ اس مقدمہ میں حالت مشن میں ادا کیا ہوا  
 کا اقرار ہوا ہے اسلئے بموجب دفعہ ۲۵۷ وہ شہادت جو نام سپرد کنندہ نے ظہیر کی ہے  
 شہادت مقدمہ قرار دیا جاسکتی ہے اور اسکی بنا پر جرم کی نسبت جو زیر ہو سکتی ہے شہادتیں  
 رائے کی تائید مقدمہ وہ کہ کا پڑا دہم سرکار عالی بن لالیٹ الیاد جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۲ سے ہوتی  
 ہے بن نظائر کا حوالہ کریل ملاحظہ فرمائیے وہاں سے اوپر مشاہد اس سے زیادہ نہیں ہے کہ اگر  
 اس شہادت کی جو نام سپرد کنندہ نے ظہیر کی ہے تائید اس شہادت سے جو جو مشن میں  
 ظہیر ہوا اسکی بنا پر جرم کی نسبت جو زیر ہو سکتی ہے۔

گوئیڈا ونگلیا نے حالت مشن میں نہیے سالیہ شہادت سے انحراف کیا ہے لیکن  
 چونکہ اس شہادت سے جو کہ حالت مشن میں ظہیر ہوئی ہے۔ پڑا ونگلیا کے  
 ادا کیا گیا ہے تائید ہوتی ہے جو اوپر میں نے نام سپرد کنندہ کے رد کیا تھا۔ اسلئے  
 نظائر جو کریل ملاحظہ فرمائیے تائید نہیں ہوتی۔ قطع نظر اس کے مقرر نے حاکم سپرد  
 کنندہ کے رد دو مرتبہ اقبال کیا ہے ایک بیان استخاری میں اور دوسرے بعد صفحہ  
 فرد جرم کے اسلئے برصہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقرر کا بیان اقبالی شہادت  
 میں اشغال کیا جاسکتا ہے ان دوجہ سے جو جو زیر کہ حالت مشن میں تائید ہے اسکی کوئی نقص خالی  
 نہیں ہے اور بہاری رائے میں پڑا ونگلیا کی شہادت جو حالت مشن میں تھیں سے محض مذکور ہے  
 اور قابل اقرار جو شہادت کے ان خاص سے جو کہ رد ہوا اسکی بنا پر جرم شہادت میں جرم کے

جلد ۱۰ نمبر ۱۹۵ کی ترمیم کی گئی۔

(۲) جب جرم عدالت سپرد کنندہ میں بیان آتھنا ہی اور فرد جرم کے  
ساعت کے بعد اقبال جرم کرنے کو فدا اقبال باوجودیکہ تمام طلبی سشن  
میں اس کے معرکہ کیا ہو۔ بروئے قلم ۲۵۷ مجرمہ خالہ و صاحبہ  
سرکار خالی شہادت میں قابل اشتغال ہے۔)

(انوار میں مقدمہ مذکور کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔)

نبی خان صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب و مولوی سید وحید الحسن صاحب و  
شرک پال راؤ صاحب و غلام۔

نبی خان صاحب مراد علیہ مشرکلیان رام ایر صاحب وکیل سرکار۔  
نواب حاکم الدولہ بیہود میر مجلس۔ وکلاء رفیقین کی بحث ساعت ہوئی۔ مزم پر یہ الزام  
ہے کہ اوس نے ۲۷ مارچ ۱۹۵۷ء کو دی کے ۱۰۔ اس کے ساتھ نیلا کے ساتھ تباہ لیکر کیا  
لزم۔ عدالت کے روبرو بیان آتھنا ہی میں جرم سے اقبال کیا و تیر فرد جرم سشن سے  
کے بعد لبرالت جرم منسوب سے اقبال کیا اور اس کے بعد اقبال کیا جائے  
تا بعد الزام میں علامہ شیشہ کے میں گواہ میں کیے گئے جن کے بیانات سے جرم کی تائید  
ہوتی ہے اس لئے میر شیشہ عدالت سشن منکر کہ میں مقدمہ کو کھٹ گیا۔ عدالت سشن  
میں مزم نے اپنے اقبال سے رجوع کیا اور گواہان نڈیا و گنگیا جنہوں نے میر شیشہ کے  
رو برو الزام شہادت دی تھی۔ عدالت سشن میں انہی شہادت سابقہ سے انوار  
کیا اور یہ بیان کیا کہ عدالت ابتدائی میں میر شیشہ کے روبرو انہوں نے اپنے ایسی شہادت  
نہیں دی تھی۔ ایک گواہ نے بھی کہا ہے کہ اوس نے پولیس کے خوف سے میر شیشہ  
کے روبرو الزام کی تائید میں شہادت ادا کیا تا بعد عدالت سشن نے ان گواہوں سے  
بیانات کو جو عدالت سشن میں جو سے تھے سازشی خیال کیا اور اس شہادت کی تائید پر  
جو عدالت سپرد کنندہ کے اجلاس پر ہوئی تھی۔ مزم کو جرم منسوب کا جرم قرار دیا مگر ۳ سال  
قید محنت اور ایک سو روپے جرمانہ کی قرار تجویز کی۔ اس کی تلافی سے مزم ملزمہ کر رہا ہے۔

اگر شاد  
نبی خان  
غلام علی

نمبر ۴۹ ۱۳۳۳ھ منقذہ ۳۰ ستمبر ۱۳۳۳ھ

مستفیضہ

سرکار علی ذیل

نام

مردم

ماہ

اقبال - اقبال قبل جلالہ - اقبال سے رجوع اور اسکا اثر تو خاص - درجہ تہذیب  
شہادت و بیت سے نفوذ و تہذیب و جہ سے خاص کا اظہار ..  
تجوید و تہذیب کہ

(۱) اقبال قبل جلالہ سے کوئی اہل نامہ جمع کر - بلکہ یہ مسئلہ

مختلف سے اقبال کی ہر ایک تہذیب و تہذیب اقبال قبل جلالہ کی تہذیب

نقل کر دیاں کوئی چیز نہ کہ اس میں تو قوم و ملک جمع کیا گیا -

(۲) گوئی اقبال قبل جلالہ سے کوئی چیز نہ کہ اس میں تو قوم و ملک جمع کیا گیا -

و غرض مفہوم مذکور کے ساتھ رپورٹ ضرور نہیں ہے -

منجانب مستفیضہ سرکار علیان رام ایر صاحب وکیل سرکار

طریقہ انما لہما حاضر

قواب حاکم الدہ و بہارہ چیلین و ہودی شہزادہ صاحب بلگرامی رکن مشفق الدراے

نہا پرستہ بھائی کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ ملواری سے نامہ تحریر ہے باغ و تعلق تھا

اور حاضر قمر کو قزم کی زد سے بھی آشنائی ہونے کا قزم کو گمان تھا - اس لیے اس پر قمر

ملا کاف کو قزم نے مات کے بارہ شک کے وقت مسماہ ملی کو گولی سے قمران پر پڑا ہے

جسکے صدر سے وہ دوسرے روز ہلاک ہو گئی -

قزم نے تاج محل لاہور پر ۱۳۳۳ھ آرتھاب جرم سے اقبال کیا مقتول کا بیان نہ ہو سکا

تیسرا یہ رویہ خراجہ جیون بیک صاحب نامہ عدالت صوبہ کشن آباد مہک موہ ۸ رخصت کر کے

شہر انیکہ قزم نامہ لیا تہ قید میں سیر کرے -

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲

اقبال کی پوری تائید ہوئی ہے۔  
 سزا کی نسبت ہو جائے۔ اسے ہے کہ سال قید کی سزا اصل کا ہے جسے ہر سال ۱۰۰  
 طاریہ سن۔ نہ جواز کا ہے اور اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہائی۔  
 حکم ہوا کہ  
 مرفوعہ ترمیم مندر۔ پارہ سال قید کی سزا اقبال حکم ہوا نسخ۔  
 ہو لوی محمد عبدالغفور صاحب لیکن۔ بحث سماعت ہوئی عدالت کے متعلق حقیقت  
 تسلیم کیا جاتا ہے۔  
 عدالت سنسن کو یہ اختیار تھا کہ دیکھ کر نے وائے بشریت کے سامنے جو شہادتیں  
 پیش ہوئی ہیں اور سنسن کی عقل میں شامل کیے۔ اور لیا اوس شہادت کے جو خود سنسن میں  
 لکھی ہوئی ہے۔ اقبال کر کے جو اخذ کرے مزم سے بوقت استغناء بعد فرار و اوجہ اقبال  
 کی ہے جو میں گواہ ایک عورت اور دو مرد گواہ پیشک بشریت کے سامنے پیش ہوئے۔ اور گوی  
 شہادت عدالت سنسن میں پیش ہوئی احوال کے مطابق سنسن میں گواہ لیا گیا تو پھر گواہ اپنے  
 اظہار سابقہ سے شہادہ ہو کر امانی شہادت کیے مگر سنسن میں نے جو تہا اثبات جرم کا  
 اخذ کیا ہے۔ ہمارے کو خلاف نہیں خیال کرتے حالات وہ احوال ہیں جس سے اسے جو۔ کے اخذ  
 کر لی تائید ہوئی ہے مگر ہر جا مال قید کے مورد یہ کج جواز محنت عدم ہوتا ہے۔

حکم ہوا کہ  
 حکم ہوا کہ اقبال قید بحال جو تہا تہا۔ ہو مرفوعہ ترمیم مندر فقط

### تصحیح فوجداری

ابو اسرار علی صاحب حکم ابدالہ آباد ایم اے بیرسٹر لاہور محکمات و عالیجناب  
 قاضی قاضی جج آباد ایم اے بیرسٹر لاہور عالیجناب مولوی  
 شیدائیم صاحب بلذاتی ایم اے بیرسٹر لاہور

جلسہ متفقہ

نمبر تقریر (۵۵۸) ۱۳۳۲ لاف منقصہ ۱۳۳۲

باجلاس عالیجناب نے اب نظامت جنگ بہادر راہیل کیل لکھنؤ میں پیر ۱۳۳۲  
و عالیجناب مولوی شیدائیم صاحب بلکری کی اسے پیر ۱۳۳۲ لکھنؤ  
مستغاث علیہ

بابا

نام  
مستغاث

سرکار عالی

اجازت اجازت استغاثہ استغاثہ پولس میں مجموعی اطلاع دینے کا۔ مجموعہ قریب  
سرکار عالی دھرم، ۱۔ مجموعہ ضابطہ فوجدار سرکار عالی دھرم ۹۹ نمبر ۱۔  
جو پیر ۱۳۳۲ لکھنؤ استغاثہ دھرم، ۱۔ مجموعہ تقریرات سرکار عالی مستغاث  
مستغاث ۹۹ دھرم ۱۳۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجدار سرکار عالی مستغاث کی حالت کی  
مستغاث اس صورت میں ضروری ہے جو کہ کار تجارت عدالت کی  
میں ہوا لیکن جب مجموعی مجموعی ناٹش کی کار دھرم میں  
کی مدد دھرم ہے اور عدالت کی شریعتی ہوتی رہا استغاثہ  
کے لئے عدالت کے ایمان کی ضرورت نہیں ہے۔  
اس نمبر کے جو پیر ۱۳۳۲ لکھنؤ استغاثہ دھرم ۹۹ نمبر ۱۔  
باجلاس عالیجناب نے اب نظامت جنگ بہادر راہیل کیل لکھنؤ میں پیر ۱۳۳۲  
و عالیجناب مولوی شیدائیم صاحب بلکری کی اسے پیر ۱۳۳۲ لکھنؤ  
مستغاث علیہ

مستغاث عالیجناب نے اب نظامت جنگ بہادر راہیل کیل لکھنؤ میں پیر ۱۳۳۲  
و عالیجناب مولوی شیدائیم صاحب بلکری کی اسے پیر ۱۳۳۲ لکھنؤ  
مستغاث علیہ

سرکار عالی  
نیو یارک  
لارڈ

عقد کیا گیا۔ وہ بیان کرتی ہے کہ مضمون نے اس کو گہنی سے زخمی کیا۔ راجی اور ہنگامیان کرنے  
ہیں کہ مہلوہ کے لئے اس کے رد پر ہی کہا تھا کہ مضمون نے اس کو ملایا ہے ثانی زوجہ مضمون بیان کرتی  
ہے کہ ہر مذہب و اقدار کے بارہ کے مضمون اپنے گہر سے گہنی لیکر رہ گیا۔ اور دوسرے  
روز اس کو معلوم ہوا کہ جی ملک ہو گئی۔ زوجہ مضمون یہ بھی بیان کرتی ہے کہ مضمون کے دوسرے  
سندھ کے لوگوں کے لوگ مضمون کے گہر سے تھے اور ایک رومال سفید اور گہنی جس سے بلی  
کو ملک کرنا تھا اسے پلیمس دانے لے گئے اور مضمون نے اس وقت کہا تھا کہ اس کی گہنی  
سے اس نے جی کو قتل کیا ہے۔

کوٹا اور ہر صاحب پبل بیان کرتے ہیں کہ ہر مذہب و اقدار شام کے پنج بجے مضمون  
مہلوہ کے بال کپڑے کر کھینچ رہا تھا۔ اور مہلوہ کے رد ہی تھی۔ مذہب و اقدار مضمون کو ڈانٹا کہ دینے  
پر کہ دنگری کو کھینچ لے رہا ہے اور وقت مضمون نے مہلوہ کو چوڑا کر لیا تھا کہ آج کل  
میں چکا جی کو مار ڈالوں گا چنانچہ اسی شب چکا جی قتل کی گئی۔

ڈاکٹر سر نیواس راو کا بیان ہے کہ مہلوہ کی گہنی پر جو خیم تھے وہ باعث ہلکت ہوئے  
تھیں کیونکہ کوئی شہادت معافی نہیں تھی۔ ساری رات سے میں شہادت تائید  
اتزام سے مضمون پر مرم منو بہ بھری آہٹ سے مہلوہ کے بیان اور شہادت و قہر متعلق  
مضمون کے اقبال کی ہندی نامہ ہوتی ہے تو مضمون نے بعد میں اقبال سے رجوع کیا اور  
تو اقبال نے اس کا بیان کی تاہم کو نال کرنے والی کوئی چیز پبل میں شریک نہیں ہے دنیا  
مقتولہ خواہی تھا میں ہیں لیکن شہادت مذہب اس مقتولہ میں مفقود ہے اس لئے  
خاص ملاحظہ ہوگا۔

حکم ہوا کہ

مارچ اول لہا بادی اس قتل سماء چکا جی بد منظوری سرکار ادا مالکات قید باقت میں رکھے  
نواب ذوالقادر جنگ تھا اور کن جیسے اتفاق ہے۔

مگرانی فوجداری



یہ درخواست نگرانی میں ہے۔

یہ درجہ دست خدائی نہیں ہے۔  
 معلوم ہوتا ہے کہ نگرانی خواہ ہے پولس میں کسی شخص کے خلاف ارتکاب جرم کی اطلاع  
 دی تھی جبکہ پولس نے غلطی باور کیا اور اسوجہ سے اطلاع دینے والے پر تعدد مقام کر نیکی  
 ضرورت خیال کی۔ اور عدالت سے اس کی اجازت چاہی ایسی حالت میں غور طلب یہ امر ہے  
 کہ ایسا اجازت کی ضرورت قانون کی رو سے تھی دفعہ ۱۹۹ ب ضابطہ نو بداری میں یہ حکم ہے  
 کہ بعض جرائم مندرجہ ضرورات کی جہ میں دفعہ ۴۰۰ بھی داخل ہے کوئی عدالت سماعت نہ کرے  
 گی جب جرم کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں یا اسکے متعلق ہوا ہو نیز اس کے استغناء  
 منجانب یا بعد از نظری عدالت مذکور یا کسی اور عدالت کے جیلے وہ قاضی ہو جو جیل  
 کے سامنے ہے۔

کیا جائے ؟  
 اس جلدت سے صاف ظاہر ہے کہ منظوری اس عدالت کی مشروط ہے کہ اگر  
 میں اس کے متعلق ایسے جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔ یہاں جرم کا ارتکاب اس عدالت میں نہیں ہوا۔  
 جس نے منظوری عطا کی ہے۔ یعنی جو فی فیض جرم کی افش عدالت مذکور میں دائر نہیں  
 کی گئی تھی صرف پولس کی مدد تک کارروائی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں عدالت کی اجازت  
 مشروط نہیں سمجھی جاسکتی اور اس کی مطلق ضرورت نہ تھی۔ دھرم۔ دس پولس کے۔ دیوید جیوٹا الزام لگانے کا ذکر  
 کیا گیا۔ یہاں ایسا کہنا جرم ہے۔ لیکن ایسے جرم سے محض سامراج کے کہ وہاں کا ذکر ۱۹۱۱ء میں کیا گیا جو اس وقت  
 ان کا یہاں ہوا اور ان شرائط نے جو اس میں مذکور ہیں متعلق نہیں کہے جاسکتے۔

بن و بروہ سے ہادی اس سے میں ظلم فبداری کا حکم زیر کرائی صحیح نہیں ہے۔ مگر ہم  
 یہ کہتے ہیں کہ غیر ضروری ہوئے کی وجہ سے وہ بیکار ہے۔ بغیر اسکے پولس کی جان ہے اس  
 شخص کی جانب سے خیر خواہی کا الزام نہ لایا گیا تھا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اس لئے ظلم  
 فبداری کے جائز ہونے کو ان کی تسخیر کرنی ضرورت نہیں ہے۔ درخواست نامنظور۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ پولس میں ایک شخص نے غلط اطلاع دی  
پولس میں اس پر مقدمہ چلنے لگے تاہم ضلع سے اجازت حاصل کیا۔ اس اجازت  
کے خلاف نگرانی کی گئی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر پولس میں غلط اطلاع دیا





ضروری واقعات تجزیہ سے ظاہر ہو گئے ہیں۔  
منہاجب مستفیض مشرکیان دام آبرو ماعب وکیل سرکار  
لزم نہیں احوال حاضر۔

مذہب میں اس کا حکم ہے۔  
 لو اب حاکم الملک بہاؤ میر علی بن سولہ شیدہ شمس صاحبہ بلکہ امی رکن شفق بالترای  
 طرین پر مسمی پنڈیا کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ یہاں ملزم نمبر (۱) کی زوجہ سے مقتول کا  
 تعلق پیدا کرنا چاہا۔ ملزم کی زوجہ نے مقتول کی اس نیت سے ملزم کو مطلع کیا تو  
 ملزم نے زوجہ سے کہا کہ تو رضا مندی ظاہر کر کے کسی دن کا تعین کر دے جب پنڈیا  
 تیرے پاس آئے گا تو اوں کو گرفتار کر لے چنانچہ ۱۱ گزرو کو مات کے وقت مقتول ملزم  
 کے گھر آیا اور زوجہ ملزم سے فعل ناجائز کرنے کی خواہش کی اور پھر زوجہ ملزم نے مقتول  
 اپنے گھر کو اٹھایا اس نے اپنے بیائی کی امداد سے مقتول کو گرفتار کر لیا اور رسولوں  
 سے مقتول کو ماننا شروع کیا حتیٰ کہ مقتول بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر با ملزم نمبر (۱) نے ہر  
 آندہ سزا کی جرم سے اقبال کیا ہے۔ کا یا ملزم نمبر (۱) کو جرم سے اقرار ہے۔  
 شہادت نامیہ الزام میں پہلے گواہ عدیت میں جو شہین۔ بابا۔ ویشیا۔ کیا۔ ناگی۔  
 (زوجہ ملزم نمبر (۱) اور صاحبہ مقتول) ان گواہوں کے گہریاں طرین کے گہری سے  
 عجیب ہے ثور و فل شکر یہ لوگ طرین کے گھر پر پہنچے اور دیکھا کہ طرین مقتول کو  
 مومل سے مار رہے ہیں۔ تکیہ اور دھکیلا ہوں نے طرین کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نمبر (۱)  
 کی زوجہ ناکی بھی الزام منسوب کی تائید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ او کے شوہر اور کا یہ نے  
 مقتول کو مومل سے مارا تھا کیا اور یہ بھی کہتی ہے کہ مقتول کی کل ماہ بھری ملزم کے  
 گھر میں رہ گئی تھی۔

ڈاکٹر محمد عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مقتول کی پہلی اور دہلائی تصویر سخت خیر کی راہ کے  
 دکھاتا ہے۔ اور وہی خیرات، باعثِ ہلاکت ہوئے۔ ہماری رائے میں شہادتِ تائیدِ لازم  
 بخوبی جرمِ مشوہ کی تائید ہوتی ہے۔  
 مزمِ خبر دا، کا یہ فعل باوجودِ کیا کہو کہ اس نے اپنی وجہ سے کہا تھا کہ مقتول کو دیکھو کہ وہ کس طرح

ختم کرنے کے بعد مستفیث نے عین بعد پیشی جو بٹ کے لئے مقرر کی گئی تھی مزید شہادتیں  
تائید الزام پیش کرنے کی درخواست کی جسکو مجسٹریٹ نے منظور کیا۔ بالا لکھ میر غلاف مذکور  
قانون ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ نقصان رسانی کے الزام کی شہادت متعین ہوسکتی ہے بتایا  
تیز سلسلہ ختم کی گئی۔ اور سامر داؤد تین پیشی جب طے مقرر کی گئی۔  
تین آخر الذکر پر مستفیث نے حسب ذیل درخواست کی "میں علیحدہ سے بھی شہادت  
کے مکان پر آکر غصہ قصور چاہا۔ اور میرے پیر پر گرا اور رو پیہ دینے کا اقرار کر اس  
لوگوں کے سامنے یہ واقعہ ہوا میں ادوں لوگوں کو ہانے شہادت طلب کر آیا پتا چلا  
بوہراہ دعا علیہ تھے جنکے نام یہ ہیں۔"

مجسٹریٹ نے اس شہادت کی پیشی کی اجازت اس بنا پر دی۔ کہ نہ کہ شہادت  
جو شہادت عدالت کو مناسب معلوم ہوئے سکتی ہے خواہ اسکا عالم کی ذریعہ سے ہوا  
بلکہ ان میں امداد تصدیق طلب ہماری مائے میں یہ ہیں۔

(۱) آیا ایسی صورت میں جبکہ شہادت تائید الزام کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہو کہ ختم  
ری مزید شہادتیں پیش کیا جاسکتی ہے۔

(۲) اس مقدمہ میں جس اقبال کو ثابت کرنے کی تحریک کی گئی ہے آیا وہ حسب نشا  
قانون شہادت قابل ابطال ہے۔

امراقل کی نسبت کوئی حکم صریح یہاں کے ضابطہ فوجداری میں موجود نہیں ہے اور  
انگریزی ضابطہ فوجداری کے دفعہ (۱۵۶) کا جو مزید شہادت تائید الزام پیش  
کرنے کے متعلق ہے یہاں کے قانون میں ترک کر دیا گیا ہے جس سے یہ اسر توصاف  
ظاہر ہوتا ہے کہ بعد ترتیب فرد جرم جج کو مزید شہادت تائید الزام پیش کرنے کی اجازت  
قانون میں اجازت نہیں ہے مگر یہ مسئلہ اس صاف نہیں ہوتا کہ قبل ترتیب جرم  
یہ امر جائز ہے یا نہیں جن اصول کے لحاظ سے ہمارے قانون میں اجازت مذکورہ  
دفعہ (۱۵۶) قانون انگریزی نہیں دیکھی ہے۔ ادوں کے لحاظ سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے

دکنی شہادت

بھری شہادت تائید الزام کے پیش کرنے سے متعلق ہے۔ فائدہ فرمادے کہ  
 یہ ایک قانونی امر کہ ایک شخص سے متعلق ہر ایک ہر ایک ترتیب  
 فرد میں نہ شہادت تائید الزام پیش کرنے کی قیادت ہو سکتی ہے  
 اور نہ ہی اس سے عدالتی اصول کے لحاظ سے نتیجہ نکال سکتا ہے۔ قبل  
 ترتیب فرد میں ایک شہادت تائید الزام کے لیے ایک شخصیت کو نہ صرف  
 شہادت کا ہر دبا جاسکتا ہے۔ یہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ایک شخصیت کی بات کی طرف توجہ کر سکتا ہے۔ یہ کہ وہ شہادت تائید الزام  
 تائید الزام کے لیے ایک شخصیت کے لیے ہے۔ یہ کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے

(۲) قابل مزاج و شہادت کے۔ دیکھ کر یہ لگتا ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 دفعہ ۲۱ قانون شہادت میں شہادت تائید الزام کے لیے ہے۔  
 اور علیٰ بنیاد مولوی سید شمس صاحب جگہ کی رکن ایک شخص  
 کو نہ صرف دفعہ ۲۱ کے تحت شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے  
 ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے ہے کہ وہ شہادت تائید الزام کے لیے

واقعات مقدمہ میں سے ظاہر ہوتے ہیں  
 منجانب نگرانخواہ مولوی محمد علی صاحب کیل  
 منجانب طرفائی منسٹر کلیم انعام آفر صاحب کیل سرکار۔  
 نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اہم مقدمہ نگرانخواہ یہ ہے کہ شہادت تائید الزام

جلد ۵۵  
نام  
پیشوا

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی۔ بحث یہ ہے کہ کیا مستفیث کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی شہادت ایک دفعہ ختم کر کے بعد میں یہ شہادت پیش کرے اور کیا اس امر کی شہادت پیش ہو سکتی ہے یا نہیں کہ ملزم نے مستفیث کے رویہ و جرم سے اقبال کیا۔ ہماری رائے ہے کہ میں مخالف فوجداری کے کسی دفعہ کی رو سے مدعی کو حق نہیں ہے۔ لیکن از دو دفعہ ۲۱۲ جیٹ ریٹ کو اختیار ہے کہ اس قدر شہادت ملے کہ ملزم کو وہ ضروری خیال کرے خواہ اس شہادت کی اطلاع اس کو مستفیث کے ذریعہ سے ہوئی ہو یا کسی اور طور پر۔ نتیجہ یہ ہے کہ اگر اہوں کی تعداد کے متعلق عدالت کو اختیار تیسری مال ہے کہ وہ جتنے گواہ مناسب خیال کرے پیش کرنے کی اجازت یا حکم دے۔ لیکن مجسٹریٹوں کو چاہئے کہ اس اختیار تیسری کو احتیاط سے استعمال کریں۔ ورنہ ایسا اندیشہ ہے کہ مقتدا فوجداری میں ایک ذریعہ اور طوالت کا پیدا کیا جائے۔ ملزم کے اقبال کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ یہ اس وقت ناقابل ادخال شہادت قرار دیا جائے گا۔ جبکہ عدالت کی رائے میں مستفیث کی ترغیب یا دہکی یا دہدہ کی بنا پر اقبال کیا گیا ہو بلحاظ اسکے کہ فوجداری مقتدا میں ملزم کے مقابل میں مستفیث ایک پرائیوٹ شخص ہے ہم اپنے اختیار دفعہ ۲۱ قانون شہادت کے تحت کسی ایک شخص ذی منصب سمجھتے ہیں اور ہماری رائے میں اگر ملزم نے مستفیث کے ترغیب یا دہکی یا دہدہ کی وجہ سے اقبال کیا ہو تو وہ ناقابل ادخال شہادت ہو گا لہذا حکم ہو کہ

نگرانی منظور۔

نگرانی فوجداری

جلسہ مستفاد

نمبر دفعہ ۵۲۳ (۱۹۲۳) دفعہ مستفاد ۵۲۳  
باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگیہ دہلی کے اہل و عیال کی شہادت  
و عالیجناب رائے بالکنند صاحب بی۔ اے آرکان۔

ایک بار شہادت تم کرنے کے بعد مزید موقع اور کسی تکمیل کا مستفیض کو دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس میں اس سبب سے کہ جہاں مستفیض یہ دیکھے کہ شہادت پیش کرنا غلامانہ کا ذکر نہیں خیال کیا جائے گی۔ تو مزید شہادت پیش کرے اسکو تقویت دینا کی گنجائش کہ جس میں تعلیمی گواہوں کے پیش کرنے کی ترغیب ہو سکتی ہے۔ ان وجوہ سے کہ شہادت و شہادین کو کوئی مستفیض استحقاقاً اس بات کی تحریک نہیں کر سکتا کہ شہادت ختم کر دے کہ وہ مزید شہادت دینا یا ایذا اڑا دے۔ البتہ مجبوری سے دفعہ (۱۰) مجاز ہے کہ اگر اسکو کسی طور پر علم ہو کہ کسی گواہ کی شہادت متعلقہ میں ضروری ہے اسکو طلب کر کے اسکا اظہار نہ کرے تو اس کے متعلق مستفیض کے بیان سے اسکو علم ہو جائے گا کسی اور طرح پر۔

امروہم محض قانون شہادت کی دفعہ ۲ کی تعبیر پر منحصر ہے جس میں یہ حکم ہے۔  
 "۲۔ کہ نو عدالتی مقدمات میں ملزم کا اقبال ثابت نہیں کیا جائے گا اگر عدالت کی رائے میں کسی شخص ذہنی منصب کی ترغیب یا دہکی یا وعدہ کی بنا پر کیا گیا ہو جو الزام سے متعلق دیکھتا ہو اور جو ملزم کو یہ باور کرانے کے لئے کافی معلوم ہو کہ ایسا اقبال کرنے کے مستعد میں اسکو کوئی فائدہ پہنچے گا یا وہ ضرر سے محفوظ رہے گا۔"

(۲) اگر ایسا اقبال ناممکن ہو تو عدالت کی رائے میں اس ترغیب یا دہکی یا وعدہ کا اثر ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ ثابت کیا جاسکتا ہے۔

یہ دفعہ بہت صاف ہے۔ بلکہ فیروز شاہی کے ساتھ اقبال ملزم ثابت کیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ میں اگر مجسٹریٹ کی رائے یہ ہوئی ہے کہ اقبال ملزم مسبب تحریک مستفیض ثابت کیا جائے تو ان امور پر کافی غور کر لینا چاہئے۔

پس جب مجسٹریٹ کا فیصلہ ہے کہ مزید شہادت حسب اقتضائے خود قلمبند کرے اور اقبال ملزم بھی اس میں تیار ہو گیا ہے تو ثابت کیا جاسکتا ہے تو ملزم کی نامطلوبی کے قابل ہے مجسٹریٹ کو صرف حاکمیت کو نہ رکھنا کافی ہے کہ امور مصرعہ صدر کو ملحوظ رکھ کر روائی کرے۔ لہذا احسن حکم دیا جاتا ہے۔

خواب  
نہیں  
ہو

واب نظامت جنگ بہادر کن بحث مباحث ہوتی۔ مجسٹریٹ سے بعض اہل ایمان اپنے  
نقص امن فریقین کو بیانات تحریری داخل کرے گا حکم دیا اور تاریخ پیشی ۳۰ مارچ ۱۸۸۷ء تک  
شہادت کے لئے مقرر کی گئی لیکن اسکے قبل بتایئے ۲۰ مارچ ۱۸۸۷ء حکم صادر کیا کہ  
جائزہ متنازعہ زیر محکمانی سسکار لیا جائے۔

اسکے متعلق حذر محکمانی خواہہ یہ ہے کہ نہ صرف قبل تاریخ مقررہ وہ صادر کیا گیا بلکہ اس  
صدارت کی پیشہ سکارا نہ قبضہ کر لیا گئی وہ نہیں تھی۔ دوسری طرف یہ کہ یہاں  
مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ اگر وہ مناسب خیال کرے تو ایسا حکم صادر کرے اور ضرورت حکم  
صادر ہوا فریقین حاضر تھے۔ ہماری دکان میں یہ کافی نہیں ہے دفعہ ۱۳۸ میں صاف طور  
پر ہدایت کی گئی ہے کہ بصورت اشد ضرورت جائزہ متنازعہ سسکار کی قبضہ میں لیا جائے  
مجسٹریٹ نے کوئی شدید ضرورت نہیں ظاہر کی۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فریقین درخو استیں  
دیگر وقت ضائع کرتے ہیں۔ یہ صورت اشد ضرورت کی تعریف میں کسی طرح داخل نہیں  
ہو سکتی اور قبل تاریخ متنازعہ مجسٹریٹ کو بھی نا مناسب اور قابل اعتراض ہے۔  
اگر نقص امن کا اندیشہ نہ تھا تو کارروائی شروع کرنا چاہئے تھا جہاں ایسا اندیشہ  
ایمان ہو گیا اسکا ردوائی شروع کی گئی تو اسکو پابندی نہ دیا جانا چاہئے تھا۔ اس  
فصل طریقہ سے دو بیانیہ حالت میں اسکو ختم کر دینا اور قبضہ اندرون دواہ کی نسبت کوئی  
فیصلہ کرنا خلاف نشا مرقانون اور قابل تنقیہ ہے

حکم برائے  
حکم زیر محکمانی نسخہ جس فریق سے جائزہ سسکار کی قبضہ میں لی گئی اسکو واپس لیا  
اور جس فرض کے لئے ۳۰ مارچ ۱۸۸۷ء تک تاریخ پیشی مقرر ہوئی تھی۔ اس کی تکمیل کے  
سبب خیالہ تجویز کیا ہے۔

راستہ بالکل صحیح ہے کہ اس مقدمہ میں کارروائی دفعہ ۱۳۸ میں مذکور ہو سکتی ہے  
یہ حالت کے اسکا ردوائی میں نقص امن کی نسبت اپنا ایمان کر فریقین کو بیانات  
تحریری لئے اور مقدمہ میں ۳۰ مارچ ۱۸۸۷ء تک تاریخ فریقین کے ثبوت کے واسطے تاریخ

خواجہ بی بی

نگرانخواجہ

بنام

طرفانی

خواجہ غلام اسحاق

نقص میں تحقیقات نقص اس سبب جائداد تنازعہ سرکاری نگرنی میں لیا جاسکتی ہے۔  
اشد ضرورت تیل کی کمی مقررہ کے قبل اور بلا تحقیقات ضلعی جائداد تنازعہ کا عدم حوالہ۔  
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکاری دفعہ ۱۲۸۔

تجزیر کرنی کرنا حسب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکاری  
بلا اشد ضرورت جائداد تنازعہ نگرنی میں نہیں لیا جاسکتی۔ فرقہ کی  
دفعہ ۴۴۰ میں دیکھو وقت حالات کا اضافہ کرنا اشد ضرورت کی تعلق  
میں داخل نہیں ہے بلکہ یہ بھی اور بلا تحقیقات میں ایک خیر کی تعلق  
پاکم ضلعی جائداد تنازعہ کا کل خطا اختلاف ضابطہ ہے۔  
د ۴۴۰ حسب ضابطہ طینان اندیشہ نقص اس سبب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری  
شروع کر دیکھو تو قبضہ خدو ملک امداد کی نسبت تجزیہ کو نہ کثیر  
جائداد تنازعہ کو زیر نگرنی سرکار کے لکھو دفعہ ۴۴۰ میں دیکھو  
کی دیکھو دیہاتی حالت میں کارروائی کو ختم کر دینا بالکل خلاف تعلق  
قابل تنقید ہے۔

ضروری حالات تجزیہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
منجانب نگرانخواجہ شدت کی شورا و صاحب وکیل۔  
منجانب طرفانی مولوی میر محمود علی صاحب وکیل۔

نگرنی بنام خواجہ بی بی سید ارمی و بیٹی صاحبہ ختم عدالت فوجداری ضلع میدک صفحہ ۳۰ زیر ۱۲۳ فیض شریک  
جائداد تنازعہ زیر نگرنی سرکار کے کاشت و دیو کا انتظام منجانب ٹیل و ڈواری موضع کا جائز  
فریقہ کی عدالت دیوانی کی رہنمائی کی جائے۔



لکھنؤ و قیوم  
 اقبال - اقبال فزوم و اینڈ کس - مقدمات قابل اجرائی گناہ میں مض اقبال فزوم  
 کی تیار چوکی تاہم شہادت تاہم الزام سے نجاتی ہو جو نیز سزا کا عدم جواز - تجدید شہادت  
 مجموعہ مضابطہ قریب داری سرکار عالی مدفیات ۲۱۱ نمبر ۲۱۱۳ - ۲۱۱۳

[illegible]

مجلس شریف درجہ سوم علیہ السلام استغاثہ سرقہ کو زبردفعہ ۱۲۳۰ ہجری قمریہ فیضان  
سرا کا عالی خاں کے کہے ملازمین کو روکا کر دیا جسکی ناراضی سے مناجات مستغاثہ  
فیضان صلیح میں لگائی پیش ہوئی جسکو ناظم صاحب صلیح نے مقابل پذیرائی فرمایا  
کہ جسے بعض تجویز آخر انگریزوں میں مثل رہا نہ گیا۔  
مناجات ملازمین خواجہ مسٹر طیان وام آسر صاحب کیل کلرز۔  
مستغاث علیہم غیر حاضر۔  
حکام عالیہ مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب اکرم اللہ بھادور میر مجلس ناظم صاحب عدالتی شمع پریشانی کی تحریک ملاحظہ  
فرمائی ماحضات یہ ہیں کہ زمین پر الزام ہے تو اس کے مندرجہ تصدیق کے رو برو زمین ۱۰۰۰۰

پیشی مقرر کی۔

خوبصورتی  
نہایت

لیکن اس تاریخ کے قبل ہی ۱۸۳۳ء میں سرکار کے حکام نے ایک فرقہ کی درخواست پر حکم دیا کہ اس فرقہ کی سرکاری زمینوں اور زمینوں کو حالت دیوانی کی حیثیت دیا جائے۔ اسکی نامہ منی سے فرقہ ماڈل کی نگرانی ہمارے اجلاس پر پیش ہے ہمارے رائے میں حالت ماتحت کی کامروائی بہت شدید طور پر ہے غالباً ہے جبکہ زمینیں کے ثبوت کے واسطے ایک تاریخ پیشی مقرر تھی تو اس کے قبل کسی فرقہ کی درخواست پر کارروائی کرنا نہایت ہی غلط تھا اور جو حکم برنگرانی سرکار نے دیا گیا ہے وہ بھی با کسی قسم کی تحقیقات کے بغیر ہے اور شل میں کوئی مواد اس بار کی نسبت نہیں ہے کہ آیا زمینیں سے کوئی فرقہ قبضہ کرنے کا مستحق ہے یا نہیں ہے۔ اور نامہ منی پر قبضہ سرکار نے کی آیا کوئی ضرورت ہے اور کس وجہ سے۔ انھوں نے کہ حالت ماتحت کی کامروائی سخت ہے اور نہایت ہی حالت قانونی طور پر انھوں نے کارروائی زیر دفعہ ۱۱۴۸۵ ضابطہ فوجداری ختم کر دی ہے ایسی صورت میں اگر اس کے بارہ نہیں ہے کہ حالت ماتحت کے حکم کو نسخہ کر کے مقرر میں حسب ضابطہ کارروائی کر دیا حکم دیا جاوے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور حکم زیر نگرانی نسخہ اور مقرر حسب ضابطہ کارروائی کی تکمیل کیواسطہ حالت ماتحت میں داخل ہوئے۔

نگرانی فوجداری

جلد تحفہ

نمبر مقدم ۲۹ ۱۸۳۳ء میں سرکار نے ۱۸۳۳ء میں رکن  
باجلاس انجمنیہ اب حاکم الدولہ بنایا گیا اور سرکار نے اس میں چار رکنوں کو نامزد کیا  
سیدو بانی

نگرانی انجمنیہ کی حالت فوجداری میں پیشی مذکورہ شان (۱۹۰۹ء) میں سرکار نے ۱۸۳۳ء میں  
نسبت نامہ فوجداری نگرانی۔

اپنی وجہ سے کہا کہ وہ اس درخواستِ سخاوت کی تائید نہیں کر سکتے ہیں۔  
حکم ہوا کہ

مکمل و ہر منظر

## نگرانی قومیداری

جائزہ یافتہ

باجلاس عالیجناب خواجہ محمد الدیوبہادری ایم اے سید  
 عالیجناب رائے مالکنند صاحب بی۔ آر۔ کن  
 مستفیث  
 سرکار عالی  
 نیکوئی خواہ

کمالی

متن

۱۴

۱۰

مظفر آباد

کنجہ سرائے وغیرہ

۳- سپوڅي، سپوڅي نفوس از د یادستر اېچمنه پلي سابقه - اختیار - اختیار مجسريت  
د وچه دم نسبت سپوڅي نفوس از د یادستر - باجو نقص اختیار سپوڅي کابجواز مجبور و غیرات  
سرکار عالی دفعه ۴ - مجبور و ضابطه فوجداری سرکار عالی دفعت ۱۹۸۰، ۱۹۷۰، ۵۰۰ -

جینے والے

«اے حبیبِ مومن! حقیقتاتِ کتبہ بہ تعلق رفیعہ و مجبورہ تعزیراتِ کراما

اسی اعتبار سے زائستہ اور کچھ زہنا نامہ خیال کر۔ تو قدر

۱۹۰۹ء میں جو معاہدہ فیصلہ کی اس کو ایک حکومت نظامت سیشن میں

پیرایہ ہائے

(۱۶) مجتبیٰ علیه السلام که در حبس بود و در آن روز که در حبس بود و در آن روز که در حبس بود

مکمل بنانا ضروری ہے کیونکہ تعلیم و تربیت کے بغیر انسان کی زندگی ناقص رہے گی۔

اقبال جرم کیا مگر جب متعلق تھیلڈار آگئے تو یہ وجہ ہوا ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کا ردوائی اڈہ۔ ضرور شروع ہوئی اور اس مرتبہ پر مزین ۱۲۰ کے اقبال سابق سے جمع کر کے جرم سے انکار کیا تھیلڈار سے شہادت کی تجدید کی اور تجدید کی کہ شہادت سے اقبال سابق کی ۳۰ یہ نہیں ہوئی لہذا مزین گور کیا۔ ہادی را۔ سے میں تھیلڈار کی تجدید رست۔ ہے مقدمہ اقبال جیلوار سکین۔ ہے۔ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری باندہ اقبال تمام شہادت تائید الزام جرم پیش ہو فلم بند کرانہ ہو رہا ہے اور چونکہ شہادت سے تائید اقبال کی نہیں ہوئی اسلئے تجدید رائی مزین درست ہے۔

وکیل سکاربھی اس تحریک کی تائید نہیں کرتے ان وجہ سے ہم جیلڈار کی دست کی ضرورت نہیں خیال کرتے۔ تجدید رائی منظور۔

۱۔ اس کے بالکلند صاحب دکن۔ اس مقدمہ میں ایک بار ضرورت تھیلڈار سے مقدمہ مستقر میں حقیقت کی تھی۔ میں قبل شہادت کی قلمبندی کے حالات کے استفسار پر مزین جہا ۲۰ کے اقبال جرم کیا تھا اور حالات نے مزین کو فرد جرم میں سنائی تھی۔ اس کے بعد مقدمہ دوسرے جیٹ کے کا بلاس پر پیش ہوا۔ جنہوں نے مزین کی درخواست پر جیلڈار ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کا ردوائی کی تجدید کی اس کے ابلاس پر مزین نے جرم سے انکار کیا اور اس جیٹ کے بعد قلمبندی شہادت دے دیو تاہم کی کہ شہادت مستفیض سے الزام ثابت نہیں ہوتا ہے اور کہ مزین نے اقبال جرم کیا ہو لیکن شہادت تائید الزام سے تائید اقبالات کی نہیں ہوتی۔ لہذا انہوں نے مزین کو برکات اس حکم کے خلاف یہ تجدید رائی ہے کہ جیٹ کے بعد جرم اقبال جرم کے مزین کو برکات ہے ہادی را۔ میں یہ مقدمہ وارنٹ کیس ہے اور چونکہ اقبال کی تائیدیں شہادت تھیلڈار موجود نہیں ہے تو ہم جیٹ کی رائے میں کوئی قانونی غلطی نہیں پاتے ہم جیٹ کا حکم رائی جیٹ ہے کہ پچھلے فرد جرم مرتب ہوئی تھی لیکن اس کے بعد دوسرے جیٹ کے بعد تھیلڈار کا ردوائی کی اور اس کو فرد جرم سنائے کی کو بت نہیں لائی تو ایسی صورت میں حکم برات نہیں ہو سکتا تھا جیٹ کے جو حکم رائی رہا ہے وہ صحیح ہے وکیل مکرر تجدید

خاص طور پر سکارسے عطا نہیں ہوا ہے لہذا بموجب دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری وہ مجسٹریٹ  
سپر د کرنے کا نہیں ہے لیکن اس نوینت کا ردوائی ہر وقت مدد کو بغرض تحقیقات مجسٹریٹ کے پاس  
اول کے پاس واپس کرنا غالی از دشواری نہیں ہے اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ بموجب دفعہ  
(۵۰) ضابطہ فوجداری ناظم عدالت مملکت سشن سپردگی کو جائز خیال کر کے حسب ضابطہ  
تحقیقات و تجویز کریں۔

پولس کو ہدایت ہوئی چاہئے کہ ایسا شخص کو جن سے دفعہ (۴۴) مجبورہ تغیرات  
شعلق ہو سکے کم درجہ اول کے مجسٹریٹ کے درجہ پیش کیا کریں کیونکہ ان سے کمتر  
درجہ کا مجسٹریٹ ہر دفعہ (۱۹) ضابطہ فوجداری عدالت سشن میں سپرد کرنے کا  
مجاز نہیں ہے۔

دبہ دوم کا مجسٹریٹ بھی سپرد سشن کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کو خاص طور پر سکارسے  
ایسا اختیار عطا کیا گیا ہو مگر وکیل سکارسے کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا اختیار  
کسی مجسٹریٹ دبہ دوم کو سکارسے سے بھی عطا نہیں ہوا ہے لہذا دبہ دوم کے  
مجسٹریٹوں کو ایسا اختیار عطا ہونے تک پولس کو چاہئے کہ اس قسم کے مقدمات دبہ  
اول کے مجسٹریٹ کے پاس پیش کیا کریں۔

حکم ہوا کہ

مقدمات سشن درجہ اول میں بغرض تحقیقات و تجویز با ضابطہ مجسٹریٹ یا با سائے  
ایک نقل اس تجویز کی ناظم صاحب کو توالی اضلاع کے پاس روانہ کی جائے۔

رہائے بالکلند قضا صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ دبہ سوم کی تحقیقات کی بنا

پر مقدمہ بموجب دفعہ ۲۹ ضابطہ فوجداری بوجہ تعلق دفعہ ۴۴ مقدمات عدالت سشن

سپر د نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کیونکہ دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری کے مطابق عدالت سشن

بطور عدالت ابتدائی کے صرف اور مقدمات کی سماعت کر سکتی ہے جو مخصوص مجسٹریٹ

دبہ اول ہوں یا مجسٹریٹ دبہ دوم جن کو خاص اختیار دیا گیا ہو بموجب دفعہ ۱۹

بلا میں کی سزا یا بی سائے کے بھی پولس اس قسم کے مقدمات مجسٹریٹ دبہ سوم

سرکار  
کے  
نظم

فرض از دیار مقدمہ کو سپرد کر دینا اختیار حاصل نہیں ہے۔  
(۳) سپردگی یا رجوع بقصر اختیار مجسٹریٹ سپروٹنڈنٹ لجنی لاٹوالٹ  
دوران مقدمہ پر مجب پوچھائی ہے جب دفعہ ۵۰ مجسٹریٹ کو  
مقرر رکھی جاسکتی ہے۔

واقعات مقدمہ میں ملنے والی سب سے زیادہ سترہ حالات تحصیل تعلیم کا  
ضلع درنگل میں پالان کیا حالات تحصیل کے لیے تحقیقات لازم فرم فرم  
زیر دفعہ ۲۲ قمریات سکول عالی شاگر جو رجسٹرڈ یا بی سائڈ (۵) سال قیدی  
راستہ دی ہاؤس میں مقدمہ حالات فوجداری ضلع درنگل میں رجسٹرڈ دفعہ ۲۲  
مجسٹریٹ کو ملے گا سکول عالی تعلیم کیا۔  
حالات ضلع مقدمہ کو حالات میں اخراج کر کے کی ہدایت دیکر مقدمہ  
واپس کیا۔

جب مقدمہ حالات میں سپرد ہوا تو حالات میں سے رجسٹرڈ دفعہ ۲۲  
فوجداری سکول عالی میں کو واپس کر دیا جیسی وجہ سے مجسٹریٹ تحقیقات کے  
حالات ضلع سے یہاں رہا کی ہے کہ اب اس مقدمہ میں کیا پابندی  
کیا جائے اس امر کے تفسیر کے واسطے یہ مقدمہ ضلع تحقیقات میں پیش کیا  
منجانب لکھنؤ انچوائسٹر کلیمان رام آنر صاحب کیل سرکار۔

حکام عالی مقام سے منہ خیل فیصلہ صادر فرمایا  
نواب عالم اللہ بھٹاویر کلیمان رام آنر صاحب کیل سرکار۔  
یہ ہے کہ اسکو ایسی سزا دی جائے جو اس حالات کے اقتدار سے باہر ہے ایسی صورت  
کے دفعہ ۲۲ ضابطہ فوجداری میں حکم موجود ہے جب دفعہ ۲۲ مجسٹریٹ قمریات لازم  
سے متعلق ہو سکتی ہے اور لازم ہے کہ قمریات کی صورت میں حالات ابتدائی کافی  
سزا نہیں تجویز کر سکتی ہے کہ لازم حالات ضلع میں سپرد کیا جاسکتا ہے۔  
جس مجسٹریٹ نے مقدمہ کو سپرد کیا ہے وہ دفعہ دوم کا ہے اور اسکو سپرد کرنا

سید حسین  
نام  
سکرٹری

حجرت مولیٰ کو اثبات جہم دستہ، کیلئے رویت کی شہادت کی عدم موجودگی  
میں واقعات متعلقہ کی شہادت نہایت مضبوط اور ایسی پیش  
ہوئی ہے کہ جو ہر رخ شہد کیلئے کافی تصور ہو سکے۔  
واقعات مقدمہ شہزادہ ایلیا بن ابی ذر و قندرجنگ بہاؤ سے بخوبی ظاہر ہو رہے ہیں۔  
منہاج نواب مرافعیہ کے گنیت لال صاحب وکیل۔  
منہاج نواب مرافقہ علیہ شہر کلیمان رام آرم صاحب وکیل سکریٹری۔  
نواب ذوالقدر جہم دستہ درکن۔ بحث لائق و کلام فریقین تباہ پٹی گدشتہ چہامت  
ہو چکی ہے واقعات مقدمہ یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ تباہ پٹی ۱۹۰۹ء میں لکھنؤ میں تھے  
جہم دستہ نے ان میں لال علی طرافت کو اسی کے مکان میں شہادتیں توہر شریک کر کے  
پوچھا کہ جب متغیث ہے پوشش ہو گئی۔ مگر میں نے اس کے جسم کا زیور و تار لیا اور بعد از کتاب  
جہم دستہ پوشش ہو گئے۔ وروقات کے تقریباً ۱۵ سال بعد مگر میں ۱۹۲۴ء میں تیرہ سال  
کو بلوچہ جہم دستہ آباد میں گرفتار ہوئے اور ان کی نشاندہی سے کوٹوالی نے ان کو پکڑ لیا۔ سو ا  
ان کے چہرے اور چاند بادی کے اور سب مال لگا پڑا ہوا ہے۔  
چونکہ سکریٹری کے لائق وکیل نے اپنی تقریر میں اس امر پر بہت کچھ زور دیا تھا کہ تباہ  
کو کوٹوالی نے کوئی بیرونی اس مقدمہ کی گفتگو میں اٹھائیں یا نہ کی۔ اور آباد خاں صاحب  
ایک نہایت تجربہ کار عدہ دار کو کوٹوالی نے کمال محنت کے ساتھ مگر میں کو گرفتار اور گفتگو  
کمال کی ہے چونکہ میں خود آباد خاں صاحب کی محنت اور عدہ کار گنداری سے واقف تھا نہایت  
اعتیاد کے ساتھ شہادت مشمولہ مثل ماور و واقعات متعلقہ پر میں نے نظر ڈالی مگر افسوس  
ہے کہ وہ داد نہایت ضعیف ہوئی گئی۔ عدالت مجبور ہے کہ ہمارے ہمارے موجودہ مثل  
راہے قائم کرے رویت کی شہادت موجود نہیں ہو کہہ جاتا ہے کہ محنت واقعہ کا چہم دستہ  
واقعہ کے مدد سے ہی روز ہوا اور یہ چہم دستہ شریک مثل بھی ہے مگر اس کے پھیل میں سے  
ایک ہی چہم دستہ کی تائید اور تصدیق کے واسطے پیش نہیں ہوا اظہار ہے کہ رویت  
کی شہادت کی عدم موجودگی میں واقعات متعلقہ کی نہایت مضبوط شہادتیں ہیں جن کی

اجلاس پر منع کرتی ہے جو کسی طرح کافی سزا نہیں دے سکتے اور نہ جو حسب دفعہ (۲۷۹) ضابطہ فوجداری سپردگی سشن کے ہمارے ہیں۔  
ایسی صورت میں باب یہ مقدمہ کسی مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس تحقیقات کے واسطے قابل مابہی تھا لیکن چونکہ اس وقت تک مقدمہ نہ ایم پی بی: مارا اے، نہ ایم پی بی: اور آئندہ طوائف موجب پریشانی طرز ہے لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ یہ مقدمہ سیشن (۵۰۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت سشن باوجود نقص اقتیار عدالت سپرد نہ ہو اس سپردگی کو منظور کر لے لہذا

مکمل  
نیام  
کے مطابق

حکم ہوا کہ  
مقدمہ عدالت سشن میں حسب ہدایات بند بعد صدر کارروائی کے واسطے واپس لے لیا  
مراقبہ فوجداری  
جلستہ فقہ

نمبر مقدمہ ۱۰ تا ۱۲۳ فی مقدمہ ۱۰۰ سرٹریڈ ۱۲۳  
باب اجلاس و محاب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم آکسیر شریٹ سلاو عالیہ بناب  
مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب آستان  
سید معین الدین وغیرہ  
مراقبہ عدالت

سرکار عالی ذریعہ لائن ہی طوائف مستغنیہ  
سرحد شہادت عدوت کی عدم موجودگی۔ شہادت واقعہ متعلقہ کا قابل اعتبار  
ہونا۔

مراقبہ داخلہ تجویز نواب جنگ بہادر ذوالقدر عدوت سرٹریڈ ۱۲۳ سرحد ۱۲۳ سرحد ۱۲۳  
مراقبہ زمینیاں متعلقہ طرز نمبر ۱۰۰ پاداش جرم سرحد ایک عدد سال علی الترتیب قید سخت میں رہے  
بعد طرز نمبر ۱۰ کی نسبت سزا نہ تحت بحال رہے۔



حکیم برہان

متمم رانی فوجیاری

نمبر مقدمہ ۴۵۳۲ کد ف منفصلہ ۴۸ شبر مورخہ ۱۳۳۷ھ

五

بیان

شماره ۱۳۳

10

اللہ کی ہمارا فی حق تعالیٰ تہذیب و تہذیب کے لیے جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ اس کی ہمت و شجاعت سے بے نیاز ہے۔  
اس کی ہمت و شجاعت میں اس کی ہمت و شجاعت کے لیے جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ اس کی ہمت و شجاعت سے بے نیاز ہے۔

جو فریضہ کے واسطے کافی تصور ہو سکتی۔ لیکن اس مقدمہ میں خود مستغنیہ کا بیان قابل ہر دوسرے نہیں ہے۔ مستغنیہ نے تاریخ واقعہ ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ء کی ہے اور یہہ مطابق ہے ۱۲۹۱ء کے علاوہ تاریخ واقعہ ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ء کی ہے گو ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ء کے مطابق ہوتی ہے لیکن ہے کہ بعد امتداد زمانہ دونوں کا فرق ہو مگر مہینوں کا اختلاف ضرور قابل غور ہو گا ملاحظہ اس کے اور جو شہادت اہم خیال کیا جاسکتی ہے وہ شناخت مال کی ہے۔ چونکہ سوا کے دو چیزوں کے اور تمام مال کا اختتام ہوا ہے اس شہادہ کا انحصار لچھا اور پائے پر ہے جو اصل حالت میں برآمد ہوئے ہیں اس کی نسبت بھی کہا گیا ہے کہ بیان پر نظر ڈالنے کی واسطے ضرورت نہیں ہے کہ خود مستغنیہ کا مال تھا اپنے مال کی شناخت نہیں کر سکتی یہاں تک نہیں بتا سکتی کہ جو مال سونے گئے تھے سونے کے تھے یا چاندی کے مستغنیہ کا یہ اقرار کردہ اپنے ذاتی مال کی ہوا۔ اس کے استعمال میں آیا کرتا تھا حیثیت تک نہ داتا تھیں ہے نہایت قویٰ غیر ہے مستغنیہ کو جب حالات میں تمام مال بتایا گیا جس میں لچھی شریک تھا اس نے محض مال کے شناخت کی کوشش کی بلکہ کا ذکر تک نہیں کیا پس جب مال سرور قویٰ شناخت نہ ہو سکی تو مقدمہ میں کوئی جان ہی باقی نہیں رہتی۔ مستغنیہ تک سے صحت واقعہ کے پیمانہ کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا گیا۔ زہر کے دریافت کی غرض سے ڈاکٹر ملٹن نے باقاعدہ شراب کا امتحان بھی کیا مگر ان کی تجویز میں شراب میں زہر کا بالکل پتہ نہیں ملا۔

اگر یہ کہا جائے کہ چھ ماہ بعد شراب میں زہر کا اثر باقی نہیں رہ سکتا تھا تو یہ کمال تساہل کو قرار دینا کہ ہر وقت شراب کا امتحان نہیں کرایا گیا۔ ہم بلحاظ ریاست ڈاکٹری ہی قرار دے سکتے ہیں کہ زہر شریک کر بکا واقعہ ثابت نہیں ہے اب گواہوں کا محض وہ بیان رہ جاتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ملزمین کو شب و ناکھ کو لان جی کے مکان میں دیکھا تھا مگر عین بار کتاب جرم کے وقت یہ لوگ موجود نہیں تھے جب کہ نہایت اہم واقعات متعلقہ کی شہادت متذکرہ صحت سے درجہ کافی ہے اور ناقابل اعتبار ہو تو محض گواہوں کا یہ بیان کہ ملزمین شب و ناکھ کو لان جی کے مکان میں تھے گئے تھے بہت

عالمگیرا سے بالکنڈ صاحب بی۔ اسے رکن۔  
سرکار عالی  
بنام  
۱۳

منزل۔ نرسل قید کے نزدیکی صورت میں جہان کی سزا۔ سزائے خلاف  
قانون۔ مجبور قزیرات سرکار عالی دفعہ ۳۳۔

قرنبروی کی کجرم ذیر دفعہ ۳۳ مجبور قزیرات، ریکارڈنگی ادیش  
میں منزل۔ یہ جہان کی سزائے خلاف قانون ہے۔

ازمن بندر۔ اس کے لیے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔  
منہا بن نگرا نیخواہ مسٹر لپیان رام آرم صاحب کیل سرکار۔  
طرف شانی غیر حاضر۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ لازم کو حوالت ابتلائی۔ نے زیر دفعہ ۳۳، قزیرات  
پچیس پیدبان کی سزا دی۔ پولیس کی طرف سے نگرانی کی جاتی ہے کہ دفعہ ۳۳  
قزیرات کی سزا لازمی ہے محض جہان پر اکتفا نہیں ہو سکتا کیل سرکار کا مقابل  
قزیرات کے سزا دیں ۳۳، قزیرات کے سزا دیں بشرط اثبات جرم قید کی سزا لازمی ہے۔

نگرا نی مشکو مقدمہ حوالت ابتلائی میں جب من تجوز با مضابطہ واپس کیا جائے۔

بالکنڈ صاحب رکن۔ حوالت عاقبت سے لازم کو فرد مجرم دفعہ ۳۳، قزیرات  
آصفیہ سنا کر اور جرم ثابت ہو دیکر اس کو پچیس پیدبان کی سزا دی ہے حالانکہ

نگرا نی بنام منی تجوز فلا وہ بہاری مال صاحب ظہورات فی بدلی دوم تعلقہ سون آباد سونہ سونہ  
شعربانک تیا پچیس۔ وہ جیب بان داخل کرے بصورت عدم وصول ایک ہفتہ قید و شرف  
یہاں کرے۔



اصول  
نام  
پیر پانی

عالیجناب مولوی مفتی سید نور الدین صاحب بیحد مددگارین  
مزم برائے قلم مقابل ابرائی وارنٹ فرید دفعہ ۳۲۲ مجبوراً قریباً  
مائد کیا گیا ہو تو محض اقبال جرم کی بنا پر فرود قرار داد جرم کو تسلیم کیا ہو  
طاقت و قدر متجاوز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

انوار ذوالقدر جنگ بہادر دکن ساس مقدمہ کو ناظم ضلع نے بعضہ دیگرانی پس درج  
کے ساتھ روانہ کیا ہے کہ مجسٹریٹ نے ملاقات مناجات عمل کیا ہے کہ بغیر شہادت و مستغاث  
نہ محض مزم کے اقبال پر مزم کو فرود قرار داد جرم سنائی حالانکہ مزمین کو اور کتاب جرم اقبال  
نہیں ہے ہم نے ابتدائی مثل کو دیکھا۔ مزمین کا بیان اقبال کی مدد کیا نہیں ہو چکا ہے  
بلکہ جو مواد کہ اس وقت مثل میں موجود ہے اس سے یہ نزع دیوانی معلوم ہوتی ہے جو مستغاث  
کہ خود تحقیث کے بیان کا حوالہ دینے کے بعد جس سے مقدمہ مقابل سماعت نور الدین صاحب  
رہتا مجسٹریٹ نے تحقیقات کو جاری رکھا ہذا

حکم ہوا

نگرانی منظور مقدمہ سب وجوہ تذکرہ صند خارج مزم بری کیا جائے۔

مولوی مفتی سید نور الدین صاحب بیحد مددگارین ساس مقدمہ کے جواباً بعضہ ضلع  
درخواست بعضہ دیگرانی پس کی ہے کہ ملاقات نے محض اقبال کو دیکھائی قرار داد جرم سب  
کی ہے جو صحیح نہیں ہے یہ مقرر تو کوئی معقول نہیں ہے اس لئے کہ اس پر جرم قابل وارنٹ  
نہ تھا اس پر جو الزام تھا وہ دفعہ ۳۲۲ تقریرات سرکار عالی کا تھا اس مقدمہ میں یہ مقدمہ اقبال  
تو یہ باقی نہیں رہتا البتہ جو ٹیٹا خط کارروائی سے ظاہر ہوتی ہے اور اس سے مزم کو فائدہ  
واقعی طور پر پہنچ سکتا ہے یہ ہے کہ وہ بیان باربعث بعد اقبال تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔  
غلامہ بریل بیان استغاثہ سے صورت نزاع متعلق بعد اقبال دیوانی پانی ماتی ہے انویں اہل  
کا ہے کہ ملاقات نے باربعث تسلیم کرنے اس وجہ معقول ہے کہ یہ بھی مزم کو فرود قرار داد جرم سنائی  
جو کسی طرح درست نہیں۔ دیوانی ملاقات کا دروازہ سدود نہیں ہے۔ تحقیث کو چاہئے  
کہ صحیح چارہ کار اختیار کرے۔



شیخ  
نور  
محمد

بیشک فیض اراضی محکومہ مقبوضہ مستغنیث واقع موضع تلے گاؤں قلعہ ناندیڑ میں  
زمین آئے انکسٹی چیئرمین کی ایک لازم نمبر ۱ کی صورت ہوتی ایک لازم نمبر ۲  
کی پانچ کو اراضی مذکور میں یہاں دین کر دیا۔  
منصف صاحب نے سماعت موقوف کر کے مفید استخارہ رائے قائم کی۔ زمین  
انتقال مقدمہ کی بدولت عدالت تحتیں میں جس کی حکومت عالم صاحب  
عدالت نے منظور کر کے مقدمہ کو جائنت مجسٹریٹ کے اجلاس منتقل  
فرمایا۔

جائنت مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات مقدمہ کو بعدم اصلیت خارج کر دیا جسکی  
ناراضی سے منجانب مستغنیث عدالت عالیہ میں یہ نگرانی پیش ہوئی۔  
منجانب نگرانیخواہ انبیا داس بلاؤ صاحب کیل۔

نواب صاحب کا کہنا ہے کہ ہمارے زمین پر جو زمیندار اور نقصان رسائی کا الزام ہے  
یہ مقدمہ منصف ناندیڑ کے اجلاس ہوا اور تھا عدالت سے اسکو جائنت مجسٹریٹ ناندیڑ  
کے اجلاس پر منتقل کیا جائنت مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات زمین کو رہا کیا۔ مستغنیث کی  
ناراضی سے نگرانی کرتا ہے۔ اور بحث اسی قدر کہ جاتی ہے کہ عدالت کو انتقال مقدمہ  
کا اختیار نہیں تھا اسلئے جائنت مجسٹریٹ کی کل کارروائی نسخہ کیا جائے انفس خود جائنت  
مجسٹریٹ میں کسی قسم کی غلطی نہیں ظاہر کی جاتی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اگر مقدمہ منتقل  
نہ ہوتا تو بھی لمبا زمانہ عدالتی جائنت مجسٹریٹ اس مقدمہ کی سماعت کے برنبارہ دفعہ ۱۰۰  
ضابطہ فریڈاری مجاز تھے۔ اسلئے ایسی حالت میں جبکہ مقدمہ ختم ہو چکا اور زمین کی دہائی  
کی تجویز ہو چکی تھی اس بنا پر کہ عدالت کو انتقال مقدمہ کا اختیار نہ تھا۔ ہم بعینہ نگرانی  
دست اندازی کرنا مناسب نہیں خیال کرتے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منسوخ۔

راستے بالکنڈ صاحب کن۔ اس مقدمہ میں نگرانی اس بنا پر ہے کہ عدالت کو انتقال





کراچی  
نام  
لہائی خیر

زمین پر سالانہ محاکمہ استرے سے مستقیث کی ناک کاٹی۔ عدا  
ابتلائی جس اس بنا پر کہ استرہ سلوچ ہلک کی تعلیف میں داخل نہیں ہے  
زمین کو دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ تنزیلات کی فرد سٹائی بطبق نگرانی جوڑ  
ہوئی کہ سب دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ تنزیلات نگرانی کا سلوچ ہلک میں لکھا گیا  
داخل ہوئی کہ اگر بعد آدھرب کام ہو، اگر تو اس سے ہلک کا اٹال  
ہوا دھو کا استرہ ایسا آدھرب کہ اگر اس کو بعد آدھرب کام ہو، اگر تو اس سے  
ہلک کا اٹال ہو سکتا ہے اسلئے دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ اس مقدمہ متعلق ہے۔

افغان مقدمہ ذرا کے لئے رپورٹ ضرور لکھیں ہے۔  
نہایت نگرانی خواہ مسٹر کلیم ان رام آدھرب صاحب وکیل سرکار۔  
نہایت نگرانی مولوی مرزا خدا داد بیگ صاحب وکیل۔

ذاب حاکم الدولہ بہادر میرٹھکس۔ زمین پر انزا، یہ ہے کہ انہوں نے آدھرب سے  
ستقیث کی ناک کاٹی عدالت ابتلائی نے یہ بحث کر کے کہ استرہ سلوچ ہلک کی تعلیف میں  
داخل نہیں زمین کو دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ تنزیلات کے ضمن ۲۱ فرد سٹائی انکم منسلح نے جو کہ کی ہے کہ  
زمین کو دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ تنزیلات کی فرد سٹائی چاہئے کہ اس کے سلوچ ہلک کی تعلیف میں  
داخل ہے۔

وکلان زمین کی بحث سماعت ہوئی دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ تنزیلات سرکار عالی میں یہ بیان  
پا گیا ہے کہ سلوچ ہلک میں ہر ایسی شے بھی داخل ہوگی کہ اگر اس کو بعد آدھرب کام میں لایا  
تو اس سے ہلک کا اٹال ہوا دھو کہ ہدی ماسے میں استرہ ایسا آدھرب ہے کہ اگر اس کو  
بعد آدھرب کام میں لایا تو اس سے ہلک کا اٹال ہو سکتا ہے اسلئے دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲  
نزیرات سرکار عالی اس مقدمہ سے متعلق ہوگا۔ اگر عدالت ابتلائی کی رائے میں باور  
یہ ثابت ہو کہ زمین سے مستقیث کی ناک استرے سے کاٹی تو دفعہ ۳۳۷ ضمن ۲۲ کی  
درجہ زمین کو سٹائی چاہئے۔

حکم ہو کہ

مقدمہ کا اختیار نہ تھا لہذا اصول عدالت کے حکم انتقال کے بعد جو فیصلہ جائیٹ بمشورٹ نے صادر کیا ہے وہ کالعدم قرار دینے کے قابل ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اگر صدر عدالت سے حکم انتقال مقدمہ نہ بھی ہوا ہوتا اور مقدمہ جائیٹ بمشورٹ کے اجلاس پر رجوع ہوا ہوتا تو بھی وہ بطحاظ دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی مجاز سماعت تھے کیونکہ جرم کا ارتکاب کسی نے ہی اختیار سماعت کے حدود باغی سنگہ گذر ہوا تھا اور جبکہ ان کے فیصلہ رہائی کی نسبت نگرانیخواہ غدی نہیں کرتا ہے تو ہماری رائے میں کوئی وجہ اس مقدمہ میں بھیغہ نگرانی دست انگیزی کی نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ شفق

نہایت ۱۸۷۲ء منقطعہ تریان ۱۸۷۲ء

اجلاس عالیجناب اب حاکم الدولہ بہادر ایم ایس بیرٹلرٹ لایمجلس عالیجناب

رائے بالکنند صاحب بی اسکن

نگرانیخواہ

سرکار عالی درپتگشی

نہام

لڑین

طرفانہ

ملہاری وغیرہ

ضرر شدید سلاح ہرلک سے ضرر شدید کا پہونچا یا جانا۔ استرے کا سلاح ہرلک کی تعریف میں داخل ہونا۔ مجبورہ تقریرات سرکار عالی دفعہ ۱۲ نمبر ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ نمبر ۲۔

نگرانی رہنما کنگ ملوی سزا خداداد یک صاحب عالم حالت غلہ بیست تجزیہ ملوی سید جلالہ ملوی ڈیوٹی مل  
بمشورٹ کمرر محمد املو داد کنگ ملون شعلو کنگ ملون کزیر دفعہ ۲۳۷ عدالت ضرر شدید جرم سنائی جائے۔



نکاح  
ہجرت

نگرانی منظوم۔  
راٹے بالکنند صاحب کن۔ بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ میں عدالت ڈویژن کو ہیرت  
لزمین کو فروری جرم فروری جب دفعہ ۱۳۱ ضمن ۲ قضیات آصفیہ سنائی ہے  
وکیل سکریٹری کی بحث ہے کہ جب مستطیت کی ناک استرے سے کاٹی گئی ہے تو فروری  
جرم الزام دفعہ ۱۳۱ ضمن ۱ کی (خطرناک حربوں یا ذریعے سے جرم فروری شدید ہو جانا) قائم ہونا  
چاہئے تھی اور یہی تحریک بعینہ نگرانی نام فروری ضلع سے تھی کی ہے۔ ہکو وکیل سکریٹری  
کی اس بحث سے اتفاق ہے۔ استرہ سلاح مہلک کی تعریف میں سب دفعہ ۱۳۱  
تغیرات آصفیہ آئے۔

وکیل طرثانی کی بحث ہے کہ برائے دفعہ ۱۳۱ سلاح مہلک ہونے کے واسطے  
کسی آدکارب ہونا ضروری ہے اور استرہ آدرب نہیں ہے بحث صحیح نہیں ہے اس  
دفعہ اور ضمن کے بموجب کسی آدکارب سلاح مہلک ہونے کے واسطے خود آدرب  
ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جبکہ اسکو بطور آدرب کے کام میں لایا جائے تو اس سے طاقت کا  
احتمال ہوا اس طرح استرہ بھی سلاح مہلک کی تعریف میں داخل ہوتا ہے اور ایسی صورت  
میں جبکہ مشرٹ کی رائے میں خود جرم فروری شدید کی سنائی جا سکتی تھی تو استرہ کے سلاح  
مہلک ہونے کی وجہ سے سب دفعہ ۱۳۱ ضمن ۲ کا قائم کرنا لازم تھا۔ ہم اس امر کے بارے میں  
لکھنے کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ ہم نے بطور کہ شہادت تا سید الزام سے مشرٹ تحقیقات  
کنندہ نے نتیجہ نکالا ہے صرف جرم کی تبدیل کرنے کی نسبت رائے ظاہر کی ہے۔ اس بحث  
کے واسطے ہکو یہ شہادت تا سید الزام کی نسبت کسی رائے کے قائم کرینی ضرورت تھی نہ  
ہم نے فی الواقع کوئی رائے قائم کی ہے لہذا

حکم ہوا کہ  
سب دفعہ ۱۳۱ جرم میں تبدیلی کی جائے۔  
نگرانی فروری  
جلد ۱۵

در بیان مقدمہ میں دفع نزاع کی خواہش ظاہر کرے تو اسکے حسب درخواست حکم کا صادر کرنا خلاف نشانہ قانون تصور نہیں ہوگا۔

ہم لائق وکیل طرغانی کے بیان کو قابل لحاظ تصور کرتے ہیں عدالت حسب خواہش فریقین حکم صادر کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ قطعاً خلاف قانون نہ ہو۔ دفعہ ۴۴ کی نوعیت فی الحقیقت یہ ایک دیوانی نزاع کی ہے اور بعض قبضہ کے تغیر پر منحصر ہے تاکہ نقص اس کا فوراً ازالہ ہو اور یہ نزاع میرے خیال میں بمصاحبت بھی قائم ہو سکتی ہے بلکہ میری رائے میں اس قسم کے تنازعات کا حل ملے ہونا اولیٰ ہے تاکہ نقص اس کا اندیشہ قطعاً رفع ہو جائے ظاہر ہے کہ اس قسم کی مصاحبت کا جتنا نشانہ دفع نقص اس پر ہو کر رہے کوئی اثر فریقین کے حقوق پر نہیں پڑ سکتا۔

کہا جاتا ہے کہ درخواست مقدمہ درلر واد ۱۳۳۲ء میں گنہشام نے پیش نہیں کی حالانکہ بشرط نے اپنے ہاتھ سے گنہشام کے بیان صنفی کی تصدیق ثبت و شاہد برقمی ہے۔ اگر بالفرض یہ سمجھا جائے کہ درخواست کے پیش کرنے میں اسکو کسی قسم کا دھوکہ ہوا تھا اسکو پائے تھا کہ فوراً عدالت امانت کو توجہ دلا کر وہاں اسے کسی قسم کی شکایت پیش نہیں کی۔ لہذا یہ انکار گنہشام کا قابل لحاظ نہیں ہے۔

پس نظر جماعت عدالت ہماری رائے میں مقدمہ کے ختم کرنے میں کوئی ایسی سبب ملتی نہیں ہوئی ہے جو قابل دست اندازی قرار پاسکے لہذا ہم درخواست گرانے یا منظور کرانے کی مولوی محمد علی بنو الضیاء الدین صاحب کن بعض کارروائی یا ایسا ایسا فیہ فرم باری عدالت نے جائداد کو خطرہ فوری کے احتمال پر ہیہ کرانی کر لی تھی۔ ہوز کوئی اور تحقیقات لازمی نہ ہونے پائی تھی کہ فریق ثانی سے بحالی قبضہ فریق کو بددیہ درخواست مصدقہ منظور کیا عدالت اسکو ہمارے تجویز قرار دیکر جائداد کو بحقیق فریق اول کو واپس کرا دیا غدیہ ہے کہ دفعہ ۴۴ کی ضمن اس کی رضے جو حکم ہو سکتا ہے ہدیہ یا حق حکم اعلیٰ مقدمہ کے یا قصہ کے متعلق ایسا حکم ہو گا جس سے کسی کا حق قانونی نسبت بحیثیت سے باطل نہ ہو جائے حضور نہ یہ صورت منع یا اقرار کی ہو سکتی ہے مقدمہ درخواست ماہر بحث سے ظاہر ہے

گنہشام  
نام  
روایاتی

مکمل  
نام  
رہا

اعراض مقدمہ کے لئے رپورٹ فرد نہیں ہے۔  
منجانب نگراں خواہ مولوی محمد غلام کبریاں صاحب مولوی سید جید علی صاحب  
منجانب طرفائیاں پنڈت کیشور داس صاحب دیل دیکھو  
نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن بحث لائق و کار فریقین سماعت کی گئی۔ واقعات  
قابل ذکر ہیں کہ ایک جائداد کی نسبت فریقین میں قبضہ کی نزاع شروع ہوئی اور عدالت ماتحت  
میں کارروائی زیر دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری آغاز کی گئی مگر دائر عدالت ماتحت نے یہ غلطی کی کہ  
کیلئے آثار تحقیقات نقص امن کی نسبت اپنا اطمینان نہیں کیا جو حسب دفعہ مذکور لازمی وقت بار  
دیا گیا ہے اس شرط قانونی کی پابندی اس لئے کمال درجہ ضروری ہے کہ اگر بعد یافت جیسٹ  
کے خیال میں نقص امن کا احتمال نہ پایا جاتا ہو تو اگرچہ اسے اسی ذمت معتد بہ پر بغیر مزید  
تحقیقات فوراً مقدمہ کو ختم کر دے۔

لیکن بحال کے بعض درخواستوں کے گندے معاملے پر ثبوت وغیرہ کے واسطے نہیں  
تبدیل ہوتی ہیں۔ دو ملان مقدمہ میں فریق ثالثی گمشام نگراں خواہ نے ایک درخواست بائین  
مطمعون مودعہ ادا سداد کی طرف عدالت میں امانت اور وکالت پیش کی کہ چونکہ سہری اول  
نے جملہ حصہ کر لیا ہے جائداد فریق باطل کے قبضہ میں ہے۔ یہ خود عدالت محبت آئیں  
بارہ جملی کرے گا عدالت ماتحت نے درخواست گزار کے مواجہ میں اس سے اس درجہ  
کی تصدیق کی اور حسب درخواست جائداد کو فریق اول کے حق میں واکالت کا حکم دیکر مقدمہ  
داخلہ فتر کر دیا۔

اب گمشام نے اپنے جتنے درخواست مذکور عدالت میں خود پیش کی تھی یہ سب غلطی  
کی ہے مگر نگراں خواہ کے لائق دیل دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری کے ضمن میں کو اس مسئلہ کو پیش  
کر تھے میں ادر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دفعہ کی رو سے جیسٹ کو چاہئے تھا کہ مقدمہ کے  
اخراج پر اکتفا کرتے اس ذمت مقدمہ میں جائداد کے قبضہ کی نسبت حکم نہیں دیکھتے تھے بلکہ  
دکیل طرفائی کا یہ جواب ہے کہ چونکہ نگراں خواہ ہی کی درخواست زہدالت نے  
حکم دیر فکرائی صادر کیا ہے اب اسکو فکرائی نہیں کرے گا حق نہیں ہے اگر کوئی فریق

تایا بشرطے سے ایک فریق کی درخواست معاہدہ پر دو دیگر فریق کو اطمینان فراہمی پر قبضہ  
 دیدیا جیکہ ایسی صورت کے پیش ہوئے سے بشرط کو اطمینان پر پکا تھا کہ اراکین ہندو  
 کی نسبت نقص امن کا اندیشہ باقی نہیں رہا تھا تو بموجب مضمون ۲۰، دفعہ ۱۲۰  
 ضابطہ فوجداری انکو کارروائی ختم کر دینا واجب تھا بشرط اس باب کی کارروائی  
 میں اس باب کے احکام کی تعمیل پر مجبور ہے اس باب میں کوئی احکام معاہدہ کی سبقت نہیں  
 رکھے گئے ہیں اور جیکہ دفعہ ۱۲۸ ضابطہ فوجداری کی کارروائی معمولی نقص امن کے بارے میں  
 کے واسطے رکھی گئی ہے تو طالع فوجداری کا اقدیا اس دفعہ سے مطالبہ کارروائی کرے  
 کیلئے اس وقت شروع ہوتا ہے جکہ وراثت کو نقص امن کی نسبت اطمینان ہو جائے  
 اور اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک کہ نقص امن کا اندیشہ باقی نہ رہے یا نہ ہو  
 یا اختیار عدالت فوجداری کا مستعمل ہو جائے۔ جو بھی نقص امن کا اندیشہ قائم نہ رہے  
 وکیل طرفائی ہمارے سامنے کوئی نظر اس قسم کے نہیں نکھر سکتا اس باب کی کارروائی  
 کی نوعیت کارروائی دیوانی کی ہوتی ہے۔ پس نتیجہ میں مجھے جواب مفتوہ صاحب کی رائے  
 سے اتفاق ہے فقط۔

مرفوعہ فوجداری

جس سے منتقل

نمبر مقدمہ ۵، سندت مفصلہ، آراہان ۱۲۲۳ھ

اجلاس عالیجناب اب حاکم القوٰی بہادر لکھنؤ کے سربراہ  
 رائے بالکنندہ صاحب بی اس کے مکن

مراجع

ملزم  
بنام

عبد الرحمن

مرفوعہ باراضحہ ججہ نوروی سیدہ عید علیہ السلام صاف ظہور دوم عدالت فوجداری بہادر لکھنؤ کے سربراہ  
 لازم ایک سال قید سخت میں رہے اور دس دہرہ جراتہ ادا کرے۔ ورنہ ایک ماہ قید سخت میں رہے

اسکو زیادہ افعال قرار دینے کے بعد جو توجہ آئندہ ثبوت قبضہ کی نسبت پیدا ہو سکتا ہے وہ  
بمنزلہ ایک ایسے ڈگری کے ہوگا جو کسی مسلح یا اقرار کی بنا پر صادر ہو مالاکنہ عدالت کے  
سما یہ منصب نہیں ہے ہم اس عند کو وقت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر حقیقت انگریزوں کی  
یہ ہے کہ عدالت سے جو حکم دیا ہے وہ ان عوارض کے تحت میں نہیں دیا گیا ہے بلکہ  
جس کے لحاظ سے ہم باور کرتے ہیں کہ عدالت فوجداری اس محدود طریقہ کار دہائی کی  
رو سے جکا ذکر دفعہ (۱۳۸) مبالغہ فوجداری میں ہے۔ مجاز اسے حکم کے صادر دینے کا  
اس لئے کہ نشا عبادت تجویز کو ہم اس سے زیادہ نمایاں نہیں دیکھتے کہ جو حالت نزلے سے  
قبل مبالغہ کی تھی وہی ابی اسے قابل ہے جو تصور کہ فوجداری دفعہ ۱۳۸ کی وضع سے  
میں ہوتا ہے اس نشا عبادت کے ذکر کیا ہے نہ مانی نہیں ہے۔ اس تقدیر میں حکم عدالت  
تحت کو نسخہ یا تبدیل کرنیکی ضرورت خیال نہیں کرتے۔  
حکم ہوا کہ

بہ نام  
مہاراجہ

مکملی ترمیم منظور۔  
نواب حاکم الدولہ بہادر علی علیہ السلام جو کہ امارت حکام جلسہ متفقہ میں اختلاف ہے  
حسب دفعہ ۱۳۸ جو عدالت فوجداری سے سرچے کے مبالغہ اس پر پیش ہونا چاہئے  
لائے بالکلیہ صاحب کے مبالغہ اس پر پیش ہو۔  
لائے بالکلیہ صاحب کن۔ جلسہ متفقہ کے حکام کے باہمی اختلاف رائے کی وجہ سے  
یہ مقدمہ میرے مبالغہ اس پر پیش ہوا ہے۔ بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ کے واقعات  
تفصیل نواب ذوالفقار علی بہادر کی رائے میں بتلائے گئے ہیں۔ لہذا ان کے اعادہ کی ضرورت  
نہیں ہے اس مقدمہ میں بشرط تحقیقات کنندہ نے سخت بے مبالغہاں کی  
میں پچھلے تو انہوں نے نقص اس کی نسبت اپنا اطمینان بتقریر و وجہ قلم بند نہیں کیا  
مبالغہ اس دفعہ ۱۳۸۔ ایسا کیا جانا لازمی ہے ورنہ بشرط کو اس قسم کے مقدمات  
میں مزید کاہد ملنے کے لئے اختیار ہی حاصل نہیں ہوتا اور تفسیر ایسے وجہ کو ختم  
کرنے کے بشرط کی کاہد ملنے کی طرف خلاف اختیار ہوئے کی وجہ سے کاہد ہو جائی ہے



کہنے سے ایک جہان نے اُسکے ہاتھ میں یہ روپے دیکر کھڑواسکے اور فوراً ملزم گرفتار  
کر دیا۔

بلکل  
نام  
مکرم

شہادت: امید الزام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ملازمین دار الفرب کی جن کمزور  
چاندی اور آٹا کھانے کا کام افریقہ۔ بہ بروقت درخواست میں رہتے ہیں جہاں کی جہاں  
تا امید الزام اور پیرایہ وشن کا یہ ملازم ہے کہ مرتبہ اہل کی جہاں کی ملزم کے پاس سے کوئی  
پیرایہ نہیں ہوئی ہے بلکہ مرتبہ ثانی کی جہاں میں ملزم کے ہاتھ سے روپے لے کر دے  
بھی کرنا چاہتا ہے کہ روپہ ایک کافد کی پوری ہو: اندر ہر روپے ملزم کی ایک شہی ہو  
تھے چارے سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ملزم روپیوں کی پوری اپنی شہی میں دیکر بند کر دیا تھا  
تو اُن لوگوں۔ نے بہنوں سے بہرتہ اڈل پڑتی لی کیونکہ اسکو نہیں دیکھا کہ وہ اس غور  
طلب یہ بہت کہ جو روپے ملزم کی شہی سے بنا ہوئے وہ کہہ گئے تھے یا ناقص۔ گواہ  
تا امید الزام اس بار کی نسبت تمام البیان میں شیخ فرید کا بیان ہے کہ روپے اصل ہیں  
کہہ گئے تھے محمد اسمان روپیوں کو ناقص بیان کرتا ہے۔ ایک گواہ نے بیان کیا ہے کہ  
جو روپے لگانے کے قابل ہوتے تھے وہ ملزم کے سپرد کر کے اگلی رسید جہاں غنی  
اگر جو روپے لگا ہونے اس قسم کے تھے جو گوانے کے لئے اُسکو دئے گئے تھے تو اس  
رسید کو اس صندوق کو جس میں اس قسم کے روپے مقفل تھے شیش کو کے بہت آسانی کے  
ساتھ یہ ثابت کیا جاسکتا تھا کہ جو روپے صندوق میں مقفل کئے گئے اور جن کی رسید ملزم  
لیگتی اس میں آٹھ روپے کم ہیں۔ اور یہ وہی آٹھ روپے ہیں جو ملزم کے قبل سے یاد ہوئے  
میں مگر اس قسم کا کوئی ثبوت شیش نہیں ہوا۔ اور عدالت ابتدائی کی مثل سے بھی اسکا پتہ نہیں چلتا  
کہ جو روپے اس صندوق میں عدالت میں داخل ہوئے وہ کہہ گئے یا ناقص اگرچہ بیان غلط  
ہم اور ان روپیوں کو کہہ گئے خیال کریں تو اس سے ملزم۔ کے بیان کی ایک طرح تاہم  
ہوتی ہے کیونکہ مثل سے یہ نہیں پایا جاتا کہ ملزم کے سپرد کہہ گئے روپے لگے گئے تھے  
یا کہ اُسکو کہہ گئے روپیوں کے سرقہ کا کوئی موقع حاصل تھا۔ ملزم پر الزام اور ناقص  
روپیوں کے سرقہ کا ہے جو قابل گمانے کے بجائے تھے اور جو روپے اہل

سرکار عالی دہلی جی بھائی مستقیمت۔  
 سرقہ۔ سرقہ منجانب لازم دار الضربہ سکہ اقص کا سرقہ۔ شہادت۔ شہادہ۔  
 شہادہ کا نامہ لازم کو دیا جاتا۔

تجزیہ ہوئی کہ چونکہ لازم دار الضربہ سہ چیز سکہ باقیات  
 کے سرقہ کا اور اسکو گواہت کے لئے دے دئے تھے اسلئے لازم لکھا گیا ہے  
 بلکہ شہادت سے سکہ باقیات باوجود اقص پر کیا اقص سکہ باقیات  
 دار الضربہ میں صرف بقدر سکہ باقیات پورہ کے کی ہوا ہے۔ یہ نہیں کیا گیا  
 اور نیز چونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ سکہ باقیات باقیات سہ چیز ہیں بلکہ سکہ  
 سے ہوا ہے بلکہ یہ سہ چیز ہیں اسلئے اس کو نیز گواہی ہوئی  
 پس لازم کے سہ چیز کے متعلق شہادت تہیہ میں ملو اس بنا پر  
 وہ قابل بات ہے۔

طہات مقدمہ تجزیہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔  
 منجانب مرفوع مولوی سعید لطف حسن صاحب کمال۔  
 منجانب مرفوع علیہ مولوی کبیر خان صاحب کمال سرکار۔

نواب حاکم الدہلی بہادر میر بخش۔ اس مقدمہ میں بہادر حسن لازم دار الضربہ لازم ہے  
 اس پر الزام ہے کہ اس نے آٹھ روپیہ جو قابل گلائے کے تھے پر لایا۔ شہادت تائید  
 الزام میں ہو گا۔ مسلمانان الدین و سید فرید دکن کا اسم ہیں جو سید امتیاز الدین  
 کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دار الضربہ میں چاندی ادھنا با آٹھ روپیہ کا کام تھا۔ سید فرید  
 نے لازم کو ظہر کے پاس پکڑ لایا اور کہا کہ اس نے آٹھ روپیہ چھپائے ہیں اس وقت لازم  
 کے ہاتھ میں دو روپیہ موجود تھے۔ سید فرید کو اصرار کہ بیان کی تائید کرتا ہے اور  
 عقوبت سے بھی بیان کیا کہ لازم کے ہاتھ میں آٹھ روپیہ تھے لازم کو اس امر سے اقبال  
 ہے کہ اس وقت سید فرید نے اسکو گواہ کیا اس کے ہاتھ میں دو روپیہ تھے سرقہ سے  
 آٹھ روپیہ۔ یہ کہنا ہے کہ بی بی بھائی سے اسکی شہادت تھی اسلئے بی بی بھائی کے

## نگرائی فوجداری

جلد ۱۵۵

میرزا محمد علی شاہ ۲۳۰۵۱۱ منہ شفعہ اراکان ۳۲۲۳  
 باجلاس علی بیارنی اسب نفاست جنگ راجہ سبیل الہی بی بی میرزا علی شاہ  
 و عالیجناب نووی شید سراج الحسن و احباب علیہ السلام کیلئے فی سبیل اللہ  
 محبوب حکیم مستغنیہ

بنام

مستغنیہ علیہ

طریقانی

میرزا محمد علی

نقض امن۔ کارروائی نقض امن نہ جوہ احتمال نقض امن کی قلمبندی کا طریقہ۔  
 قبضہ اندون دوام کی تجویز۔ بے ضابطگی۔ نگرانی۔ بصورت عدم بے ضابطگی نگرانی کا اہمال  
 سماعت ہوتا۔ محمد رضا بطریق فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۴ ضمن ۱۰۷۱۔

تجزیہ ہوئی کہ ضمن ۱۰۷۱ دفعہ ۴۴ محمد رضا بطریق فوجداری سرکار عالی اوجی  
 حصول اطمینان نقض امن کے متعلق کوئی خاص طریقہ معین نہیں ہے بلکہ  
 ضمن ۱۰۷۱ دفعہ ۴۴ میں یکم چکائی کے نزاع پر اُس کے قبل دو دہائیے  
 کے اندر کوئی شخص فی الواقع قابض تھا۔ فیصلہ میں اس امر کی طرف  
 کہ لازم نہیں ہے کہ کس ایک کس کس فرق کا قبضہ ثابت ہو جائے  
 بشرط کے احتمال نقض امن کو جوہ تحریر کے پہلے اور بعد بھی ملے  
 کیا کہ دو ملہ کے اندر فرق مال کا قبضہ تھا تو یہ کافی ہے۔  
 نیز تجزیہ ہوئی کہ بشرط کا قبضہ کی نسبت غلط رائے قائم کرنا چاہی

نگرائی بنام فی تجویز لایا بایں گاہ کہ ادا نامہ الرضی علیہ طواف جلدہ سو فی سبیل اللہ شہرہ شریفہ  
 کا قبضہ مقلدہ تھا نہ کہ بوطہ عالیہ بحال رہے اور فرق اول درانیت سے روکے  
 دیا جائے۔

پاس کے آدھوے اس قبیل کے ثابت نہیں کئے گئے اس لئے ملزم کی مجرمیت کی نسبت کو نہایت  
شک ہے۔ اور شبہ کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہیئے۔

محکم دلائل

بدلتی  
نہایت

معارضہ منظور۔ ملزم عبدالرحمن بری کی مہلت ہے۔  
را۔ بعد بالمشکذ صاحب رکن۔ ملاقات بیت ہی تفصیل کیا تو جب یہ مجلس صاحب نے  
اپنی تجویز میں تکرار فرمائی تو میں نے اس کے عادہ کی ضرورت نہیں ہے سیکر کی طرف سے کہا جاتا  
ہے کہ جو روپے ملزم کے پاس سے برآمد ہوئے تھے وہ ناقص روپے تھے۔ جو  
دارالغریب میں گولٹے۔ کے واسطے آئے تھے افسوس۔ چکا اس ایرکا کوئی ثبوت پیش  
نہیں کیا جو روپے گولٹے۔ کے واسطے دارالغریب میں موجود تھے اس میں آئندہ کی کمی  
دینی ملائی یہ امر میری آسانی سے ثابت کیا جاسکتا تھا یہ امر بھی قابل افسوس ہے کہ  
پیسے۔ نے عدالت کو بدکاری بلکہ میں ان برآمد شدہ روپیوں کو علیحدہ محفوظ نہیں رکھوایا  
جسکی وجہ سے اس پر کوئی حوالہ نہیں ہو سکتا کہ جو روپے ملزم کے پاس سے برآمد ہوئے تھے وہ  
دراصل سب بیان سیکر کی ناقص روپے تھے جو گولٹے۔ کے واسطے دارالغریب میں آئے  
ہوئے تھے یا سب بیان ملزم کے روپے تھے ان کے ساتھ ملاقات کی سخت  
تہیں ظہور پیدا ہوتا ہے کہ بروقت برآمدی روپے ملزم ایک ٹیڈی ٹھی میں لیا ہوا تھا اگرچہ  
روپیوں کو سیر کرنے کے لیے جاری ہوتا تو بموجب تجربہ انسانی وہ آٹھ کو کسی طرح اور پوشیدہ کر  
رہا تاکہ آسانی اگلی گرفت دشوار ہوئی اور پہرے سمجھ میں نہیں آتا کہ جب کہ روپیہ ملزم کی ٹھی  
میں تھے تو وہ پہلی جھڑتی سے کیونکر بچ کر نکلا۔ افسوس ہے کہ پہلی جھڑتی میں شخص نے  
لی تھی اسکو سیکر کی طرف سے پیش بھی نہیں کیا گیا۔ بہر حال یہ امر یاد دہانی ہے جن سے  
مقدمہ میں سخت شبہات پیدا ہوئے ہیں اور ان کا فائدہ ملزم کو دیا جانا ضروری ہے لہذا

محکم دلائل

معارضہ عبدالرحمن منظور۔ اور: ہ بری ہو۔

آدمی جمع میں اور جہگڑا اور نیک اندیش ہے کہ قرآنی سنے دونوں کو مستر کر دیا ہے۔ اور فریق  
کواپنی ملکیت کا دعوے ہے اور اسے کو قاضی سید بن تہا سے میں اس امر اور کر گیا  
اور ہے کہ فریقین میں جہگڑا اور نفیض اس ہے ہادی اسے میں بالکل کافی ہے۔ قانون  
میں صرف یہ ہدایت ہے کہ اطمینان کے وجہ تحریر رکھنے جائیں اور وہ تحریر رکھنے میں  
عذر و دم بھی قابل لحاظ نہیں ہے کیونکہ فیصلہ سے ظاہر ہے کہ فریقین کی شہادت پر ہے  
محشریٹ نے یہ اسے قائم کی ہے کہ یہ ثابت ہے کہ قبل آغاز نزاع فریق بدو کا قبضہ تھا  
اور از ۱۲۳۲ء سے اب تک فریق دوم کا قبضہ مشعلی ہے۔ ۱۲۴۸ء سے جن میں حکم کیا  
کہ ناظم فیصلہ داری اس امر کی تحقیقات اور تصفیہ کر گیا کہ تاریخ حکم پر یا اس کے قبل دو قبضے کے  
اندرون فیصلہ فی الواقع قاضی تھا یہ حکم نہیں ہے کہ فیصلہ میں اسکی مداخلت کرنا لازم ہے  
کہ اس تاریخ سے کس تاریخ تک کس فریق کا قبضہ ثابت ہوا۔ محشریٹ نے جو تحریر اس مقدمہ میں  
کی ہے اس سے واضح ہے کہ اٹھوا اطمینان ہو گیا کہ اقبل نزاع دو مادہ کے اندر کس فریق کا  
قبضہ تھا یہ بالکل کافی ہے اگرچہوں نے غلط رائے قبضہ کی نسبت کی ہے تو وہ بیضی طلبی  
کی اصول پر اسل نہیں ہے بلکہ بنا پر نگرانی کیا جاسکتی ہے یہ امر طے شدہ ہے کہ دفعہ (۱۳۸)  
کے انتخابات میں نگرانی بجز خلاف ورزی مضابطہ کے اور کسی صورت میں جائز نہیں ہے  
ان وجوہ سے نگرانی نا منظم کی جاتی ہے۔ نقطہ۔

## نکراتی فوجیاری

پیشرفت

نمبر مقدمہ ۱۳۹۲، الف منفصلہ اولیٰ ۱۳۹۲  
بازار عالیینا فتح آباد مالدولہ ہمارے اسم کے زیر شراعت لا محمد بن علی السید ابوالحسن

مجلس

14

مگرانی مادی و غیر مادی سیدین عالم ابدین حساب جزای اول تقدیر ان اعمال است خبر جاری می شود چون آباد  
می رود معروفه می باشد که تا بقدر کمال اگر کسی سال میلادش را در روزی که در آن روز به دنیا آمده بود

میں  
نہیں  
ہو سکتا

کی تعلیم پر داخل نہیں ہے اور دفعہ ۴ کے مقدمات میں لکھی  
بیوقوف ہندی مذہب کے اور کس وحدت میں جائز نہیں ہے۔  
ایک مقدمہ نقض اس میں المصاحب طالت خود دی ضلع اطراف بلوچستان  
حسب ذیل قویز صادر کی۔  
میرزا سید خواجہ استغفر اللہ بن ابراہیم سے رپورٹ طلب ہوئی تھی جس  
میں اس کی شہادت پر ہوتا ہے اور فریق اول فریق ثانی کے تحریری بیانات بھی  
داخل ہو چکے ہیں فریق اول کی طرف سے ۲۴ گواہ پیش کیے ہیں اور فریق دوم  
کی طرف سے ۲۴ گواہ پیش ہوئے فریق اول کی شہادت ضعیف ہے بعض گواہوں نے  
نہیں ہے۔ فریق دوم کی شہادت سنیں میں مقدمہ چلادی بھی شہادت کی کتابت  
ہے کہ قبل از قتل فریق دوم کا قبضہ تھا آئندہ دفعہ سے ایک فریق دوم  
کا قبضہ سیکم ایسی حالت میں فریق اول کی طاعت لائق طاعت پر ہوتا ہے  
ہوئی فریق دوم کا قبضہ قطعاً نہ ہو علی مالیک بکال ہے اور فریق اول  
طاعت سے روک دیا جائے گا

میرزا ابوالکلامی سے مناجات محبوب یکم یہ لکھی تھی ہوئی۔  
مناجات محبوب ایک اور مولوی عبداللہ قحطانی صاحب مولوی احمد علی صاحب دکن  
مناجات طرف قحطانی مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب کیل۔  
حکام عالیہ تمام سے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔  
نواب مست جناب دکن و مولوی بہد سراج احسن صاحب کان متفق اکثر  
لکرائی اس بنا پر جاری جاتی ہے کہ ناظم فوجداری نے حسب اشارہ دفعہ ۴ ضابطہ فوجداری  
اس امر کا اطمینان حاصل نہیں کیا کہ فی الواقع نقض اس کا اندیشہ ہے اور اس کے وجوہ تفسیر  
۱۔ و سلفہ سے ہے کہ قبل نزاع دواہ کے اندر کس فریق کا قبضہ تھا اس کی طرف غلط  
۲۔ یہ کہ ہم نے قتل ملاحظہ کی خذ اول صحیح ہے کیونکہ فرد کار دوائی مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۲۲  
۳۔ لکھا ہے کہ پولس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے سینڈ بن پر سنس یقین کے

لازم قرار دیا گیا ہے اس مقدمہ میں مجسٹریٹ تخت سے دفعہ ۴۱ کے ضمن (۱) کی پابندی  
نہیں کی لیکن جو تحریریں کئے اور ضمن ۴۱ کی پابندی کی اس لئے مقدمہ قابل واپس لے کر  
ملک برآمد

مگرانی منظور مقدمہ واپس کیا جائے کہ پابندی دفعہ ۴۱ تھا بلکہ بھارتی تحقیقات  
و تحریر کیا ہے۔

راستے بالکل صحیح ہے کہ بہت سادہ ہوئی مگرانی اس بنا پر ہے کہ مجسٹریٹ تخت  
نے نقص امن کی نسبت اپنے اطمینان کے وجہ طلبہ نہ کر سکے ہیں اس بنا پر مجسٹریٹ  
کی کارروائی بعینہ مگرانی لائق دست اندازی ہے وکیل اطمینان کی کہش ہے کہ مجسٹریٹ  
نے وجہ طلبہ نہیں کئے ہیں۔ لیکن نقص امن کی نسبت ہون کی روپرٹ شامل نہیں ہے  
اور اس سے نقص امن کا اندیشہ ثابت ہے اور عدالت تخت سے اس روپرٹ کی بنا پر  
نقص امن کا اندیشہ تسلیم کر کے فریقین کو بیانات تحریری داخل کر دیا ہے تاکہ  
لائے میں دفعہ ۴۱ تھا بلکہ بھارتی حکم اس میں بہت ہی صاف ہے بروئے کار  
دفعہ کے مجسٹریٹ کو صرف وجہ عقول نقص امن کی نسبت اطمینان حاصل کرنا چاہئے بلکہ  
بیکر وجہ طلبہ میں کے بیانات تحریری کے داخل کر دینا چاہئے یہاں تک کہ  
وجہ سے ملے وجہ اطمینان کا اندیشہ نقص امن سے چاہے شد نظر عدالت عالیہ سندھ  
میں بھی ملے چاہے دیکھو نظر عدالت بعد ذیل

آئین دکن جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۳۲۔

جلدی دے میں اس مقدمہ میں مجسٹریٹ تخت سے ایک قانونی نردم کو تک  
کیا ہے لہذا بعینہ مگرانی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے لہذا۔

ملک برآمد

مگرانی منظور مثل عدالت تخت میں اس فریقین سے واپس ہے کہ سب میں پابندی  
نقص امن کے اندیشہ کی نسبت اپنا اطمینان کر کرادے کے وجہ طلبہ کرے اس کو  
حسب ضابطہ کارروائی کرے۔ فقط





اس وجہ سے ہم بشرط کی تجویز کو بعینہ نگرانی نسخہ کر کے مکمل دیتے ہیں کہ سب ضابطہ تحقیقات  
وہ تجویز کی جائے لفظ۔

## نگارنی فوجیاری

بایست

۱۱۲ مقدمه ۱۱۳ فی مقدمه، ارکان ۱۳۳  
 با مجلس عالیتهای اب نظامت جنگی و اعیان الی الی بر سر شریعت  
 و عالیتهای نوبی سید روح الامین صاحب علم الی الی و قی بر غریب ایشان  
 لا امر او متفانت علیه  
 لا اینخواه

سرکار ہائے اعلیٰ اسد الدین خان  
 مستنیت نام  
 طرہ نشانی  
 بنگالی بنگالی کی باطنی فریق ثانی سماعت و تجویز خطا سرور دار و عالی پیکار خان  
 میں جاننا و غیر منتظر کہ بنگالی سرکار یہاں سے کادم حجاز۔ مجب و در ابلہ و جہاد  
 سرکار عالیہ و نجات ۱۰۱۰ھ ۱۲۰۱ھ

تجوڑی ہوئی گون جب گلابی بن لیک قلعی تانوں کی اسلایا ہوا تھا  
انہر قلعہ کو کہ خود محطرت کے فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہو لڑا طبعی خرق  
ٹٹنی گلابی سماعت اور ادکی اصلاح جانتے ہے  
۲۰ کارروائی زیر و قد ۱۰۲۰ مجموعہ ضابطہ نویداری سرکار کالجین مالک  
غیر مشرقہ فنا زغیر گلابی نہیں لیا جاسکتی البتہ ایسا حکم بصورت انہا  
نقص اس بہالت ناشعوریت سب دفعہ ۲۰ مجموعہ ذکر و ملاحظہ ہو۔  
واقعات مقدمہ میں کہ بقایا لڑاوشیخ محمد عرب اعظمی ملک و خانات خفگان  
کی کارروائی مجموعہ دفعہ ۱۰۲۰ مجموعہ ضابطہ نویداری سرکار عالی حاکمالت نویدار

مکتوبی بنا بر این تخریز بر روی مرزناجید و جید یک مساحت از اعمود و عکات و مضاف و غیره ششواکه گرانای نامشود.

## نگرانی فوجداری

جلد ۲۵

نمبر مقدمہ در ۱۳۹۱ء فی مقدمہ، آرڈیننس ۱۳۱۲ء  
 اجلاس عالیجناب قاضی کم الدولہ بہادر علی بی سرسراپٹ لائبریری عالیجناب  
 نظامت جلیانہ داریم نکال لیل فی سرسراپٹ لائبریری  
 نامالہ کشیا

بنام

طرفانی

دیکھا گور

اقبال۔ اقبال ملزم۔ تجویز سرسراپٹ اقبال ملزم کن مودوں میں جائز ہے۔  
 ضابطہ فوجداری سکوا عالی دفعہ ۲۱۱۔

تجویز چوٹی کر پوئی ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سکوا عالی  
 قابل نمبرانی طلبہ ملزم کے اقبال پر سرسراپٹ لائبریری  
 مقدمہ قابل اجرائی مکتبہ میں باوجود اقبال ملزم شہادت کا لینا  
 فرمودت ہے۔

خواہی تہ مذکورہ کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔  
 قاضی مست جلیانہ داریم نکال لیل فی سرسراپٹ لائبریری  
 دارنٹ کیس میں اقبال ملزم پر سرسراپٹ لائبریری کی گئی ہے۔ اس میں باطلی کی طرف تاظم  
 فیصلہ ہے۔ تاہم توجہ دلائی ہے۔ چونکہ سب دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری صرف سرسراپٹ لائبریری میں  
 از مودہ تجویز سرسراپٹ لائبریری کی گئی ہے۔ لیکن دارنٹ کیس میں شہادت یعنی قرضہ

بابت نمبر ۱۳۹۱ء فی مقدمہ، آرڈیننس ۱۳۱۲ء  
 سب سے پہلے رپورٹ دیکھ کر توجہ دلائی گئی ہے۔ چونکہ سب دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری  
 کیا جا بعد از ملزم ایک مقدمہ سادہ میں ہے۔

جہاں پر پیش آنے میں نہ گھرا پنہا، کاشت سے روکا جا۔ نہ مٹا ہو۔ نہ کھلا  
 حمت کو اس نے انگریزوں سے کہ اگر گھرا پنہا نہ روکا جا۔ نہ مٹا ہو۔ نہ کھلا  
 عدالت بدلتی کی جگہ کارروائی مطابق ضابطہ نہیں ہے لازم تھا کہ حسب اطمینان  
 دریافت کر لے۔ جسے بعد حکم صادر کرتے۔ مگر انخواہ ۱۳۳۸ء و ۱۳۳۹ء کی  
 کارروائیوں کو غلط کر دیا۔ یہاں پر عرض کیا جا سکتا ہے کہ عدالت کی مافوق  
 و فوقہ الذکر کے متعلق کارروائی میں تھی تو کسی کسی اطلاع کی بنا پر مجسٹریٹ نے  
 و فوقہ ۱۳۳۸ء ضابطہ نوعداری کا رد والی کریمیا کا قید یا عجز میں چپوں پر لکھا جاو  
 نہیں ہے بلکہ مجسٹریٹ، موت سے جو حکم نظم کو لڑا لی کر دیا۔ یہ رد و فوقہ ۱۳۳۸ء  
 ضابطہ نوعداری کے تحت نہ تھا۔ نہ یہ حکم اس کے نام سے نکلا گیا تھا۔ نہ اس کے لئے  
 ہوئے و فوقہ ۱۳۳۸ء میں عدالت کو پھر سے اس کے حالت پر جو روکا  
 قابل اذعان ہے کہ اس نے ضرورت نہ تھا کہ عدالت بدلتی کا حکم باقاعدہ نہیں ہے  
 جو دریافت ضابطہ کسی شخص کو کاشت سے روکا نہ ہو۔ نہ اس سے روکا نہ ہو۔ نہ اس سے روکا نہ ہو۔

تجوڑ صدر عدالت کی ناراضی سے بنایا اور احوال عالیہ میں لکھا ہے

پیشہ ہوئے۔  
 منجانب نگر پنہا مولوی غلام اکبر خان صاحب کیل۔  
 طرشتانی کی جانب سے کوئی حاضر نہیں ہوا۔

حکام عالیہ مقام سے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگل اور مولوی سید سراج الحسن صاحب کے کان میں شفقت کر کے  
 چونکہ اس نگرانی میں ایک قانونی غلطی کی اصلاح چاہی جاتی ہے لہذا بلا غلطی فریق ثانی حاضر ہوا  
 سماعت کے لئے اسے اور چونکہ غلطی نہ کہ خود مجسٹریٹ کے فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہے لہذا اسے  
 کی اصلاح کی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اندھیل کے خط اس کی کارروائی میں غلط ہے۔ نہ اس کی  
 کہ بتایا ۱۳۳۸ء و ۱۳۳۹ء میں عدالت کو پھر سے اس کے حالت پر جو روکا نہ ہو۔ نہ اس سے روکا نہ ہو۔ نہ اس سے روکا نہ ہو۔

منع نظام آباد میں یہ تحقیقات تھی کہ نہایت مسمیٰ محمد نواف الدین تحصیلدار جاگیر بریج  
غیر ملکی قرضہ صاحب محمد اسد الدین صاحب ایک درخواست میں خراج رسوا کو تسلیم  
اس قسم کی نہیں ہوئی کہ پچھواہ ملازمین کا رسوا کی ہر ایک ضمانت غلامین لینے  
کی عمل رہی ہے اور رسوا و شیخ محمد سے ہر ایک لینے کی راستے ہو چکی ہے جس کی  
تردید کے لئے ضمانت ملانے کی بجائے اس سے جہاں پر رہتا ہے۔ لیکن رسوا  
وغیرہ جاگیر کی مضبوط زینیات پر ناگزیر کی رقم زری وغیرہ خلاف استحقاق کرنا  
چاہتا ہے اور نہایت جاگیر حسب ضابطہ زینیات انعامی مضبوط کرنا اگر کسی قسم  
زیری کی ضمانت کی گئی ہے لیکن وہ اپنی عادت کے موافق جاگیر کا فیصلہ  
و نظام میں مختلف قانون سے ملتا ہے اور ہوتا ہے۔ دو سال سے نہایت  
رسوا اس کی روک اور یہ رسوا مضبوط ہو چکی ہے جس سے ملک اس قائم ہے اس سے  
استعمال جاگیر کے لئے جس کے جاگیر نظام صاحب کے نام حکم دیا جاوے جاگیر کے نظام  
میں ملتا ہے اور جاگیر کے مضبوط زینیات میں ناگزیر کی رقم زری خلاف نظام  
جاگیر دار رسوا کو چھوڑ نہ کہنے اتفاق کیا جائے۔

اس سے نظام کی بنیاد نظام صاحب حالات غلامی ضابطہ نظام کے نظام صاحب  
کو ملتی ہے جس سے نقل و نظام سے متحرک کیا کہ بلا خط و درخواست مانع ہوتا ہے  
اس وقت الزامیات تنازع میں کاشت افسانہ اگر کسی رقم زری کیلئے ملتا ہو  
و غیرہ اہم غلط ہو چکی ہے اور ہر سال زبانی طور پر رقم زری کرنے سے وقت  
و روزہ ہر ضابطی کا حکم دیا جاتا ہے جب ہر سال یا یہ جگہ کے پیش آئے ہیں جس کے  
تہیں ہے نہایت سب کے لئے قصہ قصہ الزامیات تنازع میں رسوا وغیرہ  
کے جاگیر سے کاشت نہیں لے کا نظام کیا جائے۔

اس حکم کے لئے نہایت رسوا و حدود عدالت سے ملتا ہے جس کے لئے  
ملک کی زمینوں کے لئے نظام صاحب عدالت کی اس قسم کے مضبوط زینیات  
کی حالت میں ضابطہ کے حکم کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہر سال



حکومت

ملفوظات مولانا

224

وَمِنْهُمْ

تاریخ

طریق

اقبال اقبال، نظم تجویز سنہ ۱۹۱۱ء، اقبال، نظم کن صوفیوں میں جاؤ ہو۔ مجھ کو۔  
ذیل لڑھکائی سرکار علی دہ ۲۱۱۔

تجربہ نہ ہو کہ یہ جو یہ شخص اور جو یہ خدا کے واسطے سے کیا گیا ہے وہ اس کے واسطے سے کیا گیا ہے  
اجلانی لکھتا ہے کہ اس کے واسطے سے کیا گیا ہے کہ اس کے واسطے سے کیا گیا ہے

[illegible]

نواب قضاہت جنگ بہادر کن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر محلہ مسحق الزائے) نے  
 اس مقدمہ کی حالت یہ ہے کہ کشنابی سے پولیس کو راجہ رام کی نسبت یہ اطلاع دی تھی کہ وہ  
 اسکے مکان میں بنیت سرقہ داخل ہو کر اسکی لڑکی کے جسم سے نبوتات لے گئے۔  
 پولیس نے عدم اصلیت کی رپورٹ عدالت پیش کر کے اجازت چاہی کہ کشنابی  
 مقابلہ میں زیر دفعہ ۱۴۱ مقدمہ چلایا جائے تاہم عدالت نے عدم اصلیت کا اظہار کر دیا کی  
 عرض سے کشنابی سے شہادت لی اور کچھ شہادت لینے کی بعد ایک حد تک اس پرانے کا  
 اظہار کر کے کہ راجہ رام کی نسبت کشنابی کے مکان میں بنیت سرقہ داخل ہونا پایا جاتا ہے  
 غلطی سے یہ تجویز کر دی کہ مقدمہ خارج الاختیار ہو چکی درجہ سے خارج ہو۔ پولیس نے غلطی سے  
 دوسرے کے الزام کو بجا اصل ظاہر کر کے اجازت ناشر بقا کر کشنابی چاہی تھی۔ حالانکہ اسکی  
 ضرورت ہی نہ تھی۔ مقدمہ خود پولیس کی طرف سے چلایا جاسکتا تھا کیونکہ دفعہ ۱۴۱ ضابطہ  
 فوجداری کے تحت اسے جب الزام زیر دفعہ ۱۴۱ کسی کارروائی کے ضمن میں پیدا ہو جو  
 عدالت میں ہوئی ہو یا اسکے متعلق ہو اور اس صورت میں عدالت کی اجازت ضرور ہے۔  
 جو میرٹ کو پاس ہے تھا کہ اس پر تو جرح کر کے درخواست اجازت دالیں کہ وہ تیسری مرتبہ  
 انہیں اصل الزام میں نو بہ راجہ رام کی حقیقتات شروع کر دی اور کچھ شہادت بھی طلب کی اور  
 بادی النظر میں الزام صیم پایا گیا تو اسے تھا کہ حقیقتات کی تکمیل کے ساتھ اس کے عدالتی کو دیکر یہاں تک  
 کہ دیکر پولیس کی درخواست اجازت یہ تجویز کر دینا کہ دفعہ ۱۴۱ کا الزام خارج الاختیار ہے  
 صحیح نہ تھا پولیس نے اسے بھی کوئی مقدمہ وقت دفعہ ۱۴۱ پیش ہی نہیں کیا تھا صرف اجازت چاہی  
 تھی کہ عدالت موجودہ یہ مناسب ہوگا کہ اسکی تجویز سے دفعہ ۱۴۱ سے اسکی طرف منسوخ کر کے حکم دیا جائے  
 کہ جو مقدمہ راجہ رام کے مقابلہ میں چلا ہے اسکی حقیقتات جاری رہیں اور اس کے بعد اس کے خلاف  
 تجویز کیا جائے۔ اس کے تجویز پر اس کا تقاضا یہ ہے کہ کشنابی کے مقابلہ میں زیر دفعہ ۱۴۱  
 کسی کارروائی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ لہذا اسے حکم دیا جائے فقط۔

ملکائی فوجداری

جلد متفقہ







بیت المقدس، مورخہ ۱۲۶۳ ہجری بمطابق ۱۸۴۷ء  
بابلاس علی بن ابی طالب عالم الدولہ بہادر شاہ کے پیر طایفہ ملا میر مجلس و  
علی بن ابی طالب مولوی محمد عبید اللہ غفور صاحب کتب  
سرکار عالی شاد آباد لکھنؤ

زنگب و غیره  
استغفار استغفار کا اطلاق ہوا اور شہادت استغفار کر رہو مگر وہاں ہذا کی  
تمام

سرکاری ایڈفکات (۲۰۸۲۰۲۱)

عجز نہ ہوئی کہ جو کچھ شوال بعد دم شری شیت خانیہ اور غریبوں  
 لپٹا اٹھا کر رو بہ درم اور غریبوں خانیہ مبارک کو پہنچا کر ان کے  
 نہیں ہے اور نہ ہی وہ ۱۰۰ روپے کے خانیہ نہیں کیا جا سکتا۔

منجانب سرکار مستر کلیان رام آرر صاحب وکیل۔  
منجانب نگرانی علیہ کوئی معاشرہ نہیں۔

۱۶۰۱  
 ۱۶۰۲  
 ۱۶۰۳  
 ۱۶۰۴  
 ۱۶۰۵  
 ۱۶۰۶  
 ۱۶۰۷  
 ۱۶۰۸  
 ۱۶۰۹  
 ۱۶۱۰  
 ۱۶۱۱  
 ۱۶۱۲  
 ۱۶۱۳  
 ۱۶۱۴  
 ۱۶۱۵  
 ۱۶۱۶  
 ۱۶۱۷  
 ۱۶۱۸  
 ۱۶۱۹  
 ۱۶۲۰  
 ۱۶۲۱  
 ۱۶۲۲  
 ۱۶۲۳  
 ۱۶۲۴  
 ۱۶۲۵  
 ۱۶۲۶  
 ۱۶۲۷  
 ۱۶۲۸  
 ۱۶۲۹  
 ۱۶۳۰  
 ۱۶۳۱  
 ۱۶۳۲  
 ۱۶۳۳  
 ۱۶۳۴  
 ۱۶۳۵  
 ۱۶۳۶  
 ۱۶۳۷  
 ۱۶۳۸  
 ۱۶۳۹  
 ۱۶۴۰  
 ۱۶۴۱  
 ۱۶۴۲  
 ۱۶۴۳  
 ۱۶۴۴  
 ۱۶۴۵  
 ۱۶۴۶  
 ۱۶۴۷  
 ۱۶۴۸  
 ۱۶۴۹  
 ۱۶۵۰  
 ۱۶۵۱  
 ۱۶۵۲  
 ۱۶۵۳  
 ۱۶۵۴  
 ۱۶۵۵  
 ۱۶۵۶  
 ۱۶۵۷  
 ۱۶۵۸  
 ۱۶۵۹  
 ۱۶۶۰  
 ۱۶۶۱  
 ۱۶۶۲  
 ۱۶۶۳  
 ۱۶۶۴  
 ۱۶۶۵  
 ۱۶۶۶  
 ۱۶۶۷  
 ۱۶۶۸  
 ۱۶۶۹  
 ۱۶۷۰  
 ۱۶۷۱  
 ۱۶۷۲  
 ۱۶۷۳  
 ۱۶۷۴  
 ۱۶۷۵  
 ۱۶۷۶  
 ۱۶۷۷  
 ۱۶۷۸  
 ۱۶۷۹  
 ۱۶۸۰  
 ۱۶۸۱  
 ۱۶۸۲  
 ۱۶۸۳  
 ۱۶۸۴  
 ۱۶۸۵  
 ۱۶۸۶  
 ۱۶۸۷  
 ۱۶۸۸  
 ۱۶۸۹  
 ۱۶۹۰  
 ۱۶۹۱  
 ۱۶۹۲  
 ۱۶۹۳  
 ۱۶۹۴  
 ۱۶۹۵  
 ۱۶۹۶  
 ۱۶۹۷  
 ۱۶۹۸  
 ۱۶۹۹  
 ۱۷۰۰  
 ۱۷۰۱  
 ۱۷۰۲  
 ۱۷۰۳  
 ۱۷۰۴  
 ۱۷۰۵  
 ۱۷۰۶  
 ۱۷۰۷  
 ۱۷۰۸  
 ۱۷۰۹  
 ۱۷۱۰  
 ۱۷۱۱  
 ۱۷۱۲  
 ۱۷۱۳  
 ۱۷۱۴  
 ۱۷۱۵  
 ۱۷۱۶  
 ۱۷۱۷  
 ۱۷۱۸  
 ۱۷۱۹  
 ۱۷۲۰  
 ۱۷۲۱  
 ۱۷۲۲  
 ۱۷۲۳  
 ۱۷۲۴  
 ۱۷۲۵  
 ۱۷۲۶  
 ۱۷۲۷  
 ۱۷۲۸  
 ۱۷۲۹  
 ۱۷۳۰  
 ۱۷۳۱  
 ۱۷۳۲  
 ۱۷۳۳  
 ۱۷۳۴  
 ۱۷۳۵  
 ۱۷۳۶  
 ۱۷۳۷  
 ۱۷۳۸  
 ۱۷۳۹  
 ۱۷۴۰  
 ۱۷۴۱  
 ۱۷۴۲  
 ۱۷۴۳  
 ۱۷۴۴  
 ۱۷۴۵  
 ۱۷۴۶  
 ۱۷۴۷  
 ۱۷۴۸  
 ۱۷۴۹  
 ۱۷۵۰  
 ۱۷۵۱  
 ۱۷۵۲  
 ۱۷۵۳  
 ۱۷۵۴  
 ۱۷۵۵  
 ۱۷۵۶  
 ۱۷۵۷  
 ۱۷۵۸  
 ۱۷۵۹  
 ۱۷۶۰  
 ۱۷۶۱  
 ۱۷۶۲  
 ۱۷۶۳  
 ۱۷۶۴  
 ۱۷۶۵  
 ۱۷۶۶  
 ۱۷۶۷  
 ۱۷۶۸  
 ۱۷۶۹  
 ۱۷۷۰  
 ۱۷۷۱  
 ۱۷۷۲  
 ۱۷۷۳  
 ۱۷۷۴  
 ۱۷۷۵  
 ۱۷۷۶  
 ۱۷۷۷  
 ۱۷۷۸  
 ۱۷۷۹  
 ۱۷۸۰  
 ۱۷۸۱  
 ۱۷۸۲  
 ۱۷۸۳  
 ۱۷۸۴  
 ۱۷۸۵  
 ۱۷۸۶  
 ۱۷۸۷  
 ۱۷۸۸  
 ۱۷۸۹  
 ۱۷۹۰  
 ۱۷۹۱  
 ۱۷۹۲  
 ۱۷۹۳  
 ۱۷۹۴  
 ۱۷۹۵  
 ۱۷۹۶  
 ۱۷۹۷  
 ۱۷۹۸  
 ۱۷۹۹  
 ۱۸۰۰  
 ۱۸۰۱  
 ۱۸۰۲  
 ۱۸۰۳  
 ۱۸۰۴  
 ۱۸۰۵  
 ۱۸۰۶  
 ۱۸۰۷  
 ۱۸۰۸  
 ۱۸۰۹  
 ۱۸۱۰  
 ۱۸۱۱  
 ۱۸۱۲  
 ۱۸۱۳  
 ۱۸۱۴  
 ۱۸۱۵  
 ۱۸۱۶  
 ۱۸۱۷  
 ۱۸۱۸  
 ۱۸۱۹  
 ۱۸۲۰  
 ۱۸۲۱  
 ۱۸۲۲  
 ۱۸۲۳  
 ۱۸۲۴  
 ۱۸۲۵  
 ۱۸۲۶  
 ۱۸۲۷  
 ۱۸۲۸  
 ۱۸۲۹  
 ۱۸۳۰  
 ۱۸۳۱  
 ۱۸۳۲  
 ۱۸۳۳  
 ۱۸۳۴  
 ۱۸۳۵  
 ۱۸۳۶  
 ۱۸۳۷  
 ۱۸۳۸  
 ۱۸۳۹  
 ۱۸۴۰  
 ۱۸۴۱  
 ۱۸۴۲  
 ۱۸۴۳  
 ۱۸۴۴  
 ۱۸۴۵  
 ۱۸۴۶  
 ۱۸۴۷  
 ۱۸۴۸  
 ۱۸۴۹  
 ۱۸۵۰  
 ۱۸۵۱  
 ۱۸۵۲  
 ۱۸۵۳  
 ۱۸۵۴  
 ۱۸۵۵  
 ۱۸۵۶  
 ۱۸۵۷  
 ۱۸۵۸  
 ۱۸۵۹  
 ۱۸۶۰  
 ۱۸۶۱  
 ۱۸۶۲  
 ۱۸۶۳  
 ۱۸۶۴  
 ۱۸۶۵  
 ۱۸۶۶  
 ۱۸۶۷  
 ۱۸۶۸  
 ۱۸۶۹  
 ۱۸۷۰  
 ۱۸۷۱  
 ۱۸۷۲  
 ۱۸۷۳  
 ۱۸۷۴  
 ۱۸۷۵  
 ۱۸۷۶  
 ۱۸۷۷  
 ۱۸۷۸  
 ۱۸۷۹  
 ۱۸۸۰  
 ۱۸۸۱  
 ۱۸۸۲  
 ۱۸۸۳  
 ۱۸۸۴  
 ۱۸۸۵  
 ۱۸۸۶  
 ۱۸۸۷  
 ۱۸۸۸  
 ۱۸۸۹  
 ۱۸۹۰  
 ۱۸۹۱  
 ۱۸۹۲  
 ۱۸۹۳  
 ۱۸۹۴  
 ۱۸۹۵  
 ۱۸۹۶  
 ۱۸۹۷  
 ۱۸۹۸  
 ۱۸۹۹  
 ۱۹۰۰  
 ۱۹۰۱  
 ۱۹۰۲  
 ۱۹۰۳  
 ۱۹۰۴  
 ۱۹۰۵  
 ۱۹۰۶  
 ۱۹۰۷  
 ۱۹۰۸  
 ۱۹۰۹  
 ۱۹۱۰  
 ۱۹۱۱  
 ۱۹۱۲  
 ۱۹۱۳  
 ۱۹۱۴  
 ۱۹۱۵

[illegible]

میں  
تیم  
سکا  
علی

عرب ساکن آرمووس نے ۱۲۷۱ھ میں فرمایا رز راعت شیشہ موضع گڑھی تعلقات میں پریش  
کیا وہ جب جلدی علیہم علی النعمہ میں عین موسم راعت میں عدالت فی جلالی  
کا خوف کھا کر آئے تو ان سے اغراض پوچھے کہ کچھ بھی پیشی پر حجت  
قدیمہ یا زانیہ داخل کر دیں جو مثل عدالت فی البیوہ ۱۲۷۳ھ میں رز راعت میں  
داخل نہیں ہے۔

تجربہ سے وزیر خاں معلوم ہوا کہ کیاں پر لوگوں نے عام طور پر بائز طریقہ اختیار  
کر رکھا ہے کہ باسبب نا کرونگا وہ ہے لیاں اور قلعہ فران دھایا۔ سرکار کا کہ ہے  
شریاتیات کو بداری برعوم کر دیا کہ تیرا وہ پیرا جو اغراض ان دباؤ سے پورے  
ہو جائیں میں شہادت پیش کر کے عین وقت تحقیقات میں راضی نامہ پیش کر کے  
دلی مقاصد پورے کر سکیں اور رہا یہ جانا۔ ہے کہ مقدمہ قابل راضی نامہ ہو سکتا  
عدالت ۱۱۔ ایسے عیوں کا بطور عمل بالکل نافذ است اور احکام عدالت و ضابطہ  
فوجداری کے خلاف ویشی بر تکالیف دی جائے۔ سالی سہ ہوتا و تیکہ ص ۲۲  
ضابطہ فوجداری کا لکھا کہ ان لوگوں کیساتھ عدالت ویشی اختیار کیا جائے جیسا کہ پاس ہے  
ویشی انسانی و شہر ہو سکتا۔ اگر کہ مقدمہ مذکور کے ۱۲ نفر زمین با قوام کنبی و  
دہ قلعہ بایں دہ قلعہ تیسرا و جوبلاست عدالت نا کردہ گنا معلوم ہو تو قضاہ عدالت  
سے گوری کر دیا گیا ہے مگر آئندہ کے لئے ایسے لوگوں کو سخت جوار و حقول عدالت  
کیمانی ہوگا۔ ایسے بے نیامہ و جوبلاست استغاثوں کو پیش کر کے خود بھی مرکب جرم ہوگا  
اور بعض اوقات عدالت بھی ہوگا کہ عدالت نہ ہو تو تدارک کیا جائیگا۔

۱۳۔ ہاؤس کم کی ملک کالی جسکے دوسرے طرف پر جوبلاست ہوا ہو جو ہر کر کے  
ہنر و شاعت عوام اناس نظر عام پر چپاں کی جائے۔

تجویز عدالت و اشتہار مجری کی راضی سے عین جملہ تہستہ استغاثوں کو تدارک کر کے  
عدالت عالیہ میں درخواست گزارانی پیش کی۔

حکام عالیہ مقام نے سب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

۱۰۰ اشتہار کا شائع کرنا ہمیں حکام کی طرف سے اگر ان کا حکم دیا جائے سب افسانوں کا خلق  
علاقہ اور عوام کا تعلق اور بعد میں ان کی قابل تشخیص ہے۔

۱۸) حکومت کو کس استغاثہ کی نسبت یہ باور کرانی ہے کہ وہ اس معاملہ میں  
اغراض کے حامل ہے جس کے لئے دائرہ کی گئی ہے اور اس کے اسرار و خفیہ کارناموں  
کو ایسا جہتی ناسخ دالہ کرنے کا لازم قایم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

لیکے تھوڑے افسانوں کے علاوہ ان کی دیگر تصانیف میں "میرزا کا عالمی بین نصیب" نامی کتاب  
مقامت فوجدار کی تعلیم اور سستی و حسیں پر ایک نثریں صا درگی۔

حلق برودہ مٹنی بتقدیم پیش ہوا اور فریقین اس امر میں متغیث نے حساب  
 کیا نہ راضیا پیش کر دیا ہے جو مثال مثل ہے بغیر۔ سے وزیر فاربا سمجھ رہا کہ  
 یہاں پر لوگوں نے عام طور پر ناجائز طریقہ اختیار کیا ہے کہ بلا سبب ناکہ و گتہ  
 مبینہ زبان علیا پر بے سرو پا مقدمات و عباری ابتداء جمع کر دیا کرتے ہیں اور  
 جب اس کے مراض اس معاملہ سے پوری ہو جاتے ہیں تو بوقت تحقیقات راضیا  
 پیش کر دیا کرتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ اس جانب دہ کی تہا اپنے اعتراض پوری  
 ہو جائیں بغیر یہ کہ دیا جاتا ہے کہ مقدمہ قابل راضیا مر ہے لہذا مصالحت کر لی  
 گئی ہے لہذا یہ روگوں کو تادینہ کوئی منزلے قانونی نہیں جب احکام نافذ ہو گیا  
 اسکا استدلال ہوگا لہذا حکم ہو کہ یہ بنائے مصالحت مقدمہ خارج دزمین حسب دفعہ ۱۲  
 ضابطہ عوباری سرکاری ضمن بری گئے ہاتھ میں کہ جو اصل بدانت دیالت  
 ناکہ و معلوم ہوئے ہیں۔ مٹھا اطلاع ایلی سے لئے جائیں اور آئندہ کے لئے متغیث  
 کو سخت تنبیہ کر دیا جائے ۱۱

بعد امد و بجز چند معاملات موقوفه نے ایک اشتہار بھی منب ذیل جاری کیا۔  
نقل اشتہار معاملات نویداری اعلقہ آر مندرجہ نظام آباد۔ واقعہ اسر واد ۱۳۱۳  
برام کوذریعہ فراطلاح دیجاتی ہے کہ ہارسہ اجلاس پر تباریخیم واسر واد ۱۳۱۳  
ایک استغاثہ ببلت نقصان رسائی جرم نوید ۳۲ فقرات آصفیہ عمر علیہ

پندرہویں - تصدیق سپردگی بوجہ سزا یا بی سابقہ - اختیار سپردگی - مقتضات لایق سپردگی  
کس پیشرفت کے اجلاس پیشیں ہونا چاہئے - باوجود نقص سپردگی کے تسلیم کر لینے کی ہمت  
بجود مضابطہ فروری سرکار عالی دفعات ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء ۵۰۰۵۲۹۵۲۲۱ -

تجویز ہوئی کہ دلائل کی حالتوں کے قائم رہانے کے بعد سے  
بیسہ تصدیق کے پیشے کا طریقہ سند بعد ۲۲ بجود مضابطہ فروری  
سرکار عالی یاقی نہیں رہا -

۲۲ سب دفعہ ۱۹ بجود مضابطہ فروری سند ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء  
بیسہ تصدیق نہیں کیا جاسکتا -

۲۳ سب ۱۹ بجود مضابطہ فروری سند ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء  
ایسا اختیار سرکار سے نہ ہو حالت پیشیں ہی مقدمہ سپرد کر لیا جائے

۲۴ یہی مقتضات ہیں جو سزا یا بی سابقہ سزا اور سپردگی پیش  
کی ضرورت ہو پیشرفت کے اجلاس پیشیں ہونے چاہئے -

۲۵ ہر کار عالی کو لازم کہ کسی دوسرے اجلاس ہاؤسز تحقیقات  
کا حکم باعث طوالت و ضرر ہو گا لہذا حالت پیشیں ہاؤسز پیشرفت کے  
نیز ہر ہاؤسز پیشرفت کے بیسہ تصدیق روانہ کئے جانے کے سبب ۵۰

بجود مضابطہ فروری کو تسلیم کرے -

اطلاض مقدمہ ہاؤسز کے لئے ہر ہاؤسز ضروری نہیں ہے -

منجانب گجراتی خواہ مسٹر کلیان رام آرمہ صاحب کیل سرکار -

طرفانی غیر حاضر -  
نواب نظامت جنگ بہادر کنونو صاحب کم الدولہ بہادر میر علیس متفق اکثر -

اس مقدمہ میں تسمیلہ ناظم ہاؤسز دوم سے سو کی الزام کی تحقیقات کر کے بوجہ سزا یا بی سابقہ  
مثل ہاؤسز کے سب دفعہ ۱۹ طوالت پیشیں میں روانہ کی ہے جس کے متعلق حالت پیشیں  
سے صحیح طور سب ذیل اقرار کیا ہے کہ -



١٢

مزمین

طریقہ

چند با و غیره

اختیار ساعت اختیار ساعت بمشربہ درجہ سوم۔ وارنٹ کیس۔ اخراجات قسط  
کیس۔ مجموعہ تقریرات مسکوار عالی دفعات ۲۲۸ و ۲۲۹۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سیکرٹری  
دفعہ ۲ نمبر ۲۱ و ۲۲۔

تجزیہ کوئی کہ اگر بزرگ بخت بنی جس نے ۲۲۲ مجبور و تغیرات و مکررات  
کی حالت کا مشریت و دیگر مکرر و تغیرات بنی۔

۱۲) سبب ششم: ہونہار و غیر ماضیہ و غریبہ کی سکاہت و مالی جرم و مبالغہ جیسا کہ سبب ہفتم ۱۳) مجبور و غریب و ناتوان وادنیٰ و ناتوان ہے۔

(۳) دفعہ ۲۱۹ مجسٹریٹ فیملی سٹوڈنٹس اسکالرشپ قوانین ۱۹۸۸ء

طالبان سے متعلق سب سے اہم معلومات زیر صفحات ۱۱۲۸ و ۱۱۳۲ پر دیے

عنایت مرکبہ عالی سے تعلق ہے۔

انراض متعدیہ کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانِ خواہ گوئی حاضر نہیں۔

منہا سب ملوث تھے کوئی ماضی نہیں۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس - شل خطہ ہندی حالات ضلع کی تحریک دست ہے

بمجاہد واقعات غلام یزد فرد ۱۳۳۳ تقریبات سرکار عالی کا التزام مانگ رہا ہے اس پر سید

دوم سے کم ذبح کا جو ٹیٹ اس قدر سکی تجیز نہیں کر سکتا یہ قصیدہ لاچھولی کو درج

سوم کے اختیارات حاصل ہیں تاکہ وہ عوام سماعت اس مقدمہ کے نہیں ہیں۔

ایک اور غلطی جو سرٹ پر یہی ہے کہ دفعہ ۲۱۹ ضابطہ موجوداری کو متعلق کر کے

استغفار مانجھ کیا۔ اگر توڑی ہو کر کسے نے فرض کیا جائے کہ سب واسے مجھڑ پٹ تھتہ ۱۱۱

تقریرات کا اصرار ہم پر کیا گیا تھا تو ہمت ہار اپنی لومیت کے وہ عقد و عکاسہ

گرفتاری کے تقریباً بیس داخل اتحادی کمودیتس من مناضابطہ فوجیادی۔ کیوں کہ اس

۱) جب سٹن کی عداوتیں قائم ہو چکی ہیں تو مقدمہ بصیغہ تصحیح سے پہلے اس کے لیے جو حسب فہم ۱۲۲۳ چلتے تھے، باقی نہیں رہا۔

۲) حسب فہم ۱۲۲۴ مقدمہ عداوت سٹن میں سپرد ہوتا ہے۔ تصحیح میں نہیں بھیجا جاتا ایسا اختیار سرکار سے نکال دیا گیا (دیکھو دفعہ ۱۹۸ من ۱)۔

یہاں اعتراض بالکل درست ہے ایسے مقدمات جن میں بلحاظ سٹن یا بی سابقہ اور سٹن اور سپرد کی سٹن کی ضرورت ہونا ظہور جوابوں کے پاس نہیں ہوتی چاہیں یہ ناظم عداوت ضلع کے پاس جو اپنے عداوتیاز تک کبھی سٹن تجویز کر سکتے ہیں اور سپرد کی سٹن کے مجاہد ہیں۔

اس خاص مقدمہ میں چونکہ لاء والی کا عدم کر کے دو سرے بلاس ہزار سر نو حقیقات کا حکم دینا باعث طوالت قرار دیا گیا اس لیے ہم تجویز کرتے ہیں کہ ناظم عداوت سٹن حسب نشانہ دفعہ ۵۰۰ سپرد کی کر کے ناظم غیر مجاز کی ہے قبول کر لے اور اگر نقل مقدمہ بصیغہ تصحیح وصول ہوئی ہے اس کو سپرد کی قرار دے۔

نوٹ: سینا شکاری ہیں اس تجویز کی ایک نقل بھی جائے تا وہاں سے کٹی نہیں جاتا

نگرانی فوجداری

بلندہ

نمبر مقدمہ ۱۸۱ اسٹلٹ منفصلہ ۱۸۱ اسٹلٹ منفصلہ ۱۸۱ اسٹلٹ  
باجلاس عالیجناب قی ام اب کمال اللہ لہ پنا دہ کمال سے میر سٹریٹ لایمیر مجلس عالیجناب  
مولوی محمد حیدر الحق و صاحب کن

نگرانی خواہ

سرکار عالی فوجداری

نگرانی برائے نگرانی سٹن لاء والی کا عدم کر کے دو سرے بلاس ہزار سر نو حقیقات کا حکم دینا باعث طوالت قرار دیا گیا اس لیے ہم تجویز کرتے ہیں کہ ناظم عداوت سٹن حسب نشانہ دفعہ ۵۰۰ سپرد کی کر کے ناظم غیر مجاز کی ہے قبول کر لے اور اگر نقل مقدمہ بصیغہ تصحیح وصول ہوئی ہے اس کو سپرد کی قرار دے۔



## بنام

ملفوظاتی

علامہ رسول

سپردگی۔ سپردگی ہمہ مندرجہ ذیل سابقہ۔ اختیار سپردگی۔ مقتضات ملایم سپردگی کس  
مبشر شمس کے اجلاس پیش ہونا چاہئے۔ موصوف نقص سپردگی کے تسلیم کر لینے کی ہدایت  
مجموعہ مضامین نو جلدی سرکار عالی صفحات ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۵۰۰۔

تجزیہ جوئی کردہ مبشر شمس درود و تہنیک اور سکنا ایسا اختیار سرکار سے نکلا

مجموعات شمس میں مقدمہ سپرد کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

(۲۶) پاس کو ایسے مقتضات جن میں مندرجہ سابقہ کتابت کو کے زیادہ مندرجہ ذیل

مقصود ہوا ہے مبشر شمس کے اجلاس پر جو جلد ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳

سرکار کا مجاز سپردگی ہوا ان کو کرنا چاہئے۔

(۲۷) ہر نگار سے تحقیقات کا حکم دینا باعث مصلحت و ضرر ہے لہذا

شمس سپردگی کو اگر وہ مصلحت غیر بازی کی ہے حسب اشارہ جلد ۱۰۹ و ۱۱۰

نکار قبول کر کے حسب مضامین کارروائی کرے۔

مقدمہ اگر وہ جاری بنام محمد علی کا سوال دیا گیا۔

مبشر شمس درود و تہنیک نو جلدی نو جلدی مقتضات ملایم سپردگی یا مصلحت و منکر

ذریعہ اس نشان (۲۸۰) مورخہ ۱۳ شہرورد ۱۳۲۳ لاف عدالت عالیہ میں بیکر کو

کس مقدمہ کا مجرم سابق شرافتہ ہوئی کی وجہ سے مقدمہ ہم تقریرات سرکار عالی

تجزیہ مندرجہ مضامین سے اس وقت کی راسخ کیا تاہم جلد ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲

نو جلدی نو مقدمہ سپردگی صورت نگل کیا گیا تھا عدالت موصوفہ نے واپس

کر کے ہدایت دی کہ عدالت ضلع کے سپرد کیا جائے حسب ہدایت عدالت ضلع

کے سپرد کیا گیا عدالت ضلع سے بھی واپس ہو کر ہدایت ہوئی کہ دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲



نمبر ۳۵۵ سلیف مقصد ۲۲ مہر ۲۳ کلاٹ  
 باجلاس عالیجناب فوج والا قدر جنگ بہادر اسکیم کے سرٹرائٹ لاو عالیجناب  
 نظامت جنگیہ و ایم اسکیم لائل بی سرٹرائٹ لاو عالیجناب  
 لاٹھے بالکن صاحب بی کاے ارکان۔

مستغنیث

سرکار عالی

بنام

ہیمپیا  
 شہادت۔ شہادت قلمبند کردہ حالات سپروکتندہ سے گواہ کا عدالت سشن  
 میں انخواف۔ شہادت قلمبند کردہ حالات سپروکتندہ کا قابل داخل ہونا۔ اعتبار ہم  
 اقبال ہمیر پیادہ سپادہ کاپوس کی تعریفیں داخل نہ ہونا۔ ہم سقود قضا ص۔ مہر ۲۵  
 فوجی سرکار عالی دہر ۲۵

تجزیہ جونی کہ حسب قاعدہ ہمیر و فوجی سرکار شہادت  
 گواہ عدالت سپروکتندہ قلمبند کی گواہی گواہ قلمبند سشن  
 میں لکھائی ہوئی شہادت سلسلہ کی تائید ہوئی ہو قابل  
 اذغال شہادت ہے۔

از عالیجناب فوج والا قدر جنگ بہادر اسکیم لائل بی سرٹرائٹ لاو عالیجناب  
 دا کاؤن کس پیادہ کی عدالت حاصل کاپوس کی تعریفیں ہمیر و فوجی  
 اقبال ہمیر و فوجی سپادہ کاپوس کی تائید ہوئی ہو قابل  
 کو قابل سپروکتندہ ہمیر و فوجی سپادہ کاپوس کی تائید ہوئی ہو قابل  
 ہر طرح قابل داخل ہے۔

۱۶۱۱ مہر ۲۵ فوجی سرکار عالی دہر ۲۵

فوجی سرکار عالی دہر ۲۵ فوجی سرکار عالی دہر ۲۵ فوجی سرکار عالی دہر ۲۵  
 ہمیر و فوجی سپادہ کاپوس کی تائید ہوئی ہو قابل

فوجداری کی رو سے راست عدالت سشن میں سپرد وخت نامہ سب سے عینک عدالت  
سشن سنبھالیں کر دیا ہے تو عدالت عالیہ کے سپرد کیا جائے لہذا حسب  
محکمہ گائی میں یہ مقدمہ درج ہے۔

سید احمد  
نامہ  
فوجداری

حکومت عالیہ تمام عدالت متفقہ سے سبیل فیصلہ صادر فرمایا۔  
نواب نظامت جنگ بہادر (نواب حاکم الدہ) و لہیا در میر مجلس متفق الرائی  
اس مقدمہ میں لازم پر سزا کا الزام ہے اور یہ سزا باقی البتہ تا دم دوم نے ان زیاد سزا  
کے واسطے عدالت سشن میں سپرد کیا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں جو میر کی سشن کا طریقہ ہے  
یہ بھی قابل تو ہے کہ تا دم دوم مجاز سپرد کی سشن نہیں ہے تا وقتیکہ ایسا اختیار خاص  
ظہر کرے کہ اس سے عطا ہو رہا ہے ایسے ہی ایک مقدمہ آگیا پاری نامہ محمد علی نسب  
باز سزا کے خلاف عدالت سشن میں سپرد کیا ہے کہ اس کو تحقیقات کا حکم دینے سے  
طوالت اور غرائی کا اندیشہ ہے اسلئے عدالت سشن کو حکم دیا جائے کہ حسب ارادہ  
غالبہ فوجداری سپرد کی کو گودہ ناظم فوجداری کی ہر قبول کرے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ غرا  
اگر عدالت سشن میں سپرد کیا تھا اس عدالت سے طوالت کی کسب دفعہ عدالت  
ضلع میں چھوڑا جائے۔

عدالت ضلع سے ادا کو دفعہ ۲۸ میں اعلیٰ سپرد کیا افسوس ہے کہ اس مقدمہ میں  
ضروری کارروائی اور مناسب طوالت ہوئی اور ایک بدنام صورت اس مقدمہ میں پیدا ہوئی  
پولس کو چاہئے کہ ایسے مقدمات جن میں سزا یا بالی سابق کو ثابت کر کے زیادہ سزا ملانی مقصود  
ہو انکو ایسے مجسٹریٹ کے پاس جملان کرے جو عدالت سشن میں سپرد کرنے کا مجاز ہو گودہ  
حسب دفعہ ۲۸ (۲۸) بعد تحقیقات مقدمہ کو عدالت سشن میں سپرد کرے۔  
بحالت موجودہ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ عدالت سشن میں سپرد کر کے عدالت ۵۰۰ روپے کی  
کو قبول کرے کہ حسب ضابطہ تجویز کرے۔

تصویح فوجداری  
جسٹس کاظم

10/10/10

تلا ہر کیا ہے کہ مقتول ایک ایسی گیت گاد ہا تھا جس میں کسی صورت اور مرد کے مابین تعلق کا ذکر تھا یہ سن کر مگر مضمون سے اُس پر تلوار سے چلا گیا اور تلوار چلتے ہی گواہ ۱۰۰ ہاں سے قرار ہو گیا برخلاف اس بیان کے کہ اس لڑکے نے سیشن میں لاعلمی تلوار کی ستا اور پولیس نے اثر سے پہلے بیان میں مادیوں واقعات کا تلا ہر کرنا باور کھانا چاہتا ہے کہ ہم کو طرز بیان اور تفصیل واقعات کے لحاظ سے اس کا پہلا بیان سچا اور بعد کا بیان جھوٹا معلوم تھا ہر اس گواہ کے علاوہ سنجو کی شہادت بھی اس سبب سے اس شخص کے متعلق متعجب مضمون یہ اعتراض ہوا ہے کہ چونکہ گواہ کا زیادہ سچا سوچنے سے اس کو پولیس کا ملامت سمجھنا چاہئے اور جواب ال برہم اور سکے رو برو کیا گیا وہ ناقابل ادخال شہادت ہے لیکن سچائی یا نہ نہیں شیوا سے جواب ال مضمون نے از خود کیا وہ ہر طرح قابل ادخال ہے اقبال کرتے وقت ۱۰۰ لہو لزم حراست میں تھا نہ اس کو یہ باور کر کے کی وجہ تھی کہ سنجو کا ملامت کو قوالی ہے نہ اور نہ ماضی یا وہ کی خدمت پولیس کی خدمت ہے۔

دوسرا امر جو ایک۔ بعد تک لزم کے تحت میں مفید ہو سکتا ہے تھا کہ میں اور کتاب جرم کی نوت  
اشتغال میں ثابت ہوتا۔ لیکن خود لزم کے بیان سے ظاہر ہے کہ اوس سے اس  
واقعہ کے وقت نہیں بلکہ اس کے قبل مقتول کو مقتول کے ساتھ کسی برائے برائی کے ساتھ  
اگر واقعہ صبح بھی ہو تو جو قتل ہو سکتا اور اور کتاب جرم کے درمیان لفظ واقعہ اشتغال  
طبع کے حذر کو ساتھ کر دیتا ہے۔ جرم قتل جو غریبی ثابت ہے۔ لیکن قصاص اس کے  
نہیں ہو سکتا کہ بعض اور رائے اس کی استدعا نہیں کی ہے لہذا

مذموم نہیں بل اراش جرم قتل محمد زین العابدین علیہ السلام کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس قصہ میں مذموم پر اپنی حوریت لے کر آیا اور اس نے اسے قتل کیا۔

سکون  
نام  
سبب

نہ کرنا چاہیے ساقط ہو جاتا ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہو تے ہیں۔  
منہاج نبی سکاڑہ مشرک لیان رام آرمہ صاحب کیل کلر۔

مذہب اصالتاً ماضی۔  
نواب نظامت جنگ بہار نواب ذوالقدر جنگ بہار ارکان متعلق القرائن  
وکیل سرکار نے مقدمہ پیش کیا۔ فیصلہ عدالت سیشن اور زور ہمارے خود کیا گیا۔ ملزم بہیمیا پر  
کا الزام تھا کہ ایک سہارا اور اثبات کیا گیا ہے کہ تاریخ الزام در ملک کلف دن کے بارہ بجے  
اوس نے بہیمیا کو اور اپنی زور کو تلوار سے ہلاک کیا۔ بہیمیا ملزم کے مکان میں کپڑا  
بننے کی غرض سے آیا تھا اور اسی کام میں مصروف تھا اور کچھ گارا تھا۔ جب کہ ملزم  
نے اوس گیت سے مشتعل ہو کر اس کے پرچہ کا وار کیا اس کے گھل گئے بعد جب ملزم  
کی زور چلاتی ہوئی مکان سے باہر چلی تو ملزم نے اس کو بکڑا اور کچھ مکان میں لیگیا  
اور اس کو بھی تلوار سے ایسے زخم لگائے کہ وہ فوت ہو گئی اور کتاب جرم کے بطلادی  
وقت ملزم گرفتار ہوا قبل گرفتاری وہ مکان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس کے ماں کے  
شہد دخل کو سن کر گواہ سبوا اور سبوت گیا تو ملزم نے اوس سے کہا کہ مکان کے اندر  
نہیں آئیں اور یہ بھی کہہ دیا کہ بہیمیا کو اور اپنی زور سے کو اوس نے قتل کیا ہے یہ شکر سمجھو انے  
چامڑی بھاگ کر اطلاع دی اور ملزم کو گرفتار کیا یا گرفتاری کے وقت ملزم کے خیمہ پر ٹھون  
پڑا مکان کے اندر نشین مجروح ہوئی تھیں اندر میں پر خون موجود تھا ملزم نے خون آلودہ  
تلوار بھی لایا بیان کئے کہوئی سے مکانی اور ملزم نے گرفتار ہونے کے بعد تیسرے روز  
اقبال جرم کیا۔

اس اقبال کی تائید دو گواہوں کے بیانات سے ہوتی ہے ایک گواہ رام کھر لڑکا  
ہے جس نے بہیمیا نے قتل کا قہر دیکھا ہے اگرچہ اوسکی عمر بارہ چودہ سال کی تھی لیکن  
اوس کے بیانات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہوشیار لڑکا ہے پہلا بیان  
بڑے بشریت کے سامنے ہوا اس میں تفصیل سے واقعات بیان کئے ہیں اور یہ



اقبال جرم کیا اور مقدمہ ۲۲ مائزہ کو چالان بھی ہوا ملزم نے اپنے اقبال میں صاف طور پر  
ایسا اور ہتھیار کے قتل کر کے سے صاف صاف اقبال کیا ہے اور ملزم نے سر فہرست  
اور میں سے عدالت میں رجوع کیا ہے لیکن بتایا دے سکے اقبال کے مثل میں کافی  
شہادت برز نہیں ہے۔ راجہ گواہ (جس کے بیان کے ٹوہنے سے ثابت ہے کہ اس کی  
حقل پسند گئی کو بھی گئی ہے کہتا ہے کہ اس نے ملزم ہتھیار کو تلوار مار تے دیکھا  
ہاں سے بڑا خوف خزاں ہو گیا۔ لیکن اس نے یہ بھی دیکھا کہ ملزم ایسا کہ کھینچ کر لہا رہا تھا  
گو اس گواہ نے ان واقعات سے عدالت سے ان میں بڑا خلاف اپنے بیان شخصی  
تکملہ ملحق نظر رکھی۔ لیکن عدالت کا شکر ہے کہ اس نے اسے وہ خلاف فیصداری  
اسکی شہادت عدالت سے ملتی بات بالکل یا سہتا اور ہارنی اسے یمن یا تملال  
مذکورہ بالا میں سے گواہ ہر اس سے ابتدا کی نسبت راجہ گواہ کے بیان کی تائید ہوتی ہے  
کہ ایذا ملزم کے مکان سے مارا ہے اور اسے ہلکے ہلکے ہلکے اور ملزم اس کے  
کھینچ کر لہا رہا تھا۔ یہ ملاحظہ ہوا مقدمہ میں شہادت بلایا اور شہادت بلایا  
ہاں سے ملتا تھا نہیں ایک اور گواہ وضع کا پیادہ سوچے ہوئے شہادت بلایا اور ملزم  
پہلے جرم کے بار کتاب کے بعد ملزم نے اقبال پر یہ کہ اسے لیکن عدالت نے اسے  
اس اقبال کو ناقابل ادھال اور غیر موثر قرار دیا۔ یہاں چوں کہ بغیر اس اقبال کو ثابت  
قرار دے جانے کے بھی مقدمہ میں کافی ثبوت ملزم کے خلاف موجود ہے۔ یہاں تاہم  
مقدمہ میں اس قانونی مسئلہ کے تفسیر کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ پس تجلید عدالت بلایا  
عدالت کی مشن کی رائے سے اتفاق ہے کہ ملزم اور ام النبیات قید باشتہادیں ہر نو  
اور یہ نظوری سرکار پر نظر افروز نقطہ۔

ملک انی فیصداری

بایستغفہ

نمبر مقدمہ ۲۲ مائزہ خلاف مقدمہ ۳۰ فیصداری

یاجلاس عالیجناب نواب حاکم الاولیاء و لکھنؤ کے سربراہ لائبریری

☆ غلط معنی میں سمجھا گیا ہے۔



ملا کر  
میں  
میں

گئی گیگاڑیوں سے ایک لاکھ اڑتھ ہزاروں سے ایک دسایہ زخمی یکے بعد دیگرے  
اور ایک فرد زخمی سے کی خیانت کی اور دیوانان سے روپیہ وصول کر لیا۔ لہذا  
نیردھو (۱۶۰۰) سزا دیا گیا۔

ہر دو ملزمین نے ارکان جرم سے انکار کیا باجیٹ بھٹ بھٹ منقطع ہو کر نہ کرنے  
شہادت تائید استغاثہ کو قلعیدہ کر کے اور فرد جرم سے شہادت کے بعد ہر دو ملزمین  
کو رہی کر دیا۔ جسکی ناراضی سے منجانب پٹکار سرکار باجیٹ سرکار یہ اپیل

منجانب سرکار کلیدیان رام آرم صاحب کی کل سرکار۔  
منجانب ملزمین مولوی شہید مشتاق حسین صاحب بشیشور ناتھ صاحب و گلاو۔

حکم ہائے قیام سے سب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔  
نواب ذوالقدر جنگ بہادر (مولوی شہید ذوالقدر الفیاض الدین خان ارکان متفق الزام)  
بہت لائق حکماء و فقیہین سماعت کی گئی واقعات یہ ہیں کہ ملزمین حیدر خان (اور عبدالجبار) نے  
لازم کو قتل کی اطلاع کے مقابل میں چالان : لازم خیانت بخوانہ میں بیان عدالت، آنت  
میں پیش ہوا کہ ال اور ارشیں سے جسکی دریافت اور حفاظت ملزمین کے ذمہ تھی اور  
جن کے ذریعہ سے تفریقہ نے لوگوں کو قرض دیا تھا ملزمین نے بوقت پہنچ نامہ فہرست  
اور ارشیں شریک نہیں کیں۔ ایک دستاویز کی مقدار تفریقہ سورو پیہ  
اور ایک کی پچاس بتائی جاتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ بن اشخاص کی طرف ان کے متعلق  
کاروبار واجب الادا تھا ان سے ملزمین نے ایک سے تیس روپیہ ایک سے عیس  
روپیہ حاصل کئے اور یہ رقم ناجائز طور پر اپنے تصرف میں لائے۔

دسایہ زخمی شہادت میں پیش نہیں ہوئیں بیان یہ ہے کہ ملزمین نے رقوم وصول  
کرنے کے بعد او کو تلف کر دیا۔

حکومت تحت سے مقدمہ پر جرم ثبوت جرم خارج اور ملزمین کو مجسم منسوب جبری  
کیا جہنم ناراضی سے یہ مقدمہ منجانب سرکار پیش ہوا ہے۔



کنین پادشاو

## مستحقان برای

نگارخانه

نواب غایت علی

تمام  
مستقیم

طرقانی

نقص امن کا ردی نقص امن میں بطور خود پولس کی مداخلت پولس کی غلطی کی اصلاح کا طریقہ - اختیار عدالت - اختیار عدالت جا کر دفترازہ کے محال آئندہ کے نسبت اختیار سماعت انظم ضلع - لکڑانی - اصلاح غلطی - مجروحہ منالہ فریدلاری سرکار عالی دفعہ ۱۲۸ -

تجربہ کر سکتی کہ دایا پس کو بطور نقد یا کاغذ متنازعہ پر جسے تسلیم ہو سکے  
 لغوی اس کا پیشہ ہوا غفلت کہیں چاہئے کہ غلطی سے اس میں غلطی کیا  
 تو بشریٹ کو چاہئے کہ اس کو کم سے کم کہ وہ جائداد اس غلطی کے حوالہ  
 کرے جو قبضہ سے مل گئی تھی اور اگر دوسری یہ ظاہر نہ کر سکے کہ اس وقت  
 کس طریق کا قبضہ تھا تو بشریٹ کو چاہئے کہ بطور سرسری تحقیق اس کے  
 جائداد اس طریق کو دلا دے کہ قبضہ میں ناقابل غفلت غلطی سے اس پر ہو۔

(۷) حالات کو زیرِ غور نہ کرنا اور فیصلہ کی سزا کا عالمی نیک انداز کے حامل آنے والے کے ہر ایک حکم پر اپنے کما افتیا حاصل نہیں ہے۔

دوسرا نظم خلیج کو کاسدائی نقصان میں لکھائی کی مستانہ اعتبار میں ہے

(۴) عدالت عالیہ سے ایصف اللہ کی تصوف حیات گرائی جنہاں کی غلطی کی

اس طرح کہیں سکتی ہے۔ بلا ادراک کی قیمت حقائق کے غلطیوں کی پوری اطلاع

گفتند بلاخری تجویز مریضی غلام اسماعیل صاحب قلم و الدب شریف طبرستان در روز ۱۲۳۳ است مشمول که گمانی منتهی  
شفا حاصل کردیم که گمانی زیاد کو حق حاصل ہے۔

سکونت  
تمام  
جہانگیر

پنجمہ گئے گواہوں سے ہماری رائے میں تاویزات کا وجود پایا جاتا ہے اور  
اس امر کا بھی پتہ ملتا ہے کہ گواہین نے انکو شریک قبرست نہیں کیا اس کے بعد انکو  
بھی پیش ہوئے ہیں جنہوں نے انہیں تاویزات کے ذریعہ سے توفیق سے روپیہ  
قرض لیا تھا اور جن سے موتیوں نے بعد ازاں رقم ناجائز طریقہ پر وصول کی۔  
پس ابتدائے عدالت ماتحت نے ہم طوریہ الزام کو باوی النظمیں ثابت قرار دیکر  
جرم بمقابلہ گواہین مرتب کی۔ مگر گواہین نے اپنی معافی میں کسی قسم کی شہادت پیش ہی  
نہیں کی اور نہ گواہان دستغائب پر جرح کر دی۔ اس تقدیر میں بظاہر اخراج مقدمہ کی وجہ  
نہیں معلوم ہوتی تھی مگر عدالت ماتحت نے بعد سماعت بحث نہ صرف شہادت استغاثہ  
بلکہ بعض غیر ضروری اور غیر متعلق امور پر جرح و قطع کرنے کے بعد شہادت شمولہ شل  
نالاکی قرار دیا اور گواہین کو بری کیا۔  
ہماری رائے میں عدالت نے شہادت کا موازنہ کرنے میں غلطی کی ہے یہ یاد رکھنا  
چاہئے کہ گواہین کو گواہی کے لازم میں اور افہامی شہادت کے نشانے کی پوری  
کوشش کی ہوگی اور انکا شہادت معافی باوجود عطا سے موقع پیش ہو کر نا نہایت غور  
کے قابل ہے۔

استغاثہ کی تائید میں جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ ہماری رائے میں یہود وجہ  
ثبوت جرم کے واسطے کافی ہے لہذا

مکمل ہوا کہ  
مراقبہ منظور۔ مزین ڈو دو سال قید یا مشقت میں بسر کریں نقد۔  
نگرانی فوجداری  
بلکہ حقیقت

بہر مقدمہ ۱۲۳۳ھ تصدیق منصفہ سر آبان ۱۲۳۳ھ  
پاجا سرائی نائب اب نظامت خدیوہ دارم اسٹیل ایل بی سیرٹاریٹ لا  
وکیلیناب مولوی سید یحیٰ صاحب بلگرامی بی ایسٹریکلن



اس کا احتمال ہے کہ اس کا استاد کو سے اور فقیرین سے جو اس کو تہذیب کی دگر دی مشاغل  
کو سے اس کو باغذیب سے یا شر و مضطربہ و دلاویں اور آئینہ بھی شر و بترتیب  
پیدا ہے یہ سب و اشخاص متبرک کو سے بشرط کمال فی اس کا احتمال ہے۔

اس حکم کی نافرمانی سے نہایت تعجب و حیرت تو باری خلق میں گہرائی  
پیش ہوئی اور یہ بڑی بے شمار احادیث و نامہ اعمال منع سے بتگودری گہرائی  
یہ حکم صادر کیا کہ شیعہ سے انحراف کر کے کافر کی طرف کو حق مائل ہے۔

تجزیہ حالات خلع کی ناوضی سے جناب مستنار علیہ السلام و العالیہ میں یہ  
نگاہی باں غنہ پیش ہوئی کہ حالات خلع کو کوئی اختیار و سماعت نکلانی نہ تھا  
اور بلحاظ روایہ و حکم حالات خلع خلاف قانون ہے۔

منہا نبی اگر انشاء اللہ کیشور اور صاحب کمال  
منہا نبی اگر انشاء اللہ کیشور اور صاحب کمال  
کلام ماہرہ کمال ہے حسب ذیل ہے

نواز بنظامت جنگیاد را مولوی مستید اعظم صاحب بگلرامی ارکان تفتیشی الزام  
اس مقدمہ میں پولس کی غلط کارروائی کی وجہ سے جو عیدیں ملتے ہوئے ہیں پولس نے اس  
دعوت آئینہ کے شر کو چمکے متعلق انھیں اس کا اندیشہ تھا البتہ خود فروخت کر کے پولس  
چلے گئے پاس اور اس کی قیمت جمع کرادی اور اس واقعہ کی اطلاع قیامیہ واسطہ نشان مودرنہ  
عدالت کو دی۔ عدالت نے اس قبیل سے کفایت اس کا اندیشہ پولس کی کارروائی کے  
بعد اگر وہ غلط تھی یا بانی نہیں رہا۔ جس پر قصہ ہر تحقیقات قبضہ غیر ضروری یہ خیال کی اور  
یکے بعد اگر اس بھی اگر انھیں اس کا انتقال ہے تو اس کا استدلال کیا جائے اور شرع کی قیمت  
اس شخص کو دیا۔ نتیجہ عدالت عوام سے ڈگری حاصل کرے بلکہ عدالت نے حکم لکھا  
تھا لیکن اس پر بھی اضافہ کیا کہ آئینہ بھی شرع بہ ترتیب پختہ اس پر چھوڑا  
مستبر کرے اس حکم کی نہ ضرورت تھی اور نہ وہ قرین مصلحت تھا نہ مطابق مصالحہ عیب  
بجسٹس کی تجویز کی تکرار کی تاہم منسلح کے پاس کی گئی تو انہوں نے اس کی سماعت کر لیا

ہایت محقق ہے اس کے بعد در مقدمہ کا مختصر پتہ لکھ کر کے گواہوں پر پڑاتی رہتا ہے اور  
یہ شہادت ظاہر ہے کہ اس عدم ثبوت کی ضرورت میں حدود سے نرا کے واسطے سے  
نہیں ہے سو اس کے تینا مسکی شہادت بھی قابل پروردہ نہیں معاذ ہو تو یہ  
کہا جاتا ہے کہ قفل مستدق کا لازم ہے پھر سے تو ڈاکھ لکھنا میں لکھا ہے کہ  
ظاہر نہیں ہے پس جرم بھی ثابت نہیں ہے تو سب لکھنا یا سابق کی شہادت۔ یہ لکھنا  
مفید توجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

ایک استوائی کی نسبت ہم اشارہ کرنا مناسب خیال کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے  
کاغذ پر غور کیا ہماری دوسری اُن مقدمات کا بھی جن میں عدالت ماتحت سے معاذ  
از دیاد سنرا کی ہاے عدی ہے عدالت سٹن میں مثل دیگر مقدمات قابل سماعت  
عدالت معروف باضابطہ طریقہ پر سپرد ہونا لازمی ہے جو ہر مقدمہ میں پیش کرنے پر توجہ  
اُن قواعد کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے جو اس قسم کے مقدمات کے بارے میں قانون  
میں مقرر ہیں یعنی اگر لازم بعد شہادت سے جرم کے ارتکاب سے انکار کیا  
عدالت سٹن میں تمام شہادت ہر تائید الزام عدالت ابتدائی کو پیش ہونی چاہیے  
ہونی چاہیے یہ کہ مقدمہ ۹۷۲ ضابطہ فوجداری اس دفعہ میں کوئی فرق عام تھا۔ اس کا اہل  
تجزیہ عدالت سٹن اور عدالت مقدمات میں بلغرض از دیاد و سزا عدالت سٹن میں بھیجے جائیں نہیں  
لکھا گیا ہے۔

ہر کیفیت اس مقدمہ میں چونکہ ہماری رائے میں جرم سے متبادل لازم ثابت نہیں ہے  
معین تکمیل ضابطہ کیلئے واپس بھیجے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی وہ کافائدہ لازم کر دیا  
جاتا ہے ابتدا

حکم ہدایہ

مقدمہ کی بلوغت و ثبوت جرم بری کیا گیا۔  
قواب مقامات جنگیہ در کین سزا ملنے کی جانب سے کوئی دلیل نہیں ہے عدالت  
مراغہ جو اس لئے پیش نہیں کیا گیا ہے سرسری میں اس سے ہم نے شہادت

سوقہ شہادت بلکہ مال - شہادت خبر غرض اہمات مال - مال بآمدہ کا بلحاظ قیمت  
 لازم کی حیثیت - شہادہ ہوا - سپردگی - سپردگی رہنما کے سزا یا پی سا بقہ - سپردگی بلکہ  
 شہادہ خبر غرض از ہوا - سزا - خدا بکار روانی عدالت مشن - مجموعہ مف بطر فوجہ دار ی  
 سرکار عالی اردن ۱۲۹۹

تجزیہ جوئی کردا جب حدیث متواتر شہادت مال کی بکریستیت  
 کے کوئی شہادت مجدد نہ ہو مال بآمدہ بلحاظ قیمت کلیم  
 کی حیثیت سے فائدہ نہ ہو تو محض شہادت بلکہ مال کی بنا پر تجزیہ  
 جم سرکار عالی اردن ۱۲۹۹

۱۲۹۹ جب در منزل اب سابقہ خبر از یاد سزا عدالت مشن پر  
 کیا جائے تو عدالت مشن کو سب دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی  
 عدالت مشن میں تمام شہادت استناد جم عدالت سپرد کنند میں پیش  
 تھی پھر قلمبند ہوئی ہاں بکریستیت شہادت محض روٹا مشن  
 تجزیہ سزا خلاف قانون ہے۔

حالات تعدد تجزیہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

لزم اصالت حاضر -  
 متناہات طرفہ علیہ شہادت بلکہ مال بآمدہ کا بلحاظ قیمت کلیم  
 نواب ذوالقادر علیہ شہادت بلکہ مال بآمدہ کا بلحاظ قیمت کلیم  
 شہادہ خبر غرض از ہوا - سزا - خدا بکار روانی عدالت مشن - مجموعہ مف بطر فوجہ دار ی  
 سرکار عالی اردن ۱۲۹۹



طوبی  
نام  
سورنامی

اس امر کا اظہار بھی اس موقع پر مناسب خیال کرتے ہیں کہ پولیس اور عدالت دونوں کا پیش  
ہے کہ محض سزا دہی سابق کی وجہ سے یہ قیاس نہ کریں کہ لازم ہے لازم یہ مدیانت کا حصول  
اور کتاب کیا ہوگا بلکہ اہم حال ملکہ کیا جائے۔ اس کے متعلق کامل شہادت پولیس کی  
بابت سے پیش ہوئی چاہئے اور عدالت کو اس کے لٹل سے تجویز کرنی چاہئے۔

حکم ہوا کہ  
مرافقہ منظور۔ لازم مرافقہ ٹریڈی ولد رام ریڈی ہی بھی کیا گیا تھا

نہروندہ ۱۱۰۳۳۳ مرافقہ نوجوانی منقطع ۳۲۳۳۳  
اجلاس عالیجناب صاحب عالم الدولہ ہارداچیم۔ اسے پیر سٹریٹ لائبریرس عالیجناب  
ملک الملک صاحب بی بی کے مکان

مرافقہ

لڑ

نام

مستند

سیدہ اعلیٰ

مرافقہ

مقامات مجراء۔ لازم کمال کو بغیر فروخت ہوا اگر اس کو بہن کے نہ رہیں گا  
خود تصرف کر لیں فرو قرار داد جسم۔ سزا۔ مرافقہ مجندہ کی گئی۔ ہر لڑکے مجندہ کے  
جہلت لینے کا اثر بھی مندرجہ۔

تجویز ہوئی کہ دایہ ہر لڑکے مستیشن کا مال ہے بلکہ مال کو  
قیمت مستیشن کو لادگی سے گئی۔ لیکن مال کو گرونگ کر کم کو اپنے  
میں دھکی لیا لیکن فرو قرار داد جسم علی بیل بدل جسم دغا  
خوات مجراء کی مناجی گئی ہے۔

مرافقہ نامنی تجویز ہوئی میر عبد علی خان صاحب انظم دوم عدالت نوجوانی ولد محمد علی شہر دکن  
مشورہ لڑکے ایک جہت قید با مشقت میں ہے۔

تاکہ الزام اور چٹا سون پر بلوغت خاص تو یہ کی۔ الزام یہ ہے کہ ملزم نے بتایا کہ ۲۴ مارچ ۱۸۸۳ء کو  
 سائریڈی کے مکان کا قتل توڑ کر ایک منہ بولی میں پندرہ روپے تھے اور ایک  
 سرخ سنائی اور کچھ پارہ غنیمت قیمت کا سونگیا ۵۰ مارچ ۱۸۸۳ء کو اپنے طاقتور  
 کے مدد سے عدالت میں لگتا رہا اور ۲۰ مارچ ۱۸۸۳ء کو چھوٹے کل مال اور کی لٹا دی  
 سے یاد ہوا میں سونگی شہادت دیتے مطلق موجود نہیں ہے بلکہ مال کی شہادت  
 چٹا سونگیا اور چٹا کے بیانات سے ہم پر چٹا کی گئی ہے فحاشی مال کی شہادت بخیر بیان  
 مدعی اور کوئی نہیں ہے مال چٹا غنیمت الیہ نہیں ہے کہ غنیمت کی استطاعت سے بڑھ کر  
 سہا ہائے ان حالات میں ہونے کی شہادت خاص قہر کے قابل ہو جاتی ہے اور  
 اس پر مقدمہ کا دار و مدار ہے چٹا تک ہم نے خود کیا وہ قابل اطمینان نہیں ہے غنیمت  
 کا شواہد کے لئے سے یاد ہو تا ہر کیا گیا ہے لیکن ایسے کوئی واقعات ظاہر نہیں ہو  
 جن سے یاد کیا ماسکے کہ غنیمت سے اس مقام کی لٹا دی کی تھی یا درپس غنیمت کی  
 لٹا تھا تو کیا اس امر کی ملاحظہ نہیں کی کہ شہادت کا اطمینان نہیں ہو سکتا کہ غنیمت ہی کی  
 لٹا دی سے مال زیادہ ہوا اور سوا مر قابل تو یہ ہے کہ جس فعل کا توڑ اچانک ہوا ہے  
 اس کے مطلق ایک چٹا میں یہ بیان ہے کہ مجھ کو اس میں سے چٹا سے ظاہر ہوئے ہے کہ تو  
 نہیں کیا اور مدد سے چٹا میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ مدعی نے بیان کیا کہ جب وہ مکان کو  
 دیا تو اگر وہ کچھ لٹا نقل لائے تو مدد پر لگا ہوا تھا جسے یاد کی مال کی شہادت کی جو حالت  
 غنیمت کے خلاف کوئی اور شہادت موجود نہیں ہے غنیمت کے خلاف قیاس غالب  
 بھی پہلا ہو سکتا تو ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ شہادت تا یہ الزام سے اس کا قہر غنیمت کے  
 نسبت کافی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جب وہ ہو تو مثل مجوز نہیں کیا جاسکتی اس مقدمہ  
 میں یہ بھی ایک نقص ہے کہ جو ہرگز ایسا ہی سابق جب مقدمہ نمبر ۱۸۹۰ء حالت میں  
 میں تھا تو اس حالت سے کوئی شہادت ظاہر نہیں کی جیسا کہ مشن کے مقدمات میں کیا  
 جاسکتا بلکہ مرثیہ میں مرثیہ حالت تحت یہ ہے بلکہ سزا یا بی سزا چٹا یا درپس کی حیرت  
 کر دی ہے چٹا میں ہے ان جگہ سے یہ چٹا کے قابل غنیمت خیال کر سکتے ہیں اور

مرثیہ  
 چٹا



۱۲۔ سزا سے جو نہ وہ ایک ہفتہ قید بلا مشقت کم ہے۔ اگر طرز سزا  
بیگت کر رہا نہ ہو گئی ہو تو ضرور از دیا و سزا۔ کسے  
نقل پر صیغہ گزانی سے رکھائی۔

واقعات یہ ہیں کہ مساؤں کا طریقہ کے مقابلہ میں تین الزامات کے بالائے  
لکھتہ قزیرات سہ کارہ مالی جو کاد قوع بارہ مہینے کے اندر ہوا تھا اس بیان سے  
پیش ہوئے کہ طرز سے نے شرف بل و دعا علی، انگریزی سے مال ہوئے کی طرف  
سے لکھی اور اس سے میں کہ دیا حالت تحت میں ان تینوں الزامات کی تحقیقات  
کجائی میں آئی۔ طرز نے جواب میں بیان کیا کہ جن تمام سے نے تیس ہفتوں  
فرخت اختیار دے تھے اور ان کی قیمت بغیر وقت اور کو لاگتی ہے اور  
میں بھادوں انھیں کی خواہش پر جنہوں نے اور انھیں کو خرید کیا تھا۔ میں نے  
وہ اختیار پہر میں کر اسے میں۔  
دالت نے باوجود شہادت الزام منسوب کو ثابت قرار دیکر ایک ہفتہ قید بلا مشقت  
کی سزا تجویز کی جس کی ناراضی سے منجانب طرز یہ اپیل پیش ہوا۔

طرز صاحب الٹا حاضر۔  
منجانب مستفیض مرافقہ علیہ برہم کی میر خان صاحب وکیل سرکار  
حکام الہیہ مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر کیا۔

۱۔ اے بالکل صاحب دکن۔ طرز کی نسبت دالت مرافقہ منسلک علی سبیل البیل الزامات  
ذمائیہات مجرمانہ کی فرد جرم متا کر اور ایک ہفتہ قید بلا مشقت کی سزا دی ہے۔ جس کی  
ناراضی سے وہ مرافقہ کرتی ہے طرز کی نسبت مجبوری ثابت ہے کہ وہ مختلف مستفیضوں ہی  
ال قیدی علی الترتیب سے دیکھ دیکھ کر کہ وہ اور ان اعمال کو کر اور اس کی قیمت مستفیضوں  
کو لا دینی طرز کے خلاف شہادت سے ثابت ہے کہ اس نے ان کے اور ان کی قیمت  
مستفیضوں کو لا دینے کی بلکہ ان مختلف انھیں کے اس مختلف قوم میں کر دیکھ کر رقم اپنے  
صرف میں لائی۔ ایسی صورت میں بطرح فرد جرم قائم کی گئی ہے۔ اور طرز کو سزا

سرکار کا  
نام  
ہیکلا

ماہیت قائمہ مستفیث کے مکان میں موجود ہونا اور مضمون اس کا کافہ میں  
رکھا جاتا ہا اور کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اندہ طرف کے متعلق یہ رائے ظاہر کی جی  
کہ لکڑاں واقعہ کی کوئی اصلیت ہوتی تو ضرور کوئی ظروف ہر اندک کر کے ہائے اور لکڑ  
لیجائے نہایت ہو گیا ہے کہ فلہ اور ارضی کی حقیقت عرصے سے متنازعہ فیہ رہی ہے چنانچہ طرف  
مند از ہیکلا نے اپنے استفساری بیان میں لکھا ہے کہ گیارہ کھنڈی دس میں دہان اور دو  
گیارہ ڈی مساقہ ہوا کے مکان میں خود رکھا تھا اور بعض گواہوں کے بیان سے پتا چلا ہے  
کہ شخص دیکھنے کی سیری کا کام کرتا تھا۔ ان تعلقات سے صدر عدالت نے نتیجہ یہ  
خاموش ہے کہ اگر فلہ لیجا یا ثابت قرار دیا جائے تب بھی اس پر سرقہ کی تعریف صادر نہیں  
آئی کیونکہ بدیتی سے مال منتقل نہیں کیا گیا۔ لڑ میں کو اپنی ذاتی نہ کوئی خود ہوش کسی نہ بدیتی  
تھی۔ مامو اور ماوس کے غمار کے حکم کی تعمیل کرتے تھے ۳۴ جن میں کی نسبت جرم  
داخلت ہوا چنانچہ شہادت سے قابل الطینان طود پر ثابت ہوا۔ اور ان کی سزا صدر  
عدالت نے بحال رکھی ہے۔ اور جن کی نسبت شبہ باقی رہا اور ان کو بری کر دیا ہے  
ہم نے نو د اور نو د اور نو د کیا دیکھنی اور مستفیث کے باہمی تعلقات کے لحاظ سے  
ہم کو اس امر کے متعلق شبہ ہے کہ اور جن میں نے نہایت جرم داخلت کی۔ داخلت ہوا  
کی تعریف میں جو دفعہ ۳۴ میں کی گئی ہے یہ بتا دیا گیا ہے کہ اس نیت سے داخل  
ہوا ضرور ہے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے شخص کی تحریف یا توہین کی جائے  
یا اس کو بے ہوش ہو جائے جو قابض ہو یا قابض کی اجازت سے وہاں ٹھہرا ہو۔ ان صورتوں  
میں سے کسی صورت میں ان میں کافل لیجا نہایت داخل نہیں ہوتا۔ اگر وہ تعلقات  
زہنے جو اب بیان کئے گئے ہیں تو ضرور لڑ میں کی نسبت ایسی نیت باور کی جاتی۔ مگر  
موجودہ حالت میں وہ ثابت شدہ ہے اس وجہ سے ہم صدر عدالت کی تجویز کو قابل بحالی  
خیال کرتے ہیں۔

اور مراد نامعلوم کرنے ہیں۔  
انہی دو القہر جنگ بیاورد کن۔ بلکہ کو اتفاق ہے۔

مکتبہ  
نام

ہر نیشہ کی جہم کا رتبہ ہو یا کسی شے کی خفیت یا تہ کی  
جاؤ یا اور کوئی پہنچے جو بعض ہوتا ہے کہ امانت سے دان ہوا  
نہا ہوا اہل ہوتا ہے کیا جائے عالم نہیں ہو سکتا۔  
اعراض و مقصد ہلکے سیدھے ہونے چاہئے۔  
میں جانب نزل مقرر کیا ان رام آرم صاحب وکیل سبر کار۔

نواب نظامت جنگ بہادر کنہ صدر عدالت صوبہ دہلی کی مصدرہ و نوجوانات  
کی نامہ نامی سے ہا ہارت سرکار مرافعہ پیش ہے۔ عدالت فلسفے طرین بلط پیکیا دستا  
دیکھا کہ بھی قبول ہوا شخاص کے جوہر قرار دیکر ایک ایک سال قید با مشقت کی سزا دی  
تھی۔ لیکن صدر عدالت نے اس خیال سے کہ ان کی نسبت بدیتی سے مال لینا ثابت  
نہیں ہے۔ اور ان کو بری کر دیا۔

واقعات مقدمہ میں کہ مستفیض مای ریڈی ویک کے علاقہ میں گماشتہ مالی  
کو توالی تھا۔ دیکھ کہ عدالت کے ہمسایہ کو یہ نے اسکو ملکہ کر دیا اور ان دونوں میں  
ارضی اور قلمی اور مویشی و مکان وغیرہ کی جائیداد میں جس کا ثبوت سرکاری دفاتر  
میں موجود ہے۔ غرض ان تعلقات کی وجہ سے وہ حالت پیدا ہوئی جس کی نسبت  
مستفیض نے استغاثہ پیش کیا ہے۔ اس بیان یہ ہے کہ انصاف و شلگن میں ہر گز  
وقت طرین اس کے مکان میں بیٹری لگا کر اقدارے۔ اور اس کو پکڑ لیا اور مجرمین  
سے قلم اور نقد رقم جو دامن میں رکھی ہوئی تھی۔ اور لچر ماروں مکہ انگریزی برادری و سوبر و پیہ  
کے موتی لے گئے۔ اور ان چیزوں کے علاوہ بڑے ظرو و مسی و برنگی جو  
مکان میں تھے وہ بھی کچاچہ میں لٹل کر لے گئے۔ عدالت ابتدائی نے ان واقعات کو  
طرین کے خلاف تاج قرار دیا ہے۔ صدر عدالت نے روپیہ قلم میں موجود ہوا اخطاف  
تباس قصہ کیا ہے اور خود مستفیض کے اس بیان سے کہ اس نے قبل از قیل خبر سکر  
تھی نہ ہوا وغیرہ کو خوف کی وجہ سے ظنہ کر دیا تھا۔ نتیجہ نکال ہے۔ کہ یہی نتیجہ

کشی  
نیم  
سرکاری

اور جہاں بھی کیا جاسکیگا۔ پھر وہ سقون مندرجہ ذیل لاری نہیں ہے۔  
انہیں ان کے لئے پختہ ضرورتیں ہیں۔

مراغہ اصالتاً حاضر۔  
مراغہ علیہ کی جانب سے مسٹر کلیان رام امر صاحب وکیل سرکار۔  
نواب نظامت جنگ سہادر رکن۔ رونا و مٹھہ پر غور کیا گیا۔ اور غرضات مراغہ  
ملاحظہ کئے گئے۔ طرز مراغہ پر الزام یہ ہے کہ وہ مخصوص کمال اقسام طرول و پادہ جو مسروقہ  
کہا جاتا ہے۔ اسکی نظامت سے برآمد ہوا مال طرز سر پر بانٹے ہوئے تھا اور طرف  
اوس نے ایک پار دی گئے پاس تانبہ کے مساویہ میں رکھائے تھے۔ جن اشیا کی شناخت  
مالکوں نے کی ہے اور شناخت نظامت قابل اطمینان ہے چونکہ الزام بحیثیت مجموعی مسوقہ  
بال مسوقہ کو کہنے کا ثابت ہے۔ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے درجہ کمال بحیثیت ناظم  
فلسفہ کام کرتے تھے۔ سزا بالی سابقہ کے لحاظ سے از یاد مندر کی ضرورت خیال کی سزا بالی  
سابقہ السیریشن سلیپ یا انڈر لاج رجسٹر کے پیش کرنے سے ثابت نہیں کی گئی محض لازم سا ادا کیا  
جو سوال کے جواب میں ہوا ہے کافی خیال کیا گیا ہے۔ اور قانونی فرقہ کذاخت ہو چکی ہے کہ جب  
رقم ۲۲ ضابطہ نو بدلی نہیں دئی۔ فرقہ ادا جرم میں سزا بالی سابقہ کا اندراج سے صراحت  
ضروری نہیں کیا گیا۔ اس قانونی حق کی نسبت وکیل سرکار بیان کرتے ہیں کہ چونکہ طرز نے  
اقبال سزا بالی سابقہ سے کر لیا ہے۔ لہذا اس شخص کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا جو مضمر بقدر  
سمجھا جائے۔ مگر ہم کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ ایک قانونی لازمہ کے ذریعہ کا انہماک  
ملک ہو مفید طرز سمجھا گیا۔ اسوجہم سزا بالی سابقہ سے قطع نظر کہ جسے سزا تجویز کرنا  
قرین انصاف خیال کرتے ہیں۔ عدالت ماتحت نے ایک اور بھی غلطی کی ہے وہ یہ  
کہ جو قید بصورت عدم ادا جرم تجویز کی ہے وہ ایک سال ہے جو مسوقہ کی انتہائی قید کے  
ایک سرج سے زیادہ ادا جس وجہ سے قانوناً جائز ہے وہ عدم تنزیات سرکار عالی ملک  
بھی ہم قابل اصل میں جاتے ہیں۔  
لحاظ حالات یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سرقہ کی یہی سزا دی جائے جہاں کی سزا کی





۱۰۹  
۱۰۹  
۱۰۹

مراغہ علیہ

نام

سرکار عالی بذریعہ کمیشن داسس

ر. ۳ - شہادت ۱۱ اعتبار قیادت

تجویز ہوئی کہ ببذریعہ بیان مستفیض کے دفع سہ لکھائی پت  
دہا ہوا ہے بات برائے دکلوم پیکر آئیں لایہ پیکر دہا  
۱۰۹ نہیں کیا جاسکتا کہ لوم نے ان چیزوں کا سرفہ کیا چکا۔

پولس صحت کارروائی نے زیر دفعہ ۲۲۲ تقریرات سرکار عالی ایک چالان  
عدالت نوعداری بلکہ میں اس بیان سے پیش کیا کہ مستفیض کمیشن داس کے  
بارجہ بات جو دلیل کی کھینچی گئی ہے سرفہ ہوئے مستفیض اکی تامل میں معصوم  
تھا کہ بتایا ۱۲ تیر لاکھ لاف لوم کے بسم پر منجملہ بارجہ بات مسوقہ کے معنی  
غیر ویکھ کر شناخت کیا اور لوم کو انفرڈ لیس کر دیا اب تنہا شدہ ہے  
کہ لوم کو سزا دیا ہوا مال بچے لے۔

لوم نے جواب استفساری میں یہ بیان کیا کہ میں ہر اونیوں بلکہ مستفیض نے  
خود مجھے یہ کپڑے دے دیا تھا اور مجھ سے اور کہ کاچلہ ملائی لیا تھا اور یہی بیان  
کیا کہ اس وقت گرفتاری داسکوٹ نہیں۔ دعویٰ برآمد شدہ ہونا ہوا تھا۔  
جسٹریٹ نے گواہان تاہد استغاثہ پر عبور سے کہ لوم کی نسبت راجھین  
کی جکی ناراضی سے یہ اپیل پیش ہوا۔

منجانب مراغہ مولوی مرزا محمد عمر صاحب وکیل۔  
منجانب مراغہ علیہ مولوی محمد کبیر علی صاحب وکیل۔  
حکام کا یہ مقام نے صب فیمل فیصلہ صادر فرمایا۔

مراغہ داراج فیصلہ مولوی محمد اسد صاحب عالم دوم عدالت نوعداری بلکہ سرفہ ۲۲۲ سرفہ ۱۰۹ سرفہ ۱۰۹  
یہ باخفت میں رہے اور جسے جہان لاکر سے عدالت کیلئے تیار کیا گیا ہے۔



سرکار عالی

مستقیث

مگرانی خواہ

لکشیپا

جام  
لزم

طرف خانی

جرم خلاف عدلی قواعد شکار۔ نوعیت جرم خلاف عدلی قواعد شکار۔ قیاسی مضریت منقش و  
گواہ استغاثہ۔ غیر ماضی بلا وجہ کافی۔ احتجاج استغاثہ۔ قواعد شکار۔ بابہ ملاقات  
دفعہ ۸۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۹۔

تجزیہ چوٹی کہ (۱) جرم دفعہ ۸ قواعد شکار بابہ ملاقات بلا وجہ  
اپنی نوعیت کے مندرجہ کے اور مقدمہ بابت غیر ماضی منقش و گواہ  
تائید الزام حسب دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تابع کیا  
جاسکتا ہے اور اس طرح کی تجرید خارج میں جو کسی غلطی سے بطور  
کے بعینہ مگرانی دست اندازی نہیں کیا جاسکتی۔

(۲) منقش کا اس مقدمے کے اس اور سرکار عالی کام سے فرصت نہیں ہے  
بلکہ اقرار اس شدہ فردیت کے جو تابع پیر دی جو غیر ماضی نہایت  
فلت اور جب پریشانی لازم اور ناقابل کاٹ ہے۔

درجہ یا واقعات تجزیہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
سبباً مگرانی خواہ مشرکینان الزام الزام صاحب وکیل سرکار۔  
لزم اضافہ حاضر۔

نواب اکرم الدولہ بہادر میر مجلس۔ تحریک ناظم فوجداری ضلع لدیگ آباد ملاحظہ ہوئی۔  
اور منقش سرکار کا بیان شاکی اس مقدمہ لزم جرم دفعہ ۸ قواعد شکار کا ہے کہ باہر ہے  
انھوں نے ایک ہرن کا شکار کیا عدالت ابتدائی میں باجلاس سردار شہنشاہ صاحب

مگرانی برادر تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع لدیگ آباد نسبت تجرید مولیٰ میر حسین عیسا صاحب بٹریٹ بعد غم  
جو کہ کن دیو موہن ۱۸۸۵ء میں کلاں شہر کے پیر احمد علی میں سے جو اور ترقی سکوت کیا دفعہ جرم جوت خارج

۲۳  
نمبر ۲۳  
۲۳  
۲۳

بہار  
نام  
سکھائی

نواب نظامت جنگ بہادر مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان مستفیض (ارام)  
مستغنیہ مارنے یہ بحث کی جاتی ہے کہ لازم کو معض باس بنا، پر کہ اس کے پاس سے مستغنیہ کے کپڑے  
برآمد ہوئے ساری قراہد کر سزا ہو گئی ہے مستغنیہ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ اس کے پاس سرور  
ہوا کوئی ثبوت اس کا موجود نہیں ہے بجز بیان مستغنیہ اویہ بھی ثابت نہیں ہوا ہے کہ  
اسے سرور کی کوئی اطلاع پولس میں دی تھی لازم اس کو تسلیم کرتا ہے کہ کپڑے اس کے سرور  
اور اس کی نشان دہی سے برآمد ہوئے اویہ بھی بیان کیا ہے کہ مستغنیہ نے اس کو دی تھی  
ہم نے نوادہ پر فور کیا فریقین کے تعلقات دوستانہ کے ممانہ سے لازم کا بیان صحیح  
معطوم ہوتا ہے لازم کا باپ عو کا مدار ہے اور لازم خود ملازم صرف خاص ہے لازم نے جب اخفا  
کی کو شکش نہیں کی بلکہ وہی لباس پہن کر اسی محلہ میں ملائیہ کچھ تارہ تو یہ باور کرنا مشکل ہے  
کہ اس نے ان چیزوں کا سرور کیا ہو گا جملہ حالات کے لحاظ سے ہماری رائے یہ ہے  
کہ مستغنیہ اور لازم میں ایسے تعلقات تھے کہ مستغنیہ کے کپڑے لازم کے پاس تھے اور  
انہوں نے اس کا استعمال امدان میں سے کچھ بطور غیرات بعض لوگوں کو دیدینا کوئی  
جرم نہیں خیال کیا لازم کی طرف سے شہادت اس امر کی پٹلی کی گئی ہے کہ مستغنیہ نے  
ایک چھلکے طرح وہ کپڑے اس کے پاس رکھا تھے مگر یہ واقعہ ثابت نہیں ہو سکتا  
استغنیہ گواہوں نے بیان کیا ہے کہ کپڑوں کی پوٹلی مستغنیہ نے لازم کو دی تھی ان حالات  
میں ہم لازم کو قابل برات خیال کرتے ہیں۔

مکرم ہوا کہ

مراضہ مستلزم ملزم ہدی کیا جائے۔

نگرانی فوجداری

جلد متعلقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم ایس پیر سٹریٹ میرٹھس و عالیجناب  
راٹے بالکندہ صاحب رکن

اس مقدمہ میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہوتے لہذا  
حکم ہوا کہ  
نگرانی منظور۔

## مرافعہ فوجداری

با جلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم۔ اسے بیرسٹراٹ لا و علیہینا  
نواب ذوالاست بہتک بہادر ایم۔ اسے سیل ایل جی۔ بیرسٹراٹ لا و ارکان  
مؤمن صاحب لازم

۱۲۲۳  
بیرسٹراٹ لا و  
۱۸۳۳  
م  
۱۲۲۳

مراض

لزم

مؤمن صاحب

مرافعہ علیہ

نام  
مستفیض

سرکار عالی بارہ

اقبال۔ اقبال ناقابل اذغال شہادت۔

تجویز ہوئی کہ اقبال لازم جہولس کے رو بہ کیا جائے بجز وہ  
حصہ کے جس کا مال برآمد ہوا و نیز اقبال جرم خصم نہ ہوا  
لازمی تینٹ کا اقبال اذغال شہادہ ہے۔  
اخراج مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

مہانب مراض کوئی کافر نہیں۔

مہانب مراض علیہ مولوی کبیر خاں صاحب مکمل  
نواب نظامت جنگ بہادر ذوالقدر جنگ بہادر ارکان شفق

مراض نامی تجویز مولوی میر جعفر خاں صاحب عالم رحمہ اللہ، فوجداری مقدمہ ۱۲۲۳  
مشورہ لازم و سال قید سنت میں رہے کہ لازم یک مقدمہ میں مراض و شکت ماضیہ الہا س قید کی  
مبادائش کے حق کے بشروع ہوگی۔



یہ بیان کہ ملزم نے رکھایا تھا اور ملزم نے براہِ ذکر اور باپنچنامہ مورخہ ۱۲ شہریور ۱۲۳۱ء کو  
مال کا ہے اور راجہ داس کے مکان پر ہوا ہے اُس کے ایک ہفتہ بعد ایک دوسرا  
چنپنامہ تاریخ ۱۲ شہریور ہوا ہے یہ محض نشان دہی مکان مدعیہ کا ہے اور اس میں  
ملزم کا اقبال اور کتاب جرم کے متعلق لکھا گیا ہے جو قانوناً بیکار ہے یہ نہیں سمجھ میں آتا کہ  
جب ملزم نے حا کو پولس کو مطلع کر دیا تھا کہ سال راجہ داس کے پاس رکھایا ہے  
تو کیا وہ تھی کہ جس مقام سے مال لیما نا قاپہر کیا تھا اُس وقت اُس کی نشان دہی  
اُس سے نہیں کرائی گئی ان تمام حالات سے ہکو شبہ ہوا اس لئے ہم نے پولس کی  
کیس ڈائری طلب کی اُس کے ملاحظہ سے ظاہر ہوا کہ مکان مدعیہ کی نشان دہی ملزم  
اسی وقت کرائی گئی تھی مگر اُس کا چنپنامہ دوسرے علاقہ پولس میں مرقب ہوا  
ہے کیس ڈائری سے ملزم کی گرفتاری کا مال اور اس سے مستندہ سے حالت  
کچھ معلوم ہوتے ہیں اور وہ شبہات رفع ہو جاتے ہیں جو پیدا ہوئے تھے اگر  
چکہ بقہ مال کی نسبت شہادہ پیش خدہ سے اطمینان نہیں ہوتا لیکن نتیجہ کے متعلق  
اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ مال مسوتہ ہے اور اُس کو ملزم نے راجہ داس کے پاس رکھایا  
تھا اور نشان دہی کر کے براہِ ذکر اور باپنچنامہ پہلے کا سزا یافتہ ہے اور اس سے اقبال ہے ان وجہ سے  
دو سال قید با مشقت کی سزا جو مجسٹریٹ نے جوڑی ہے زیادہ نہیں ہے۔

مکمل ہوا

مرافعہ منظور۔

چونکہ ۳۰ ماہین کو لوہا ڈالوا لگا کر جنگ بھادہ رخصت ہوتے آج تاریخ یکم آڈر  
فیصلہ سنایا گیا۔

## مرافعہ فوجداری

جلد متفقہ

با جلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بھادہ راجہ ۱۲۱۱ء یل ایل۔ بی  
بیر سٹراٹ لہو عالیجناب مولوی سید سراج الحق صاحب ایم۔ اے

محب  
ہام  
سراغلی

ملازم مراغہ پر پولیس نے الزام یہ قائم کیا ہے کہ اُس نے بتایا کہ وہ شہرہ روز گلاٹلہ ایک عورت کے گھمبے کے مکان سے ایک دیگر دہانے ایک قہقہہ ایک گوارہ سرکہ کیا اور مال کو راجی داس کے پاس من کیا ایک دوسرے مقدمہ کی تفتیش میں ملازم نے اس واقعہ کا اظہار کیا حال کی نشاندہی کی اور برآمدہ گلاٹلہ ان واقعات کی بنا پر ابتدا پولیس نے زیر مقدمہ ۳۳۳ تفتیش مقدمہ ملا لیا اور دفعہ جرم بھی اسی کی سنی تھی لیکن فیصلہ میں شریٹ نے برآمدگی مال و شناخت مال کی بنا پر سرکہ ملا الزام ثابت قرار دیکر پھانسی قید و شقت کی سزا دینے کی ہے جسکی نامزدی ہے یہ مراغہ میں ہے یعنی ملاطبت بجا بندہ ۳۳۲ کا کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا صرف ملازم کے بیان اقبالی کے سوا کسی وجہ پر اسے کیا جانے کی وجہ سے ناقابل اور خال شہادت ہے جو اس قدر حصہ کے جسکی بنا پر مال برآمد ہوا ہے جرم قائم کیا گیا تھا سرکہ کی نسبت جو شہادت پیش ہوئی ہے صبر ذیل ہے۔

۱۔ چنانکہ مردہ مار شہرہ روز گلاٹلہ جس میں ملازم کے اقبالی بیان کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے کہ اس نے راجی داس کی مکان کی نشاندہی کر کے مال سرکہ (ظنون قہقہہ و گوارہ) برآمد کر دیا اس تہا س کے ثبوت میں راجی داس پیش ہوا ہے لیکن اس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف قہقہہ ملازم مراغہ نے رکھا تھا ظنون ایک دوسرے شخص شیخ حسین نے رکھا ہے اور ان کے رکھانے کے وقت شیخ حسین کیساتھ ملازم دہا۔

۲۔ شہادت شناخت مال جس میں علاوہ مدعیہ گھمبے کے چٹیا کی بھی شہادت داخل ہے جس نے قہقہہ کی پہچان کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ اس کے پاس نہیں ہیں گھمبے کے بیان میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ ۹ اسفندار گلاٹلہ کو اسکا اظہار ہوا ہے اور اس میں جس نے لکھا یا ہے کہ سرکہ جو کرتین پہننے سے لیا وہ ہوا اگر شہرہ روز گلاٹلہ کو سرکہ جو اٹھاؤ وقت اظہار مدعیہ چھ پہننے ہو چکے تھے یہ امر قابل توجہ ہے اس کے علاوہ یہ نظر انداز کر لینے قابل نہیں ہے کہ اگر وہ پہننا مسکی تالیف میں پیش ہیں اور جن کے بیان بطور پہننا مسکے کوئی چیز نہیں ہے کہہ ہیں کہ خیال نہیں کہ وقت پہننا ملازم مراغہ کو انہوں نے رکھا تھا یا نہیں جس طرح برآمدگی مال کی بھی شہادت باقی نہیں رہتی اگر کچھ باقی رہتا ہے تو صرف قہقہہ کی شہادت راجی داس کی



بیان کیا کہ روپیہ مارواڑی کے پاس رکھایا ہے لاکڑے دیگا۔ جب اس کو دکان لجانے لے گا تو سوچ پا کر بہانہ کیا لیکن پھر گرفتار کر لیا گیا اس کے جسم پر سے ایک روپیہ سیکھ لیا اور ہمارے آدھ ہونے اور اس کے پاس اس وقت کچھ مٹھائی وغیرہ تھی جو اس نے خریدی تھی۔ دکاندار میں اس شہادت جو پیش ہوئی ہے حسبِ قیاس ہے۔ وہ کہہ دیکر روپیہ لینے کی شہادت مندرجہ کی ہے اور کہ سجدہ بجا کر وضو کراتے کی شہادت یہی اودی کی ہے اور دکان میں اس کی نظر سجا کر قرار ہو سکتی ہے شہادت صحت میں لے دی ہے ہمارے دکان کے سامنے رختار ہونے اور یہ بیان کرنے کی نسبت کہ روپیہ مارواڑی کے پاس رکھایا ہے صلاح عربی شہادت دی ہے۔ اہم جز یہی ہے جس سے اقبال مستنبط کیا جاتا ہے۔ مگر ہم اس اقبال تسلیم نہیں کر سکتے اقبال جو ہم اس وقت ہوتا جس کے لازم یہ بیان کرتا کہ ادھ کو دیکھو اس آئے روپیہ وصول کیا ہے صبر نہ کہنا اگر ایسا کہا ہو کہ روپیہ کسی مارواڑی کے دکان پر رکھا ہے جرم وفاقا اقبال نہیں ہے یہ ممکن ہے کہ خود یہ بیان دھوکہ دینے کے لئے کیا گیا ہو۔

اگر لازم کے پاس سے کلدا روپیہ برآمد ہوتا تو ایک مذکورہ الزام کی تائید ہو کر ایسا نہیں ہوتا یہ نہ ثابت کیا گیا کہ کلدا روپیہ کو تبدیل کر کے لازم سے مٹھائی وغیرہ خریدی اور باقی رقم سیکھ لیا یہ اس کے پاس ہی اس اہم جز شہادت کے کہ ان سے مٹھائی خریدی اس کے قدر ادا کیلئے کہ کاروبار اس کے معاہدہ میں دیا گیا استغاثہ نے ترک کیا ہے۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ دامدار مقدمہ کا اس اقبال یہ ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور جو جاری راستے میں ناکافی ہے اور دھوکہ دینا اور رقم وصول کرنا محض مٹی کے بیان مختصر ہے جس کو تیر تائیدی شہادت کے باوجود کتاقرین اقبالیہ نہیں ہے چونکہ الزام ثابت نہیں ہے۔ تجویز مندرجہ بالا۔ اور لازم بری کیا جاتا ہے قیلاً۔

تصحیح فوجداری  
جلسہ کاملہ

ایل یل - ٹوی سیرٹراٹ لاہور

عبد الکریم

مراغ

لزم

مستقیم

سرکار عالی

مراغہ علیہ

نمبر مقدمہ ۲۱۲  
م ۱۲۴۱  
آبان  
۱۳۳۲

دفاعہ اقبال جرم -  
تجویر میں کہ جس جرم و قاعدہ وقت گرفتاری لزم کا یہ بیان  
کہ وہ یہ ایک اور دہائی کے پاس نکلا ہے کہ وہ دیکھ کر مجرم  
دفاعہ اقبال نہیں ہے۔

افراض مقدمہ ہذا کے لئے ٹیپوٹ ضرور نہیں ہے۔

مراغہ اصالتاً حاضر -  
منہاج مراغہ علیہ مولوی کبیر خان صاحب دیکل سرکار -  
نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب اسکاں قسطنطنیہ الراءے)  
شہادت تاہم لزم پر غور کیا گیا ہاری رائے میں قیادت ضعیف ہے الزام یہ عائد کیا گیا  
کہ لزم نے دہی کو دھوکا دیکر باوجود اس کے کہ اس کے پاس حیرات جو رہی لیکن قبل اس  
کہ وہاں سے کچھ ملے کچھ نہ پیش کرنے کی ضرورت ہے چونکہ مدعی ایک حادثہ لزم و  
شخص تھا اس نے اس بیان کی بنا پر لزم کو (میر) کلدار دیکھے لزم اس کو ملے  
لے گیا اور کہا کہ دفتر کے غماز چڑھنا چاہئے بغیر اس کے غیرت نہیں ملے گی جب مدعی  
دفعہ کرنے میں مصروف ہوا تو لزم وہاں سے فرار ہو گیا مدعی اس کی تلاش میں نکلا ایک  
چاکر کی دکان میں بیٹھا تھا کہ لزم راستہ سے گزرتا ہوا نظر آیا مدعی نے فرما اس کا  
تقاب کیا اور جو لوگ جمع ہو گئے ان سے واقعہ بیان کیا لزم گرفتار کر لیا گیا اور

مراغہ بدلائی میں مولوی میر علی صاحب عالم اہل عدالت فردی لہرہ مقدمہ ۲۱۲ م ۱۲۴۱  
لزم پر دیکھ کر حقیقت میں اس کے

ملزم اصلاً تھا ماضی۔  
 نواب نظامت جنگ بہادر نواب قوا القدر جنگ بہادر و رستہ بالملک  
 صاحب ارکان استغنی الخواتم۔ دلیل سرکار نے مقدمہ پیش کیا۔ فیصلہ عدالت میں  
 اور روئے مقدمہ سنی گئی۔ ملزم پر قتل عمد کا الزام ہے واقعات یہ ہیں کہ تیسری فروری  
 سال ۱۲۸۰ء کے ایک اور دو بجے کے میدان اوس نے اغوا کو جس کے ساتھ ملوث تھا  
 تعلق پہلے میں چھری ہونک کر قتل کیا۔ ۳۰ روز کو گرفتار ہوا اور ملزم کو آؤر کو در کتاب جرم  
 سے آجال کیا اقبال میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اوس عورت کو کسی اور شخص سے  
 تعلق نہ ملتا تھا ہونے کی وجہ سے اوس کو ہلاک کیا۔ ادویہ بھی مل کر ہلاک کر دیے  
 قبل ماوس کھلایا یا ملا یا ادب رہ نشہ کی حالت میں ہو گئی تب اوس کے گلے میں چھری ہونک  
 دی اس بیان سے ثابت ہے کہ پہلے سے تیسری کی گئی اور نہ کتاب جرم میں اشتغال کی حالت  
 میں نہیں ہوا۔ ادویہ بھی ثابت ہوا کہ مقتولہ ملزم کی زوجہ نہ تھی بلکہ ملزم کو اوس سے باہر  
 تعلق تھا ان وجوہ سے عدالت میں نے صحیح طور پر اشتغال طبع کے مدد کو قبول کرنے  
 سے انکار کیا ہے رویت کی شہادت تو نہیں ہے مگر ملزم کے اقبال کی تائید میں شہ  
 شہادت سے بخوبی ہوتی ہے اور اس شہادت سے یہ واقعات ثابت ہیں ملزم نے مقتولہ کی  
 ماں چند درمی سے وہ چھری مستعار لی تھی جس سے ارنکاب جرم کیا۔ اور نیز یہ کہ ارنکاب جرم  
 چند روز پہلے ملزم نے یہ بیان کیا تھا کہ انوار مقتولہ کی دو روکش کرتا ہے لیکن اس پر بھی  
 اور دل سے تعلق کچھ ہے ایک روز اس کی جان لے گا۔ ان تمام امور سے ایک ایسا  
 سلسلہ واقعات کا ثابت ہوتا ہے جس سے ملزم کے ترکیب جرم قتل عمد ہونے کی نسبت  
 ہم کو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ثابت ہے کہ ارنکاب جرم کے ہونے  
 وہ گرفتار ہوا اور اقبال کیا۔ عدالت میں نے اپنی جو نیز میں ان سب امور پر توجہ کر کے  
 جو دائرے قائم کی ہے اس سے ہم کو پورا اتفاق ہے۔ جرم ثابت ہے لیکن مقتولہ کی ان  
 قصاص نہیں چاہتی اور رویت کی شہادت بھی موجود نہیں ہے۔ ان وجوہ سے قصاص  
 ساقط ہو جاتا ہے۔

باجلاس عالیجناب فی القدر جنک بہادر ایم۔ اے بیڑا بیٹا لاو عیاجناب نو اب  
نظامت جنک بہادر ایم اے ایل ایل بی بیڑا بیٹا لاو عیاجناب  
بقصد ہوا ملک کن رائے بالکنہ صاحب بی اے ارکان منقطع اور ہر  
سرکار عالی اندیم ہندی نو بہ لجناب۔

تمام

اگر پور وینکٹ ایسا  
مقتل ہو۔ اشتغال طبع۔ عند اشتغال طبع اور اس کی ناستوری۔ شہادت ساجا  
مزم۔ شہادت عدیت۔ شہادت۔ دیت کی عدم موجودگی۔ شہادت واقعہ متعلقہ  
سودا قتال۔ قصاص۔ دم بقوط قصاص۔

بجز یہ کہ اگر (۱) جب تہذیب مذہب کی عدم موجودگی کا دوسرے  
تاجاڑ قتل جملہ سنگا بہر میں اشتغال طبع کی حالت میں ہو  
بلکہ پٹے سے جلدی کرنے کے بلکہ بھی تو ہی صورت میں مذہب کا  
عند اشتغال طبع قابل غلطی نہیں ہے۔

ہر کشتہادت عدیت مجتہدہ بلکہ جب مذہب قتال جرم کے اولیٰ کی  
انہما مہمتہ سے تہذیبی ہو تو مذہب جرم قتل عد  
قرارد یا جا سکتا ہے۔

(۲) جب مقتول لکناں غرضان قصاص نہ ہو اور شہادت متعلقہ  
موجود نہ ہو تو قصاص منقطع ہوتا ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

سبجائب متخیرت بشتر کلپان رام انر صاحب وکیل سرکار۔

تصویب رائے مولوی حکیم سید علیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولوی سلطان شریف کٹر  
مقام احیاء قیدیوں کے۔

یہ تحریک کی کہ یہ مقدمہ چالانی ہے اور گواہوں کے نام چالان میں چھپ گئے ہیں  
ہندوستان عدالت طلب کر کے حسب ضابطہ تحقیقات کرنا چاہئے تھا پولس کی جانب سے  
اگر کوئی عدم توجہی بیرونی مقدمہ میں ہوتی تو اس سے متعلق مقدمہ دانا ہی تعلقہ  
کو توجہ دلائی جائیگی جس دفعہ ۲۱۲ کی بنا پر عدالت نے مقدمہ کو خارج کر دیا  
ہے وہ غیر متعلق اور محاکماتی قابل تفسیر ہے۔

حکام مایہ مقام جلد متفقہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر کیا  
نواب نظامت جنگ بہادر رکن رنواب حاکم الدولہ بہادر میر جلال متفق الراج  
محض مفتش کی غیر عارضی کی وجہ سے مقدمہ خارج کیا گیا ہے جو ٹریٹ کی اس غلطی کی طرف صحت  
عدالت نے توجہ دلائی ہے اور مثل بصیفہ نکالنے کی ہدایت دی ہے جو ٹریٹ کی جو توجہ قابل اعتراض  
ہے مفتش کی کوئی تاخیر نہیں ہے اس کے پیش نہ ہونے سے مقدمہ قابل اخراج  
سمجھا جائے اصل مفتش کی کھادت فوجداری مقدمات میں اس کے کم درجہ کی شہادت  
ہے کہ کوئی مفتش محض وہ واقعات بیان کرتا ہے جو اس کو دوسروں سے معلوم ہوتے ہیں  
اس نے علم سے وہ بہت کم واقعات بیان کر سکتا ہے اس وجہ سے اس کی شہادت کو اعتبار  
شہادت سے ہوتا ہے تاہم اگر اس کی تسمیہ حاصل نہیں ہے اگر مفتش کا اظہار نہ بھی ہو تو  
پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ان وجوہ سے ہماری رائے میں جو توجہ ہے اس نے اخراج مقدمہ کی  
محض اس وجہ سے کی ہے کہ مفتش حاضر نہیں ہے بالکل غلط ہے چاہئے تھا کہ شہادت  
تائید الزام بلا انتظار مفتش قبلہ کی جاتی۔ بعض مقدمات میں ہم کو علم ہوا ہے کہ نظامت فوجداری  
خود اپنے قرائن کی ادائی کے طرف کافی توجہ نہیں کرتے اور پولس کی طرف سے مفتش  
بیرونی کا کسی شہی پر موقوف ہو تو اس سمیت سند کے ساتھ یا تو پیشی تبدیل کر دیتے ہیں یا جیسا  
اس مقدمہ میں ہوا ہے غلط طور پر اخراج کی تجویز کرتے ہیں جو کہ یہ طریقہ سخت اعتراض  
کے قابل ہے اہل متوجہ پر ہم نے اس کی نوٹس لینے کی ضرورت خیال کی۔ تجویز زیر درجہ کی  
منوع کر کے  
حکم دیا گیا ہے کہ  
سب ضابطہ تحقیقات و تجویز کی جائے قطع

علم ہمارا

میر و نیلٹ پایا پاداش قتل محمد بنعلی سرکار دام بحیات قید باشتہ تیس ہفتہ

نہدوم ۲۲ ہفتہ

مگرانی قوجدار

منصلہ ۸ اربان ۲۲

جلستہ متفقہ

باجلان علی خباب نواب حاکم الدولہ بہادیر پٹنہ لائبریری و علی خباب  
نواب نظامت جنگ بہادیر ایم اے الہ دہلی بی بی پٹنہ لائبریری  
سرکار عالی ذیہ بیا

بنام

سیونگیا

طرقانی

اتخراج - استخراج - یوجہ فواری نقش - شہادت - و تحت شہادت  
شہادت نقش امداوس کی و تحت -

تجویر ہوئی کہ چونکہ نقش کی کوئی ایسی قانونی حیثیت نہیں ہے جس کے  
چس نہ ہونے سے مقدمہ قابل اخراج نہ ہو جائے اور نقش کی  
شہادت مقدمات فوجداری میں سے کہ بعد کی شہادت اور نقش کے  
انہما مکمل ہوئے گا پس مقدمہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا لہذا مقدمہ کا  
اتوا یا اخراج یوجہ فواری نقش بالکل نکلے -

ایک مقدمہ علت اقدام خود کوئی کو ناظم عدالت گبر کے بے یوجہ فواری  
خارج کرو یا رہنما مگرانی منجانب پولیس صدر عدالت گبر کے بے یوجہ فواری

مگرانی رہنما مگرانی ناظم صاحب عدالت مگرانی گبر کے تشریف فدیہ وراثت ۱۲۵۵ (۱۶۵۵) ہمدقم ۲۲ ہفتہ  
نہت تجویر ہوئی سیونگیا رضا صاحب پٹنہ لائبریری و علی خباب نواب نظامت جنگ بہادیر ایم اے الہ دہلی بی بی پٹنہ لائبریری  
پر جو نقش حاضر نہیں ملا گیا ہے - لہذا استخراج خارج -

مجلسی انیروزه شریک انهم بعد صدقات و بایر کثرت و قدیمه سال ۱۲۹۴ هـ عدد ۱۲ مرتبه  
لیست تجویزهای پزشکی و نسخه بشریت و غیره و لیست کتب و عدد ۱۰ و عددی و لیست کتب و غیره  
استاد و خارج از این مجلس است و بعد از این مجلس

نمبر ۶۲۹

نصفہ ۱۲

## نگرانی نویداری

حلیہ متفقہ

باجلاس عیوناب نواب عالم الدولہ بہادر عالم اسپرٹ لائبریری عیوناب  
نواب نظامت جنگ بہادر عالم اسپرٹ لائبریری عیوناب  
نوابی

بنام

طرقانی

محکمہ راج و خزانہ

استیصال۔ اعتقادنا ظلم فعل بعینہ نگرانی۔ و نواح۔ اخراج استغاثہ بلا احتیاط  
استغاثہ بیدار۔ جو عہدہ فوجداری سرکاری دعوہ۔ ۲۰۔ ۳۶۔  
جو نگرانی کو بعینہ نگرانی ظلم فعل کو ب دعوہ ۱۰۔ ۱۱۔  
سرکار عالیہ صحت دہلی جو نگرانی ظلم فعل کو ب دعوہ ۱۰۔ ۱۱۔  
ماصل ہے اس کی تیار کوئی اعتقادنا ظلم فعل کو بعینہ نگرانی  
یعنی جو نگرانی کو بعینہ نگرانی ظلم فعل کو ب دعوہ ۱۰۔ ۱۱۔  
استغاثہ بیدار۔ جو عہدہ فوجداری سرکاری دعوہ ۲۰۔ ۳۶۔  
افرائض مقدمہ ہمارے لئے رجسٹر ختم نہیں ہے۔

فریقین غیر ماضی

نواب نظامت جنگ بہادر کنال نواب عالم الدولہ بہادر عالم اسپرٹ لائبریری عیوناب  
نواب نظامت جنگ بہادر کنال نواب عالم الدولہ بہادر عالم اسپرٹ لائبریری عیوناب  
نوابی

علاقہ کم بری ملک صاحب غرض نام وزارت بریل ملک بریل ملک



ہا جلاں عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر شاہ - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 عالیجناب نواب ذوالقدر ملک بہادر شاہ - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 نیرتھ ہسٹری عالیجناب مولوی سیدنا محمد صاحب بلگرامی - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 سرکار عالی جمہوریہ نیلکا

بنام

سنگار پٹی

لزم

قتل - قتل - قتل - شہادت - شہادت - شہادت - شہادت - واقعہ متعلقہ شہادت  
 واقعہ متعلقہ کی بنا پر جرم قتل عموماً ثابت قرار دیا جاتا ہے۔

تجزیہ جرمی کہ اگر شہادت بہت سے ہو تو جرم کی شہادت ثابت ہے کہ  
 برہم داروں کی شہادتوں میں ایک ایک کے لئے لزم قتل کی شہادت  
 اور قتل ہونا اور قتل ہونا کے لئے لزم قتل کی شہادت  
 لزم کی شہادت میں لزم قتل کے لئے لزم قتل کی شہادت  
 نہیں کی جا سکتی ہے۔

ضروری واقعات تجزیہ سے ظاہر ہوتے ہیں

سجانب مستفیضہ شہر کلپیان رام اور صاحب وکیل سنگار - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 نواب حاکم الدولہ بہادر شاہ - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 لزم کی شہادت میں قتل کا الزام ہے کہ جاتا ہے کہ قتل اور لزم کے درمیان  
 ایک نسبت کی نسبت تکرار تھی اس خصوصیت کی وجہ سے لزم نے ۲۹ اگست ۱۹۳۱ء کو  
 بمقام اورنگ پور تعلقہ بیرون کے دیں بجے گھبراہٹ سے ہلاک کیا۔  
 لزم کو الزام منسوب ہے انکار ہے تاہم الزام میں سب گواہ پیش ہوئے ہیں۔

تصیح رائے نواب سید ملک بہادر شاہ - اے نیشنل ایسٹ انڈیا کمپنی  
 میں رکھا جائے اور قتل کی تصدیق کے ساتھ ساتھ لزم کی تصدیق کے ساتھ ساتھ

معاونہ۔ معاونہ استغاثہ بلا وجہ۔ بلا اذہ جواب تنقیث حکم ادائی معاونہ۔ بنیضابطگی۔  
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۵۲۰۔

تجویز ہوئی کہ ہر افواج استغاثہ تنقیث کے لازم کو معاونہ بلا جانے  
کے قبل تنقیث کو اس کے خلاف اظہار سے کام لے دیا جائے اور  
تنقیث حکم ادائی معاونہ بنیضابطہ قابل دفع ہے۔

۱۔ مولوی سید عیسیٰ صاحب قمبریٹ درجہ اول قلعہ لنگوٹ کے ایک استخوانی بجا  
وہ تحصیل باجوہ و انالہ حقیقت دہائی حسب دفعات ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳  
کو خارج کر کے زمین کو تنقیث سے مرعہ دلانے کا حکم دیا جس کی نسبت صدر  
عدالت حیدرآباد نے بعضیہ کمانی عدالت انالیہ میں رجسٹر کی کہ بطریق مندرجہ  
صادر کرنے سے قبل تنقیث کو اپنے عذر استہش کرنے کا موقع نہیں دیا جائے  
اور اس سے دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دیا موقع دینا لازمی  
ہے لہذا حکم مناسب صادر کیا جائے۔

عدالت انالیہ کے جلسہ متفقہ سے حریف تجویز صادر فرمائی۔  
نواب نظامت جنگ بہادر رکن رنواب حاکم الدولہ بہادر میر علی مستحق الرأی  
نظام فوجداری نے مقدمہ کے اخراج کی تجویز کے ساتھ تنقیث سے زمین کو معاونہ دلایا ہے  
لیکن بل اس کے تنقیث کو اس کے خلاف جہ ظاہر کرنے کا موقع نہیں دیا اس بنیضابطگی  
طریق صدر عدالت نے توجہ دلائی ہے اور منسل بعضیہ کمانی یہاں کیسی ہے۔  
لہذا حکم ہوا کہ

نظام فوجداری کے فیصلہ کا وہ جزو معاونہ دلانے سے متعلق ہے نسخہ کیا جاتا ہے  
حب ضابطہ تنقیث کا جواب ہے کہ معاونہ کی نسبت تجویز کی جائے قطع

صحیح فوجداری  
جلسہ کاملہ

مشن سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس واقعہ کے بعد لازم اپنے قبضہ سے فرار ہو گیا تھا۔  
اور تقریباً دو ہفتہ بعد گرفتار کیا گیا۔

ہماری رائے میں شہادت تائید الزام سے جرم منسوبہ لازم پر ثابت ہے۔  
حکم جہاں

سنگاریڈی ولد بھریڈی بعد منظرہ لی سرکار قید و ادم حیات میں بسر کرے۔  
نواب ذوالقدر بنگ بہادر رکن۔ مجھے اتفاق ہے نقطہ

شہرہ ۳۴ ۳۳۲۲  
تصحیح فوجداری  
منفصلہ ۲۱ مہر ۲۳

اجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیر برٹاٹ لائبرٹس و  
عالیجناب رائے بالکنند صاحب بی۔ اے و عالیجناب لوی بیڈ  
ناظم صاحب بلگرامی بی اے بیر برٹاٹ لائبرٹس  
سرکار عالی بذریعہ مابعدان  
متغیث

بنام

نوجوان

مزم  
قتل۔ قتل۔ قتل۔ شہادت۔ موت کی عدم موجودگی۔ شہادت۔ واقعہ تعلقہ۔ شہادت  
واقعہ تعلقہ کی بنا پر جرم قتل عدم کابیت قرار دیا جانا۔ قصاص۔ وجہ عموماً قصاص۔  
تجزیہ جوئی کہ گواہات ریت جہیز کوئی واقعہ تعلقہ کی نسبت

مولوی اکرام اللہ خان صاحب ناظم عدالت نوبھاری پریس نے ذیل تجویز سند ۱۸ خمدہ ۳۳۲۲ ق بد  
تحقیقات مقدمہ سپر عدالت اعلیٰہ میں تہائی فرمایا۔

نواب حاکم بہادر حاکم عدالت اعلیٰہ نے بتایا ۲۱ مہر ۲۳ لزم کی نسبت ناظم  
قبہیں کہنے کی رائے و کچھ ختم تہائی عدالت اعلیٰہ میں مدانہ فرمائی۔

اور رام ریڈی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ گواہان رحیت ہیں۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ بروز واردات لازم نے مقتول کو جو پتھر پتھائیے بلایا اور ساتھ ادھاکراؤں کو مارا۔ کس چیز سے مارا نہیں کہہ سکتے۔

جہد خاں کا بیان ہے کہ بروز واردات مقتول صبح کے وقت اپنے کھیت کو جارا تھا اوس کے ایک گھنٹہ بعد لازم بھی ملے کر اوس کے کھیت کی طرف گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد لازم کے کھیت سے بوم کی آواز آئی یہ آواز سن کر منہ کھیت کی طرف گیا اور رام ریڈی بھی شور کی وجہ دریافت کیا تو اوس نے کہا کہ لازم نے نامک ریڈی کو مار ڈالا۔

ایر بہدر پا بیان کرتا ہے کہ اوس کا کھیت لازم کے کھیت سے متصل ہے بروز واردات لازم اپنے کھیت سے آٹھ بجے صبح کے وقت بہت تیز چلا جا رہا تھا۔ گواہ کے استفسار پر لازم یہ کہا تھا کہ اوس کا لڑکا بیا ہے اس لئے مدالانے جاتا ہے۔

یہ بہت شہادت و کلمہ شعلہ کی ہے جو شہادت بنام شہادت مدیت خیر جونی سے وہ میرے خیال میں فی الحقیقت مدیت کی شہادت نہیں ہے کیونکہ گواہوں نے لازم کو قتل کو لگ کر تے نہیں دیکھا۔ مگر یہ شہادت اہم ضرور ہے۔ اس بات پر کل شہادت سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ بروز واردات لازم اور مقتول ایک جگہ دیکھے گئے۔

لازم مقتول کو گھنٹہ لے گیا اور مقتول رہتا اور بوم مارتا تھا اس کے بعد لازم اپنے کھیت سے تیز چلا گیا اور جب مقتول کی ماں مقتول کو گواہ پوچھنے چوتے لازم کے کھیت گئی تو مقتول کی قتل و مال ملی اور قتل پر سخت غم کے خیرات کے علامات تھے۔

ڈاکٹر محمد حسین بیان کرتے ہیں کہ مقتول کی بائیں ٹانگی پر ایک زخم ورنی طول اور پونچھ موضع نامہ وار سا تھا اور پسلی بھی ٹکستہ تھی۔ یہی علامات باعث ہلاکت ہوتے لازم نے اپنے بیان موضع ہا زور و زنی مسالہ میں یہ کہا ہے کہ مقتول ہراس کے چہرہ اوس کے سامنے گر کر مر۔

بعد کے ہلانات میں کہا ہے کہ اوس کو مقتول کے مرنے کا سبب نہیں معلوم اور بروز واردات اپنی موجودگی کا بیان کرتا ہے مگر اس بیان کو ثابت نہیں کیا۔

نور الدین

کے بائیں جانب قصبہ کا رخ تھا اور یہی باعث ہلاکت ہوا۔  
 بخون کے بیان سے بھی زخم مقول کی گردن پر ہونا ثابت ہے۔ یہ بھی قابل ملاحظہ  
 ہے کہ لازم واردات کے بعد ہی گرفتار کر لیا گیا۔ کوئی شہادت معافی کی بجانب لازم پیش  
 نہیں ہوئی۔  
 جلد روٹاؤ کے لحاظ سے ہماری رشت میں ثابت ہے کہ لازم ہی امیر گل کا قاتل ہے  
 چونکہ مقدمہ میں شہادت رویت معقود ہے لہذا قصص ماقط ہوگا۔

حکم ہو گا

نور خان لازم سپاداش قتل عمد بد نظری کر کے قید مدام دیات میں بسر کرے۔  
 راستے بالکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں لازم پر امیر گل خان کے قتل کا الزام ہے  
 کہا جاتا ہے کہ شب کے آٹھ بجے رند واقعہ مقول اور لازم میں ہرہ کے واقعہ کی نسبت تکرار  
 ہوئی تھی۔ اور وہ دفع دفع بھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے ایک دفع جبکہ نور خان  
 کا ہرہ تھا اور مقول اور اعلیٰ خان اور سعید خان کو ان مان سوئے ہوئے تھے۔ تھیں ان کی  
 آئی میں سے اعلیٰ خان اور سعید خان ہتھیار ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ لازم اپنے پلکے  
 نہیں ہے اور ہلوک اسے رنگ پر پڑ پڑا ہے اور اس کے کپڑوں کو آگ لگی ہوئی ہے  
 گواہوں نے لازم سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور لازم نے کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی۔ میں نے  
 امیر گل خان کو مار ڈالا ہے۔ مذہبی بیگ گواہ جو واقعہ کے میں بعد ان اپنے رند سے کہیں  
 ہو کر پہنچ گیا تھا وہ بھی شہادت دیتا ہے کہ اس کے استفسار پر لازم نے اس کو گنجی  
 جواب دیا کہ اس نے مقول کو مارا ہے اس مقدمہ میں بہر شہادت طلبی کے اہم شہادت انہیں  
 تین گواہوں کی ہے اور گویہ شہادت رویت نہیں ہے۔ لیکن نظر مالات مقدمہ جو شہادت  
 تعلقہ حرم ہو سکتی ہے۔ شہادت کی طرح متزلزل نہیں ہوئی ہے اور یہ لازم سے ان کا ہرہ  
 عدالت ثابت یا بیان ہوئی ہے۔ یہ گواہ لازم کے ہم عمر اور اس کے ساتھی نور خان لازم  
 اور دکیل لازم اپنی بحث میں ہم کو کوئی حوالہ دیا کرتے گواہ کہ گواہ کیون لازم کے خلاف جہر لکھی  
 شہادت دیر ہے یہ اور کیا اسباب اور کی شہادت کے ہے اعتبار کے ہیں۔ کیل لازم

تہاوت سوجھتو لازم ترکب جرم قتل و قتلہ و ماہکلی ہے۔  
یہ بھی جوڑے گا کہ تہاوت سوجھتو کی عدم جرمگی کی وجہ سے قصاص  
معلق ہو جاتا ہے۔

واقعات مقدمہ مخفی سے ظاہر ہوئے ہیں۔

سہجانب مستفیض مولوی کبیر خان صاحب وکیل۔

سہجانب لازم مولوی عبدالغفار صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر علی۔ دلائی کی بجائے تاف ہوتی۔ لازم رسمی امیر گل خان  
قتل کا الزام ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مبین لازم اور مقتول تباہی ۵ ارامہ اور ۲۲ لافیات  
کے نوٹسے گزار ہوئی۔ لازم اور مقتول نواب اتہال الدولہ مرحوم کی دیوڑھی میں نوکرتے  
لڑھوون کے پہرہ کے وقت حاضر نہیں ہوئے۔ اس وجہ سے مقتول کو پہرہ دینا پڑا ہی ہے  
مگر لڑکی تھی۔ لازم کے ہاتھوں نے اس وقت تکرار کو رفع کر دیا۔ سات کو بارہ بجے کے  
بعد مددق کی آواز آئی۔ احمد خان اور عیدہ جوشست میں سو رہے تھے عیدہ بھوت اور  
مقتول کو تڑپتے دیکھا لازم ہن لوگوں سے بیان کیا کہ اس نے امیر گل خان کو مار ڈالا  
اور اس سے خطا چوکی ہے۔ لازم کو جرم منسوب سے انکار ہے احمد خان اور عیدہ خان نے  
حلفاً واقعات شدہ کی تصدیق کی ہے۔ نظر علی بیگ کے بیان سے بھی جرم منسوب کی  
تائید ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ سات کو جب وہ دیوڑھی پہنچا تو بندوق کی آواز آئی وہ  
ہوا اور سکرشت میں گیا اور وہاں لازم ملنگ پرٹھا ہوا تھا گاہ کے استفسار پر لازم نے  
کہا کہ اور یہ خطا چوکی۔ منظر نے اعلیٰ وقت مقتول کو تڑپتے دیکھا۔ رویت کی شکایت  
اس مقدمہ میں نہیں ہے مگر شہادت واقعہ حلقہ قوی ہے بروقت واردات شست  
میں جا راکھی ہے۔ احمد خان۔ عیدہ اور مقتول سو رہے تھے اور لازم بہرہ ویرا تہاوت  
بندوق کی آواز آئی۔ احمد خان اور عیدہ بیدار ہوئے اور مقتول کو تڑپتے دیکھا اور لازم نے  
ارتکاب جرم سے ادن کے روہوا قبال کیا۔ پس یہ سب واقعات ایسے ہیں۔ جن سے  
لازم کی رجسٹری نہایت ہوتی ہے ڈاکٹر فیاض الدولہ کا بیان ہے کہ مقتول کی گولی

نواب  
کبیر خان

میر تقی میر نے کہیں کہا ہے کہ ہر ایک کو اپنے لیے ایک کھانا ہے۔  
پاداشِ جرمِ نوبہ دس سال قیامت میں ہے۔

پہلے اس امر پر دیکھا کہ اس مقدمہ میں شہادت دیتے نہیں ہیں ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے جو شہادت متعلقہ ہو سکتی ہے۔ ہے اور وہ نہایت قوی ہے اور شہادت دیتے کے ہونے کا اثر بھی ہو سکتا ہے کہ لازم پر قصاص عائد نہ ہوگا۔

لیکن اس سے لازم کی برات لازم نہیں بنتی ہے۔ دوسری بحث وکیل لازم کی یہ کہ ڈاکٹر نے بیان کیا ہے کہ کوئی کارنم لازم کی گردن کے بائیں جانب تھا۔ اور کارنم نے بیان کیا ہے کہ زخم خنجر پر تھا۔ اختلاف ہے جس سے واقعہ کے وجوہ میں ہی شبہ پیدا ہو جاتا ہے ہماری رائے میں یہ امر کہ ہم نہیں ہے بچ جانے بھی یہی بیان کیا ہے۔ کہ زخم گردن پر ہی تھا۔ اور نعل کے نوٹوں سے اس کی تصدیق ہوئی ہے کارنم نے کہی ہے کہ یہاں بیان کر دیا ہے اس مقدمہ میں لازم بعد از روایت کے اسی وقت گرفتار ہوا ہے اور اس نے کوئی ثبوت صفا کی مطلق نہیں دیا ہے بلکہ عملہ حالات کے ہماری رائے میں لازم اس جرم کا مجرم ثابت ہوتا ہے شہادت دیتے ہوئے سے قصاص ساقط ہوتا ہے لیکن لازم سزا سے جس دہاجم سے بچ نہیں سکتا لہذا حکم ہوا کہ

منظوری سرکار لازم باوامر اہمات قید باشتیت میں بسر کرے۔

مولوی سید عالم صاحب بلگرامی لکھنؤ۔ لازم فوجن خان پر یہ الزام ہے کہ اس نے سہمی امیر گل خان کو قتل کیا و اوقات یہ ہیں کہ لازم اور مقتول قدام الامر ایہا درکی دیوٹی ہو لازم تھے تاج محل کے دروازے کے لڑکے کے قتل کے لیے حاضر ہوئے۔ اور مقتول کو اس کی جوتوں میں ہر دھنسا پڑا جب لازم آئے تو ان دونوں میں تکرار ہوئی۔ وہ شب کے آٹھ بجے کا وقت تھا اس کے قتل کے بعد سڑک کے کنارے ایک ماؤں کے بندہ کی آواز آئی تو گواہان سید خان اور سید خان چمکے ہیں سہمی نے تیرے ہاتھ میں انہوں نے دیکھا کہ مقتول اپنے لنگ پر چڑھا ہے اس کے کپڑوں میں آگ لگی ہوئی ہے اور لازم اپنے لنگ نہیں ہے۔ لازم نے کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی۔ میں نے امیر گل خان کو مارا۔ لازم کا قتل ہو گیا اور اسے ٹھکانا ہوا۔





شیخو  
انکا

اتصال کیا کہ کن کن کن کا قتل ہے آج صبح شام (۱۱۶)  
مجرورین کے ساتھ عالی جہاں میں کرب جرم قتل سمجھائیے۔  
یہ بھی منجوریت ہو کہ کلاں میں کرب جرم قتل سمجھائیے۔  
کی نیت با علم اتصال لازم کے ذہن میں ہونا صاحب غصہ ان کے لئے  
نماست ہو بلکہ بہانہ ملا ہے کہ اس کے خلاف تھاں پیدا ہوا جو کہ  
ملاں سپاہیوں جرم قتل ہوا تھاں ملاں سپاہیوں کے خلاف تھاں پیدا ہوا جو کہ  
ملاں عالی سپاہیوں کے لئے۔

واقعات - محدثہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

منجانب مرافع شدت کی صورت صاحب وکیل -  
منجانب مرافع علیہ مرکبیاں رام انڈ صاحب وکیل سرکار -  
نماست نظامت جنگ بہادر لہو لوی سید ماتھ صاحب بلگرامی رکن تفتی الرئیس  
جو کہ اس مقدمہ میں چھ فریقین نے مرافعہ کیا ہے ہم نے ایک ہی وقت میں سب کے تعلق ہو کر  
پر غور کرنا مناسب خیال کیا اس لئے اس وقت میں اس کو دیکھ کر اس کی بحث نہ کرتے  
وقت اس محاکمہ میں مرافعہ کے مقدمہ میں پیش ہوئی - نظر ثانی گئی - اب ان  
سب کے تعلق کی تحقیق جاتی ہے -

ملاں میں مرافعین پر حملہ اور ان کے حق میں سے بعض مغرو ہیں اور بعض بے خوف  
نہاں کا مرافعہ نہیں کیا ہے الزام جو وہ منسلک کیا گیا ہے جس کے واقعات یہ بیان کئے گئے  
ہیں کہ بتایے ۱۹ سالانہ ملک ملک تمام موضع میں مل گئے تعلقہ کشمیری ضلع رائے پور میں جنگی  
قتلاد میں سے زیادہ تھی ہمایا جی کے مکان پر ہو چکا کہ وہ دوسری پارٹی کا شخص تھا  
جس سے ملاں کو مخالفت تھی بالائے شراک اور سپر او بایا پر جواں کے پاس تھا حملہ کیا  
اور ملاں کو ایسے ضربات پہونچائے کہ ایسا تو ادنی وقت مر گیا - اور چھپا کچھ عرصہ کے بعد  
ہلاک ہوا - خاص وجہ جو کہ اس جرم کی یہ کہی جاتی ہے کہ ملاں میں اس کو دھوکہ دیا گیا  
اس کو دھوکہ کہ کچھ عرصہ قبل بازار بجاتے وقت چند انخاص نے لوٹا تھا - اور اس کو دھوکہ دیا

بنام

مستفیث

مرافقہ علیہ

سہ کار مالی ذبحہ پولیس لہور

خیانت مجھ پر نہ ہو۔ شہادت۔ اصول موازنہ شہادت۔

تجوید ہوئی کہ عیال پر آمد شدہ و لیا کا منیت و دعوت کے ساتھ کہ  
لوہم کی ملک ہو کہ کیا ہو کے اور شہادت استغاثہ سے ملک تفتیش ہو گیا  
وہاں نہایت مال کی شہادت بھی قابل التماس ہو تو ہم کہ ہم  
تجوید نہیں کیا ہو سکتا۔

وہ بھی تجویز ہوئی کہ نہایت اس کے متعلق ایسے اشخاص کی شہادت  
جنہوں نے نسوی فکر سے اس کو دیکھا ہو یا قابلہ دون اشخاص کی  
شہادت کہ ہم انکو اپنا بیان کرتے ہوں اور جن کے ذرائع نہایت زیادہ  
قابل وثوق ہو سکتے ہیں۔ قابل وثوق نہیں ہے۔

اغراض مقدمہ کیلئے پیش کرنے نہیں ہو

بجانب مرافقہ مولوی سید مبارک حسن صاحب وکیل۔

بجانب مرافقہ علیہ مولوی کبیر خان صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر مولوی سید باقر صاحب بلگرامی ارکان متفقہ

وہ الدین تلوارہ الدت نو بداری بلکہ کے ساتھ اس مرافقہ بھی الزام خیانت ہو مانہ مایہ کیا گیا

ہے کہا جا کہ اس شخص نے ہی انہی حالات میں مال لامانیت دخل عدالت اور بعض

رقم بیلگہ کا خلیفہ کیا ہے جو اعتراضات ہم نے ترتیب مقدمہ اور طرز تحقیقات کی نسبت

اس مقدمہ میں کئے ہیں وہ سب اس سے ہی متعلق ہیں کیونکہ دونوں زمین کی اور بھائی

تحقیقات ہوئی ہے۔ اس فیصلہ میں اوں تمام اشیا کی خبر سرت درج کرنے کی ضرورت نہیں

ہے جو حسب بیان استغاثہ لازم ہوا نظام زمین خان کے مکان سے برآمد ہوئے ہیں صرف

اون اشیا کے نام بتا دینا کافی ہے۔ لیکن کی بنا پر جو بطریق نے الزام خیانت محسوسانہ

ثابت قرار دیا ہے۔ رضائی قہرہ پیش۔ قہر۔ سیلابی آفتاب۔ ایمان۔ ان اشیا کے



غلام محمد خان  
بھائی  
سرکار کالی

جسکے میں سے جو مال لیا گیا اس سے بھی یہ قیاس لائنم نہیں آتا کہ پیسے یا متقل کرنے کی بنیاد پر  
اس خیال سے مل میں لائی جا رہی تھیں کہ اشتیاء و جوشوت میں پیش نہ ہو سکیں اگر انفا کی  
کوشش کیجاتی تو رات کے وقت انکو متقل کرنا ممکن تھا۔ اور یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ان چیزوں  
کی نسبت کسی خاص شہادت سے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ منجملہ اوس مال لاٹھ کے  
میں جو عدالت کے قبضہ میں تھا۔ اور ملی ہیرا اسی سے شناخت کر کے ملا ہے کہ یہ سب  
ال مالخانہ کا ہے۔ لیکن اس قسم کی چیزوں کی شناخت جیسے کہ مستورات کا لباس وغیرہ  
ایسے اشتباس کی جنہوں نے سرسری نظر سے اوس کو دیکھا ہو یا مقابلہ اوس اشتباس کی شناخت  
کے جو اس کو اختیار کیا کرتے ہوں اور جن کے ذراغ شناخت نہ زیادہ تر قابل وثوق ہو سکتے  
ہیں کم وقت سے تھے ہیں سان تمام وجہ سے ہم کو یہ قرار دینا پڑتا ہے کہ جو مال لازم نمبر ۱۲  
کے پاس سے برآمد ہوا وہ مال خانہ کا ثابت نہیں ہوا۔ بجز جبر و غیرہ کے جن کی نسبت لازم  
کام بیان ہے تحصیل فہرست کی غرض سے مکان کو لے گیا تھا۔ لازم نمبر ۲۔ بھی ہماری رائے میں  
محال ہے کہ وہ قابل بابت ہے لیکن یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس شخص کا طرز عمل بھی مشتبہ ہے اور  
وہ اس قابل نہیں ہے کہ سرکاری خدمت پر کمال رہے۔

مکرمہ  
مرافقہ منظور۔ لازم بری کیا جائے۔ جو مال اس کے قبضہ سے لیا گیا ہے (اشتبہ)  
رجسٹرات و کاغذات سرکاری کے اس کو واپس دیا جائے۔

نمبر قسطہ ۵۵۱۹۵۱۸ - ۵۵۱۹۵۱۸  
مرافقہ فوجداری - قسطہ ۵۵۱۹۵۱۸  
جلد ۱۲

باجلاس عالیجناب قناب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔  
بیرٹراٹ لاو عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔  
ایل۔ ایل۔ بی۔ لکھنؤ  
پدی کا وغیرہ  
ملتم

میں نے متکا کر دیکھا سب ایک معمولی مشیت کے ہیں توجہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اوس میں کچھ  
خال بطور گھٹنوں کے اندر کر ایک شخص فخر علی نامی نے ایک دھپ پر ہیراج کے پاس  
رہیں مکھا پختہ کوئی قیمتی مال برآمد ہوا اور اس کی شہادت قابل اطمینان سے کہ یہ وہی  
مخلف ہے کچھ بار دہری افغان اس کے اندر دنی حصہ پر لکھے ہوئے ہیں مگر دن کی  
خداخت کے متعلق اطمینان نہیں ہوتا صفائی اور تورہ پیش کے اندر بھی کچھ عبات لکھی ہے  
اسکی بھی نسبت ہی رائے ہے۔ یہ لکھی آفتاب کے متعلق دونوں طرف کی شہادت ہے شہادت  
بائید الزام ہے کہ ہیراج کے مال میں یہ مال ہے شہادت صفائی یہ ہے کہ ملزم کے  
ہیں کوئی خاص علامت اور نہیں ہے اور بالکل معمولی قسم کی چیز ہیں۔ امان کی نسبت  
بھی یہی حالت ہے اور اس کی نسبت ہماری بھی رائے ہے۔

اس ملزم کے نسبت بعض واقعات جنطابہ نوے ہیں وہ خاص توہ کے قابل ہیں۔  
اگرچہ وہ واقعات متعلقہ میں لیکن اگر ثابت قرار پائے اور مال کی شناخت بھی قابل اطمینان  
ہو تو اس سے ایک خاص قسم کا مقصود پڑتا ہے یہ ظاہر ہوا ہے کہ ملزم نے ہیراج  
سیدہ جہان کے پاس سے جو مال برآمد ہوا کچھ ٹکڑے کے اندر سے برآمد ہوا اور کچھ بادی میں  
سے نکالا گیا اور جگہ میں دھکڑا کر لیا گیا تھا کہ گرفتار کیا گیا پچاسوں کے ملاحظہ سے ملزم  
ہے کہ رضائی اور غیر وغیرہ تکیہ میں سے برآمد ہوا بادی میں سے نہیں برآمد ہوئے ہنگام میں سے غور  
لباس کی چند چیزیں برآمد ہوئے ہیں۔ اس تمام مال کی نسبت ملزم کی جانب سے شہادت یہ پیش  
ہوئی ہے کہ اس کے مکان کا ہے اور چیزوں کی حیثیت کے لحاظ سے اسکو باور کرنے  
میں بھی کوئی دقت نہیں ہے مہانبا آستانہ جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ دیکھا کہ میں نے ان مالکیاں  
قابل اطمینان نہیں ہے۔ صرف یہ امر قابل غور ہے کہ ان چیزوں کے خلاف کی لازم  
نے کوشش کی تھی یا نہیں۔ جہاں تک ہم نے اس امر پر غور کیا ہماری رائے میں کوئی خاص  
کوشش اخلاقی ثابت نہیں ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ بادی میں نہیں کس بنا پر اور کس طریقہ  
سے برآمد ہوئے تکیہ میں رضائی وغیرہ چند چیزوں کا موجود ہونا لازمی طور پر احار نہیں  
سمجھا جاسکتا تکیہ بنانے کے لئے اس میں ان چیزوں کا رکھا جانا بعید از قیاس نہیں ہے

مخبران و جاسوسین پر مبنی۔ اور جو بھی جاسوس کر دیکھتا یا باہر گزرتا نہیں ملے۔ رویت کی شہادت نہیں ہے۔ پھر گزرتا  
اور نہ مریضوں نے لڑمیں کی شناخت کی ہے۔ سادہ اور ہونے والے واقعہ کی اطلاع چوس  
میں دی۔ بلکہ کھایا یا پیا ہے کہ جب شخص لباس کا کوئی شخص یا دوسرے مقام پر سے گزرتا تو  
اور ہونے والے اس سے واقف کا ذکر کیا۔ اسی بنا پر تعین کی گئی اور چونکہ لڑمیں جاسوس  
میں ہونے پر شبہ ہوا اور ان کی خانہ تلاشی کی گئی جس میں مال مسروقہ برآ ہوا۔ جو کچھ شہادت  
تائید الزام پیش ہوتی ہے صرف اسی قدر ہے کہ سال مسروقہ مبالغہ کا ہے اور وہ شہادت  
مریضوں نے ادا کی ہے۔

مال مسروقہ ایک پرباناکوٹ ایک پرانی مٹی ہوئی دھوتی۔ اور عدال یا مال ایک لٹری  
مال کی اس شناخت کی وجہ سے مجسٹریٹ نے اس کو مسروقہ قرار دیکر اور ان شخصوں پر جرم کے  
پاس سے وہ برآمد ہوا ہے مسروقہ کا الزام مانگنا ہے۔ تاکہ جسے متعلق کوئی ثبوت نہ ہونے  
سے وہ الزام قائم نہیں کیا۔

پس شخص شناخت مال پر اس مقدمہ کا وارنٹ ہے مریضوں نے مال پانچا بیان کیا  
ہے اور لڑمیں نے اپنا۔ مریضوں نے آپس میں ایک دوسرے کے مال کی شناخت کی ہے  
اور لڑمیں نے انخاص ثالث کو پیش کیا ہے۔ مجسٹریٹ نے مریضوں کی شناخت کو اس بل پر  
ترجیح دی ہے کہ وہ ایک جگہ رہتے تھے۔ اور جیسے ایک دوسرے کے لباس کو پہنا کرتے  
تھے لڑمیں کی پیش کردہ شہادت کو ناقابل اعتبار اس وجہ سے قرار دیا ہے کہ کھڑے متعلق بل پر  
کوئی گواہ پیش نہیں ہوا جو ہمیشہ اس کو دیکھتا تھا بلکہ ایسا گواہ پیش ہوا ہے۔ جس نے چند مرتبہ  
دیکھا تھا۔ دھوتی کے متعلق یہ قیاس قائم کیا ہے کہ ایسی مٹی ہوئی پرانی دھوتی لڑمیں نے نہیں  
خریدی ہوگی۔ وغیرہ۔ جہاں تک ہم نے وعدہ اور حور کیا ہوا ہے میں منراہی کے تھے  
معاذ کافی نہیں ہے مال برآمد شدہ ایسا ہے کہ لڑمیں کا ذاتی خیال کیا جاسکتا ہے  
استدہانی جنہوں کے بچہ مسروقہ کرنے کی کسی جرم ہمیشہ کو بھی زنجیر نہیں ہو سکتی۔ جرائم  
پیش لوگ نہ صرف اپنے فعل کی تابیت اور اس کے نتائج سے واقف ہوتے ہیں  
بلکہ اخلاقیات بھی مشاق ہوتے ہیں۔ پس یہ نہیں اور کیا جاسکتا کہ اگر ان سے یہی حالت





مراقبہ منظور۔ مراقبان بری کئے جائیں۔  
اس کی ایک ایک نقل ہر مراقبہ کی شل میں شریک کیا جائے فقط

نہزتہ ۱۰۰۰۰۰۰ مراقبہ نوجہادی مراقبہ ۱۰۰۰۰۰۰۰

باسمہ تعالیٰ  
باجلاس عیجاب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم ایس جیٹراہٹ و بھٹا  
مولوی سید شمس صاحب بلگرامی بی۔ اے بیرٹراہٹ ٹکا اٹکان  
مراقبہ

سکریٹریٹ نوجہادی  
مراقبہ علیہ  
قتل۔ قتل انسان مستلزم الزام فرار بہ شہادت۔ شہادت رویت۔ شہادت  
واقعہ متعلقہ۔ موازنہ شہادت۔

تجزی ہوئی کہ جب در قیہ قتل کے متعلق اعلان ہوا مگر ان رویت کا  
حالت یہ ہے کہ باوجودیکہ قتل کی عادات اور نکتے سامنے ہی گراہیں  
کسی نے منقولہ کو سمجھنے کی کوشش کی اور نہ بھٹت کی اہل قتل  
فری بلکہ تانہ دیکھ کر کچھ کن مارا سوہ پہول مارا باجہانی ہوتا  
چند ہی پانچ لاکھ کو غار کیا ہوتا مگر کیا ناچہا قتل نہیں کیا جاتا۔

فردی واقعات تجزیہ سے خارج ہیں  
منجانب مراقبہ مسٹر محمد اصغر صاحب کو قتل  
مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل۔

مراقبان ماضی تجویز راستے لقا پشا و صاحب نام مدد عدالت آتش نشینی جاگیرات مریدہ ہر  
مستلزم شراہیں کہ مزید ہر لا قیہ وقت میں رہے۔

ہوئی ہے اور یہ کہ پر اس نے اور یہ کیا دلیاس کا مرقہ بالجبر کرین تو اس کے چہ پانے کی کوشش کی ہو  
 اور اپنے مکان میں اور سکور کھا ہو اور اس کا استعمال بھی کیا ہو لزم نہیں جس کی نسبت کوٹ کے  
 سرور کا الزام ہے اس نے اس امر کی شہادت پیش کی ہے کہ کوٹ اس کا ہے اور اس کو  
 ہٹا کر اتھا کر کوٹسٹریٹ نے ملکیت کی نسبت اس شہادت کو بے وقعت قرار دیا ہے لیکن  
 اس سے یہ تو ثابت ہے کہ ایک کوٹ اس لزم کے پاس دیکھا گیا تھا جو شل اس کوٹ کے تھا  
 جو سرور کا مال ہے ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی خاص وجہ اس بیان کی ضرورت سے آخر تک ظاہر ہو سکی  
 موجود ہے کہ لزم نمبر ۱۴۰ سابق کا ستر بات ہے اس کے خلاف اس مقدمہ میں بھی ہونا چاہیے  
 کیلئے۔ اور اسی طرح بعض دیگر لزمین کی نسبت بھی الزام حال بلحاظ اسرا یا ایسا ہی آسانی سے  
 باہر کیا گیا ہے ہم اسکی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ یہ لزم کی نشاندہی سے حال برآمد  
 ہو ہے اس کے متعلق تفصیل سے بحث کریں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو سرور کی زلفیہ  
 کے لئے کافی ہو سکتی ہے چنانچہ میں ہمیں ایسے امور درج میں جن کا اثر بظاہر محض سرور  
 کے خیال پر ہوا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں یہاں ان مندرجہ بالا سے بجا بلکہ اس شہادت کے  
 جو دلالت میں پیش ہوئی ہے مؤثر نہیں ہو سکتی ہے۔

شکا دہوتی کے متعلق چنانچہ میں لکھا ہے کہ ایک محنت نے جس کے پاس لزم نمبر  
 کے لٹا ہے ہی سے باہر ہوئی بیان کی کہ اس کے ماشیکو ہوا کر طلب کیا گیا تاکہ شناخت آن  
 ہو سکے جب یہ صورت حالت میں پیش ہوئی تو اس نے بیان کیا کہ ایسا نہیں کھا تھا۔ چونکہ چنانچہ  
 کہہ رہے ہیں طوطی نہیں ہے۔ لہذا اس کو ہم بتا رہے ہیں اس صورت کے متعلق بیان کے قابل دلائل  
 نہیں خیال کرتے جب شناخت مال کی نسبت کوٹ کے متذکرہ صدر کا طہان نہیں ہوتا تو کوئی اور  
 بات باقی نہیں رہتی جس کی وجہ سے طریقہ کی طاعت اور کتاب جرم باور کیا جاسکے اگر لزمین جو کام  
 میں باور اولیٰ کی حالت شبہ ہے تو پولیس کو حاکم ہے تحکیمات نیک چلنی کی کامروائی  
 کرتی کہ ایسی ضیف حالت میں دلکھ کا مقدمہ قائم کیا جاتا ہے پاری رائے میں جلد لزمین جن  
 نے مرافقہ کیا ہے قابل برات میں لہذا

مکملہ

تہا کہ ملزم ہستے فقرا کو گلا گھونٹ کر لیا۔ ان اختلافات کے ساتھ نو، ایمان ملو کا بیان  
قابل غور ہے جہاں اوس نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ مقتول کو زہر دیا گیا تھا اسات وہ اصحاب  
اور تے سے فوت ہوئی۔

یہ ایسے اختلافات نہیں ہیں کہ بلاوجہ نظر انداز کر سہ جائیں کو نوالی کا فرض کر کے  
صاف کرنے کی کوشش کر آئی بر خلاف اس کے راہب شہادت کو قائم رکھ کر یہ کوشش کی جائیگی  
کہ رویت کے دو گواہوں کے بیان کو ہم بغیر دلیل اور متعلقہ قلم کر لیں ان گواہوں کی بیعت  
ہے کہ باوجودیکہ قتل کی واردات اچھے بعد ہوئی مگر انہیں سے کسی نے مقتول کو بچانے کی  
کوشش کی اندہ ہر وقت کسی کو اس واقعہ کی خبر کی۔ دونوں تماشہ دیکھ کر اپنے مقام  
سکونت پر جا کر سب سے سن گورہ گواہ نے باوجودیکہ خیال سے وقت موجود تھا اپنے علم کو ظاہر  
نہیں کیا بسا گواہ آخر ار کرنا ہے کہ دوسرے رویت کو راستہ بن غم نہایت گورائے واقعہ  
قتل کا بھی ذکر کیا تھا۔ مگر اوس نے بھی اپنا علم ظاہر نہیں کیا۔

غرض جہاں تک ہم غم کہتے ہیں شہادت ثبوت جرم کے واسطے بالکل نا کافی ہے  
اس کے بعد ملزم کی شہادت صفائی پر نظر ڈالنے کی ضرورت تھی نہیں رہی لہذا

حکم ہوا

مراحمہ منقولہ۔ ملزم کلیا ہر کی پر اجائے قضا

نمبر ۱۲  
مستقلہ ۱۲

نگران فوجداری

نمبر ۱۲  
۳۲

جلوسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ہم اسے سرٹرائٹ لاو عالیجناب  
مولوی مفتی سید نور انصاری الدین صاحب

مکمل

دولہ رات

غرضی بنامی غوریلوی سزا علیہ ایک صاحب نامہ حالت تعلیمات فی سلسلہ سیدہ ۱۶ فروری ۱۲۳۲ھ منقول  
۱۶ فروری ۱۲۳۲ھ شہرین کو متناظرہ قتل مائل مقررہ۔

سہاجب مرافقہ علیہ مولوی محمد فیض الدین صاحب مکمل

نواب ذوالقدر جنگ بہادر مولوی سید اشتم صاحب بکراچی ارکان متفق الرائے  
بمقتضیٰ وکلاء انجمن کی تالیف پیش ریاست ہو چکی ہے واقعات مقدمہ جس کا یہ مرافقہ سہاجب  
لزم کلہا آثار ہے یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ مقتولہ فقرا لزم کی وراثت تھی لزم نے کسی اور میت  
سے تسلیت سید کیا تھا جس کی وجہ سے ان دونوں میں نزاع شروع ہوئی کہ جانا ہے کہ ۴۸  
فروردی سال ۱۲۸۵ کو بوقت شب لزم نے ایما نکلا میں فقروا کے سینہ پر پتھر سے ایسے  
تحت خلوت پہنچائے کہ جس کے صدر سے وہ فوت ہوئی بعد فقیش ٹوٹا کو مسقیمت قرار دیا  
کو توالی نے جالان بازار ام قتل عدالت میں پیش کیا۔ عدالت ابتدائی نے دفعہ ۲۰ تعزیرات  
میں قتل انسان تلزم انسانیت قرار دیکر لزم کے حق میں تین سال قید با مشقت کی سزا  
تجویز کی جس سے عدالت جاگیر نے لحاظ واقعات بازار ضرورت میں اس کی سزائے قید صادر کی  
خود عدالت نے اوقت کے اختلاف اس سے واقعات کی لغزش کا پتہ ملتا ہے  
سیرت کی شہادت دو گواہ سپا صاحبان صاحب ادا کرتے ہیں مابین کوڑہ اس بیان کا گواہ  
کرتا ہے جو اٹل نے لزم سے سنا تھا۔

اس مقدمہ میں خالص واقعہ قتل کی نسبت اس پر عبیدگی خارج ہوتی ہے اور اس  
کے ممکنہ طریقہ قتل کے بتائے گئے ہیں جن کی بنا پر سبب رائے کا قائم کرنا نہایت دشوار ہو جاتا  
ہے یہ عید کی ابتدا میں انسانی رقع ہو سکتی تھی بشرطیکہ فقیش کے وقت پوری اعتبار نظر  
رکھی جاتی چنانچہ جس شخص کی حیثیت میں اظہار قربت قریبہ مقتولہ سے مستقیمت کی بتائی  
جاتی ہے وہ ٹوٹا ہے کہ بالآخر معلوم ہوا کہ یہ مقتولہ کا بہت دور کا رشتہ دار ہے اس  
ایک قریب رشتہ دار نے ایک دستاویز اس شخص کی پیش کی تھی کہ اس کی این کو  
خود ٹوٹا نے زہر پیکر ہاک کیا اور جدید فقرا پر سستی بھی کی گئی اور وہ گرفتار بھی ہوا مگر اس  
حکایت کی نسبت قابل اطمینان فقیش عمل میں نہیں آئی۔ فقیش کا یہ طریقہ تھا کہ اگر کوئی شخص  
اس قسم کی دھڑاست کہے تو اس پر سختی کی جائے آخر کا فقر پورا کر دیا اور دوسری وجہ شبہ  
کی یہ ہے کہ کہ جانا ہے کہ عدالت نے پھر سے ہاک کرنا بیان نہیں کیا بلکہ اس کا یہ بیان

سہاجب  
مرافقہ علیہ  
مولوی محمد فیض  
الدین صاحب مکمل

حاصل کرے تو کہ اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ عدالت نے یہ منشا شدہ کہ خارج کر دیا۔ عدالت نے  
ہذا سے یہ طے ہو چکا ہے کہ دفعہ ۱۰ ضابطہ فوجداری سے یہ لوگ مستفیض نہیں ہو سکتے ہیں۔  
ہذا اجانت نامہ محکمہ مال کی ضرورت نہیں عدالت احمیت نے ای بلوچین کے ہاتھ دیکھ کر  
مقابلہ میں بھی مقدمہ کو خارج کیا۔ حالانکہ دوسروں کے مقابلہ میں یہ ضرر نہیں کیا گیا تھا اور  
مقابلہ میں تحقیقات کو جاری نہ کیا جائے تو ابہرکین ہم گرائی منظور اور عدالت احمیت  
محکمہ کو موقوف کرنے میں مقدمہ لغزش تحقیقات و اس میں کیا جائے۔

مولوی مفتی سید کورالضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن - علوم قبلہ و ممبران میں ایک اعلیٰ  
مالی ہیں اور دوسرا کوتوالی ٹریل ہے عدالت کے قانون کے مقابلہ میں ان کی اس وجہ سے خارج فرمایا  
کہ تحقیق نے سرحد متعلقہ سے اجازت ابعاج ناش حاصل نہیں کی ہے یہ دیت نہیں ہے  
اس لئے یہ طے کر دیا گیا ہے کہ ایسے ہی عہدہ دار وعدہ ۲۰ ضابطہ کو جاری کرنے پر تیار  
اس کے علاوہ ایجنٹ باؤکی نظر اس کا رسوائی کے لحاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بقیہ  
مذاہب کے مقابلہ میں افراج ناش کی کوئی وجہ نہیں بتلائی گئی کہ وہ تحقیقات کہاں سے ہوئے  
اون کے مقابلہ میں امتناع کارروائی کی کوئی وجہ نہ پائے گئی تب ایسا حکم ہو سکتا ہے نہ  
جو دباؤوں کے صلہ میں جو ملنے سے مقدمہ کا اختتام ایک امر عجیب ہوگا۔

گزافی منظور۔ جملہ لوگوں کے مقابلہ میں سختیاں کی جائے قضا

نمبر قدمه ۱۲۵ ۱۳۲۳ سنه  
مجرانی فوجداری  
جلسه شفقه  
مستقله یکم دی بیست ۱۳۲۳ سنه

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم۔ اے پیر شریف لادوالجناب  
نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل۔ ایل بی پیر شریف لادوالجناب  
رامراد

## بہنام

## تہام

دولہ راؤ دلیسرہ

طرفہ ثانی

اجازت - اجازت استثنائے مقابلہ عہدہ دلدان دیہی - عہدہ دلدان دیہی کے مقابلہ میں سماعت استثنائے کے لئے سرپرستہ ال کے لکھنا عدم ضرورت - اخراج استثنائے - بطور زمین عہدہ دز - ساری پور کے باعث تمام زمین کے مقابلہ میں بوجہ عدم اجازت سرپرستہ مال بخران استثنائے کا عدم جواز - مجرور ضابطہ نوعداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۱ -

تجویز ہوئی کہ یہ عہدہ شدہ ہے کہ عہدہ دلدان دیہی والی کو توپاٹا

دفعہ ۲۰۱ مجرور ضابطہ نوعداری سرکار عالی سے تفسیر نہیں ہو سکتے اس لئے

ادل کے مقابلہ میں سماعت استثنائے کے لئے اجازت سرپرستہ ال کی

ضرورت نہیں ہے - یہ بھی تجویز ہوئی کہ بطور زمین کے عہدہ دلدان

دیہی پورے کے باعث ہوتا ہے بلکہ زمین بوجہ عدم اجازت سرپرستہ ال

استثنائے کی تجویز بھی نہیں ہے -

ایک استثنائے تحصیل مجرور میں بجا زیر دفعات ۲۰۷ و ۲۰۸ تشریحات مقرر کیے

جو مقابلہ عہدہ انخاص کے پیش ہوا تھا عدالت نوعداری ضلع نے یہ حقیقات

بدین تجویز خارج کر دیا کہ ترمیم ایک الی ٹل جاگیر دار کو توپاٹا ٹل

اس لئے امل ٹل کے متعلق اجازت حاصل کرنا چاہئے اور اس کے بعد استثنائے میں

ہو سکتا ہے اس تجویز کی الرضی سے بنیاد بنیٹ حاکم الیہ میں یہ نگرانی میں ہوئی -

بجانب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں -

بجانب طرفہ ثانی انبا داس راو صاحب مکمل -

حکام کا اہتمام ہے حسب ذیل ضلع سارنگ

نواب ذوالقادر خٹک بہادر رکن - نگرانی خواہ غیر حاضر - وکیل طرفہ ثانی حاضر - دامت برکات

زمین منبر (۱) انصوائی اور کو توپاٹا ٹل میں ادل کے متعلق اس مقدمہ نوعداری اس عدالت میں

جائے یہ طے کیا ہے کہ قبل اہراج نامٹل سٹینٹ کو چاہئے کہ سرپرستہ مال سے ارجاع نقش کی اجازت

نگرانی نامہ رقم

بھوبندر ۵۳

نگرانی فوجدار کی

منفصلہ ہر ہر ۲۳

جلسہ متفقہ

باجلاس عارضیاب نواب خانم الدولہ بہادر ایم۔ اے بی بی شریٹ میر غلبیس و  
وعالیناب رائے بالکنند صاحب بی۔ اے رکن  
سنجی

نام

سرکار عالی

محکمہ وراثت نیک چلی۔ کارروائی افد محکمہ وراثت نیک چلی میں کن امور کی پابندی  
ضرور ہے۔ مجبوراً لفظ فوجدار کی سرکار عالی رعایت ۱۰۶ و ۱۰۸ و ۱۱۰ -  
تجزیہ ہوتی کہ کارروائی افد محکمہ وراثت نیک چلی پر ذمہ و امور  
ضابطہ فوجدار کی سرکار عالی میں جب دفعہ ۱۰۰ مجبوراً لفظ فوجدار کی سرکار عالی  
اطلاع کا ضرور پہنچے جو تصدیق اور واقعات میں برہمی ہو چکا  
ضرور ہے اور جب دفعہ ۱۰۰ مجبوراً لفظ فوجدار کی سرکار عالی کہ لفظ فوجدار کی  
نہایت سے لفظ فوجدار کی سرکار عالی کہ لفظ فوجدار کی سرکار عالی کہ لفظ فوجدار کی  
مطلب ہے کہ اس میں فوجدار کی سرکار عالی کہ لفظ فوجدار کی سرکار عالی کہ لفظ فوجدار کی  
محضریت کا عدم اور مقابلہ ہے۔  
واقعات یہ ہیں کہ ناظم صاحب عدالت علی ریسی کے اجلاس پر یہ تمام دو موضع

نگرانی نامہ رقم ۱۴۶  
مکمل ہوا ہے جو فیروز پور کی سرکاری عدالت میں  
مکمل ہوا ہے جو فیروز پور کی سرکاری عدالت میں  
مکمل ہوا ہے جو فیروز پور کی سرکاری عدالت میں  
مکمل ہوا ہے جو فیروز پور کی سرکاری عدالت میں

مگر انی علیہا

انسابی زوجہ ماحرہ

سرتہ۔ الزام رتہ کا اون زیورات کے متعلق جو شوہر نے زوجہ کو دیدیا ہو۔ اس سرتہ بصورت عدم ثبوت جو مہال کا لزمہ کو واپس کیا جانا۔

تجزیہ ہونی کہہ بنام شوہر جو زیور کی عورت کو دیدیا جائے کہ وہ  
اٹکے دیا جائے اس کے خلاف متوالان ملوثت مائیں ہو سکتا۔  
جبکہ بعد اطمینان ثبوت کیا جاتے کہ شوہر نے وہ زیور کو اس عورت  
کی سرتہ میں برقع پر استعمال کے لئے دیدیا۔ دیا نہ الیہا  
بعد از احوال تمامہ ثبوت کو حاضری کیا جاسکتا۔

افران مقدمہ مذکور کے لئے۔ پورٹ خرو نہیں ہے۔

بنام نگرانی حوادہ مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب مولوی سید حمید الحق صاحب  
و مولوی محمد ولد اعلیٰ صاحب و کلا۔ حاضر۔  
نواب نظامت خدیجہ بہادر زوزابہ القدر خدیجہ بہادر دارکان متفق الرائے  
مگر انی اس امر پر پائی جاتی ہے کہ جو مال بقیم زید فیہ وہ مال ہے جو کو دیا جائے وہ تجزیہ  
صحیح نہیں ہے اساتفاق یہ ہے کہ اس کو نسخ کر کے مال تغینت کو دیا جائے جہاں تک ہم  
رونداد پر غور کیا یہ ثابت نہیں ہے کہ زیور لزمہ کے نہیں ہیں۔ جب زیور کی عورت کو  
دیدیا جاتا ہے تو اس کا جو دیا جائے اس کے متعلق سرتہ کا الزام فائدہ ہونا چاہئے کہ  
بعد اطمینان ثبوت نہ کیا جائے کہ شوہر نے وہ زیور اس کو صرف کئی موقع یا بعض متون  
استعمال کے لئے دیا تھا۔ ہاں متوار دینا ثابت نہیں ہے اس وجہ سے ہم حالت سختی  
تجزیہ کو غلط تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔  
حکم ہوا کہ

مگر انی حوادہ مولوی سید حمید الحق صاحب، نظم حالت خود بخود فی مسلح یا لزمہ سرتہ ہم الزام سرتہ  
استعمال کے مال سرتہ لزمہ کو دیا جائے۔



فائدہ سے تاریخ مقرر کرنا چاہئے تھا۔ عدالت صلح نے صرف تین یوم کے فاصلہ سے تاریخ مقرر کی جو درست نہیں ہے ان استقام کی اصلاح کے لئے مقدمہ عدالت صلح میں قابل واپسی ہے۔ مگر انی منظور مقدمہ عدالت صلح میں واپس کیا جائے کہ حسب ضابطہ درخواست کی نسبت جو زیر کی جائے۔

رائے بالکلند صاحب کرن سبٹ سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں بروئے دفعہ (۱۰۷) ضابطہ فوجداری مگر انی خواہنے ضمانت نیک علی لی گئی ہے جس کی تراضی سے وہ مگر انی کرتا ہے۔ اس مقدمہ میں اہم مضامین بیان ہوئی ہیں دفعہ ۱۰۸ کے بموجب کم اظہار وجہ میں اس اطلاع کا مضمون جو عبثیت کو پہنچائی گئی۔ یہ تصریح اور واقعات کے جن پر وہ سختی لکھا جانا ضروری تھا۔ لیکن اس مقدمہ کے نوٹس اظہار وجہ میں اطلاع کے مضمون اور واقعات لکھ کا مطلق ذکر نہیں ہے بروئے دفعہ ۱۰۸ جبکہ وہ شخص عدالت میں حاضر ہو کر نوٹس کا مطلب سمجھا دیا جانا چاہئے اور نوٹس کی نقل دی جانی چاہئے بل سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان امور کی تکمیل ہوئی ہے تحقیقات بروئے اس دفعہ کے کم سے کم ایک ہفتہ کے فاصلہ سے تاریخ وصول ہر کر لے اور تحقیقات کیلئے مقرر کی جانی لازم تھی سماتے اس کے سیرے روناس غرض کے یہ پیشگی کہہ دی گئی۔

ان امور سے ضرور مگر انی خواہ کو نقصان ہوا ہے اور انصاف میں غلط واقع ہو رہے ہیں اس حالت میں مقدمہ حسب ضابطہ کا سدائی کی غرض سے واپس ہونا چاہئے چونکہ جسٹس واپس ہوتا ہے لہذا ہم کو شہادت پیش شدہ سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ سیرا ہذا میں اگر مقدمہ کا دائرہ مداراوی شہادت پر ہوتا ہے جو اس وقت تک میں شامل ہے تو سیری رائے میں وہ کسی طرح حسب دفعہ ۱۱ حکم اخذ ضمانت کے واسطے کافی نہ ہوتی لہذا

حکم جوالہ

مگر انی منظور۔ حکم عدالت ملکت مشغوف مقدمہ حسب ضابطہ صدر کارروائی کی غرض سے واپس کرنا

منفصلہ اور علیحدہ

جسٹس مسٹر جی۔ مگر انی فوجداری  
جلسہ متفقہ

کر کاؤن ٹیلم پولس نمبرت نمکرتے در انعام کو لین ریوٹس پیش کیا انکی حالت  
تخذه دس ہے کہتا ان سے ضمانت نیلک پانی زیر ذمہ ۱۰۰ مجموعہ سے  
ضابطہ فوجداری سرکار عالی لی جاتے ۔

ناظم صاحب موصوف سے بوجہ اس کے کہ انکی مقامی دریافتیں بھی انکی  
اصلیت پائی گئی تھی ۔ بقدر تالیخ ۔ الودعی بیت سہ ۱۲۱۰ میں نے نام پیش اس ضمنی  
جہ کی کہ وہ بڑے مذکورہ حاضر کو خطا ہرگز نہ کیوں تھیں سے ضمانت نہ لکھ  
نیک حقیقی میں ایک سال نہ لیا جاتے امتیاز سے مقدمہ پر عدالت موصوفہ سے پتہ  
کی کہ لاہور میں لائے لہا میں بے خوف و خاست پستہ مالکی سے لہر اوٹ  
ضمانت چھ لکھ دیا جائیگا مہم نے خرید انصاری کی فرض سے ہو گا وہی  
شعادت بھی تامل لہرین علم بند کی جس سے جو متنبہ ہوتا ہے کہ وہ سخت  
بدشس ہیں اور ملین و خیف لہریم کرنے کے عادی ہیں ۔ ادا لہر حکم انصا  
ضمانت چھ لکھ دینا کہ جس کی نادر اسی سے ضمانت لہرین نہ لگائی جس ہوئی ۔

بنجانب نگر اخواہ مولوی محمد غلام اکبر خواں صاحب وکیل  
بنجانب طرفہ ثانی مسٹر کلیدان رام ایر صاحب وکیل سرکار ۔

حکام عالیہ مقام سے حسب ذیل فیصلہ صادر فرما

نواب حاکم الدولہ بہادر میگلوس ۔ دکن کی بحث سماعت ہوئی ناظم صاحب فوجداری محل سے  
وفعات عد ۔ اور اضابطہ فوجداری کی پابندی انوں کی حالانکہ وہ لازمی تھی دفعہ ۱۰۰ کی مد سے  
محسوس کو اپنے تحریری حکم میں انوں اطلاق کا مضمون جو پوچھی ہو بہ تصدیق اولن واقعات کے  
جن پر وہ مبنی ہو ورج کر ناظر در پنا جو نوٹس عبثیٹ لے سال کے نام ہاری کی اور اس تصدیق  
واقعات کی نہیں ہے ۔

دفعہ ۱۰۰ اضابطہ فوجداری کے تحت لے کرانی خواہ کو حکم کا مطلب سمجھا جاتا ہے تھا ۔ کیونکہ  
مگر اخواہ خدا اللہ علیہ من حاضر ہوا تھا خل میں کس نوٹ اس انکا نہیں ہے کہ حکم کا مطلب  
سمجھا جاتا تھا خواہ کو سمجھا گیا ۔ اس دفعہ کی مد سے دفعہ ظاہر کرنے کے لئے کم سے کم ایک ہفتہ کے

فہرست مضامین: ۱۰۱ تا ۱۰۵

مسائل جلد ۲: مسوئلہ حوالہ دیا گیا۔

۱۷) ہر رکنی تہذیب کے لیے قانونی اعتراض ہائے ہر قوم و شخص سے ادا

فلسفی کی بنیاد پر مسیح نہیں کی جا سکتی۔

۱۰. افراغی مقدسہ نوا کے لئے یہ نغمہ ضروری نہیں ہے۔

متخاف نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر کن المواب کم اللہ بہادر مجلس متفق الیہ

اس مقدمہ کو ناظم صاحب عدالت صوبہ گلشن آباد میڈنل نے مصنفہ کے تعلق پہا

یہ سچا ہے اور ان کا اقتراض یہ ہے کہ

۱۱۔ مزید ہنگامہ ملازمہ تحصیل تکمیل فوٹو کیا اس کی بنا پر ملا جارت کی منتقلی

اس پر مقدمہ میں جیلاں کا ایکٹا یونیکٹ جیٹریٹ نے خلاف نشانہ دہندہ ۲۰ ضابطہ ملو جیڈاری ٹیل

کیا ہے۔ سپردگی سائن قابلِ مٹھ ہے۔

(۱۲) سوال لال تو عطر ٹیٹ کے سامنے ماضی بھی نہیں ہوا اور اس کو فروغ نہیں سنا لگتی

ایسی حالت میں اوس کی سپردگی کس طرح ہو سکتی ہے۔

مثال کے واسطے یہ واضح ہوتا ہے کہ سوال کے مقابل میں کوئی تحقیقات نہیں ہوئی۔

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ وہ پسر دشمن نہیں ہو سکتا گو نمبر ٹٹ لئے اپنے طریقہ فیصلہ میں۔

خوش اسطیق شعلہ: اس کی فیض و برکت ہے (منوال کا نام لگھا ہے لیکن محض اس کے

وہ بلا توفیق فوجِ دم وکامد مائی خضالہ کی سرکوشی نہیں ہو جاتا اور نہ فیصلہ کے اخیر حصے میں بہرہ

کہنے سے وہ سیدکوشن ہو جاتا ہے کہ نوال کی تجویز نکال کوشن سے ہوا مناسبتاً موم

ہوتا ہے“ اس عجوز کو سیر دی گئی نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ قہر لایا جا سکتا ہے کہ منوال اسپیشن

کما گئے اور سے اس کے متعلق بعضہ کرانی کسی تجویز کو مستحکم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بہترین شاگرد کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ وہ ۲۰۱۱ء ضابطہ فوجداری بمصری انجمن

عرائم مختلفہ ہیں جو جدہ تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کافی نہیں ہے کہ عوام ملازم سکاڑھے محض انہی کو

14

پیشہ نگار

سرکاری

مہم پروردگی۔ پروردگی ایسا کام کی جس کے مقابلہ میں تحقیقات اُل میں نہ آئی ہو۔ درخواست  
 منج پروردگی۔ اجازت استغاثہ مقابلہ لازم سکھاری کب ضروری ہے مجموعہ مضابطہ تو جلد کا  
 سرکار عالی بدھ ۲۰۱۔

تجزیر ہوئی کہ ماہی کو لاکھ متا میں بھرتے تھے کھانے کے اجالے پر  
تھوکتا ملے نہ آتی۔ ضرور وہ کھانے کی بہت پروٹیناں کھا جاتا۔  
۱۲۰) باغیچہ دار تریب نے فرسواہم بھرتے کی انجیر کو کہہ کر لال کی تریب  
نظامت میں سے ہوتا ہے کہ وہ تریب ہے تجزیہ ہوئی کہ لکھا جاتا ہے۔  
وہ تریب۔ لکھا جاتا ہے کہ وہ تریب کی لکھا۔

(۱) وہ تھا، ایک تہذیب نو بند اور سولہ عالمی صرف و خیر میں برآم سے خلق ہے  
 جس میں جو کچھ تھی اس میں اس نے ہندو کی خصوصیت جس میں وہ نہیں آؤں سے  
 مراد یہ ہے کہ جو ایسا ہو کہ جو اس میں کوئی ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی  
 خاص ہو کہ اس میں کوئی ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی ایسا انتہا ہو  
 جس میں کوئی ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی  
 ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی ایسا انتہا ہو کہ اس میں کوئی ایسا انتہا ہو

[illegible]

## ہام

صدر الدین وغیرہ

طریقانیان

نقص اس - لاء والی نقص اس - طریقہ اس - انسا و نقص اس - انسا و نقص اس -  
بعد جابداو کسی مقبرہ اس کی سپردگی میں رکھنے کا مسلم - مجموعہ ضابطہ فہماری لکھا  
و قسط ۱۴ -

ایک مقبرہ اس میں میں قبریں نے نقص اس نے یہ کیے ہوں  
حکم دیا اس کے بعد مقبرہ اس کی خصوصیات اس میں ہی اس کا دینی  
حکم لکھا یہ بھی حکم دیا کہ حالت اولیٰ سے نزل کا تصدیق ہو چکے ہیں  
کسی مقبرہ اس کی سپردگی میں رکھنا ہے -

بڑا نہ لگائی ہو نہ صرف لکھنا اس کے متعلق جملہ مقبرہ اس کے  
لکھنا اس کی ہے وہ قابل است لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
خاص کی مخالفت میں یہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
نقص اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
یہ کیے قسط ۱۴ و قسط ۱۵ اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے

افاض مقصد نما کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
منجانب لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
طریقانی کی جانب سے کوئی حاضر نہیں -  
ذاب نظامت جو کہ پٹار کن (نواب عالم الدہلوی محل بنی ارادے) قیوم -

مگر فی بار لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
مگر اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے  
کتاب تصدیق حالت دیوالی نقص اس کے ہے البتہ لکھنا اس کے

نام

\_\_\_\_\_

پس نتیجہ یہ ہے کہ جو کارروائی جناب ایچ ایم ننگ راؤ نے بطور ٹرنپٹ کی ہے یعنی الزام ٹھاکہ کی حقیقتات سے محتاج اجازت، تجویز، اور اس وجہ سے ٹرنپٹ کے طرز عمل پر کوئی قانونی اعتراض قائم نہیں ہو تا۔ البتہ ایچ ایم ننگ راؤ کے متعلق ٹرنپٹ سے جو نتیجہ نکلا ہے یا نہیں یہاں بات ہے جس پر مقدمہ پر مشتمل ہو چکا ہے تو ان اس امر کی نسبت جو غیر مناسب ہو سکتی ہے ہم کوئی وجہ پیش سپرد کی کی ایچ ایم ننگ راؤ کے متعلق نہیں پاتے۔

۱۔ ایک شہر ہم ننگ دایم سرور خدا کی محبت و مہربانی سے متصف ہو کر رہے۔ مثلاً الی وغیرہ

مگرانی فیضی

یا اجلاس با جناب دریا کمره: ایسے اور ایم اے بیٹر سٹریٹ لایمپلورج ایجنٹ  
نواب نظامت خجہ: پتہ ایم اے بیٹر سٹریٹ لایمپلورج ایجنٹ  
حسن البین

دیسے کا جو حکم ہے وہ بظاہر قانونی حد سے متجاوز ہے ورنہ ۱۲۸ میں ہا ہا و منازہ کو سرکاری قبضہ میں لینے کی بشرط اس شد ضرورت تائی گئی ہے یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس متعہ میں اس طریقے سے نقص اس کا افساد کرنے کے بعد جو اس پر بیان کیا گیا ہے ایسی اس ضرورت تھی تاہم بعض کے قبضہ میں پیداوار کو چھوڑ دینا چاہتے تھے۔ وہ سراسر فریقہ بدلتا دیوانی سے اس کے تعلق ہی حکم حاصل کر سکتا تھا ان وجوہ سے اس پر جو نوٹ کو ہم سرخ کو نہایت ہی حالت ہے جو مکمل آغا زکار رعائتی تھی قضا

نمبر ۳۲۲  
نمبر ۳۱۱  
نگرانی فوجداری منہ لاہور ہر نوٹ ۲۴  
جلسہ منقذہ

با جلاس علیہ العباب کو اب حاکم الدولہ بہادر ایم اے میرٹھ اسٹیشن لائبریری  
عاجلہ اب نظامت جنگ جہا ایم اے لائل پور لائبریری  
سرکار علی ذریعہ تفریح

بنام  
لزم  
مشکا  
مرستانی

جرم خلاف صنی قانون شکار تجویز مجوز بصیغہ انتظامی - مقدمات میری عدالت میں  
بصیغہ انتظامی تجویز شراکی ناجوازی مجوزہ ضابطہ فوجداری سرکاری نوٹ ۲۱  
تجویز جولی مقدمہ عدالت کی حسب ذیل مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکاری  
باضابطہ محتاجات تجویز ہوئی ہے ایسی صورتیں بصیغہ انتظامی  
مزاے جواز بالکل خلاف ضابطہ ہے۔  
لزم بالزام خلاف وری قانون شکار سرکاری محنت دفعتاً آفاقہ کل نوٹ

مگرانی برنارٹیک برلی نظام محاسب انہما الت خداداد کو بکریست تجویز دی جس میں انہما الت خداداد  
تحسین کو اگر تہی صفا و لیدی کیت مکتوبہ مکتوبہ کہ لزم کو دو سو پیر جہان کی لیدی جاسے۔

بعض  
قائم  
الین

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ پر میٹریٹ نے نقض اس نہ ہوئے دینے کے لئے پولس کو حکم دیا اور اس کے بعد تحقیقات قبضہ کی ضرورت پائی نہیں رہی اس وجہ سے کارروائی ختم کر دی گئی یہ بھی حکم دیا کہ عدالت دیولانی سے نزل کا تصفیہ ہونے تک ہداوارہ کو کسی احتساب خاں کی سپردگی میں نہ کیا جائے اس تجویز کی نافرمانی سے درخواست گزار کی پیش کی گئی ہے نہ یہ لیا جاتا ہے کہ میٹریٹ کو چھٹا دہندہ ۱۴۸۸ لازم تھا کہ قبضہ کی تحقیقات کرے جاری رات میں دہندہ کو میں اس طرح ہداوارہ کا کارروائی کی یہ ہے کہ میٹریٹ کو اطمینان ہو کہ اس حکایت میں نقض کا احتمال ہے لہذا اطمینان ہاکیا ایسی حالت دہنی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو تعین کے درجہ تک پہنچ جائی۔ بظاہر ہے کہ جب ایسا انتظام کر دیا گیا جس سے دہاوی اندیشہ نقض اس مافی نہیں رہا تو وہ حالت پیدا ہی نہیں ہوئی جس میں مزید کارروائی کی قانون نے دانت کی۔ جسے لینے بجائے اس کا اطمینان ہونے کے ک نقض اس کا اندیشہ ہے اس بات کمال اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ نقض اس نہ ہوگا۔

اور ہم نہیں سمجھتے کہ قانون میں کوئی ممانعت اس بات کی ہے کہ میٹریٹ نقض اس کے اندیشہ کو مناسب طور پر ان اوی ذرا لے کر رہ کر دے ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ من اخص اس احتمال نقض اس ہو یوں سے ملکیت سے بلا ضمانت سے لیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ پولس کو من قائم رکھنے کی یا نقض اس نہ ہونے دینے کی ہدایت کر دی جائے ان میں سے جو طریقہ لیا جا حالات مناسب ہو اختیار کرنا چاہئے اور دہندہ ۱۴۸۸ کی سدادی سے جہاں تک ہو سکے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ وہ دراصل عدالت دیولانی کی کارروائی ہے اور بصورت خاص اس کو اختیار کرنے کی قانون نے صلا دی ہے اس اجازت سے چونکہ میٹریٹ اس پر کافی تبصرہ نہیں کرتے اس وجہ سے لوگوں کو اس کا سوچے ملتا ہے کہ عدالت دیولانی سے لینے کی غرض سے یا بدترقبہ حاصل کر کے فروخت ہائی کو عدالت دیولانی میں چارہ جوئی پر مجبور کرنے کیلئے میٹریٹ کے پاس اطمینان دہندہ نقض اس نہ خواست پیش کر دیں۔

ان جہ سے مقصدنا میں میٹریٹ کی تجویز کا وہ جزا جو کارروائی ختم کر دینے کے لئے اس کو ہم قابل دست اندازی نہیں خیال کرتے البتہ ہداوارہ کے متعلق خاں کی مخالفت



الحفاظہ اور قابل تنقید ہے۔

نظام  
نظام

حکم ہوا کہ  
مگرانی متعلقہ مقدمہ عدالت ابتدائی اور تحقیقاتی طور پر حفاظہ کے لئے مسترد ہو۔  
نواب نظامت جنگ بہادر محکمہ - شل ملاحظہ ہوئی تحصیل دابہ صاحبہ کے لئے  
اس مقدمہ میں صحیح طریقہ سے عمل نہیں کیا بلکہ عدالت خلاف ورزی قانون شکار چالان کیا گیا  
تھا اس کا بیان یہ تھا کہ سائبر کو جان بوجھ کر نہیں مارا بلکہ پورے سچے سچے ہمارا گو اس بیان سے تا  
ثبات تھا لیکن تحصیل دابہ صاحب نے اس کو قابل خیال نہیں کیا اور جو کچھ بلحاظ عدالت  
پر کار سے شہادت تائید الزام نہیں کرنے کی ضرورت نہیں خیال کی موجودہ ہندوچشم  
تو تار کر دیا لیکن تجویز میں رہائی کا ذکر نہیں کیا اور نصیحتہ انتظامی اس پر دورہ یہ میرا نہ کر دیا  
ادن کو چاہئے تھا کہ اگر ملزم قابل رہائی خیال کیا گیا تھا تو رہائی کی تجویز کرتے تاکہ جو عدالت  
عدالتی طریقہ سے چلایا گیا تھا اس کی تجویز بھی عدالتی تھی۔  
ان وجوہ سے ادن کی تجویز کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ سب نشانہ دہانہ حفاظت  
فوجداری عمل کیا جائے فقط

بہر مقدمہ ۳۱۹  
مگرانی فوجداری  
نظامت جنگ بہادر

جلسہ متفقہ  
با جلاس عا پنجاب نواب ووالقد جنگ بہادر محکمہ اے بی سٹریٹ و عدلیہ پنجاب  
مولوی مفتی شہید نور انصاری االدین صاحب آرکان  
سرکاری

مگرانی بہادر محکمہ عدالت فوجداری شل ملاحظہ ہوئی تحصیل دابہ صاحبہ کے لئے  
اس مقدمہ میں صحیح طریقہ سے عمل نہیں کیا بلکہ عدالت خلاف ورزی قانون شکار چالان کیا گیا  
تھا اس کا بیان یہ تھا کہ سائبر کو جان بوجھ کر نہیں مارا بلکہ پورے سچے سچے ہمارا گو اس بیان سے تا  
ثبات تھا لیکن تحصیل دابہ صاحب نے اس کو قابل خیال نہیں کیا اور جو کچھ بلحاظ عدالت  
پر کار سے شہادت تائید الزام نہیں کرنے کی ضرورت نہیں خیال کی موجودہ ہندوچشم  
تو تار کر دیا لیکن تجویز میں رہائی کا ذکر نہیں کیا اور نصیحتہ انتظامی اس پر دورہ یہ میرا نہ کر دیا  
ادن کو چاہئے تھا کہ اگر ملزم قابل رہائی خیال کیا گیا تھا تو رہائی کی تجویز کرتے تاکہ جو عدالت  
عدالتی طریقہ سے چلایا گیا تھا اس کی تجویز بھی عدالتی تھی۔  
ان وجوہ سے ادن کی تجویز کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ سب نشانہ دہانہ حفاظت  
فوجداری عمل کیا جائے فقط

چالان اس بیان سے عدالت تحصیل میں پیش کیا گیا کہ لزم نے ہوت بارہ بجے  
قصبت انصار ایک سائبر کٹر کیا ہے مجسٹریٹ درجہ دوم عدالت تحصیل کلہاڑی  
نے بصیغہ انتظامی لزم کا بیان پاس تخصیص کہ وہ کہہ سکے مابعد اسے  
قلند کہنے لزم پر دور و پر جہانہ کیا اور جہانہ کو سرکشتہ چوبیس میں روانہ کر  
اور گرفت کو دفن کرے کا حکم دیا۔

ناظم صاحب عدالت صلح مجسٹریٹ نے تین دفعہ عدالت تحصیل اسٹیشن کو ملاحظہ  
کیا اور جب دفعہ ۲۶ مجسٹریٹ نے عدالت تحصیل اسٹیشن کو ملاحظہ کیا  
عدالت تحصیل کے لئے عدالت عالیہ میں بیان اسے تحریک کی کہ عدالت تحصیل  
ایک بری کارروائی کو انتظامی سپرینٹنڈنٹ بنایا ہے جو بموجب ضابطہ فوجداری  
سرکار عالی ناسعدین ہے اور چونکہ عدالت تحصیل کی کارروائی خلاف قانون  
و ضابطہ ہے اس لئے بصیغہ تحرانی قابل منہج ہے۔

مخائب سرکار مسٹر کلپان رام ایر صاحب وکیل سکالر۔

طرقائی غیر جانبدار۔

حکام مایہ تمام لے سب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر مجسٹریٹ لزم کو پولیس نے خلاف ورزی قانون شکار کی حالت میں  
چالان کیا الزام یہ تھا کہ اس نے ایک سائبر کٹر کیا لزم کا بیان ہے کہ اس نے وہ کہہ سکے  
پینے سائبر کٹر کو بوجہ خیال کر کے ہلاک کیا۔ پولیس کی جانب سے کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی اور  
انتظامی گئی کہ لزم کے اقبال پر اس کو نہ دیا جائے۔ مجسٹریٹ نے لزم کا بیان قلمبند کیا مگر  
خود جرم نہیں سنائی۔ اور مجسٹریٹ نے یہ کہا کہ بصیغہ انتظامی دور و پر جہانہ کیا جاتا ہے جس کی یہ  
گواہی ہے عدالت صلح مجسٹریٹ نے تحریک درست ہے مجسٹریٹ انصاف نے غلطی کی کہ اس مقدمہ  
میں تجویز ضابطہ نہیں کی اگر لزم کا بیان اقبال کی حد تک ہو چکا تھا تو لزم کو فرد جرم  
سن کر تجویز کرنی چاہئے تھی اور اگر عدالت لزم کے بیان کو اقبال کی حد تک نہیں  
سمجھتی تھی تو لزم کو رٹ کرنا چاہئے تھا۔ بہر حال جو مجسٹریٹ اس وقت زیر درانی ہے بالکل غلط

میں محض اقبال پر توجہ مرکب کرنا بالکل غلط انتشارِ قانون ہے جسٹس کو یہ حالت میں تھا کہ  
جو تائید استغاثہ موجود ہو تسلیم کرنا چاہئے تاکہ کوئی عمل مشبہ کا باقی نہ رہے۔ اس کی  
کے ساتھ مثل داخل دفتر کیجاتے تھا

نمبر قدس ۲۲۳

تصحیح فوجداری

مضامہ ۲۲۳

با جلاس عالیجناب قیام حاکم الدولہ بادشاہ ام اسے میرٹھ لائبریری میں  
عالیجناب رائے بالکنہ صاحب بی اے رکن  
سرکار عالی

بنام

شیخستان  
تقسیم۔ دعا کی مقدمہ بصیغہ تصحیح۔ ہدیہ قیام حاکم الدولہ قاعدہ تصحیح کا باقی نہ رہتا۔  
سرور کی سرور کی بعد اسکاتھن۔ اختیار راعت۔ اختیار صاف راجہ شیعہ ج دہرم دین  
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۲۲۳۔

تجزیہ جوئی کہ راجہ قیام حاکم الدولہ قاعدہ تصحیح حالت  
میں ہیجہ کا قاعدہ بتو ہیں اکیلا ایسے مقدمات و مثال تجویز حاکم الدولہ  
ہوں اچھب ۲۲۳ مجھے ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہذا تصحیح بتو ہیں  
سرور ہوئی پائے۔

۲۲۳ راجہ قیام حاکم الدولہ قاعدہ تصحیح حالت قاعدہ تصحیح  
سٹن لائبریری میں کے مدد میں بحالیت و ان میں سرور ہوئی پائے

تجزیہ جوئی کہ راجہ قیام حاکم الدولہ قاعدہ تصحیح حالت قاعدہ تصحیح  
مستغزین کہ قیام حاکم الدولہ قاعدہ تصحیح حالت قاعدہ تصحیح

بنام

(مزم)

طرقانی

چیکا

تجویر۔ تجویر سترار بنا اقبال۔ مقدمہ قابل اجمالی حکمائہ میں بلا تعلیمی شہادت  
استغاثہ پھر و اقبال مزم پر تجویر سترار کا عدم جواز۔

تجویر چوکی کہ مقدمہ سترار میں بلا تعلیمی شہادت مانا گیا تھا  
محض اقبال مزم پر تجویر سترار اصل خداتہ قانون ہے۔

ایک مقدمہ سترار نو فہ ۲۰۲۲ قریب سترار سترار والی میں مجسٹریٹ درجہ سوم تعلقہ  
سیدک نے یہ بنا اقبال مزم بندہ سترار قید کی سترار تجویر کی۔  
ناظم صاحب عدالت نے سیدک نے سترار سے سترار سترار و تجویر سترار عدالت  
کو طلب کی کہ سترار تجویر مجسٹریٹ درجہ سوم کے لئے عدالت عالیہ میں باس سترار  
سترار کی کہ مزم و فہ ۲۰۲۲ قریب سترار کا علی اقبال اجمالی حکمائہ سترار قابل  
مصاحبت ہے اس لئے بموجب فہ ۲۰۲۲ خطابہ نو جہادی سترار عالی تمام سترار  
تا عید الزام کا قلمبند کن اضطررنا مجسٹریٹ نے مجویر و اقبال مزم پر سترار تجویر کی  
سے وہ خط ہے اگرچہ مزم سترار سے قید ہو چکا ہے لیکن تجویر  
عدالت تحت حفاظت خطابہ مجویر و اقبال مزم پر سترار چوکی ہے وہ لائق سترار  
مجاہد گرا خیزاہ سترار کلپان رام ایرہ سترار سترار۔  
مجاہد طرقانی کوئی حاضر نہیں۔

حکام عالیہ تمام نے سترار فیصلہ سترار  
نواب ذوالقادر جنگ بہاؤ کوئی سترار نور انصیار الدین سترار ارکان متفق سترار  
لائق وکیل سترار حاضر سترار ملاحظہ ہوئی عدالت سترار نے اس مقدمہ کو بصیغہ سترار اس سترار  
کے ساتھ یہاں بھیجا ہے کہ عدالت ابتدائی نے مزم کو محض اس کے اقبال کی بنا پر تجویر شہادت  
استغاثہ کو قلمبند کیے پندہ یوم کی سترار قیدی۔ مزم سترار سے مجویر ہو چکا ہے۔  
لیکن آئندہ کی احتیاط اور سترار کے واسطے ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اس قسم کے عدالت

باجلاس غالیوناب قواب ذوالقدر جنگ بہا و ہایم اے سیر پڑا بیٹ لاو غالیوناب  
 مولوی مفتی سید ذوالنضیر الدین صاحب ارکان  
 مالی کوٹیا فیروز

بنام

احمد حسین فیروز

اخراج - استغاثہ لہدم اصلیت - استغاثہ جدید - اخراج استغاثہ کے بعد  
 استغاثہ جدید کے پیش کر کے کا جو اندوہم حوالہ

تجزیہ ہوئی کہ استغاثہ جدید اور اس میں پیش ہو گیا ہے جبکہ عدالت

بعد مقرر ہوئی ہے جو استغاثہ کی بجائے لیکن اگر مقدمہ داخل ہو

فوری کرنے کے بعد ہی کیا جائے تو بعد استغاثہ کی جبکہ کہ اخراج قائم

پیش نہیں ہو گیا -

واقعات مقدمہ میں کہ ایک استغاثہ فراغت ہوا مدافعت جیاد فیروز کا باجلاس  
 مولوی عبد السلام صاحب مرم سوم تعلقہ اور مال گوشہ اس بیان کے پیش  
 کہ مستفیض نمبر ۳۷ کے اپنے پتہ پتہ کی حقیقی متعلقہ متعلقہ نمبر ۱۰ کے  
 باقیہ سچ دہیہ کر دیا اور جب ان دونوں نے فیضات بیحدہ و حدیث پر فیض کرنا  
 چاہا تو (۳۱) نفر لڑیں نے مزاحمت نہ اقلت کی یہ منصر سوم تعلقہ اور مال گوشہ  
 نے مستفیض نمبر ۱۰ کا بیان لہدم کہ کے لڑیں کا بیحدہ کے احکام جاری کئے  
 مستفیض نمبر ۳۷ کا بیان نہیں لیا گیا بلکہ اس کی نسبت مستفیض نمبر ۱۰ کا بیان کہ  
 مستفیض نمبر ۳۷ ایک ترقی دی ہے - اس کے بعد مل مقدمہ مرزا غلام محمد کیلئے

ان کوئی بریل و ایک مولوی غلام محمد صاحب تعلقہ اور مال گوشہ نہایت تجزیہ مولوی مرزا غلام محمد ایک صاحب تعلقہ اور مال گوشہ  
 لڑیں اور مال گوشہ مل تعلقہ اور مال گوشہ ۱۲ روے ۱۲ لڑیں اور مال گوشہ کہ استغاثہ بعد قابل سماعت ہے و استغاثہ ہر نما  
 شہادت ہر نما لڑیں اور مال گوشہ ۱۲ روے ۱۲ لڑیں اور مال گوشہ کہ استغاثہ بعد قابل سماعت ہے و استغاثہ ہر نما

مولوی محمد شریف الدین صاحب مدد عدالت جاگیرات کا پٹنہ میاں جہانم مر  
نے ایک مقدمہ کو دفعہ ۱۹ توہرات کا پٹنہ کی تحقیقات کر کے لازم کی نسبت  
جسٹس ان سٹراٹم ان سٹراٹم ال قیدی نہ لکھنے کی تاویل مقدمہ بحالہ دفعہ ۲۲  
ضابطہ فوجداری کے مطابق بعض تصحیح عدالت عالیہ میں روانہ کی۔  
بشمارت خلیفین مولوی محمد رفیع خان صاحب دکیل۔  
بشمارت ملزم مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب دکیل۔  
حکام علی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر کیا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر مرہٹوں۔ عدالت جاگیرتے لازم کو جہالت قتل انسان ملزم ان سٹرا  
ٹم مال قیداً طقت کی رائے دیکھ کر بعض تصحیح عدالت عالیہ میں روانہ کی ہے۔  
تصحیح میں ایسے متبادات کیے کا طریقہ اب نہیں رہا ہے جب سے کہ عدالت کے مشن کا  
تقریر ہوا ہے ایسے متبادات جو قابل تجویز عدالت نہیں ہوں بموجب دفعہ ۲۲ ضابطہ فوجداری  
عدالت میں سپرد ہونا چاہئے۔  
راجہ بیگم و ہم وقت نہاد کو شکایت مشن حاصل نہیں ہیں لہذا جہانم مر کی جائے  
واقع ہے وہ مشن ادنگ آباد کے مدد و ماضی ہیں ہے لہذا یہ مقدمہ عدالت مشن  
ادنگ آباد میں سپرد ہونا چاہئے۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت مشن ادنگ آباد کے سپرد کیا جائے۔

رائے مالک صاحب رکن۔ عدالت کے مشن کے قیام کے بعد بروئے دفعہ ۲۲  
ضابطہ فوجداری کا سہاؤ کر کے کا موقع نہیں ہے اب اہل اطلاع سرکار عالی کے واسطے  
سٹن کا قیام ہو چکا ہے لہذا یہ جواب میکلوس صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔

مقتلہ ۱۰۰

نگرانی فوجداری  
جلد متفقہ

نمبر ۱۰۰

اسی استقامت کو پہلے بوجہ عدم اصلیت نزاع کو قسم دیوانی قرار دیکر فوج کیا۔ لہذا اس مسئلہ میں  
جدید استغاثہ دائر نہیں ہو سکتا۔ لہذا استغاثہ نون قدیم اور جدید دیکھتے گئے فریقین دونوں میں  
ایک ہی میں اور واقعات اہم استغاثہ اور جرائم میں بھی کسی قسم کا فرق نہیں ہے۔ لہذا  
جدید استغاثہ صرف اہل القیہ میں پیش ہو سکتا ہے جبکہ مقدمہ بوجہ عدم تقدیم ثبوت بغیر  
دیہانت غایب کیا جائے اگر مقدمہ واقعات پر غور کرنے کے بعد غایب ہو گیا اس  
مقدمہ میں ہوا جدید استغاثہ اس وقت تک پیش نہیں ہو سکتا جب تک کہ حکم اخراج قیام ہے  
لہذا جرنیل کو منظور کر کے میں حکم عدالت تبدیل کی گئی۔

مولوی علی شہزاد انصاری الدین صاحب بحیثیت رکن یہاں استغاثہ کی شکل ہے صاحب  
مخصوصیت اس امر کی خیال کی ہے کہ مجلس سے اہانت دی جائے ہمارے خیال میں کسی طرح نہیں  
اسکتا کہ جو شخص ایک جہاں انصاف ہے وہ یہ عرض کر سکتا ہے کہ یہ ممکن ہے۔ استغاثہ  
سابقہ کو عدالت نے اس تجویز کے ساتھ غایب کیا ہے کہ نہایت مقدمہ کی دیوانی کی ہے  
فوجداری سے اس کو تعلق نہ رہا غلط ہے یا این ہمہ کیا جو ایسے پیدا ہو گئے کہ اس حالات  
واقعات پر اسے بدل گئی اور تصدیق ہو گیا۔ واقعات سے ظاہر ہے کہ اس حد تک  
مقدمہ کی غلبہ اہمیت نہیں ہوئی جب تک کہ تجدید استغاثہ کی صورت پیدا نہ کی گئی۔ ایسے  
میں اجازت کا فیما انصاف کو خطرہ نہیں ڈالتا ہے۔

مگر انی منظور۔ ایک ایک نقل اس کی انشہ استغاثہ میں شامل کی جائے نقطہ

بوقت وائے  
نگرانی فوجداری  
جلد متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر خٹک بہادر ایم اے برسر اہل لاو عالیجناب  
مولوی محمد علی شہزاد انصاری الدین صاحب ارکان  
پتلی گلم  
نگرانی خواہ

پڑا  
نام  
نویس

سوم خلعہ کے۔ دیر پیش ہوئی اور تین ٹکڑی مقررہ ۲۲ آرٹیکل ۲۲ الف پر  
مستغنیان حاضر نہیں ہوئے۔ لیاظفہ مذکورہ میں حاضر سوم خلعہ دار صاحب نے  
یہ تحریر کی کہ مستغنیوں کے بیان سے اعلان کا قبضہ ثابت نہیں ہے نہ ان کا کاشت  
کرنا ثابت ہے بلکہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس سے دیوالی کی شکل تبدیل ہے جس سے  
نوبہ دہلی میں کوئی حق نہیں رہتا مقدمہ خارج۔ اخراج استغاثہ کے بعد مستغنیوں  
نے ان دن واقعات کی بنا پر مکرر استغاثہ پیش کیا جس کی نسبت مجوز سابقہ رسم  
تعلقہ اصل صاحب نے منظور کیا۔ مستغنیان کا بیان قلمبند کہ مقدمہ نوہرہ لینے کے  
لئے بدین وجہ حکم دیا کہ استغاثہ بعد اس وجہ سے قابل سماعت ہے کہ استغاثہ  
اپنی میں شہادت ہو جائے میں جبکہ مستغنیوں نے قلمبند نہیں ہوئی تھی۔ ایسا  
قلمبند کی سماعت مقدمہ کی نوعیت دیوالی کی ہے اور جو قرار دی گئی تھی وہ حالت  
مقدمہ استغاثہ بعد نظر کرنے سے غلط پائی گئی ہے اس حکم کی ناراضی ہے  
عدالت صلح نکلنے میں نگرانی پیش ہوئی اور مولوی محمد علی حسین صاحب ناظم  
عدالت صلح نے نسخہ نمبر ۲۲۱۸ کے لئے بیان رائے تحریر کی کہ استغاثہ  
بعداً اول صدقوں میں ہو سکتا ہے جبکہ مقدمہ بعد ہیروی یا بعد اجماع تعلقہ  
خارج کیا گیا ہو یہ مقدمہ حسب دفعہ ۲۰۰ ضابطہ نوہرہ دہلی امر کار عالی واقعات پر  
کرتے کے بعد خارج کیا گیا اظہار کیا گیا کہ واقعات صلح بعدالت دیوالی میں اور  
بوجہ صلح دیوالی مقدمہ خارج ہوئے اسی حالت میں حکم اخراج اسبق دھینہ  
نگرانی یا امر اجماع نسخہ نمبر مقدمہ بعد کی سماعت نہیں ہو سکتی۔  
نہایت محرا خزانہ ان مولوی محمد علی حسین صاحب وکیل۔  
طرقا بیان فیہ حاضر۔

حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب و والہ خجکت بہادر کن۔ لائق وکیل نگرانی خواہ حاضر۔ طریقانی فیہ حاضر۔ ناظم  
صلح نے اس مسئلے کے ساتھ مقدمہ کو بیفہ نگرانی یہاں روانہ کیا ہے۔ عدالت ابتدائی نے



پیوستہ نام  
غلام حسین

اس طرح کی ناراضی ہے، جو اس وقت گذارہ نے حالات السالیہ میں نگرانی پیش کی  
بمقابلہ نگرانی خواہ پنڈت کی شہرہ آ صاحب وکیل۔  
طرفائی غیر حاضر۔

حکام عالیہ قلم نے حنفی فقہاء کو ایسا ہی فرمایا۔  
نواب ذوالقدر جنگ بہادر گرن، ریاست لایق، گریل، گران، نوآبادی، نئی۔ غلام حسین، شوہر  
نورینخواہ، غمخوار، ریاست صرف اس قدر کہ جب دفعہ امام ضابطہ نو جداری ایام عدت کا  
نفعہ دلایا جاسکتا ہے، انہیں عدالت ماتحت نے اس زمانہ کا نفعہ دلانے سے انکار کیا ہے  
عدالت ماتحت نے بظاہر یہ رائے اس لئے قائم کی کہ شوہر نے تکرانہ ایام کو طلاق دیا  
ہے اور وقوع طلاق سے زوجہ کو انکار نہیں۔ یہ پیشکش نزاع قابل تصفیہ دار القضاہ  
ہو جاتی ہے اس رائے سے حکم اتفاق نہیں ہے، فکر انخواہ الا ان کہ واقعہ ہو یا نہ ہو  
عدالت کے حکم سے نفعہ پاتی رہی، یا نہ ہو، یہ دونوں محکموں کے منشا پر غور کیا زمانہ عدت  
کے نفعہ دلانے میں کوئی امر قانونی مانع نہیں ہے۔ بلکہ سابق میں بھی اس دفعہ کے وقت  
میں زمانہ عدت کا نفعہ دلا گیا۔ یہ دیکھنا میں دیکر جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۸۔  
تکرانی خواہ کی استعارہ قابل ہوا ہے۔

مگر ان منظور حکمران و اہل اقتدار ہنس و خند کے ساتھ کہانہ کا لفظ نگہ رانی نہ کرنا چاہیے۔  
مولوی مفتی سید نور الیضیہ صاحب بحیثیت دکن - مطلقہ عدالت نوبہاری سے ایم ایف  
کا گزارہ جانتی عدالت نے اس کے دلالت سے بدین وجہ انکار کیا ہے کہ اس قسم کے  
جواب قائم کرنے کا اختیار عدالت دارالقضاء کا ہے۔ نوبہاری سے اس کو کوئی تعلق  
نہیں ہے و حقیقت عدالت کا تعلق ایک عدلیہ فلانہ نہ نہ کرنا اہل شے یہ ہے کہ اس میں  
نئے مطالبہ نفقہ عدالت کا نہیں ہے۔ بلکہ معارضہ اس میں کا ہے جس میں وہ ایسے  
اقتساب سے منع کی گئی ہے۔ جبکہ وہ نظر نامعلوم ہے اگر تسلیم کیا جائے کہ فی الواقع ہی گزارہ  
نفقہ عدالت سے تو بہرہ برداشت نہیں۔ تاہم گزارہ وہ ہمارا اس امر کے اہل نہیں ہیں کہ اس کا حقیق

طروشانى

غلام حسین

تجزیہ ہوئی کہ جب دعوات گذرے تو عن طلاق تک کچھ بات فرمادی  
نقص پاتی رہی ہے تو اس کو بیدلاق بخواتم بدست عدالت خود لڑنا  
سے نہ نہ ضرور ملایا جاسکتا ہے۔

نظیر میں پڑا لیکن وہ کین جلاہ اسٹوڈنٹس کا اراکہ تھا۔

عاقبات مقدسہ میں کہ تلی حکم نے مقابلہ شوبہ غلام حسین کے عدالت نوعداری بلدہ سے ۱۰۰ روپیہ نقد و نقد ۱۱۱ مجموعہ نمائندہ نوعداری سزا عالی حاصل کر کے نفقہ لیتی رہی اس کے بعد غلام حسین نے نوعداری و شہادت ۱۹۰۳ء ارادی شہادت ۱۹۰۳ء عدالت میں درجہ کو طلاق پان ٹوی - درجہ ۱۱۰۳ء واد ۱۹۰۳ء کو اس مضمون کی درخواست پیش کی کہ مدعی علیہ سے نفقہ عدالتین ۱۹۰۳ء واد ۱۹۰۳ء سابقہ نوعداری ۱۹۰۳ء واد ۱۹۰۳ء کا نفقہ ملے (۱۹۰۳ء واد ۱۹۰۳ء) جاتے ہیں و شہادت ۱۹۰۳ء پانٹم ماسب سوم عدالت نوعداری بلدہ سے یہ تجویز کی کہ نفقہ لام مدت عدالت نوعداری کے نہیں دیا جاسکتا اس کے متعلق درجہ چارہ کفر قانونی اعتبار کر سکتی ہے - لہذا آتے نفقہ مدت نامنظر کی جاتی ہے صرف کہ روزم کا نفقہ لکھایا ہو حسب الطلب مدعی سے طلب کیا جائے -

کرائی نہ لائی تجوز سلوی لکھا اور اجماعاً یہ تمام رسوم و رواج تو عبدالحی بلکہ احمدیہ اور غلامیہ کے خلاف شرعاً مکمل  
منقطع یا ممدورت تو عبدالحی سے نہیں بلکہ اجماعاً سچا رہا کہ تھانوی اس کے نسبتاً اٹھیا کر کیا جاتے ہیں تو یہ مکمل لائق  
تقیاباً اور حرج و مرج طلب و مطالبہ کیا جائے۔

مقام  
بنام  
محکمہ

نوبھاری پور میں رہا ایم پیڈ میں زیر تحقیقات تھا ترقیب فرجیم کے بعد لازم نے  
شہادت تائید استغاثہ پر جرح کر کے درخواست کی اور بغرض حاضری شروع  
تاریخ پیشی ۱۱ رعدہ ۱۳۳۵ ق مقرر ہوئی۔ اس تاریخ پر بنجاب پولیس عدالت  
کو اطلاع دی گئی کہ لازم اختار راہ سے فرار ہو گیا ہے۔ حالت نے بنیہ ملوکی  
مقدمہ پیل اور لازم کی نسبت منسلک قید کی تجویز کی ہے کہ بنیہ ملوکی کے لئے لازم  
عدالت ضلع میڈک نے عدالت العالیہ میں ہارن۔ اس تقریب کی کہ بنیہ ملوکی  
لازم جبکہ وہ فرار ہو تجویز سزا صادر کرنا دفعہ ۴۹ مجموعہ قواعد لاہور جاری ہو گئی  
بے نشان کے خلاف ہے اس واسطے کہ لازم نے وجہ کی درخواست کی ہے اور  
اس قانونی حق سے وہ ہرگز محروم نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس مکرر جرح کے بعد  
مقدمہ کی تجویز ہو جانے سے غلامیج کر کے درخواست پیکار گئی جو لازم کے  
حق میں ہے انصافی ہے۔ لہذا تجویز جیسٹریٹ ڈویژن لاہور پیش ہے۔  
بنجاب پور نگرانی خواہ مسٹر کلیم بان راہم آرمسٹراکٹ وکیل ہرکار۔  
حکام مالیت عام نے حسب ذیل مقدمہ دائر کیا۔  
نواب حاکم الدولہ بہادر میر علی۔ تمکیم ناظم و صاحب نوبھاری ضلع دہشت۔ یہ لازم  
کہ بنیہ ملوکی اور اس کے نسبت تجویز سزا کی نہیں ہو سکتی لازم فرار ہے اور اس کی گرفتاری  
بعد اس کے مواجہ میں تحقیقات و تجویز کرنی چاہئے لازم کے گرفتار ہونے تک کارروائی  
لمتدی کی جائے۔

محکمہ

نگرانی منظور۔

رائے بالکنند صاحب دکن۔ لازم بعد سماعت فرجیم فرار ہو گیا اور عدالت نے اس کی  
غیر حاضری میں بنیہ ملوکی کی معافی لینے کے اس کی نسبت حکم سزا صادر کر دیا ہے اس  
صورت میں انتظار گرفتاری رم مقدمہ کو ملتوی کرنا مناسب تھا اور لازم کے حق میں جو  
سزا تجویز کی گئی ہے وہ قابل منع ہے

[illegible]

علامہ مولانا  
بنا  
علامہ مولانا

بالتصویر فیض تیرا دی جلد مستحیث کو دی تھی۔ چونکہ کتاب کے سر و ملق طلالی گھٹ کرنا مقصود تھا۔ لزم مذکور سے مستحیث کو غلط طور پر بہہ اور کر آیا کہ جسے گھٹ کرنا آتا ہے لزم کے غلط باد کرانے پر مستحیث نے کتاب حوالہ دیکر دی اور لزم آہدہ میں ریز کا وکھ کیا تھا جب بعد انقضائے مدت و بعد مستحیث مکان لزم پر گیا تو اہلیا، جملہ سے معاروم ہوا کہ لزم کو گھٹ سازی کا کام نہیں آتا۔ لزم اور لزم روپوش ہے اس واقعہ کی اطلاع پولیس میں دی گئی۔ لیکن اہلیا پولیس نے کچھ التفات نہ کی۔ پس لزم کا کل مردم دفاتر و دفاتر انتظامیہ میں داخل اور لائق پاؤش ہے نہ بارآمدی، مال باع لان، مقدمہ کھلنے پر سیر متعلقہ کو حکم دیا جاتے اور بہ چالان لزم کو سزا دی، جلتے اور مال مستحیث کو ملے یہ استغاثہ بتایا کہ شہر یو۔ پی۔ سی۔ عدالت سوسائٹ سے بدین تجویز خارج ہوا "کوئی حاضر نہیں" داخل دفتر ہو اس کے بعد مستحیث نے بتایا کہ ۲۲ جون ۱۹۶۶ء انہیں واقعات کی بنا پر جیل استغاثہ پیش کیا اور میں بعد ایک درخواست اس مضمون کی پیش کی۔

"مقدمہ تحقیقات ہے لزم غیر ملکی اور پنجاب کا رہنے والا ہے ورنہ وہ اسکی اعانت اس کے عزیز غلام محمد پنجابی وغیرہ کرتے تھے جو شہر ہوسکے گئے اب لزم بھی فراہم ہو والا ہے اگر لزم فراہم ہو جائیگا تو ہر مستحیث کو اس کا پتہ ملنا دشوار ہے۔ اگر سن جاری کر دیا جائے گا تو یقیناً لزم فراہم ہو جائیگا اور پھر مقدمہ میں زیادہ طاقت ہوگی اور نیز یہ کہ مال شہادت اوی ہے تاوقتیکہ کتاب عدالت میں پیش نہ ہو نفس جرم کے شہادت کوئی شہادت پیش نہیں ہو سکتی ہے ہائیکورٹ نے مقدمہ محمد مصطفیٰ بنام ماہوراؤ مندرجہ مکمل نظر فرمادی جلد دوم صفحہ ۱۲۷۷ پر فرمایا ہے کہ مال کا برآمد ہو یا ضرور ہے ہذا گزارش ہے کہ لزم فدیہ وارڈ طلب فرمایا جاتے اور مال ذریعہ کو قوالی برآمد کئے جانے کا حکم صادر فرمایا جائے۔"

بہدا حکم ہوا کہ  
نگرانی منظر حکم سزا معصنہ دالت کا تخت منفرج۔ اور قدس انتظار طریق ملتی ہے۔

نہر مقدس ۱۷۹۱ سن ۱۲۳۲ نگرانی جہاری منفعلہ ۱۱ مہر ۱۲۳۲ سن

باجلاس عالیجناب نواب ذوالفقار جنگ بہادر ایم اے بیرسٹراٹ لاو عالیجناب  
نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹراٹ لاہور  
غلام رسول

پیام

غلام قطب الدین  
تغیش۔ طرز کو غیر تغیش حوالہ پولیس کے لئے حکم اور اسکا عدم جواز۔  
مجموعہ قنایہ جہاری افسر کار عالی دفعہ ۲۰۰۰۔

تجویر ہوئی کہ اون خدمات میں جو ستانہ کی بار بار ہوں تغیش کا  
حکم دینا قانوناً جائز نہیں ہے۔

نظمیہ دکن لاہور جلد ۱۲۰ کا احوال دیگیا۔  
عالیجناب نواب ذوالفقار جنگ بہادر دکن مختلف رائے میں  
۱۰ مضمون مکرر تغیش دیا جاسکتا ہے۔

واقعات مقدمہ میں کہ غلام قطب الدین نے بقابل غلام رسول عدالت نوجہاری  
جلد ۱۱ میں بتایا ۱۱ مہر ۱۲۳۲ سن ایک استخاشہ بدین بیان دیکر کیا کہ ستیت جلد  
سازی کا کام کرتا ہے نواب افسر ملک بہادر نے ایک جلد کتاب قلمی نظامی

نگرانی ہمارا منی تجویز ہوئی میر جیل خان صاحب ناظم دسم عدالت نوجہاری جلد ۱۲۰ کا احوال دیگیا۔  
اگر لازم ال دال کر دئے تو حکم برآمدی ملتی ہو سکتا ہے۔

و ان کے کہ حکم جس طریقہ پر دیا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ یہ ایک حیرت انگیز و نادر  
ضابطہ نوبہای کا الزام نہیں رکھا گیا اگر قصود بالذات تفتیش جوڑی کے امور اور ان کے مسائل  
تھا حالت یہ ہے کہ فوٹ تقدیم شہادت پر ایسا حکم دینا جس سے اس کے لئے کوئی حرج نہ ہو  
صدر عدالت نے اس ضابطہ اور ان کے دو دوسرے ضابطہ کے بارے میں حکم دیا ہے۔

نگرانی منظور  
نواب نظامت جنگ سادہ کوئی۔ یہاں ضابطہ آئین کے تحت یہ ضابطہ جاری ہو گا۔  
پیش ہوا ہے سیری رائے میں نگرانی نگرانوں کے لئے اس ضابطہ کی بنیاد پر  
و اس سے تو برآمدگی مال کا جو حکم و آئینہ پڑ جائے گا اس کے تحت یہ ضابطہ جاری ہو گا۔  
لار بورٹ، بندہ سطور ۱۱ جانے متفقہ۔ یہ ضابطہ جاری ہو گا۔ اس کے تحت یہ ضابطہ جاری ہو گا۔  
پر وار ہو گا۔ تفتیش کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے تحت یہ ضابطہ جاری ہو گا۔  
حکم دیا گیا ہے۔

نگرانی منظور۔ حکم نگرانی مندرجہ ذیل  
نمبر مقدمہ مستند  
نگرانی منظور (نوبہای نبرہ) مستند  
جلال علی بیجاں نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے۔ پیر سرائے۔ لائبریری مجلس عالی بناب  
مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل اے سی پیر سرائے لائبریری  
محمد طاہر حسین مستند الیہ  
نگرانی منظور

رائی بنامانی تجر مولوی میر مسکری صاحب ناظر اول نوبہای بلد و موافقہ ۱۰ شہر پور ۱۳۳۳ ان شریک  
مذمتین ماہ و سوم کا فتنہ مدعیہ کا مالک بناب ایم اے اد اکرے۔ وہ دن بھون کے فتنہ  
کے لئے فیچہ جلد ۱۰۰ ایم اے مدعیہ کوہراہ کی من تابع کتابہ عدالت بنامین مع کر اے۔

اس درخواست پر عدالت نے حسب ذیل ایک زیر صادر کی۔

”جو ہم مقدمہ قابل اجرا کی حالت میں تھے واقعات ہی اس کے مقتضی ہیں کہ طرف  
اگر عدالت کے ذریعہ طلب ہو تو مناسب نہیں ہے۔ لہذا ملزم کے طلب نامہ  
محکمہ فنانسی ایکسچینج کے ذریعہ طلب ہو اور پولیس بطور شہادت مادی کتاب حاضر لانے کا  
کتاب کی نشاندہی کہے تو پولیس بطور شہادت مادی کتاب حاضر لانے کا  
انتظام کرے۔“ اس کے بعد شہادت ملزم اس مضمون کی درخواست پیش کی کہ  
جو کہ مال شخص ثالث کے قبضہ میں ہے اس لئے عدالت نے مستفیض کو شہادت  
پیش کرنے کا حکم دیا ہے ایسی حالت میں ملزم نے بنامدی مال کے لئے  
جو ایک طرف ملزم پولیس میں حال کیا ہے اور دوسری طرف مستفیض کا مقصود یہ بتایا  
کہ اسے لہذا پولیس کو بمقابلہ مال مزید کارروائی نہ کر لی اطلاع فرما دیا جائے۔

اس درخواست پر عدالت نے حسب ذیل ایک زیر صادر کی۔  
”مذکورہ ایک ملزم اگر ملزم مال داخل کر دے تو عام برائی ہو سکتی ہے  
اس کی وجہ سے ناچار اس کے خلاف اصول ملزم نے عدالت عالیہ میں یہ نگرانی پیش کی۔“

منجانب نگرانیخواہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔  
منجانب طرف ثانی مولوی محمد عبد العظیم صاحب وکیل۔  
حکم عالیہ تمام نے حشیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بحث لائق و کلام فریقین سماعت کی گئی واقعات یہ  
ہیں کہ ایک استغاثہ بالزعم وفادار مولودہ دوران کارروائی میں مجسٹریٹ نے پولیس کا برآمدگی  
مال اور تفتیش کا حکم دیا۔ یہ حکم اگر کسی دفعہ کے تحت میں آسکتا ہے وہ دفعہ انجمن خدیج  
اور جہان یکم خوراک ہے میں اس حکم کے دینے میں عدالت ماتحت سے کوئی بے بسا بطلی  
قابل دست اندازی نہیں ہوتی ہے بلکہ حالات مقدمہ تفتیش بذریعہ کو تالی مناسب حکم  
ہوتی ہے۔ لہذا ہم نگرانی کو نامنظم کرتے ہیں۔  
مولوی مفتی سید ذوالکھیر الدین صاحب بحیثیت رکن۔ ایک مقدمہ مذکور کے ملزم کو عدالت عالیہ

نواب ذوالقدر  
جسٹس





محبوب النساء بیگم  
بنام  
مستفیضہ  
طریقہ

اختیار ماحلت۔ اختیار ماحلت بشرط نیت، مدد حکم ادائی نقد۔ خد فیق ثانی نیت  
اختیار ماحلت۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار مالی دفعہ ۱۱۱ ضمن ۸۔  
تجزیہ ہوئی کہ حسب ضمن ۸ دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار مالی  
نقصات ادائی نقد کی ماحلت اور ضلع میں کیا گئی ہے جس میں لوم ہوتا ہے  
لوہان، آخر رہائی دیا گیا ہے کہ کیا تہہ کی صورت ہو یا نہیں  
بلکہ جانہ فریق ثانی ہر شکایت کو ایک کو نہ جانندوں مدد ادائی نقد  
نہیں ہے تو اس کا تعلق نہیں ہے ثبوت و تردید لیکر فیصلہ کرنا چاہیے  
اغراض مفق نہ کیا کیلئے روٹ فرم نہیں ہے  
مباحثہ مگر انخواہ مولوی سید لطف حسین صاحب پیر کیل۔  
مباحثہ طرف ثانی مولوی محمد ابراہیم صاحب ناروئی کیل۔  
نواب حاکم الدولہ بہاؤ الدین علی صاحب سرانجام حسن صاحب رکن متھرا لکھنؤ  
عدالت فوجداری بلدہ کے حسب دفعہ ۱۱۱ ضابطہ فوجداری مستفیضہ کو نقد دلا ہے جس کی تاخیر  
سے فریق ثانی نگرانی کرتا ہے۔ سب سے اہم غدیہ ہے کہ جو حکمران اس کی سکونت  
جانبین میں ہے۔ اس نے عدالت فوجداری بلدہ اس مقدمہ کی سماعت کی مجاز نہیں ہے۔ حسب  
ضمن ۸ دفعہ ۱۱۱ ضابطہ فوجداری سرکار مالی اس قسم کے مقدمہ کی سماعت اس ضلع میں کی  
جائیگی۔ جس میں لوم رہتا ہو یا جان دو آخر مرتبہ اپنی زکوہ یا بچہ کی مان کے ساتھ جیسی کہ ثبوت  
ہو یا تھا۔  
کس نگرانی علیہ کیا گیا ہے کہ حالانکہ جانے کے قبل مستثنان علی کی سکونت حیدر آباد میں  
تھی۔ لیکن مثل کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امر کے متعلق مستفیضہ سے کوئی ثبوت  
نہیں لیا گیا حالانکہ فریقین سے اس کے متعلق ثبوت و تردید لیکر فیصلہ کرنا چاہئے کہ عدالت  
فوجداری بلدہ کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔

معمولی لکڑی سے ایسا صدمہ پہنچایا جاسکتا ہے جن سے شخص تضرع و بلاک سے بچتا ہے جبکہ یہ بھی معلوم ہو کہ لازم نے ہدایت پر بھی بساں کتاب حرم کیا فیت کے ثبوت کے واسطے کافی ہے جو شخص نظر حملہ حالات جم نہیں سے فرد حرم کو تبدیل کر کے اور لازم کا جواب کے مقدمہ کو عدالت کشن کے سپرد کر کے تین تا کہ بلا وجہ تکمیل تحقیقات میں طوالت نہ ہو بلکہ حکم ہو کہ

مقدمہ عدالت کشن میں کلیر گٹرین میں انقضائے تحقیقات اور فیصلہ خود اچھا ہے :  
مملوکی شہداء شہ صاحب بلکرائی رکن : نام ضلع مولوی بشیر الدین انکھ صاحب سے اس مقدمہ میں لازم کو ضرر شکیکا مجرم تھرا و دیگر دو سال کی سزا تجویز کی ہے پولیس کی طرف سے جو شخص از دیاد سزا گرائی پیش ہے۔

ہم نے افتخار کی شہادت میں ہم کو خوب ہے کہ اس روز نماز پر ٹھہر گئے بعض ضرر و شہداء الزام قائم کیا ڈاکٹر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتولہ کے داغ کو مستند حیدر نے پہنچا تھا اور اس کے کان اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اور صر کے زخم کچھ بھی سطح توال کی تھی اس کے سوا جسم کے دیگر حصوں پر بھی متعدد زخموں کی علامات تھیں ڈاکٹر کی شہادت مستند کے بعد یہ بھی یاد نہیں کیا جاسکتا کہ جس شخص نے مقتولہ کے سر پر ضربات پہنچائے اور کی نیت قتل کی نہ تھی قاتل کی حیات کا تبادا اس کے افعال سے ملتا ہے اور جب ایک شخص کو اس شخص سے اس کے افعال کا داغ ملتا ہے اور اس کی ناک اور منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق یہ تصور ہوگا کہ اقل کی نیت قتل کی تھی دیگر گواہ دیت پیش ہوئے تھے جنھوں نے لازم کو لکڑی سے مارے ہوئے دیکھا۔ اس لکڑی کا ایک سراپتلا اور ایک سراپتا ہے بلحاظ حالات قتل میں یہ لازم ہوتا ہے کہ موٹے ٹوٹا سے یہ حد آتا ہے جو نچائے گئے۔ مثل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لازم نے کئی بار اس کے قبل بھی مقتولہ پر شدید حملہ کئے تھے اور ایک دفعہ اقل کو گواہ سے اس نے پراکھادہ ہوا تھا۔ ان توقعات سے بھی الزام کی نیت کا کوئی اندازہ ملتا ہے جیسا کہ میں نے ابغاطہ و تادامہ شمولہ قتل لازم قتل کا الزام مانہ ہوتا ہے اور ہم بھینہ گرائی لازم کو ضرر حرم ناکر عدالت کشن میں سپرد کر کے ہیں فقط

جنگ  
پہلے

تجوہی کہ ملزم کے افعال سے اس کی فیتہ تک ہوئی ثابت  
ہوتی ہے اور ملزم قتل عمد کا مجرم ہے۔

(ا) غرض مقدمہ ہا کیلئے ریویسٹ فرم میں ہے  
منجانب گواہی خواہ مسٹر کلیان رام امر اگر صاحب وکیل سرکار۔

مازنی اصالہ حاضر۔  
کراہت و القہر جناب بہادر مکن۔ لایق وکیل منجانب سرکار اور ملزم حاضر۔ لیٹ  
تحت، نے ہوا دش جوہر صرشت ملزم کے قتل میں دو سال قید یا مشقت کی سزا تجویز کی۔  
منجانب سرکار درخواست گواہی اس سے عا کے ساتھ پیش ہوئی ہے کہ لہذا حالات مقدمہ  
منرا نہایت کم تجویز ہوئی ہے۔

واقعات مقدمہ یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ ملزم اور مقتول اس کی زمین میں عرصہ دساک  
گرائی ہوا کرتی تھی اور ملزم نے پہلے بھی نہایت سخت کلمہ مقتول پر کرنا چاہا تھا تاہم لاخبر بروز  
واقعہ ملزم نے بید سے اس پر عید کی کے ساتھ مقتول کو مارا کہ وہ اس صدمہ کے باعث وہاں  
کے قیسے روزگرت ہوئی کہ وہیت کی شہادت سے ان واقعات کی تائید ہوتی ہے کہ گواہ  
یہ بیان کرتے ہیں کہ عید سے ہلاکت کا واقعہ ہوا ممکن نہ تھا مگر یہ بیان تحقیق منرا کے واسطے  
ما کافی ہے چونکہ اکثر نے ملش کا سائنہ کرنے کے بعد بھلت اس امر کی تصدیق کی ہے کہ مقتول  
انہی حدیثات کی وجہ سے قتل ہوئی اور جس بید سے ملزم نے اس کو مارا تھا وہ اس قسم کے  
شدید صدمات کی واسطے کافی تھی مقتول کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ نہایت سخت صدمات کی  
کینسی رہی ہو چکا تھا اور اس کے تمام جسم پر علامات ضربات کے نمایاں تھے اس لیے جس شہادت کے  
بعد کئی شبہاتی نہیں رہتا کہ ملزم قتل عمد کا مرتکب ہوا۔ باوجودیکہ ان شدید واقعات کے  
حال کے واسطے ملزم کو قتل کیا ہے یا باز جو ہر رات سے قتل ہوئی کہ ملزم کی دیت قتل عمد کی نہ تھی۔ او  
مضر ضرورت شدید کے عالم میں نے ہوا کیا۔ اس قسم کے جرائم میں نیت کا اندازہ ملزم کے  
افعال سے ہونا چاہیے اس میں غم کا ضرورت شدیدی کو پہنچائے جس کو وہ باور نہ کر سکتا ہے  
لہذا ملزم کو لائی قیہ ہلاکت ہوگا اور اس کا قتل جرم قتل عمد کی تعریف میں داخل ہو جائیگا اور بری ہوگی

حسبہ کا ضبط جائزہ لے کر کوئی اصلاح اور سقدہ کو کر تفضیل کے لئے کوئی مالی میں دیاں  
 کرے گا۔ اس میں اس میں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے صاف طور پر اپنے مخالفین کو کہا ہر  
 نبیوں کو اس لئے کہ ان کو چلتے تھے کہ اسے حکم میں بصورت اور ان وجوہ کو دیا ہر کر کے جسکی  
 بنا پر کہ ان کی پیش کی ضرورت ملاحظہ ہوئی۔

بہارِ روائی لڑین کے خلاف ناظمِ ضلع کے اجلاس شروع ہوئی اور سامانِ ہونہا ایک  
حکومت لڑین کے اتحادِ رعایت کی گرجب برآمدگی ال دقیر میں دشواری پیدا ہوئی ناظم  
ضلع نے لڑین کو حراست میں لے لیا اس کے بعد کارروائی عدالتِ احمہ کے روبرو شروع  
ہوئی چونکہ تفتیش ناقص تھی اور ال دقیر و راند نہیں ہوا تھا جس میں کو تو الی کی حرکت بھی لکھا  
تساہل پایا جاتا ہے مگر تفتیش ناظم صا دیکھا اس صورت میں چالان کے مطابق  
کی چند آن ضرورت نہ تھی۔

بہر کسے نہ جاننا چاہیہ کہ ضابطہ فوجداری میں صرف دو دفعات ۱۰ و ۱۱ سے یہ بنی کی گئی ہے۔ اس کا حکم دیا جاسکتا ہے مگر وہ دونوں موجودہ شکل سے متعلق نہیں ہیں اور اس میں سے کسی میں یہ حکم نہیں ہے کہ ایک دفعہ حالانکہ کسی شخص پر جو جائے کے بعد لازم کر کو تو الی کے سرور کیا جاسکتا ہے دفعہ ۱۰ کا متعلق جہاں تا قابل دست اندازی سے جس میں خاص وجود سے حکم تفتیش دیا جاسکتا ہے اور دفعہ ۱۱ عام تھا تو ان کی تبدیلی کا رروائی سے ملازم کتابہ ہم کو اس حد تک اتفاق ہے کہ دفعات مذکور سے طر فاتی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ لایق وکیل سرکار نے بنایا دفعہ ۱۲ اس خاص صورت کے واسطے جیسی مقدمہ سدا کی ہے موجود ہے جس کی نوع سے اس کی ہم شکل قانون انگریزی کے دفعہ ۱۲ سے بھی زیادہ عدالت کو اختیار دیا گیا ہے قانون انگریزی کی نوع سے کر تفتیش کا حکم ہو سکتا ہے مگر اس امر میں اہل ہے کہ لازم کا کر کو تو الی کی حراست میں دینا کما تک جائز تصور نہ کیا اس ملک کے قانون میں خاص حالات میں لازم کو تو الی کی حراست میں دیا جاسکتا ہے دفعہ ۱۲ ضابطہ فوجداری کی منہن ۱۱ حسب ذیل ہے۔

” لازم کو تو الی کی حراست میں نہ دیا جائیگا مگر اس کے حالات کو تفتیش چھٹا کر ان کے

۱۲۳

نگرانی فوجداری

۱۲۳

جلد ۱

باجلاس عالیجناب فی القدر خلیفہ ہمارے ایم ای بیسٹریٹ لاؤ علی جناب مولوی  
نیکار صاحب بلگرامی بی۔ ای بیسٹریٹ لاؤ ارکان نگرانیخواہان  
چندویکٹ ریڈی ویکٹ

بام

چندویکٹ ریڈی ویکٹ  
اختیار عدالت۔ اختیار عدالت نسبت حکم تفتیش کردہ عوامی لازم ہجرات پولس  
مجموعہ مضابطہ فوجداری سکا علی و فوات ۱۵۰۰ ۲۰۰۰ ۲۰۰۰

تجزیہ ہوئی کہ حسب دفعہ ۱۵۰۰ ۲۰۰۰ ۲۰۰۰  
مصدقہ تفتیش کردہ اختیار عدالت ہے اور وہ تہا بہت ضمن ملاحظہ  
لازم کو پولس کی حراست میں بھی رہتی ہے۔

یہ بھی تہا ہوئی کہ فوات ۱۵۰۰ ۲۰۰۰ ۲۰۰۰  
مصدقہ تفتیش کردہ عوامی لازم ہجرات پولس میں شامل ہے۔

اور ان میں سے بعض کے لئے یہ ملاحظہ ہے۔

سہارن گرانخواہ مولوی غلام علی الدین خاں مولوی شاہ خاں احمد صاحب دکار

طرقانی فوجداری

نواب و القدر خلیفہ ہمارے مولوی سید شمس صاحب بلگرامی ارکان متفق الراے۔  
بمقتل لایق و کلا تفتیش کی گئی اس نگرانی میں یہ مسئلہ قانونی تصدیق طلب ہے کہ مجسٹریٹ

نگرانی ہمارے مولوی سید سید علی صاحب القدر عدالت میں پانچ آدھیک ملاحظہ ہوا ہے  
شہر اپنی نگرانی ملاحظہ۔

جی  
نہام  
نوبہ

نہیں ہے بلکہ حالت نوبہ دی کو نہیں دینے نقصان میں ہلاک دہائی کرنا چاہیے۔  
 ایک مقدمہ نقض اس پر نمبر ۱۴۸ اضافہ نوبہ دی میں ایک ایجنٹ کی پرچہ پتھر  
 اور خال بیان تحریری ہر قسمی فریق اہل غیر جانہر ہوا و نہ جانب فریق ثانی بیان  
 تحریری داخل کیا گیا عدالت نوبہ دی نے صلح لکھ کر نے حسب ذیل تجویز صادر کی۔  
 رورٹ میں شمولہ داخل عدالت کے اخطار سے حیاں ہے کہ یہ دارالاضعی تنا  
 فریق ثانی ہے کہ مستفیض خود انی نقض میں داناوہ فساد ہے ملامت متنا داخل  
 قیہم ہے اگر یہ داری کے تعلق کوئی نزاع تھی تو مستفیض کو نہرشتہ سال میں  
 رجوع ہونا چاہیے آئندہ حق کے تعلق تو مستفیض عدالت دیوالیہ میں ہوئی  
 دائرہ چلے ہے اب عدالت نوبہ دی کو ان جگہوں میں نقل دینے کی ضرورت ہے  
 کیونکہ پلٹ دس سے حیاں ہے کہ فریقین آناوہ فساد نہیں میں بلکہ مستفیض  
 باقی فساد ہے اور اس جیل سے اراضی تنازعہ پر ناچار قبضہ کرنا پڑتا  
 ہے پس ہم مستفیض کو ثنائی عدالت مال کے یہ کارروائی ختم کر دیجیے  
 اور پلٹ کو حکم دینے میں کہ اگر مستفیض سے کوئی عمل مجربانہ سرزد ہو تو وہ عدالت  
 ہمارے پیش کیا جائے گا کہ ہمارے حکم ہوا کہ درخواست خارج ہے  
 تجویز بالائی اراضی سے نہایت نیکو اہل ایجنٹ میں نہ کرانی پیش ہوئی۔  
 نہ جانب مگر انخواہ مولوی محمد عبد القیوم صاحب دکیل  
 نہ جانب طرقتانی انباد اس راوہ صاحب دکیل۔

حکام مالہ تمام نے حسب ذیل فیصلہ سنایا۔  
 نواب ذوالقدر خٹک بہادر رکن بہت لایق و کارفریقین کی حکایت یہ ہے کہ جس نے  
 باوجود اقبال نقض میں محض اس بارے کہ گراخواہ نے دیوالیہ آتش دار کر دی ہے۔ بغیر  
 تحقیقات و درخواست منظور کیا پیش کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب درخواست  
 دربارہ نقض میں پیش ہوئی محکمہ نے مجمع طہرہ پر بعض اطمینان سرسری تحقیقات کی  
 اور کو توالی سے پلٹ کو طلب کی کو توالی اپنی پلٹ میں اقبال نقض میں لایا ہے

نہی جو و اجم مقدس کی کھیل کے لئے ایسی ہے اس میں کچھ ضرور ہے اور کچھ سچے سے تحقیقات  
 ناقص رہ جائیگی اور انصاف میں غلط واقع ہوگا  
 پس یہاں تک کہ ہم جو دیکھتے ہیں حالات تحت کے حکم میں کسی قسم کی غلطی قابل اصلاح  
 معاشرہ میں ہوئی البتہ مدد عدالت کے لئے لازم کے حقوق کی مخالفت کے خیال سے جو ہدایت  
 اپنی تجویز میں کی ہے وہ ضرور پیش نظر رہنا چاہئے لہذا  
 حکم ہوا کہ

نگرانی نامعلوم قطع

۲۲

نگرانی نوبت داری  
 جلسہ تنقذہ

۲۲

اجلاس عالیہ نواب ذوالقادر خاں بہادر ایم اے سیرٹرائٹ لاہور عالیہ نواب  
 مولوی سید انجم صاحب بلگرامی کی۔ اے آر کا نیکر خواہ  
 کیا  
 بنام

تمنا کھسرو  
 نقض اس میں۔ کارروائی نقض اس میں نالش دیوانی کا اثر کارروائی نقض اس میں بصورت  
 تمام نقض اس میں باوجود جاری نالش دیوانی تحقیقات نقض اس میں کاجواز۔ مجروحہ مضابطہ  
 نوبت داری سرکار عالی و محمد ۱۳۸۔  
 فقیر شرمی کی کہ بعدت تمام نقض اس میں جائد و تادم کے متعلق نالش  
 دیوانی کا اہلکار۔ کارروائی دیر و تادم مجروحہ مضابطہ نوبت داری سرکار عالی

نگرانی بلدیہ کی تجویز ملاحظہ کریں یہاں تاظم و است۔ ضابطہ گزشتہ دورہ و اس میں کچھ ترمیمیں  
 و ترمیمیں قابل ملاحظہ ہیں۔



برقہ ۱۲۳۰ھ ۱۲۳۰ھ نگرانی نوجہری سنہ ۱۲۳۰ھ

بلشتہ

بابا جس کا بیٹا جاکم اللہ ولد سادریام سے سرٹریٹ لاسیر ملین و مالیناب  
مولوی سید سراج الحسن صاحب آ۔ بیٹل ایل ملی سرٹریٹ ملین  
راجہ شنداس نگرانی خواہ

نام

طرف ثانی

پارمی بگم نقش من۔ کارروائی نقش من بقضیہ قریب حکم بمشرٹ۔ استرداد قرضہ ۱۱۵۵ھ کی  
اجاڑی۔ اصول و فضا کارروائی نقش من۔ تجویض خاٹہ نوجہری سکاڑی دھوا ۱۱۵۵ھ  
تجویز ہوئی کہ کارروائی زبرد ۱۲۳۰ھ جو خاٹہ نوجہری سکاڑی  
سے حق کا قرضہ نہیں ہو سکا بلکہ اس دھوا کا نصف حصہ  
کوہری نظامت و نظرس من کتا قرضہ حق و دولت دیوالی ہو گیا  
پس جب قریب حکم بمشرٹ ملے اور قضا لکھری لکھی کہ قرضہ دیا جائے تو  
القضیہ دولت دیوالی اس قرضہ میں تغیر تبدیل کرنا صحیح نہیں ہے۔

انہیں مقدمہ نمٹا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی سید محمد جبار صاحب وکیل  
منجانب طرف ثانی مولوی محمد براہیم صاحب فاروقی وکیل  
مولوی سید سراج الحسن صاحب لکرن۔ محف لائق و کتا قرضہ حق و دولت  
یہ ہیں کہ خاٹہ پارمی بگم نگرانی خواہ نے زیر وقہ ۱۲۳۰ھ ایک مقدمہ نقش من عدالت

نگرانہ منی تجویز مولوی بگم نے منجانب اشخاص و کتا قرضہ نوجہری قضا لکھری ۱۲۳۰ھ ۱۲۳۰ھ کی طرف سے  
سب نمبر سے منجانب نگرانی خواہ نے زیر وقہ ۱۲۳۰ھ ایک مقدمہ نقش من عدالت

تا  
نام  
الحو

مگر ایک مقدمہ دہوائی کے بنیال سے جسٹس کے مقدمہ کا علاج کیا۔ یہ چاری رائے میں دیتا  
تھا۔ اس لئے کہ کوئی مالش دیوانی مانع فیصداری کا ردوائی زیر دفعہ ۴۸۸ فیصلہ فیصداری کے  
مقدمہ نہیں ہو سکتی بلکہ یہ کہ باوجود اہل مالش دیوانی فیصداری میں اس قسم کی نزاع برپا  
اگر مستعمل وجہ نقض اس کی موجود ہو تو ضرورت عدالت فیصداری سے وکیل کو کی تحت  
میں بنیال۔ منع نقض اس کا ردوائی ہونی چاہئے۔

جسٹس کے مراجعت سے وجہ اخراج مقدمہ کے تحریر نہیں کئے بلکہ خود جسٹس کے حکم سے  
تسریع ہے کہ احتمال نقض اس سے چنانچہ کو کوئی کو ادس کے افساد کے واسطے حکم دیا گیا ہے مگر  
ہم اس کا قطعی تصدیق نہیں کرتے کہ ان اس طرح منظور کی جاتی ہے کہ مقدمہ حسب استقامت عدالت  
تجلیل فیصلہ کیوں واسطے مانع کیا جائے آئندہ اگر جسٹس کی رائے میں یہ معلوم ہو کہ نقض  
اس کا اندیشہ باقی نہیں رہا وہ کارروائی ختم کر سکتے ہیں۔ مگر یہ دست مقدمہ

تحتیقات کا محتاج ہے۔  
مولوی سید عالم صاحب بلگرامی لکھنا۔ اس مقدمہ میں جسٹس فیصلہ نے دفعہ ۴۸۸ کی پوری  
پابندی نہیں کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسٹس نے اس بنا پر کارروائی کو ختم کر دیا ہے کہ  
درخواست گزار نے اسی اراضی کے متعلق استغراق کی مالش عدالت دیوانی میں کی ہے۔  
لیکن ہماری رائے میں ایسی مالش دفعہ ۴۸۸ کی کارروائی کی مانع نہیں ہے اگر کوئی فرق عدالت  
دیوانی میں ہر حال ہر حال کا واپس کے عدالت کے قبضہ میں حلال واقع ہونے کا اندیشہ ہو تو  
کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ دفعہ ۴۸۸ کی کارروائی سے محروم کیا جائے ہماری رائے میں  
مخل کو واپس کیا جانا چاہئے تاکہ جسٹس برائے مجاہدات اس امر کے متعلق کوئی راستہ قائم  
کرے کہ آیا کوئی اندیشہ نقض اس کا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو حسب دفعہ ۴۸۸ عدالت  
کی جائے لہذا

حکم ہوا کہ

کرانی منظور۔ پٹل بنو کیل داپس ہنقل

وہ بالکل درست تھی جس میں تائید عدالت دیوانی کسی تغیر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی پس  
مگر انی منظور حکم عدالت ماتحت نسخہ بمقتضیٰ کہ اس میں فیصلہ عدالت فوجداری نفع  
مطراف بلکہ کے کوئی گئی تھی وہ حال یکساں ہے۔  
نواب حاکم الدولہ بہادر سیر مجلس نتیجہ بخیر ہے مجھے اتفاق ہے۔

بہر تقدیر ۱۲۲۵ھ نگرانی فوجداری منتقد ۱۱۰۰ھ

باجلاس العیال نواب ذوالقادر خان بہادر ایم ہے سیرٹریٹ لاہور  
مولوی سید اشرف صاحب بگرامی بی بی سیرٹریٹ لاہور  
سید شاہ علی حسینی

بنام

محبوب علی

مفتی

اختیار مامت۔ اختیار مامت مجلس ایگاہ دست مامت مگرانی۔ واپسی واپسی  
مقدور بغرض تحویل تحقیقات۔ روائی۔ روائی لازم بلا اختیار جواب۔  
تجویز ہوئی کہ مجلس ایگاہ کو بغیر نگرانی کسی حکم کے صادر کرے اختیار  
نہیں ہے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ جب جسرٹ جلاشہادت کی قلم بندی کے بغیر نہیں  
بجہم فوت جرم را کر دے تو حضراتین کا جواب علم نہ کر کے بلکہ  
کا عدم تجویز نہیں کیا جاسکتا۔

نگرانی بنارہی تجویز حکام بلکہ ایگاہ عدالت نواب مرزا شید بہادر جرم منصفہ شرور ۱۲۲۵ھ شریف لاہور  
فیصلہ فرمایا اسکل کارروائی منسوخ۔

خلع اطراف بلدہ میں داخل کیا جس کا سلسلہ تقریباً گیارہ سال تک جاری رہا اس اثنا میں اس کی  
تعدد ذکر ایوان بھی مجلس عالیہ عدالت میں ہوتی رہی تا آخر ۱۸۴۴ء اور فروری ۱۸۴۵ء کو عدالت  
خلع اطراف بلدہ نے فیصلہ صادر فرمایا جس کی تعمیل لازماً عدالت نوجہاری خلع لگتہ عدالت میں  
آئی اور جس کے عدالت نمکدہ پوریس کے بتایا ۱۸۴۵ء۔ آبان ۱۸۴۵ء کو ان کو قبضہ حسب  
فیصلہ عدالت خلع اطراف بلدہ دلا دیا۔ مگر طرف ثانی لینے پوری یکم کی جانب سے وہ دلا بند  
عدالت نوجہاری خلع لگتہ میں ایک درخواست پیش ہوئی کہ قبضہ خلاف فیصلہ عدالت میں آئی ہو  
عدالت خلع لگتہ نے پذیرہ کر کے اور تحصیل چند اراضیات جو عین حکم سابقہ لکھنؤ اور  
کو دلائی گئی تھی طرف ثانی کو دلا دیں۔

۱۔ حق دیکھل طرف ثانی سے دیل محنت حکم آخر الذکر پیش کرتے ہیں در فیصلہ صدر عدالت  
خلع اطراف بلدہ میں کوئی عین یا شخص اراضیات نہیں کی گئی تھی بلکہ حکم میں چند باریوں  
اور کنوں کے نام میں جس جن اراضیات پر ادون کو قبضہ دلا گیا وہ اولیٰ نقشہ سے ناج  
تیس جس میں وہ اراضیات میں عین جس جن حکم نمکدہ تاجر ہو سکتا ہے بلکہ ادونوں سے یہ  
بھی استدلال کیا کہ فیصلہ آخر الذکر میں اس نقشہ نو کا ذکر بھی نہیں ہے اس کے بدل کو ہم  
تسلیم نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ تمام فیصلہ کے ملاحظہ سے فقار حکم عدالت نوجہاری اطراف بلدہ  
میں پایا جاتا ہے کہ صرف باولی اور کنوں متذکرہ حکم ہی نہیں بلکہ اراضی متعلقہ اویلیات جن سے  
وہ سیراب ہوتے ہیں قبضہ لگائی خوان و لائے جائیں جو تاویلات کے لئے گئے ہیں۔  
وہ ہم کو درست نہیں معلوم ہوتے فریقین کے عدالت دیوانی میں بھی اپنے حقوق کے متعلق  
چارہ جوئی مشروع کر دی ہے یہ وہ وہ ہم تصفیہ حقوق نہیں ہو سکتا ہے اس ذمہ کا فقار  
صرف اس بقدر ہے کہ کوئی غریبی انتظام اس قسم کا عمل میں لایا جائے کہ تصفیہ حقوق تاک  
جس کا تعلق عدالت دیوانی سے ہے بلکہ ہی نزاع کا بڑا اثر فہور میں نہ آئے جس سے  
نقص امن واقع ہو۔

پس اس وقت یہ بحث کہ دراصل اراضیات متعلقہ کس فرق کے میں ہے وقت اور  
غیر ضروری ہے عدالت نوجہاری خلع اطراف بلدہ کے حکم کی بطریق تہا لامل تعمیل کر دی گئی تھی



یہ سنٹکل  
نام  
میری

ان غرض مقدمہ ملائگی سے رپورٹ نمود نہیں ہے۔

نکر انخواہ اصالتاً حاضر۔

طرف ثانی غیر حاضر۔

رابع ذہ القدر رجناب بہادر (مولوی سید ششم صاحب بلگرامی) امکان متعلق الزام  
نکر انخواہ اصالتاً حاضر۔ طرف ثانی غیر حاضر۔ حالت ماتحت نے مقدمہ کو بعضیہ نکاتی جسد  
تحقیقات کے واسطے واپس کیا ہے و اقاعات یہ ہیں کہ حالت ابتدائی نے ایک لازم قلم  
کے مقابلہ میں جرم فرسید کو ثابت قرار دیا کہ ایک سال کی سزائے قید یا مشقت  
اوس کے حق میں جویری کی دیگر ملزمین کو جو جرم غیبت جرم رہا کیا لازم ملتا قاسم نے اس  
جویری کی ہمارے سے حالت ماتحت میں ہر ایک عدالت ہر ایک نے عدالت ابتدائی  
کی جرح کارروائی کو بیٹا ہر تصور کیا اور دوس کو کالعدم کرنے کے اوسر نو تحقیقات کیواسطے  
مقدمہ کو واپس کیا ملزمین میں سے صرف شاہ علی حسین نے گواہی در خواست نگرانی اس جرح  
نے ساتھ پیش کی جو کہ حالت ماتحت کو ہر ایک نگرانی کا اختیار حاصل تھا اندیز لڑنے  
یہی اس وقت بیان کیا کہ حالت بلحاظ شہادت محمود دخل اوس کی رہائی کا حکم موجود ہے ہر ایک  
سلسلہ کی کو مبالغہ کیا۔

چنانچہ ہم دخل مقدمہ کے واقعات پر نظر ڈالتے ہیں ہماری رائے میں عدالت  
ابتدائی سے کوئی ایسی اہم بنیاد ملی نہیں جہی ہے کہ ہمیں بنا پر مقدمہ تحقیقات جدید کے  
واسطے واپس کیا جائے۔

جو شہادت بتلا لڑنے امرداد اور شہر و سلسلہ کی میں قلم بند ہو چکی تھی اور عدالت  
ابتدائی کے بعد قلم بند کرنے کی شہادت کے قبل ترمیم فرد جرم ترمیم کی سبب کو بتلا لڑنے میں  
جس میں کوئی نوہ فریک تھا نہیں کہ اس سے سلسلہ کی ساعت کر کے ملزمین کو راکھ سکے ہر  
۲۰ سے سلسلہ کی کو دیگر ملزمین کے مقابلہ میں فرد جرم مرتب کی یہ کارروائی کیا تھا عدالت  
اصل نہیں ہے عدالت اس سے سلسلہ کی کے حکم سازی میں جویری کو ہر ایک تھا کو پٹی رہا ہے  
موجود کیا شہادت پر بحث کر کے قرار کرتے کہ جبکہ شہادت کو قلم بند ہو چکی تھی یہ خیال

غیب زنی کے ساتھ مل بھی مسروقہ ہو اسے لہذا جسم دفعہ ۲۲ تفسیر صحت قائم کرنا چاہیے۔  
معاذومہ کہ لازماً سابق کے سزاؤ بابت لہذا چہاں قیاس کافی نہیں ہے معروض میں بھی  
اضافہ ہونا چاہیے۔

ہم نے فاضل مقدمہ کے واقعات پر غور کیا۔ شہادت مشورہ دخل ان دونوں جرائم  
متذکرہ کے ثبوت کے واسطے نا کافی ہے۔ ریت کی شہادت جس سے غیب زنی ثابت  
ہوتی ہو موجود نہیں ہے۔ غیب زنی کی تفسیر دفعہ ۲۲ تفسیرات میں کی گئی ہے اور  
۳۴ و قیاس دفعہ ۲۵ کے مندرجہ اشکال میں۔ ہر کوئی شکل قابل اطمینان ثابت نہ ہو۔ یہ  
جسم ماضی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جرم مسروقہ ماضی ہو سکتا ہے۔ حالت ابتدائی کے لازماً جو  
سوالات کرنے میں اعتبار نہیں کی سوالات ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ تم نے غیب زنی  
کی۔ یا تصدیق کے بیان میں داخل ہوئے، ظاہر ہے کہ معمولی عیثیت کے وہ مقامی لوگ  
ان الفاظ کو سمجھ نہیں سکتے۔ سوال اس قسم کے الفاظ میں ہونا چاہیے جبکہ جواب دہ اگر کچھ  
نہ صرف سوال ان الفاظ میں تھا بلکہ حالت ماتحت نے طرین کے جواب میں بھی اپنے  
الفاظ کو استعمال کیا ہے اور یہ سب سے زیادہ وسیع الفاظ ہے ہمیشہ جواب دہ میں کہا  
ہو ان ہی الفاظ اور اسی زبان میں علم بند کرنا چاہیے جن الفاظ اور جس زبان میں تفسیر کی جائے  
پھر کیف ہا۔ سی۔ اسے میں غیب زنی ثابت نہیں ہے صرف مسوقہ ثابت ہے۔  
امروم سزائے سابق کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ شخص کو تو الی کی جانب سے جرم  
سزائے سابق کا پیش ہونا کافی نہیں ہے۔ لازماً سے سوال ہونا چاہئے اور فرد قمریہ  
جرم میں اس سزائے سابق کا بصراحت ذکر ہونا چاہئے مقدمہ میں فرجہ جسم میں اس کا  
ذکر نہیں ہے۔

جو کہ لازماً کا زاد سزا اس مقدمہ میں ختم ہو چکا ہے مقدمہ کے تادمہ کرنیکی ضرورت  
نہیں معلوم ہوتی ہے۔ حالت ماتحت کو جرم کے ماضی کرنے میں البتہ احتیاط کرنی چاہئے  
ہم نگران مظلوم رکھتے ہیں۔  
مولوی سید ماشوم صاحب بکرامی رکن۔ اس مقدمہ میں بعینہ مگر انی دست اندازی کی

نقیب دنی: اثبات نقیب نرنی. سولات نامناسب. سولات و جواب لومہ کی نظم نرنی  
مین اصنامات تازنی کے استعمال کی تا جود سی سزایابی ساجد کا غوت اور تافیر۔ سولات  
جو زہ کے بہکت لینے کا اثر در خواست از دیاد سزاید۔ مجموعہ تقریرات سرکار عالی دفت

۳۳۵۰ ۳۳۶ ۳۳۷

تجویر ہوئی کرد ۱۱۱ آیتیکہ اشغال منصفہ دفعہ ۲۲۵ تقریرات سرکار عالی  
مین کوئی شکل کل علیان طر پر ثابت نہ بہر نقیب دنی حاضر نہیں ہوگا  
۲۲ ملام سولات کو لیا دس کو جواب کے قلمبند کرنے مین مسلمات  
تفنی کا استعمال پانچویں سے چھٹی چٹائی لائین سے سولات اس قسم کے  
الفاظ میں کہ پانچویں میں کرد و بھ کو جواب ادا کر سکیں طر از لائین کا جواب  
دوہویں الفاظ اور دسی زبان میں لکھ کر پانچویں میں لکھ دے جس مذکور تھا  
لائین نے جواب دیا ہو۔

۲۲ سزایابی سابق کے متعلق محض ۱۰۰ سزائے سابق کا پیش ہونا کافی نہیں ہے  
میزر تافیر در قمر اور جرم مین سزایابی سابق کا بصراحت نہ راج کر کے  
کوہین و سزائے متعلق ملل کیا گیا تھا تا دیا دسزائے بالکل غیر موزوں ہے۔  
۲۳ جب لائین سزائے جو زہ کو بہکت کر رہا ہو چکے ہوں تو ہیضہ مگرانی دسزائے

غیر موزوں ہے۔

غرض متقدر ہونے کے پورٹ ضرور نہیں ہے  
منجانب نکر ایچخواہ مشرکیان دمام آرماب وکیل سکالر۔  
طرقتا نیان غیر حاضر۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ لائق وکیل سرکار حاضر۔ طرقتا نیان غیر حاضر۔ سزائے  
الکند صاحب رکن عدالت انبار نے اپنے دورہ مین کس فعل مقصد کا سہا یہ کیا اور  
شخص کو اس رائے کیا تھا بعد مگرانی نہیں رہے تھے جو بڑی کہ عدالت احمیت سے لے لے لے لے  
دفعہ ۳۳۶ تقریرات محض مداخلت یہاں کے جرم کے قائم کرنے مین غلطی کی ہے۔ چوں کہ



## سورة

٢٠

4

نہا

قتل۔ قتل انسان مستلزم اس کے قتل عہد اشتعال طبع۔ بسیار اشتعال طبع۔ و جو قتل طبع کی تصریح کے متعلق عدالت کے ماتحت کا فرض۔ لوم کی جانب سے مذر اشتعال طبع نہ ہونے کے باوجود لوم کا تسلید کیا جانا۔ و شہاد مقتول کی جانب سے قصاص کی درخواست نہ ہونے کی صورت میں فتوے کا غیر ضروری ہونا۔ مجموعہ فتویٰ رات سکا۔ عالی و نجات ۷۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰۔

تجزیہ ہوئی کہ اشتعال طبع کا کوئی حیثیت قائم نہیں کیا جاسکتا بلکہ اشتعال طبع طبائع اور عناصر حالت مخصوص ہے جب ایک جہل اور ہمت خالی شخص دین پر اصرار رکھتا ہے اور دوسرے کہ گمانا طے تو اس کو سخت مشکل ہوگا اور اس پر جب دوسری کی زبردستی لگائی کہے تو اشتعال طبع یہ کہتا ہے کہ اگر ضبط کی حد سے باہر نہ رہے۔

۲۰) جب شہزادہ استفادہ سے قتل تحمل کے باہم گرا دنگالی گونج کا پلنگ  
ظاہر ہوا تو اچانک اسے اہمیت کہ بدقت حکم بندی شہادت ان امور کے متعلق  
کو مزید اصراف نہ ہاں بقایا حسین انجا بائی جسی ہوئی عد مقتول نے کیا کیا  
لے کس حکم کی گالی دی اور وہ ایسی تھی کہ دوسرے صفحات منتقل طبع ہو چکا تھا  
سواات کہ کے قصص کے کہ انہی چاہیے ۔

(۳) گولڑہ کہاں سے بیٹھنے کیا گیا کہ اس کا نعل بندہ کوٹھڑی  
سکھڑال کے کھنسنستی میں داخل ہے جسے دھاتات کے آگے

ہجرت کے مشرک شاہ جین شاہ خضر نام محمد علی خان صاحب کبیر کو موعود ہر سال کے خضر کے تذکرہ میں ملے  
ہجرت کے مشرک شاہ جین شاہ خضر نام محمد علی خان صاحب کبیر کو موعود ہر سال کے خضر کے تذکرہ میں ملے۔

ضرورت نہیں معلوم ہوتی اور جس سوال کے جواب میں لازم لے اقبال کیا ہے اس میں  
نقد نقب استعمال کیا گیا اگرچہ صاف ظاہر ہے کہ لازم اس قانونی اصطلاح کے معنی نہیں  
سمجھ سکتا تھا جس طریقہ سے لازم کا مکان کے اندر داخل ہونا استناد کی طرف سے بیان  
کیا گیا اس کی صراحت سوال میں ہونی چاہئے اور اگر اسی سوال کے جواب میں لازم اقبال  
کرے تو اقبال بجا رہتا ہو سکتا لازم سے پوچھنا کہ تم نے نقب زنی کی یا نہیں بکا رہے  
اس مقدمہ میں خود چلان میں اسکی کوئی صراحت نہیں ہے کہ لازم کس طریقہ سے مکان  
کے اندر داخل ہوئے۔

ہاری رائے میں لحاظ رکھو اور اس کے صرف جوہر مستند ملازمین کے مقابلہ میں ثابت قرار  
دیا جاسکتا تھا لیکن چونکہ ملازمین کی مدت سنا ختم ہو چکی ہے اس لئے اب کسی دوسرے ملازم  
کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی سزا دہی سابق کا کوئی اثر اس مقدمہ میں ملازمین کے مقابلہ میں  
نہیں ہو سکتا اس لئے کہ سزا دہی سابق کا اندراج فروجسہم میں نہیں کیا گیا۔ جبکہ چلان میں  
اس کا ذکر تھا اور پھر سزا دہی بھی پولیس کی طرف سے پیش ہوا تھا تو مجسٹریٹ کا فرض تھا کہ  
اس کا اندراج فروجسہم میں کرے اور اگر ملازمین انکار کرتے تو شہادت قلم بند کرے۔ بعد  
حسب ضابطہ تھوڑا کر رہا۔ اب سوغ دست اندازی کا باقی نہیں رہا۔ نتیجہ سے مجسٹریٹ کو اختیار  
کنا چاہئے۔

حکم ہو کہ

مگرانی نامعلوم نہ ہو

تصحیح فوجداری

منصفہ امین سکسٹین

نمبر مقدمہ ۱۸۲۳

جلد کا

ابلاں عالجیاب نوب نظامت جنگ بہادر ایم سیل ال بی۔ میر سٹریٹ لاو  
عالیجناب مولوی سید اعظم صاحب لکڑی بی۔ ایس۔ میر سٹریٹ لاو۔  
عالیجناب مولوی سید سراج الحسن بی ایم سیل ال بی۔ میر سٹریٹ لا مکان۔

کلمہ بازی بنانہ ہونے کی مشہادت اور نیز اس امر کی کہ ملزم نے پڑوسی سے عاجزی کی اور کہا کہ بچا لے اور اپنے ضرورت سے اعتراف کیا پیش کی گئی ہے۔ شہادت پیش شدہ پر بطور مجموعی نظر ڈال جائے تو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ ملزم نے درگاہ جرم کیا لیکن امر فور طلب رہ جاتا ہے کہ اشتغال طبع کے باعث جو عورت کے گالی رہنے سے پیدا ہوا اس نے ضبط نہ کر کے ایسا کیا یا ناگہانی لڑائی میں بغیر سوچنے سمجھنے حالت غیظ میں نے درگاہ جرم کیا شہود و دیت کے بیانات سے استقدر تو ضرورت ثابت ہے کہ تکرار گالی اور گالی کا طرح لیکن یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ جگہ اور صرف ربانی تھا اور یا آپس میں باہمی پائی تھی اور گالی کا طرح کے شعل بھی یہ نہیں ظاہر ہوتا ہے اور عورت نے کیا کہا کس قسم کی گالی دی آیا وہ ایسی تھی کہ اس سے سخت اشتغال ہو سکتا تھا عدالتہائے اعلیٰ کو چاہئے تھا کہ یہ بیانات قلم بند کرتے وقت ان امور کی نسبت سوالات کر کے ان کو صاف کر دیتے بہر حال شہادت کی موجودہ حالت میں یہ قرار دینا بجا نہ ہو گا کہ ملزم کو کسی نہ کسی وجہ سے سخت اشتغال طبع ہوا۔ اس کی وجہ بتائی تھی کہ وہ تمام دن باہر مگر جب واپس ہوتا تو کچھ کھانا نہیں کھا ایسی حالت میں ہم باور کر سکتے ہیں کہ ایک باہل شخص کو ضرور سخت اشتغال ہو گا اس پر اس کی وجہ سے سخت کامی کی تو اس سے بے دراشت نہ ہو سکی اور اشتغال اور بھی زیادہ ہو گیا۔ بیان تک کہ ضبط کی قدرت باقی نہیں رہی۔

اشتغال طبع کا کوئی میسر قائم نہیں کیا جاسکتا اشتغال طبع پر منحصر ہے اور خاص حالات پر اس مقدمہ کے حالات ایسے معلوم ہوئے ہیں کہ اشتغال کے باور کرنے میں ہکڑاں نہیں ہوتا اور ملزم کی جانب سے یہ نہیں بیان کیا گیا کہ اس کا فعل خصلہ کے کسی مسئلے میں داخل ہے نہ کوئی ایسے واقعات ثابت کئے گئے کہ اس پر جب خود شہادت یا تائید الزام سے ایسی حالت ظاہر ہوتی ہے تو اس کا خاندان جس حد تک کہ ممکن ہے ملزم کو ملنا چاہئے۔ عدالتہائے اعلیٰ نے اس مسئلہ پر کچھ سختی سے نظر ڈال دیا ہے اور بتلے کیا ہے کہ ملزم کسی مسئلے سے متفق نہیں ہو سکتا۔ اور الزام پر دفعہ (۲۱۷) قائم رکھا ہے اور ان کی اس رائے پر ہم کوئی اعتراض نہیں کرتے کیونکہ اس میں تضاد کی

۱۰۔ ہر جہت خواہشات، تائید الہام سے ایسی حالت ظاہر ہوتی ہو تو اس کا  
قائد جس حد تک کر سکتا ہو علوم کو اپنا پس جب ایک جاں نذر کم ہو  
ہرگز اشتغال میں کی حالت میں قتل کا انتخاب کرے تو زیر دفعہ ۱۳۸  
سزا کا دینا مناسب ہے۔

۱۱۔ جب دروازہ مقبول سے کوئی گھانا شخص دھڑو تو جس سے کی گئی خدمت  
نہیں ہے اور حالت اعلیٰ اپنی اختیار ہی سزا صادر کر سکتی ہے۔

۱۲۔ اقامت مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوئے ہیں۔  
منجانب مستقیف مراجع مشرکلیان رام آرم صاحب مکمل۔  
منجانب مراجع عدلیہ۔

نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید اشتم صاحب جگہ امی و مولوی سید سرچان صاحب  
صاحب ارکان متفق الرئیس)۔ دیکھ کر اس نے فیصلہ حالت کشن دروند اور متقدم  
سنائی علوم ضیاء پر قتل کا الزام عائد کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی  
اکو اکو کھانا دی کے ضربات سے لگا کر کیا۔ شہادت پیش شدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل  
اور مقتول میں بانی گرم نہ کرنے اور کھانا نہ پکانے کی نسبت گہرا ہوی۔ یہ دونوں اس وقت  
جنگل میں تھے جہاں آٹھ بعد قتل بکریاں چرانے کی غرض سے گئے تھے ان کیساتھ اولیت  
علوم کی خالہ ناگہ اور ناگہ کی پوتی ایوا اور ناگہ کا دام پامنا تین شخص موجود تھے یہی ہوتے  
کے گواہین باقی گواہ جو پیش ہوئے ہیں واقعات متعلقہ ہیں۔ گواہان رویت کے  
بیان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ قاتل و مقتول کے درمیان نگار ہوا اور علوم کا کھانا دی  
سے ضربات پہنچانا ان سب نے بیان کیا ہے اور چونکہ سب ایک ہی جگہ تھے لہذا  
اور جنگل میں تھے نہ کوئی قیاس ہے کہ جو واقعات ان کے سامنے گذرنا انکو سہولت سے بیان  
دیکھا کہ وقت شب کا تھا۔

ڈاکٹر نے غلات اس امر کی دی ہے کہ نفس پر جو ضربات ادھون لے دے کئے وہی  
باعث ہلاکت ہوئے اور وہ تیز سنگین آکر کے علوم ہوتے ہیں۔ علوم کی نشاۃ ہی سے

اخراج۔ اخراج استماف ضرر بعد مچوئی سستیٹ۔ تجویز برات۔ مقدمات قابل  
اجرائی وارنٹ میں روجہ غیر حاضری سستیٹ تجویز برات کی ناجوازی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری  
سرکار عالی دفعہ ۲۱۸۔

تجویز ہوئی کہ الاوام ضرر وارنٹ کیس ہے۔ روجہ غیر حاضری سستیٹ  
اخراج مقدمات کی صورت میں تجویز برات غلط ہے۔ یہ صورت میں سستیٹ  
۲۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تجویز ملتی ہوئی چاہئے۔

اغوش مقدمہ پڑا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانیخواہ کوئی حاضر نہیں۔  
نواب نظامت جنگ بہادر رکن درگاہ حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق نواب  
نگرانی اس بناء پر جا ہی جاتی ہے کہ الاوام ضرر وارنٹ کیس ہے روجہ عدم حاضری سستیٹ  
اخراج کی صورت میں سب دفعہ ۲۱۸ لکھم کی نسبت تجویز رائی ہوئی چاہئے نہ تجویز برات  
یہ ضرر صحیح ہے مقدمہ میں جو تجویز برات مجلس سٹیٹ نے کی ہے وہ قانوناً غلط ہے لہذا اسکی  
اصلاح بعینہ نگرانی کر دی جاتی ہے اور یہ قرار دیا جاتا ہے کہ وہ تجویز رائی ہے غلط

نمبر مقدمہ ۱۶۲/۲۲  
نگرانی فوجداری  
مقدمہ ۱۶۲/۲۲

بلکہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ ایس۔ بیر سٹریٹ لایمر مجلس و عالیجناب  
نواب ذوالقادر جنگ بہادر ایم۔ ایس۔ بیر سٹریٹ لارکن  
احمدی بیگم ندوہ نواب کمال یار جنگ بہادر  
نگرانی خواہ  
بکام

نگرانی نامہ تجویز روری خواہ پنشن صاحب اشتہار صاحب جانشین جانشین جانشین جانشین  
مشرکین فریقین طالت و دالی میں جمع ہوشمین کا ردوائی ختم کیا ہے۔

پوری پابندی کی گئی ہے مگر ہم اور ان خاص حالات کے لحاظ سے جن کی ہر مداخلت کی گئی ہے کی قدر و قیمت کے ساتھ ساتھ ہی تعمیر کرنا فرماں عدالت خیال کرتے ہیں اور اس صورت کو جو در کتاب مجرم کے وقت پسیدہ ہوتی تھی ایک جاہل اور کم سمجھ و ہنگام کے اشتغال بلع کے لئے کافی تسلیم کرتے ہیں ان وجوہ سے لازم کو بجائے قتل جو کے جو موت یا جس دہام سے کم نہیں ہو سکتی تیز رو ۲۰ سزا دینا مناسب خیال کرتے ہیں۔ اس موقع پر یہ بھی قابل ذکر ہے کہ شاہ مقبوضہ سے کوئی خزانہ خاص نہیں ہیں۔ اس وجہ سے قتل کی بھی ضرورت نہیں ہے اور ہم اپنی اختیاری مداخلت کر سکتے ہیں۔

مگر ہمارے  
وجوہ متذکرہ صدر نہایت پاداش کے لئے متذکرہ دفعہ ۲۰ تقریرات تصنیف و ہیں  
بہت باشت قید رہے۔ فقط

غیر متذکرہ ۱۹۰۲ء میں  
نگرانی فوجداری منسلک ۱۸۰۲ء میں ۲۲

با جلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم سہ سرٹرائٹ لائبریری عالیجناب  
نواب نظامت جنگ بہادر ایم سہ ایل ایل بی۔ سرٹرائٹ لائبریری  
مار دیتی راجیگا  
بنام  
میتال زسیا  
طرف ثانی

نگرانی برٹش میگزین ناظم صاحب ملک فوجداری ضلع میدک مذکورہ منسلک ۱۸۰۲ء میں ۲۲  
غیر متذکرہ ۱۹۰۲ء میں ۲۲ ناظم صاحب منظر منظر ناظم ملک فوجداری ضلع میدک  
مذکورہ ۱۹۰۲ء میں ۲۲ ناظم صاحب منظر منظر ناظم ملک فوجداری ضلع میدک

کر دیا۔ ناظم ضلع اور جوائنٹ مجسٹریٹ دونوں کے احکام کی تدارک سے پلاٹ علیحدہ کرانی کی درخواستیں پیش ہوئی ہیں۔

ہماری رائے میں دونوں عدالتوں نے خلاف ضابطہ عمل کیا ہے جبکہ مقدمہ جوائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر جمع ہو چکا تھا اور تحقیقات جاری تھی ناظم ضلع کا رعایا کی دیکھتے پر بطور خود جائداد کی قبضہ کا حکم دینا درست نہ تھا۔ بلکہ درخواست جوائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونی چاہیے تھی اور جوائنٹ مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ ناظم ضلع کے حکم کو نقصان میں لے کر اس کے واسطے کافی تصور کر کے کارروائی کو ختم کر دیا حالانکہ اگر وہ جانشین ضرورت حسب دفعہ ۴۴ ضمن م جائداد ضبط میں لیا جائے تو قبل از تکمیل تحقیقات اس طرح کارروائی کا ختم کر دینا جبکہ مجسٹریٹ نے جو باطل نقصان میں تحقیقات کی ضرورت محسوس کر لی تھی بالکل بیجا قرار دیا۔

کارروائی اس وقت ختم ہو سکتی ہے جبکہ بلحاظ حالات مقدمہ نقصان میں کا اندیشہ موجود ہو یا دوران مقدمہ میں کسی وقت یہ اندیشہ باقی نہ رہے یہ سب ایک ناظم ضلع کے لیے عمل اور خلاف قاعدہ دست اندازی کی وجہ سے پیدا ہوئی دونوں درخواستیں گمان کی لائق منظوری نہیں لہذا

حکم ہوا کہ  
گمانی منظور۔ حکم عدالت موقت منسوخ مقدمہ برائے اثبات تفسیق کے واسطے جوائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر واپس کیا جائے۔ ایک نقل اس فیصلہ کی دوسری کاپی میں فریک کی جائے نقد  
واب حاکم الدولہ اور میر مجلس مجھے اتفاق ہے نقد

نبرہ ۲۶۶۷۲۳۱۲  
نگلانی فوجداری منصفہ ۲۶۷۲۳۱۲

باجلاس علیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایچ ایم سبیر شریٹ لائبرس

## طرف ثانی

## چٹا کشن راؤ

نقص امن - کارروائی نقص امن اختیار ناظم ضلع - اختیار ناظم ضلع نسبت کارروائی  
نقص امن مستند راؤ اجلاس جائنٹ مجسٹریٹ حکم ضلعی جائداد کو جو اشد ضرورت - بلا  
تحقیقات مختصہ بلائے حکم ضلعی جائداد کارروائی نقص امن کا اختتام - مجسٹریٹ ضابطہ نوجواری  
سب کارروائی دفعہ ۱۴ -

تجویز ہوئی کہ (۱) جب مقدمہ نقص امن جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر  
رہا تو زیر تحقیقات ہو تو ناظم ضلع کا کسی کی درخواست پر جائداد مختار  
کی ضلعی کا حکم دیکھنے سے ملے بلان ضابطہ ہے۔

(۲) اگر جو اشد ضرورت جائداد مختار و حسب امن دفعہ ۱۴ موجود نہ ہو  
نوجواری سرکار عالی ضابطہ کی کوائف سے تزیل و تکیل تحقیقات حکم مذکور  
اسد اختتام سے کیلئے کافی قصور کر کے کارروائی مختصہ کر دینا بالکل غلط ہے  
(۳) کامروائی نقص امن ہیضہ مختصہ کی بجائے حالات مستند نقص امن  
کا اظہار موجود ہو یا دوران قصور میں کسی وقت یہ اندیشہ باقی  
رہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہو گئے ہیں۔

مجاہد نگر انخواہ مولوی سید محمد قلام جبار صاحب وکیل۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن - واقعات یہ ہیں کہ بہت دیر تک درخواست صبا  
تکلیات نقص امن پر دفعہ ۱۴ ضابطہ نوجواری جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہوئی  
اور مجسٹریٹ نے نقص امن کا اکتال ظاہر کر کے کارروائی آغاز کی۔ دوران مقدمہ میں  
کہا جاتا ہے کہ مظلوم تنازع کی مدد یا نہ ایک درخواست ناظم ضلع کے اجلاس پر پیش کی تاہم  
ضلع نے جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس سے شل ہو کر اگر تا تصفیہ مقدمہ جائداد مختار کو  
سرکار کے زیر نگین لینے کا حکم صادر کیا جس کے بعد یہ شل مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس  
پر مسترد ہوئی مجسٹریٹ نے یہ حکم کر کے چونکہ نقص امن کا اسد اد ہو چکا ہے - مقدمہ کو اسد مختار



۲۷۹ ضابطہ فوجداری جو تعلق دفعہ ۱۹ تعزیرات آفینہ میں سپرد کیا عدالت سیشن نے اس بنا پر سپردگی کو قبول نہیں کیا کہ جس مجسٹریٹ درجہ دوم نے یہ مقدمہ سپرد کیا تھا۔ اس کو بروئے دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری خاص اختیارات حاصل نہ تھے اس بنا پر مجسٹریٹ متعلقہ نے عدالت ضلع کے حکم سے مثل ہیضہ بخوانی عدالت عالیہ میں روانہ کی ہے اور عدالت ضلع کی رائے ہے کہ انٹراٹن دفعہ ۲۷۹ ضابطہ فوجداری کے لئے ہر مجسٹریٹ کی سپردگی عدالت سیشن میں کافی خیال کیا جاسکتی ہے۔ عدالت ضلع کی رائے درست نہیں ہے بروئے دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ درجہ دوم مقدمات کے سپرد سیشن کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ اس کے کماؤ کو خاص اختیار عطا ہوا ہو۔ اور جب وہ سپرد سیشن کرنے کا مجاز نہیں ہے تو وہ حسب دفعہ ۲۷۹ ہی سپردگی کا مجاز نہیں قرار دیا جاسکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ میں مقدمات میں لازم بوجہ سناریا میں سابق زیادہ سزا کا مستوجب ہو ایسے مقدمات مجسٹریٹ جج اول یا مجسٹریٹ ضلع ایسی کے اجلاس پر پیش ہونا چاہئیں تعجب ہے کہ اس قسم کے مقدمات ادنیٰ درجہ کے مجسٹریٹوں کے اجلاس پر پیش ہوتے ہیں اس بارے میں عدالت عالیہ نے ایک گشتی کے اجراء کا بھی حکم دیا ہے۔ مقدمہ سائمن دکن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۳ میں عدالت کو جس بحث کا تعقیب کرنا تھا وہ یہ تھی کہ مجسٹریٹ ضلع بروئے دفعہ ۲۷۹ میں قسم کے مقدمات کی سماعت کا مجاز نہ تھا۔ لہذا اس مقدمہ میں مسئلہ زیر بحث کی نسبت کوئی تعقیب نہیں ہو سکا۔ تاہم جاری رائے کے ملاحظہ ہوں مقدمات ایجن دکن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۲۔ ۳۹۳ میں لکھواری بنام محمد خان نشان ۲۷۹ بخوانی مسئلہ ۲۹ شہر پورہ مسئلہ ۲۹۔

چونکہ یہ مقدمہ عرصہ دراز سے اس کارروائی میں پڑا ہوا ہے لہذا اس کا دوسرا اجلاس پراثر نو تحقیقات کے واسطے روانہ کیا جانا باعث طوالت ہو گا۔ لہذا اہم مقدمہ

ملہ گشتی جاری ہو گئی ملاحظہ ہو گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری میں دفعہ ۱۹ میں ہوا آج کل مندرجہ دکن لٹریچر جلد ۱۰ صفحہ ۶۔ پورہ رٹر۔



مولا خید  
مولا خید

نفعہ صادر کیا جانا ہے ورنہ بہت دشمنوں کو بدسلوکی کا موقع ملے گا۔  
اعراض مقدمہ ہمارے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔  
متنازعہ نگرانی خواہ مولوی عبدالباقر خاں صاحب وکیل  
متنازعہ طرقاتی مولوی عبدالقادر صاحب وکیل  
نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس رائے مالکند صاحب کن مشفق الرائے بیٹ  
ساعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں بوجہ نفعہ لاہ ضابطہ نوجہاری نا بالغ لڑکے کو اس کے  
باپ کا نفعہ دلا گیا ہے جسکی ناراضی سے باپ نگرانی کرتا ہے۔ پہلا مذکور لائق وکیل  
نگرانی خواہ کا یہ ہے کہ باپ نے عدالت میں لڑکے کی پرورش کے واسطے آمدگی ظاہر  
کی تھی ایسی صورت میں بلا سزا دوسری سابقہ غفلت یا انکار کے لڑکا پرورش کے واسطے  
اوسکے سپرد کیا جانا لازم تھا۔ ہمارے رائے میں یہ بحث صحیح نہیں ہے جس غفلت یا انکار کا  
دفعہ ۱۱ میں ذکر ہے وہ عدالت میں آنے کے قبل کے زمانہ کا ہے اور وہی انکار غفلت  
عدالت میں ثابت کیا جاسکتا ہے جس کا وقوع عدالت میں آنے کے قبل ہوا ہو اور  
اوسے کے ثبوت پر بوجہ اس دفعہ کے نفعہ کا حکم دیا جاسکتا ہے اس دفعہ میں اس  
امر کا ذکر نہیں ہے کہ اگر باپ عدالت میں لڑکے کی پرورش پر آمادگی ظاہر کرے تو  
لڑکا پرورش کے واسطے اوسکے حوالہ کر دیا جائے

پس ہمارے رائے میں یہ بحث قابل منظور نہیں ہے۔ ورنہ بہت دشمنوں  
اشخاص اپنے نا بالغ بچوں کی پرورش سے انکار کر کے دفعہ ۱۱ کا روائی  
مہر کر لیں اور بعد دفعہ ۱۱ کی کارروائی کے شروع ہونے کے پرورش پر آمادگی کے  
اظہار سے کارروائی ختم کر کے ہر دون سے بدسلوکی پر قادر ہو کر نکلے۔  
دوسری بحث وکیل نگرانی خواہ کی یہ ہے کہ اس مقدمہ میں باپ کی غفلت یا انکار  
کی پرورش کی نسبت ثابت نہیں کی گئی ہے۔ ہمارے رائے میں یہ بحث بھی صحیح نہیں  
ہے شہادت یہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لڑکے کی پرورش کرنا تو گویا باپ لڑکے کی صورت پر  
نہیں دیکھتا چاہتا تھا۔ اور شہادت پیش شدہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ باپ اپنے نا بالغ لڑکے

مقدمہ عدالت سسٹن مین جج مندرجہ بالا کارروائی کی فرمن سے روانہ ہو۔  
نواب حاکم الدولہ بہادر میرعلین جیسے اتفاق ہے۔

بہر شہد ۱۰۲۳ھ تک گجراتی فوجیاری منتقلہ ۳۳ھ بہر شہد ۱۰۲۳ھ

باجلال و عجب نواب حاکم الدولہ بہادر ایچم۔ لے۔ بیر سٹراٹ لامیر سٹریٹ  
 عجب نواب رائے بالکند صاحب پٹی۔ اسے درکن  
 عبدالرشید

عبدالحمید نامہ بالغ بر لایت بسم اللہ بیگم  
نظم  
طرفانی  
لفظہ پرورش سے غفلت و انکار۔ عدالت میں پرورش پر آبادگی کا اظہار اور  
اس کا کارروائی مروجہ ہار۔ مجموعہ ضابطہ خودداری سرکار عالی دفعہ ۱۱م۔  
غور ہوئی کہ دفعہ ۱۱م مجموعہ ضابطہ خودداری سرکار عالی ادس غفلت  
و انکار سے متعلق ہے جس کا قریع قبل آغا کارروائی عدالت ہوا ہوا اور  
جب ایسی غفلت و انکار ثابت ہو تو محض عدالت میں پرورش پناہی  
کے اظہار سے کارروائی نہ ہو بلکہ خودداری سرکار عالی بلکہ مسکن ادائی

گزاران بناراضی بخور مولوی میر عزیز علی خان صاحب قلم دہم حالت خوبداری بلد و سرور مقام شیر  
سلطانیکہ میں رہ رہا تھا مگر ہم غرضی اہل کو تاریخ در خواست سے ادا کرے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
مخاتب مستفیث مسٹر گلپان رام آڑ صاحب کیل سرکار۔

مقدمہ صاحب کا حضور (نواب حاکم الدہ لہ بہادر میر مجلس مولوی سید ہاشم صاحب رائے بالکنند صاحب کن) اس مقدمہ کے مقدمہ یہ الزام ہے کہ اوس نے بتاریخ لاہور میں ۱۳۱۱ھ میں منع راندی گاؤں تعلقہ کلہنوری میں ہاشم اشخاص کو قتل کیا جن میں سے پانچ بانی معمر ۲ سالہ مستفیث نمبر ۱ کی ماں ہے اور گوتہ بانی معمر ۲ سالہ مستفیث نمبر ۲ کی زوجہ ہے اور سماء لنگو بانی معمر ۲ سالہ مستفیث نمبر ۳ کی زوجہ اور دو اطفال نابالغ معمر ۳ سالہ مستفیث نمبر ۴ کے علی السبب فرزند و دختر ہیں۔ اس مقدمہ میں علاوہ پیش اور دو مستفیثین کے فتح اللہ و شیخ نبی و کچراو چاند اور دیگر گرامان پختا محبت و طیب کی شہاد کی گئی ہے۔

کوٹما جی مستفیث کا یہ بیان ہے کہ رات کے آٹھ بجے جبکہ وہ دیول سے واپس ہوا تو اوس نے اپنے مکان کا دروازہ بند پایا۔ اوس نے مکان کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ لیکن اندر سے کسی نے جواب نہ دیا اس پر اوس نے محلہ والوں کو پکارا اور کہ لوگ جمع ہو گئے اور اسمین سے فتح اللہ و شیخ نبی نکارا مہمایہ کے گھر کے چیت پر چڑھ گئے اور چیت پر سے اونہوں نے میرے چاچا ہمد جی کو آواز دی۔ کسی نے مکان سے جواب نہ دیا اسی اثنا سے میں ملوم دروازہ ملندر سے کوکرا باہر نکلا اوسکے پیچھے محلہ والے جو جمع ہو گئے تھے بھاگے اور فتح اللہ و شیخ نبی وغیرہ نے ملوم کو گرفتار کیا۔ میں مکان کے اندر داخل ہوا اور دیکھا کہ میری زوجہ اور خالہ مستفیث نمبر ۴ کے زوجہ اور اطفال زخمی اور مردہ پڑے ہیں میں نے اپنے گھر کے ایک کونے میں ماحصہ دفن کئے تھے وہ بھی ملوم لے گیا اور سماء پاردو بانی کے گھر سے تقویٰ مشلی ہی نکال لے گیا اور جب ملوم گرفتار ہوا تو یہ وہ پیا در مشلی اوسکے پاس سے برآمد ہوئے۔ گرامان فتح اللہ و شیخ نبی و کچرا کے بیانات سے ان واقعات کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے یہ بیانات کہ

سراکالی  
نام  
جمع

کی پرورش سے انکار کرتا ہے لیکن

حکم ہوا کہ

مگر انی نام ظہیر غہ

بقیہ صدمہ کلکتہ ان

فصل ۱۸ دے ۲۲

تقصیح فوجداری

بلائی کالہ

باجلاس ماسین بٹا جاکم الدولہ بہادر ایم لے بیہر شریٹ لایمیر بٹس وایجناب  
مولوی بیہر شریٹ صاحب بلگرامی بی۔ اسے بیہر شریٹ لایمیر بٹس  
راکے بالکل صاحب بی۔ اسے ارکان

مستغیث

سرکار عالی

ب نام

رستم شاہ فقیر  
اقبال۔ اقبال قبل جانان و در اثنا سے تحقیقات و بعد ترتیب فرجرم سہ عدالت  
سشن میں انکار۔ اقبال جسکی تائید شہادت سے ہوئی ہو۔ قتل عمد۔ در ثانی مقتول  
کی مرثیہ قصاص سے دست برداری۔

بجوز ہوئی کہ وہاں ہم نے قبل جانان اور نیز در ثانی سے تحقیقات  
اور بعد ترتیب فرجرم قرار داد جرم اقبال جرم کیا ہو اور اسکی تائید اور  
شہادت سے ہی ہوئی ہو مگر لازم کا عدالت سشن و مجلس عالیہ عدالت میں  
اقرارات صاحب سے ہو جو عکس کرنا ہے اثر ہے۔  
(۱) در ثانی مقتول کی بہت پردازی سے قصاص خاقا ہو جائے۔

تقصیح

تقصیح پارانسی ہوئی مولوی مسید علی الدین خان صاحب ظلم و عدالت اور جسور و بہادر  
بشورائیکہ لازم ادا اسکی قید میں ہو کر ہے۔

کونے میں پتھر کے پتے لٹدی میں دفن ہے اسکے بعد لزم نے گناہی کو بھی چھری چھری  
کے اور عزت سے ہلاک کر کے روزیہ نشاٹا دہ گناہی کو براہ کیا۔

یہ اقبال بیان لزم محمد علی مرزا جھڑپٹ دزم نے قلمبند کیا ہے۔ اور اس امر کی تصدیق  
کی ہے کہ لزم نے اقبال جرم باجبر و اکراہ کیا ہے اور بوقت قلمبندی اقبال لزم کو  
ہر طرح اطمینان دلایا گیا تھا اور پولس کو عدالت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اس اقبال  
قبل چالان کے علاوہ لزم نے مولوی امیر حسن صاحب ناظم ضلع نانڈیڑ کی اجلاس  
پراثنا و تحقیقات مقدمہ میں اس کے استغفار پر ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو عدالت کے اقبال  
جرم کیا ہے اس کے اجلاس پر بعد سماعت فرد قرار داد جرم بھی اقبال کیا ہے گو لزم نے  
عدالت سیشن میں اور چار سے اجلاس پر ادون اقبالات سے رجوع کیا ہے لیکن کوئی  
دعا و ادون اقبالات کو غلط اور کرنے کی نہیں ہے۔

اس مقدمہ میں جو شہادت خلاف لزم پیش ہوئی ہے وہ اس کو مجرم باور کرنے کے  
لئے بہت کافی ہے۔ علاوہ اس شہادت کے لزم کے اقبالات بھی موجود ہیں اور شہادت  
اور اقبالات لزم کو دیکھنے کے بعد اس مقدمہ میں ذرا بھی تباہی شش کی نہیں رہتی  
اور نہایت کافی طور پر لازم قتل محمد بقابل لزم ثابت ہے لزم نے اس مقدمہ میں کوئی شہادت  
صفائی نہیں دی ہے اس نزع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مقدمہ کی واردات بہرین  
۱۳۵۸ھ کو واقع ہوئی اور ۲۶ تیر ۱۳۵۸ھ کو ناظم ضلع فوجدار ہی نانڈیڑ نے اس مقدمہ  
کی تحقیقات ختم کر کے تصدیقاً مثل عدالت العالیہ میں سپرد کی تھی لیکن جبکہ مقدمہ عیضہ  
تقصیم اجلاس کامل عدالت العالیہ میں پیش ہوا۔ اس وقت ساری غفلت ظاہر ہے کہ لزم  
مجنون ہے اسکے بعد وہ حسب الحکم سرکار دارالبحانین میں رہا۔ ۸ خرداد ۱۳۵۸ھ کو  
عدالت العالیہ کو اس امر کا علم ہوا کہ لزم کی داخلی حالت اچھی ہو گئی ہے اور اس کے پیش  
دعا اس درست ہیں تو بہر لزم کے مقابلہ میں مقدمہ کی کارروائی چلانے کا حکم دیا جو کہ  
اس عرصہ میں عدالتہائے سیشن کا قیام ہو چکا تھا عدالت ضلع نے حسب اہل عدالت  
سیشن موبہ آؤنگ آباد میں سپرد کردیا عدالت سیشن میں لزم نے قیسا کا لہر پر غم گرا دیا ہے

مکان  
نام  
مستقلہ

جبکہ مستقیث کے پکارنے پر دروازہ کسی لینڈ کھولا تو فتح اللہ اور شیخ بنی نکارام کے مکان کے چھت پر چڑھے اور وہاں سے دیکھا کہ مکان کے اندر چراغ کی روشنی تھی اور لازم مکان کے اندر پہر رہا تھا ان کے پکارنے پر بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا اس کے بعد ہی لازم دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اور ان دونوں کو اہوں نے معہ اور اشفاق کے اوس کا تعاقب کیا۔ کچھ یا گواہ بھی تعاقب میں شریک تھا۔ اوس کا بیان ہے کہ پکارنے کے لئے لازم کو بہانے ہوئے پکارا اس پر لازم نے ایک ضرب لڑی ہے کی چھری کی آواز ماری اس پر اوس کو گواہ۔ نے اوس کو ایک لکڑی ماری جس سے لازم گر گیا۔ اور پھا گیا اوسی وقت یہ نوکب لازم کو گرفتار کر کے جاڑی پر لے گئے اور لازم معہ نقروی ہسپتال پہنچا۔ یہ گروہار کیا گیا۔ اور اوس کے پاس آلہ جارحہ آہنی چھری اور ایک آہنی چھری جو برآمد ہوئی ہے۔ اس مقدمہ میں اور ایک اہم گواہ چاند بھی پیش ہوا ہے جس سے بروز واقعہ ہی لازم نے آلہ جارحہ چھری میں باز دلوائی تھی۔ ڈاکٹر کی شہادت سے اس مقدمہ کا آلہ جارحہ چھری کی ضربات کی تصدیق ہوتی ہے اور ڈاکٹر کا بیان ہے یہی ضربات باعث نقیبین کے وفات کے ہوئے ہیں۔ علاوہ اسکے مقدمہ میں بیون کا شہادت ہے جس کے سامنے لازم معہ مال سرودہ والدہ جارحہ کے گرفتار ہوا۔ یہ لازم نے تاریخ خود کے دوسرے روز ہی، بہمن سال ۱۳۱۸ کو نہایت تفصیل کے ساتھ اقبال جوہم کیا ہے اور اوس نے بتلایا ہے کہ اوس نے مکان مستقیث میں داخل ہو کر اندر سے دروازہ بند کر کے اگلے اوسنے پاروہانی کو جو صحن مکان میں کھڑی تھی چھری کے ضربات سے ہلاک کیا اور اوس کے گلے سے نقروی ہسپتال لی۔ اسکے بعد اوس نے دو چار وار چھری کے گنگوہار پر چلائے اسکے بعد دیوبند کے معمر پنج سالہ کو لہا۔ لازم کہتا ہے کہ ان ضربات کے اثرات میں حالت پریشانی میں ایک ضرب چھری کی چٹائی معمر ۴ سالہ کو لک گئی جس سے بڑے لگا لازم نے خیال کیا کہ اوس کو تکلیف ہوتی ہے وہ اوس کی چھری سے بوج کر ڈالا اسکے بعد گنگوہار سے پکڑنے پر چلا کہ روپیہ اور مال کہاں ہے بتاؤ تو کہہ اوس نے نہیں بتایا تو اوس کو ایک ضرب چھری کی پہنچائی۔ اوس کے بعد اوس نے روپیہ کی نشاندہی کی



میران

نگر استخوان

نام

سرکار عالی

طرفانی

اختیار۔ انتظام بحیثیت نسبت ظلم ہندی شہادت صفائی باوجودیکہ عدالت مستشن  
نے بہ ترتیب فرد جرم مقدمہ کے سپردگی کا حکم دیا گیا اور جو وہ ضابطہ نو جداری سرکار عالی  
(نجات ۱۹۲۱-۲۲)

تجویز ہوئی کہ بحیثیت تحقیقات کنندہ باوجودیکہ عدالت مستشن نے  
پیشگی حکم مافیہ ترتیب خود قرار و جرم سپردگی کا حکم دیا چوبیس  
۲۲۱ جو وہ ضابطہ نو جداری سرکار عالی یا اگر مناسب سمجھے تو عدالت صفائی  
کے حکم بذکر کیا جائے۔ بعد ظلم ہندی شہادت صفائی اگر لازم آئے  
ہو کرے تو حسب ضابطہ (۲۲۱) جو وہ دکر مقدمہ سپرد عدالت مستشن ہوگا  
نظیر سند رجسٹریشن لاہ پورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۸ کا حوالہ دیا گیا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

مجاہد نگر انخواہان مولوی محمد اصغر صاحب کو تیل

مجاہد طرفانی مشر کلیمان رام دکر صاحب کیل سرکار۔

نواب خاکیم الدلولہ بہادر میر مجلس مولوی سید سراج اکبر صاحب رکن مطلق الزما  
دکائے فریقین کی بحث سماعت ہوئی۔ عدالت ابتدائی میں لزمین پر قتل جرم کا الزام تھا۔  
عدالت موصوفہ نے بعد تحقیقات لازم کو رد کیا عدالت مستشن نے تصدیق کرانی حکم دیا کہ  
لزمین کو الزام منسوخ کی فرد جرم سننا کہ مقدمہ عدالت مستشن کے سپرد کیا جائے اس کے  
بعد لزمین نے عدالت ابتدائی میں درخواست کی کہ اس کی شہادت صفائی ظلم بذکر کیا

لکرائی بازار اجئی تجویز مولوی علی الدین حسن صاحب جانیٹ بحیثیت ضابطہ نشان بکد مورخہ ۲۲/۱۲/۲۲  
جو کہ فرجیدہ صفائی گئی اور جواب آفر کیا گیا ہذا مقدمہ عدالت مستشن مورخہ ۲۲/۱۲/۲۲ ہو گیا جائے۔

کوئی ثبوت منافی پیش نہیں کیا لیکن عدالت سیشن میں اوس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس مقدمہ کے چہرے جیسے قبل سے اوسکی حالت جنونی کی تھی۔ گو عدالت سیشن نے اس سے موافق ہو گیا کہ اس واقعہ کو ثابت کرے لیکن اوس نے کوئی ثبوت جنون کا پیش نہیں کیا باوجود اسکے عدالت سیشن نے اس بات میں غفلت کا تفصیلی بیان نہیں کیا ہے اور مولیٰ میر علی کا بیان طلب کیا ہے جس کے پاس وہ لازم قبل اس مقدمہ کے چالان کے اپنے ایک نوکر کو دہم کے علاج کے لئے بھیجا گیا تھا اور ان دو قانون اشخاص کی شہادت سے عدالت سیشن نے اطمینان حاصل کیا ہے کہ واقعہ کے چہرہ قبل سے لازم پرگز جنون نہ تھا یہ مذہب جو لازم کر رہا ہے محض لغو اور بے اثر ہے پس چل دی جائے میں لازم بغیر طے حالات اس کا مستوجب ہے کہ اوسکو قتل جھگڑے کے بارے میں سزا دے مگر فی دیکھا ہے چونکہ پہلوئی تین کے درمیان مستقیم خیراد ہو نہیں اور وہ سزائے قصاص سے دست بردار ہوتے ہیں لہذا ایسی صورت میں سزائے قصاص ساقط ہو جاتی ہے

حالانکہ اس مقدمہ کے واقعات ایسے ہیں کہ لازم کسی طرح رعایت کا مستحق نہیں ہو سکتا ہوتا ہے لیکن جبکہ درمیان قصاص سے دست بردار ہوتے ہیں تو پھر اسکے کہ لازم کو حق میں جس نہ دام کی سزا دینا چاہئے کوئی حارہ نہیں ہے لہذا حکم ہو گا کہ

لازم رستم شاہ بالزام قبل مولیٰ میر علی و مقتولین مذکورہ بالا کے جس نہ دام میں بسر کرے اور حکم عدالت منظور فی عالیجناب نواب دارالہندام بہادر سرکار عالی ناقد ہو۔

حیدر آباد، ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء

ننگرانی فوجدار سی ہند

جلستہ متفقہ

بالاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم ایس میر شرایٹ لائبریری و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب مددیم اسے لائل ایلی ڈی بی میر شرایٹ لائبریری

## نسک جاگیر

## مستقیم

## بنام

نور محمد  
مقلی شہادت رویت و سلسلہ واقعات کی عدم موجودگی۔ اقبال قلم اقبال  
قبل چالان۔ اقبال قبل چالان جس سے بعد میں انکار کیا جائے۔ اقبال قبل چالان جس کی  
تائید اور شہادت سے نہ ہوگی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دہ ۱۶۹۔

تجویر ہوئی کہ ۱۱۱ جب واقعہ قتل کی کوئی شہادت نہ ہو اور شہادت  
سے کوئی ایسا سلسلہ واقعات کا ثابت ہو تاہو جس سے یہ لازم نکے  
کہ غیر مجرم نہ کسی اور نے قتل کا ارتکاب نہیں کیا تو لازم ہے کہ  
مقل حد نہیں ہو سکتا۔

۱۱۱ قبل چالان کی بارہ جس سے بعد انکار کیا جائے وہ چنانچہ  
اقبال کوئی اور شہادت نہ لازم مرکب جرم نہیں قرار دیا جاسکتا۔  
(۱) علیٰ بنیاب مولوی سید اہتم صاحب بگڑھی رکن (۱) لازم کا  
ایسا اقبال جس سے یہ معلوم ہو کہ مجرمیت کے اطمینان کر لیا تاکہ لازم  
ہو کہ قتل کسی نزدیک یا قریب کا اثر نہ تھا اور نہ مجرمیت سے بڑھ  
تصدیق سے دہ ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کسی ہوتا ہے  
شہادت نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ پر سے تمام ہوتے ہیں۔

منجانب مستقیم مولوی محمد اخیل صاحب وکیل اسٹیٹ جاگیر۔

تصیح دہ ۱۶۹ مولوی سید امین صاحب قلم و جاگیرت ملازمت و نام انکے نام خانہ بہادر دہ ۱۶۹۔ اس کی شہادت  
سلسلہ واقعات میں لازم پائیدار جرم نہ ہو۔ پانچ سال قید یا شہادت میں رہے وہ قتل ملزم نہ ہو کہ بفرقہ قتل  
ملزم تنظیم ملزم جاگیر نہ کر دین عمل ہو۔

برائے  
نوحہ داری

عدالت ابتدائی نے یہ خیال کیا کہ جب عدالت سشن نے کیٹ کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ شہادت  
صفائی قلم بند کر کے کی جائز نہیں ہے اس لئے شہادت صفائی کے قلم بند کرنے سے  
انکار کیا گیا اس حکم کی نامادنی سے ملازمین مگرانی کرتے ہیں۔

گھنٹہ گزراہ کے پولیٹل سمٹ کرتے ہیں کہ عدالت سشن کی تجویز کا یہ مفاد ہرگز نہیں ہے  
پہلے جن مراتب کی تکمیل کا نوٹا بایا ہے اور ان کی تکمیل کے بغیر مقدمہ پر عدالت سشن کیا گیا  
ہو جسے رائے میں بحث کو اصل مگرانی خواہ کی بالکل درست ہے دفعہ ۲۱۱ مطابق نوچھاری  
کے مطابق اسے ناظم نوچھاری کی جائز ہے کہ ملازمین کے کو ان صفائی کا بیان اگر مناسب  
ہے قلم بند کرے اگر شہادت صفائی قلم بند کرنے کے بعد ملازم کو مجرم باور کرے  
تو حسب دفعہ ۲۱۲ مقدمہ کو عدالت ثلثت سشن میں سپرد کرے گا مقدمہ جو گناہ کا ہے  
جسٹس مان لال پکرو رتی ان میں لاہور ٹکٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۸۱ سے بھی جاری رہا  
کی تائید ہوتی ہے۔

مقدمہ پر بحث میں ملازمین کی درخواست کہ ان کی شہادت صفائی قلم بند کیا تو قابل  
لحاظ تھی اور عدالت ابتدائی نے عدالت سشن کے حکم کا خضوع یہ کہنے میں غلطی کی لہذا  
حکم چاکر

ملازمین کی درخواست اصل میں منظور کیا جاتی ہے کہ عدالت ابتدائی ملازمین کی شہادت  
صفائی قلم بند کرتی، مناسب خیال کرے تو قلم بند کرے اور اس کے بعد اگر سپردگی کی جائے  
ہو تو عدالت سشن میں سپرد کرے۔ عدالت سشن کا حکم تابع قلم بند می خواہ وہ عدالت سشن کی

بر مشورہ ۳۳۳۳۳۳ تصحیح نوچھاری شمسہ ۲۰ ستمبر ۱۳۴۳ء

بلند کلا

باجلاس عالیجناب نواب ثلثت جنگ بنیاد ایم سہیل علی ایل ڈی۔ پیر پٹنہ  
وکیل ایسی سید ناظم صاحب بگرامی بی۔ ایس پیر پٹنہ لاہور عالیجناب مولوی سید  
سراج الحق صاحب ایم سہیل علی ایل ڈی پیر پٹنہ لاہور

میں اوس نے دوسرے لازم کو کشنا خاں کو لیا تو یہ کسی طرح تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ پولی بین  
 نقش حق کیونکہ گواہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لازم کا ایک آٹھ اسطرح سے قتل  
 جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز بیل میں دیا ہے جو ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی پولی  
 جس میں انسان کی نقش اس طرح فعل میں داب کر لیا نا ممکن نہیں ہے۔ عدلیہ قتل  
 سے اس مقدمہ میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شہادت اہل غیر کافی ہے  
 اور اقبال سے لازم نے رجوع کیا ہے اس وجہ سے بھی اس اقبال کی بناء پر اسکو مجرم قرار  
 دینا قرین احتیاط نہیں ہے۔ ان وجوہ سے ہم لازم کو بری کرنے میں مال چوکنہ لازم لپاتا  
 نہیں بیان کرتا بلکہ بعینہ لاوارث اس کے متعلق کارروائی کیا ہے۔

مولوی سید اشتم صاحب ہنگرامی رکن۔ لازم کو محمد ربیہ الاہم ہے کہ اس نے سسی  
 محی الدین کو بتام کلکٹ بنایا جو رہر سلاٹ چھری سے قتل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل  
 نا جائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے لازم کی زدو کے قریب بیٹھا تھا۔ اتنے میں لازم  
 آیا اوس نے قاتل کو پکڑ لیا اوس کی عورت جو اس کے باہر ہو گئی۔ لازم نے زدو بندو بندو  
 کر کے قاتل کا کام تمام کیا چاری ماٹے میں شہادت مشورہ قتل سے لازم کے مقابلہ میں جرم  
 ثابت نہیں ہوتا۔ لازم کا اقبال جو کہ تاریخ ۹ رہر سلاٹ ڈھ فرن امرود گریٹ پلینڈ  
 کیا اس لئے بیکار ہے کہ یہ نہیں معلوم ہوتا جسے آیا جیٹ کر لیا تھا کہ لازم پر  
 بوقت اقبال کسی ترغیب یا تحریص کا اثر نہ تھا اور نہ وہ تصدیق عبادت تھا جو کہ حسب  
 دفعہ ۱۶۹ ضابطہ فوجداری لکھنا ضرور تھا۔ شہادت جو کہ ہے وہ وہ اشخاص کی  
 ایک مولانا زہر لازم و دوسرا ہتاب خان۔ مولانا یہ بیان کرتی ہے کہ محی الدین اوس  
 باتیں کر رہا تھا اتنے میں اوس کا شوہر آیا اوس نے قاتل کا انہر پکڑ لیا۔ منظرہ مجرہ کے  
 باہر نکل آئی اور لازم نے زدو اندہ بند کر لیا اس کے بعد معلوم نہیں کہ کیا ہوا اس وقت  
 نے یہ بھی بیان کیا کہ لازم نے خدا اوس سے اس اوس کے باپ سے اقبال جرم کیا لیکن  
 عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ واقعہ کے بعد بھی اس کا ذکر لازم نے اپنی زدو بندو  
 کیا لیکن اس وقت اوس کے کچھ دنوں پہلوں کے مہرے تھے اگرچہ واقعہ کی صورت یہ بیان

منجانب ملزم مولوی صدیق حسین صاحب دیکھل۔  
غائب نظامت جنگ بہادر رکن۔ ملزم بر قتل عدو کا الزام ہے حقائق یہ بیان کئے  
گئے ہیں کہ اس کے تاریخ ہر مہر سلاسلہ مقام کلکٹ دو پھر کے وقت علی الدین کو چھری  
سے مارا گیا اور اس کی شخص کا ایک بادل میں جو اس کا دھن کے قریب واقع ہے پھینکا گیا  
وہ پھر ایک یہ تھی کہ علی الدین کو اس نے اپنی زبرد کے ساتھ ایسی حالت میں پیچھے ہٹنے  
دیکھا جس سے اسے گمان ہو کہ قتل ناما باز کی غرض سے وہ اس جگہ آیا ہے یہ صورت  
ملزم کے اس اقبالی بیان سے ظاہر رہا ہے جس سے اس نے رجوع کیا ہے۔ کسی  
ادب شہادت سے ثابت نہیں ہے روایت کی شہادت موجود نہیں ہے نہ ایسی شہادت  
پیش ہوئی ہے جس سے ایسا سلسلہ حقائق ثابت ہو جو ملزم موجودگی شہادت  
روایت ملزم کو مجرم باور کرنے کے لئے کافی سمجھا جاسکے۔ مقدمہ کا دار و مدار صرف  
ان تین امور پر ہے۔

(۱) یہ کہ ملزم نے قتل جالان اقبال کیا تھا۔

(۲) یہ کہ اس کی زبرد مولیٰ سے اس نے اقبال کیا۔

(۳) یہ کہ چھری اس کی فائدہ ہی سے برآمد ہوئی۔

اقبال کی حالت یہ ہے کہ اس سے ملزم نے رجوع کیا ہے اس کی زبرد نے  
اپنے انہماکی نسبت بیان کیا ہے کہ پولیس کے آخر سے ایسا لکھا یا تھا۔ چھری کی برآمدگی  
سے کوئی قیاس بخلاف نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ کوئی خاص حالت جس سے جرم کا تعلق ہو سکتا  
ثابت نہیں ہوئی ہے، معلوم ہوا ہے کہ قتل کا پتہ نہ نہیں کیا گیا جو ایک  
جگہ واقعہ کی مادی شہادت تھی عدو ملزم کا کوئی لباس جس پر خون کے دھبے تھے  
اس پیش ہوا۔ نہ یہ ثابت ہوا ہے کہ ملزم نے قتل کی کوشش کو بادی میں ڈال دیا۔

اس کے متعلق تہاب خان گروہ نے بیان کیا ہے کہ شب کے وقت اس نے  
دیکھا کہ ملزم ایک پٹلی سے ہوئے باولی کے طرف گیا مگر تہاب خان کا بیان اس قابل  
نہیں ہے کہ اس سے دائرہ مسئلہ ثابت قرار دیا جائے کیونکہ اگر یہ تسلیم ہی کیا جائے کہ انہماکی

قرار دیتے ہیں اور جملہ شہادت پیش شدہ پر نظر کرتے ہیں۔ اور انہوں نے لازم کے حق میں پانچ سال سزا کے قید با مشقت تجویز فرمائی ہے۔ ہم نے بعض دیگر استنادات و دیگر ملزم سماعت کی اور تمام شہادت پیش شدہ پر نظر ڈالی ہم شہادت رویت باطل ہو کر پانچ سال کے قید ہو جانے سے بیان کیا ہے وہ شہادت رویت نہیں تصور ہو سکتی ہے اس لئے ہمسوس نے پچھم خود اقرار نہیں کیا بلکہ اس کا علم صرف اس بیان پر محدود تھا جو اس کے متعلق ملزم نے اس سے کیا۔ پھر شہادت رویت کس طرح ہو سکتی ہے۔ ہم بتا رہے ہیں کہ الزام پیش کیا گیا ہے۔ ہر اس نے لازم کو روایات کی بات کو بارہ بجے جب اخیر ری رائن تھیں ایک تہلہ لگاتے ہوئے دیکھا ہم کو قابل اعتبار نہیں معلوم ہوتی۔ کیمیکل اکڑا منر صاحب نے البتہ کچھ خفیہ دہتے اور اشیا پر پلے بچے اور ان کی امتحان کی غرض سے بھیجے گئے تھے مگر وہ اس امر کی تصدیق کرنے سے معذور ہیں کہ یہ خون انسان کا خون تھا پھر یہ امر بھی ہمارے زیر نظر ہے کہ ملزم ذرا سے کاغذاب ہے اور جان و دن کا ذبح کرنا اس کا پیشہ ہے اگر وہ ایک نہ بچے خون کے اس کے اشیا پر پائے گئے تو ہم اس کو ایسی حالت میں مفید استناد نہیں کر سکتے اب رہا اقبال ملزم اس اقبال کو ہم زیادہ قابل وقعت نہیں پاتے درحالیہ کہ ہوس نے من بعد اقبال سے انکار کیا جو شہادت در خلاف ملزم پیش ہوئی ہے وہ اس قدر کمزور ہے کہ ہم اسے سنگین الزام کا ارتکاب بذمہ ملزم ثابت قرار نہیں دیتے بلکہ ملزم کو حکم ہمارا

ملزم جرم منسوب سے بری ہو اور وہ چھوڑ دیا جائے ال لا وارث بجا جائے۔

برمقہ ۱۲/۱۲/۱۳۳۲ نگرانی فوجداری ختم ۳۳/۱۲/۱۳۳۲

جلد شفعہ

یا جہاں علی جناب ثواب ماکرم اللہ و لہا و راہم ہے بر سرٹریٹ لایبرٹری علی جناب مولوی پیر علی احمد صاحب ایم اے ایل ایل ڈی پیر ٹریٹ لایبرٹری

کیجاتی ہے کہ لازم نے مقتول کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا گلا گامایا ایسی صورت میں چاہئے  
تو یہ تھا کہ لازم کے کپڑے خون میں ڈوبے ہوئے ہوتے۔ لیکن مولوی نے جب لازم کو داندھ  
کے بعد ہی دیکھا تو اس کے جسم پر ایک دھبہ خون کا نہ تھا۔

یہ بھی قیاس ہے کہ جس مقام پر یہ واقعہ ہوا وہاں کی زمین پہلے خون آلود تھی  
اور جس جگہ سے یہ قتل سرزد ہوا بیان کیا جاتا ہے اس پر صرف چند خفیف نشانات  
خون کے تھے جن کے متعلق استعان گیمیاں سے یہ نہ ثابت ہو سکا کہ سر پہ دھبہ خون انسان  
کے ہنہتا بختان کی شہادت ہے کہ اس نے لازم کو ایک پوٹلی شب کے وقت  
بچھائے ہوئے در پر چڑھایا پوٹلی کے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ یہ شہادت بالکل ناقابل  
اعتبار ہے رات ادھیڑی تھی لیکن اس نے لازم کو شناخت کر لیا۔ باوجود اس کے کہ لازم  
ایک غیر معمولی حالت میں تھا یہ نہیں دریافت کیا کہ کس فرض سے لازم گیا تھا اس کا ذکر  
کسی سے کیا۔ ہماری رائے میں یہ شہادت محض معنوی اور ناقابل اعتبار ہے۔ مولوی کی  
شہادت بذات خود خفیف ہونے کے سوا اس وجہ سے بیکار ہو گئی ہے کہ جس کے من  
اور سامنے اپنے ابتدائی سخاوت سے انحراف کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ پولیس کے  
دباؤ سے اس نے شہادت نفاذ کی تھی۔ لازم کے خلاف جو کچھ شہادت ہے وہ یہ ہے  
اور ہماری رائے میں یہ ایسی نہیں ہے کہ لازم جرم قرار دیا جاسکے لہذا

حکم ہوا کہ

لازم فوراً چھوڑی ہو۔ اور اشیاء برآمد شدہ زمین کی ملکیت سے لازم انکار کر رہے

بھینڈ لاوارٹ کر دیئے جائیں۔

مولوی سید سراج الحق صاحب دکن۔ لازم پر یہ الزام عائد ہے کہ اس نے تلخ  
ہار مہر سٹاکٹ مقام موضع ٹکڑاٹ سنی علی الدین کو بے ضرب جینیہ لاک کیا۔ بتائیں کہ لازم  
دیگر شہادت کے اقبال لازم جو اس نے باجلاس ناظم عدالت ڈویرن اور دیگر ضلع بیدر  
تلم بند کراہند رائے کیپیکل انڈسٹریل بارڈ واغاسٹے کون جو جینیہ اور ضلعی پراپٹے کو  
پیش کئے گئے شہادت مولوی زور لازم ناظم عدالت جاگیر ٹل سٹہ شہادت عدالت کے



دہری  
چوک

کے سر پرچہ اینج کے نظر کی گواہی سے ضرب لگائی جس کے بعد مذکور سے مدد پاک ہو گیا  
اس شہادت سے باوی النظر میں لازم ہے کہ ہر مقل انسان مستلزم الشراکاء ماعہود تاسے  
اس لئے عدالت ابتدائی کو دفعہ ۲۲۰ تشریحات آصفیہ کی فرد جرم مثالی طے ہے مگر  
بعد کمال تحقیقات کے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ لازم کا فعل قتل انسان مستلزم الشراکاء مدہ نہیں  
پہنچتا ہے تو سنہ ۱۹۱۱ء میں حقیقت ہو سکتی ہے۔

مگر ان منظور۔ عدالت ابتدائی لازم کو دفعہ ۲۲۰ تشریحات کی فرد سنائے اور حسب  
مقدمہ عدالت سیشن میں بحث کرے۔

مولوی سید سران محسن صاحب مکن۔ مجھے اپنے فاضل شریک کی رائے سے اتفاق ہے  
جو شریک تحقیقات کنندہ کا دراصل ہی مقدمہ فرض ہے کہ وہ جسے مقدمات میں جو قابل  
پر دل سیشن میں شہادت قلم بند فرما کر اوپر صرف اسی قدر غور کرے کہ باوی النظر میں  
آیا وہ شہادت ایسی ہے کہ عدالت سیشن اوپر موازنہ کر کے بعد کوئی نتیجہ اخذ کر سکتی ہے  
بلکہ لحاظ اس امر کے کہ وہ لازم کو بری یا سزا یا ب کرے گی جس سے مراد یہ ہے کہ  
موازنہ شہادت بالکل عدالت سیشن کے متعلق ہے مقدمہ زیر مگر الی میں جو شہادت  
پیش ہوئی ہے وہ ہرگز اس قبیل کی نہیں جس سے باوی النظر میں یہ کہا جاسکے کہ وہ  
قدر ضعیف ہے کہ عدالت سیشن ہرگز اوپر توجہ نہ کرے گی اور سپردگی لازم سیشن میں غرض  
ایک طرح کی ایذا رسانی ہو گی بلکہ

لوم کو زیر دفعہ ۲۲۰ فرد قرار دیا و جرم شنا کر مقدمہ عدالت سیشن کیا جائے

جس مقدمہ ۱۳۱ سنہ ۱۳۲۲ء صبح فوج داری منقطع ۱۸ سنہ ۱۳۲۲ء

بالکلیہ

با جلاس عالیجناب صاحب حکم اللہ و بہادر زیم۔ اسے۔ بیرسٹریٹ لایمر مجلس

نوجواہی

(مستقیف)

نگرانی خواہ

ہنگو

بنام  
(لزم)

طرشانی

قتل انسان مستلزم الزام شہادت - شہادت تائید الزام - قوت امر اور جرم -  
شہادت تائید مستفاد سے جو الزام بادی النظر میں قائم ہوتا ہو اس کے خلاف جرم  
مرتب کرنے کا عدم جواز مجروح قزیرات سرکار عالی دفت ۲۲۰ و ۲۲۱ -

مجروح ہولی گریب کا ان روایت نے یہ بیان کیا ہے کہ تھا دکر دین  
لزم نے مقتول کے سر پر چھ تھکے لٹری سے ضرب لگائی  
جسکے ضرب سے وہ ہلاک ہو گیا تو اس شہادت سے بادی النظر میں  
جرم قتل انسان مستلزم الزام قائم ہوتا ہے اسلئے ایسی صورت  
میں حسب دفعہ ۲۲۰ قزیرات تائید جرم شہادت چاہئے۔

اغراض مقدمہ کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

نوجواہی نگرانی خواہ پنڈت کیشو راو صاحب دیشورکلیان رام امر صاحب کیل -  
نواب حاکم الدہ دہا درمیر مجلس - وکیل نگرانی خواہ کا بیان شہادت تائید جرم  
لزم کو دینے کے بالزام دفعہ ۲۲۰ قزیرات تصدیق پالان کیا تھا عدالت نے ثبوت لینے کے  
بعد لزم کو دفعہ ۲۳۴ کی غرض شہادت اور اس کو اس جرم کا مجرم قرار دیکر الزام مستحق  
تھا صرف ضلع میں مقدمہ کو سپرد کیا۔ نگرانی خواہ کی بحث یہ ہے کہ شہادت تائید الزام سے  
لزم جرم قتل انسان مستلزم الزام قائم ہوتا ہے۔ اس لئے عدالت تبدیلی کو چاہئے کہ  
لزم کو دفعہ ۲۲۰ قزیرات تصدیق کی غرض شہادت کے مقدمہ میں کٹ کرے۔ ہم نے شہادت  
تائید الزام پر غور کیا تو ان روایت نے یہ بیان کیا ہے کہ شہادت نگرانی لزم نے مقتول

نگرانی خواہ قزیرات مولوی محمد طہیر الدین صاحب ظلم درجہ اول تعلقات دی جاوے رشی سنگ بکادوس دفعہ ۲۲۱  
شہادت کے حسب دفعہ ۲۳۴ جرم جرم کی جائے۔

بکھڑا  
بنام

نواب حاکم الدولہ بہادر میر جلیس دیو سی سید اشہم صاحب بگڑا سی دیو دیو سی شہید  
سراج الحسن صاحب از کان تفتن الہی (لومہ پر سہا دیو سی کے قتل کا الزام ہے  
کہا جاتا ہے کہ سہیت سہ دیو زور لومہ مقتولہ کے مکان میں شام کے سہیت  
داخل ہوا اور اس کے جسم سے دیو زور لومہ لایا۔ مقتولہ نے دیو زور لومہ کو پکڑ لیا  
اس کو دھکی دیا۔ جس سے خشت ہو کر اس نے مقتولہ کے سر اور کندھوں پر کھانسی  
سے شدید ضربات پہنچائیں جس سے مقتولہ ہلک ہو گئی۔ عدالت کسشن نے بدقیقتات  
لومہ کو مجرم قرار دے کر تعاص کی رائے دی باب یہ مقدمہ تصدیق جلد کا دیو سی پر ہے  
لومہ کی طرف سے کوئی دلیل و تمنا اس لئے دیو سی عبد القیوم صاحب کے دیو سی طرف سے  
دیو سی کے لئے اجازت چاہی دیو سی گئی۔

دکار کی محفہ سماعت میں اور شہادت شدہ قتل پر غور کیا گیا۔ تائب الزام میں  
سہا دیو سی اور لگا ریڈی دیو سی میں جہڑہ اور راسیا کی شہادت شدہ دہائی گئی جو سہا دیو سی  
بیان کرتی ہے کہ مقتولہ کے گھر کے قریب وہ دیو سی قتل کے گھر سے قتل  
کا آواز آتا آواز شکرہ مقتولہ کے گھر گئی اور دیکھا کہ لومہ مقتولہ کو کھانسی پر وار رہا ہے  
ظہر کو دیکھ لومہ بھاگ گیا جہڑہ و راسیا کا بیان ہے کہ انہوں نے لومہ کو مقتولہ کے  
گھر کے قریب بھاگتے دیکھا دیو سی قتل بیان کرتا ہے کہ اس کی اطلاع عاقل قتل  
کے گھر گیا اور وہاں اس کو پھرنے پایا۔ اور اس کے استفسار پر مقتولہ نے بیان کیا کہ  
لومہ نے اس کو مارا ہے۔

جہڑہ اور راسیا کا بیان ہے کہ جس وقت مقتولہ نے دیو سی قتل سے یہ کہا کہ لومہ نے  
او سکوارا ہے یہ وہ دن اس وقت ہوئے تھے۔ اس مقدمہ میں بدیت کی شہادت  
فقط سہا دیو سی کی ہے بقیہ میں گو وہ مقتولہ کے بیان قبل مرگ کی شہادت دیتے ہیں۔  
اب دیکھنا یہ ہے کہ ان شہدوں نے مقتولہ کا بیان قبل مرگ ثابت ہے یا نہیں۔  
ڈاکٹر عبد الباقی انہوں نے مقتولہ کی نعش کا پوسٹ مارٹم کیا ہے بیان کرتے  
ہیں کہ مقتولہ کے سیدھے رخسار کی ہڈی کے پچے ایک زخم مچھ لول اور دیوہ انچہ

عالمیجناب مولوی مسید ششم صاحب بکراچی بی۔ ایس بیٹرٹریٹ لاو عالمیجناب  
مولوی مسید سراج الحسن صاحب ایم سی ایل ایل ڈی بیٹرٹریٹ لاو امکان  
سرکار عالی مستقیمت

بنام

فریسیا  
قتل بمقتل۔ بیان مقتول قبل از مرگ۔ شہادت اقبال اعتبار سے قبل از مرگ  
اقبال قبل چاروں جس سے بعد میں فکر کیا گیا ہو۔ اقبال قبل چاروں جس کی تائید اور  
شہادت سے نہ ہو۔ اقبال ناقابل اور خال خالی نہ ہو۔

تجزیہ ہوئی کہ (۱) ہوگا ڈاکٹر کے بیان سے ثابت ہے کہ مقتول کے  
نفاذ سرور ہوگا ہے پر ایسے شدہ ذرات تھے جس سے کثرت غلظت  
پہ بانگی و ہر سے موت واقع ہوئی لہذا یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ  
ایسے شدید ذرات کے بعد مقتول کے بعض اعضا باقی رہے ہوں  
اور وہ یہ کہ کبھی پھر سرور لوم نے لوگوں کو اس سے اس لئے شہادت  
بیان تکلیف از مرگ قتل ناقابل اعتبار ہے۔

(۲) اقبال قبل چاروں جس سے بعد مرع کیا جائے چکی یہ کسی اور  
شہادت سے نہ ہوئی ہو بلکہ لوم سوال نہیں کیا جاسکتا۔  
واقعات شدہ تجزیہ سے ظاہر ہوئے ہیں۔

سنبان مستقیمت مشرکلیان برام آرم صاحب وکیل سکار۔  
سنبان لوم مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل۔

تیس روٹ مولوی مرزا حیدر بیرون بکیر صاحب ناظم صند وکالت جو کہ لکھنؤ بکیر میٹک مورخہ ورجین سنگھ لکھنؤ  
لوم نہ ہوں بہ نوبت جرم قتل ہر مذکورہ دفعہ ۱۹۱۹ قریب ذات سرکار عالی بد شکوری حضرت بعض دہلی  
تصاویف قتل کیا جائے قتل ہیستیم جلس علین اجمال ہو۔

سکاٹل  
نام

جو حاضر عدالت ہیں کوئی دہتیہ خون کا ہے۔ ان جملہ حالات کے لحاظ سے ہم کو لازم کو مجرم  
باد کرنے میں سخت سغب ہو تا ہے بلکہ تمام رد و ادشیل پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے  
کہ قابل کوئی اور شخص ہے پولیس کے لازم کو جو ایک ناکر وہ گناہ ہے عدالت میں مجرم  
قرار دے کر چیں کیا ہے۔

ایک امر قابل طور پر بھی ہے جس میں نیز کے سر قہ کے لئے اس قتل کا ہونا پولیس  
کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے وہ نہایت خفیف الاملیت ہے اس لئے یہ تیناں نہیں  
ہو سکتا کہ فرض قتل کی سر قہ نیز دہتیہ ہر حال جاری رہے میں لازم اس قابل ہے کہ  
بری کیا جائے لہذا

حکم ہوگا

لازم دسیا دیو لیباری کیا جائے۔ مال تھوڑے کے وژنا کو باختر رسید دیا جائے نقد

جس قدر حد مراد  
تصحیح فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء

بالشفقت

باجلاس عالیجناب مولوی سید اشعاع صاحب جگہ ای بی۔ نے۔ پیر شریٹ لادوالی جناب  
مولوی سید سلطان احمد چٹاگم نے تیل ایلی پیر شریٹ لادوالی جناب  
پولیس جاگیر باغیو باج و ہر دم شہاد  
بنام

فتحستان

لازم

بیان قتل از مرگ۔ بیان قتل از مرگ کب قابل ادخال شہادت ہے قابل مجرم

تصحیح ملک مولوی محمد رفیع الدین صاحب مدد عدالت جاگیرات راجہ رحمان راجہ چوہدری چوہدری چوہدری  
مورخہ رفوز دی سکاٹل ان شہاد کہ لازم کا قتل داخل قریف سکتے ہوں دم و ہر دم کنزات سرکار قابل ہے  
ادہ لکھ جملہ حالات متعدد لازم کو ایک سال قید اشعاع کی معزویت کافی ہوگا۔

سرکاہل  
پہم  
پہم

عرض اور سوا اپنے گہرا تھا۔ دس سالہ زخم سیدھے گل پر سوا چار انچ لانا ایک انچ بڑا ہو گیا  
 اپنے گہرا سیدھے پہن کے بیرونی حصے شروع ہو کر سیدھی لوگی کے پہنے تک  
 پہنچا تھا۔ تیس سالہ زخم سیدھے موٹے کی پشت پر پانچ انچ لانا ۴ انچ بڑا دو انچ گہرا  
 تھا اس طرح اور تین زخم مقتولہ کے سر اور موٹے پہنے ان زخموں سے خون بکرت  
 رہ جانے سے سوت لاحق ہوئی جن زخموں کا ہونا ڈاکٹر بیان کوہ نے ہر گھنٹی  
 کی مرخص نہیں ہو سکتا کہ ان ضربات کے پوچھنے کے بعد مقتولہ ہوش و حواس میں  
 ہو گی جبکہ سر اور کینچی کے زخموں کے بعد یہ نامکن ہے کہ اس کے حواس اس قابل ہیں  
 کہ وہ پوچھ سکتی ہے یہ کیسی ہو گی پس لازم ہے اس کو مارا ہے اس کے مقتولہ کے  
 بیان قبل مرگ کی نسبت جو شہادت میں آتی ہو وہ قطعا قابل اعتبار نہیں ہے۔

دیکھ کر لازم کے بیان آتی ہو وہ قطعا قابل اعتبار نہیں ہے۔  
 بیان لازم کی گرفتاری کے تیسرے روز حکم سنہ کیا گیا ہے اس بیان کا طعن یہ ہے  
 کہ الی چیل کے کہنے سے لازم نے مقتولہ کو مارا کیا۔ اس بیان سے واقعات مذکور  
 جالان کی تائید نہیں ہوتی کیونکہ جالان میں بیان کیا گیا ہے کہ لازم بنیت سر مقتولہ  
 کے گریب داخل ہوا تھا وہ مقتولہ کی مزاحمت کی وجہ سے اس کو قتل کیا۔ لازم نے  
 بیان قبالی سے بعد جالان رجوع کیا اور اقبال کی تائید کسی اور شہادت سے نہیں  
 ہوتی لہذا ایسے بیان قبالی سے کوئی بوجہ لازم کے خلاف نہیں نکالا جاسکتا۔

ایک امر حیرت خیز یہ ہے کہ سوا چار انچ لانا ۴ انچ بڑا ہو گیا کے مقتولہ کو  
 قتل کرنا بیان کرتا ہے کہ اس الی چیل کی نسبت پوچھنے کا کوئی کارروائی کرنا یا کہ وہ کم  
 اور کم شہادت میں پیش کرنا قتل سے نہیں ظاہر ہوتا۔

یہ امر بھی عجیب میں نہیں آتا کہ جب لازم نے مقتولہ کے رخسار اور سر پر غریب  
 ضربات پہنچائے اور ان زخموں سے استفادہ کرتے ہوئے ہاکہ مارا کٹ و اتع ہوئی کہ وہ ان  
 زیورات پر جو مقتولہ کے کان اور گلے میں تھے کوئی دیکھ خون کا نہیں کیا پتلا نہیں  
 کوئی فکر ان زیورات کے خون آلود ہونے کا نہیں ہے نہ اس وقت نہ ان زمانہ پر

پہلے  
پہلے  
پہلے

راتیات مقدمہ تجریز سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
منجانب مستفیض مولوی کبیر خان صاحب دیل حاضر۔

مقدمہ اصالتہ حاضر۔  
مولوی سید اشرف صاحب بگرا می لا مولوی سید سراج الحسن صاحب الکلیان تعلقہ لکھنؤ  
محبہ دہوہ ۲۱۲ ضابطہ نوبادی سرکار عالی یہ مقدمہ بیحد تصحیح ہدایت و جاسر پیش  
ہوا ہے مقدمہ راتیات یہ بین در بیان کیا جا رہا ہے کہ لازم فیجستان نے تیار نہج ابرار ان  
سلاطین وقت و بخت و بخت شام کے بھام تعبد سر آشاد اور باگیر باجشیو راج بہادر و واقع  
منطقہ پہلے ہی ایک شخص سی گویند زراد کو چوڑی کے ضرب سے زخمی کیا اور جو اذیتیں  
نوعون سے تین گھنٹہ کے عرصہ میں فوت ہو گیا۔ وہر خاصیت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول  
نے مقدمہ کی زدہ کو قریب دو ماہ سے بر تعلقات ناجائز اپنے ساتھ ادراپے گھر میں رکھا  
تھا صاحب استغاثہ بتائید الام کو اہون کے علاوہ مقتول کا بیان قبل موت ظلم مند  
کہ وہ تحصیلدار صاحب تعلقہ اور قبل لازم سے ناظم عدالت درجہ سوم طاقت باگیر مذکور کے  
تقرر کیا تھا پیش کئے گئے میں قبل اس کے کہ وہ ہم خدمات پیش شدہ کا تذکرہ کریں یہ  
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیان قبل موت مقتول اور قابل لازم کے قابل ادخال شہادت  
ہونے کے متعلق کافی غور کریں یہ بیان مقتول لازم کے موافق میں نہیں ملے گا ہے  
اور نہ تحصیلدار صاحب جس نے اس ظلم نہ کیا تھا اسکی شہادت اس کے متعلق ایسی گئی ہے  
بیان قبل از مرگ اگر قابل ادخال ہے تو وہی قانونی اثر کہتا ہے جو مقتول کی شہادت  
کا ہوتا۔ اگر وہ خود زندہ ہوتا اور لازم کے خلاف شہادت پیش کرتا۔ لہذا اس کو قابل ادخال  
تسلیم کرنے میں ادبیس احتیاط کی ضرورت ہے اسی وجہ سے انور دے خیر شریف  
علوم کے خلاف استعمال ہی نہیں ہو سکتا ہے اور قانون نے اگرچہ اسکا ادخال جائز کیا ہے  
مگر بالیکورٹوں کے اکثر نظائر صاف بتاتے ہیں کہ یہ بیان قابل ادخال نہیں ہو سکتا ہے  
یہ بات لازم کے سامنے کیا گیا ہے اور باجشیو میں نے اسے تحریر کیا ہے اپنی شہادت  
منطقہ سے اس کو ثابت نہ کرے کہ جو کہ اس کے بطور بیان لکھا تھا وہ مقتول ہی کے لفظوں سے

اقبال جس سے بدین نکال دیا جائے۔ اقبال کا ناقابل ادخال شہادت ہونا۔ قتل۔  
قتل انسان مستلزم السزا۔ ناگہانی لڑائی میں بحالت اشتعال طبع ہلاکت کا واقعہ ہونا۔  
مجموعہ تقریرات سرکار عالی دفتر (۲۱۸) بمطابق دوم و چہارم۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری بکوالٹی

منہات ۱۹۹۱۶۸

تجزیہ ہوئی کہ ذرا بیان قبل از مرگ بصورت قابل ادخال پہلے کے  
دہی کاغذی اثر رکھتا ہے جو بصورت حیات مقتول کی شہادت کا  
ہو چکے۔ بلکہ قابل ادخال تسلیم کرنے میں ادب سے احتیاط کی ضرورت ہو  
ایسے سے شہادت بکاف لازم قابل استعمال نہیں ہے اور قانوناً بھی  
تائید وہ قوم کے واپسین طبقہ دیکھا گیا جو شریعت ظہر بند کشتی  
کے کھنڈ بیان سے ثابت ہو رہا ہے جو کہ اس نے بطور بیان کے  
کھا، مقتول کے انصاف سے یہاں مقتول کے انکار و انکار سے اس وقت قابل  
ادخل نہیں ہے اور یہ لازم ہے اس دہی کے کہ لازم کی جانب سے انکار  
قابل ادخل ہو نہ کیا گیا اور حق نہیں ہوا تک نہیں ہو سکتا۔

تقریر مندرجہ اذین اپورٹ نمبر ۳۴ صفحہ ۱۹ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲۱) انکار لازم جس سے بدین انکار کیا گیا ہو اس وقت تک قابل ادخال  
شہادت نہیں ہو سکتا جب تک کہ بدین انکار یہ ثابت نہ ہو کہ ختم نے  
باجوہر اکراہ و قابل کیا اور شریعت کے مدن نام دیتوں کی پوری پوری  
پابندی کی ہو منہات ۱۹۹۱۶۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی پیر پور  
دریہ کو شہادت مختلف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

تقریر مندرجہ اذین اپورٹ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۲ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲۲) جب ناگہانی لڑائی میں دو مشتال طبع ہلاکت واقع ہوئے لازم  
قتل کشتی سے چارم مجموعہ تقریرات سرکار عالی میں داخل  
ہو چکا ہے۔



یہ ہے اور یہی طریقہ ایک گونہ نہیں انصار میں ڈالتا ہے کہ جو جریت نہ اس نے اقبال کو  
تعمیم نہ کیا اس نے تمام لازم قانونی مد نظر کے تھے وہ شبہ ہم کو اٹھا۔ گوہر نے اس کی  
سالار صاحب سے پیدا ہوتی ہے جو باگیر پولیس کا جوان ہے جو شاہد پولیس میں بھی کیا  
نیا ہے اس کا بیان ہے صبر و زور و ادب ان میں صاحب کو ذالی کے کان میں کھڑا  
ہوا تھا این صاحب مجھے کہنے کو دوڑا تو میں اس طرف دوڑا اور دیکھا کہ سستان غلام حاضر  
اجلاس اور مقتول گوہر ایک دوسرے سے چلے پڑے گئے کھڑے۔ تو توہین پاکستان  
کو ایک لاشی مارا تاکہ گوہر کو چھوڑ دے۔۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ اور میں نے یہ۔۔۔۔۔ اور  
لیکھ گیری کی طرف آیا۔ این صاحب وہیں مجھ سے ملے۔ اگر وہ ایک طرف توہین ت  
اقبال لازم کی تائید ہوتی ہے کہ ساتھ ہی اس کے جاری توہ دفعہ ۱۱ ضابطہ کی طرف  
معلوم ہو جاتی ہے کہ اس طرح سے کہ یہ یادداشت مجسٹریٹ دھنوں نے اقبال  
تعمیم نہ کیا اسے منسلک ہوتا ہے کہ لازم منظم یعنی این کو ذالی شاہ پور کی جانب سے نہیں ہوا تھا  
گوہر نے ۱۱ کا ملکی بیان ظاہر کرتا ہے کہ اس۔۔۔۔۔ جو جوان پولیس تھا لازم کو اور ابھی اس کے  
دوسرے تیسرے روز ہی لازم کا اقبال قلم بند ہوا۔ مگر کو ذالی مجسٹریٹ سے یہ کہیں  
نہیں معلوم ہوتا کہ حسب دفعہ ۱۹۰ دہر وقت تحریر اقبال کو ذالی تلخندہ کو دی گئی تھی  
علامہ بریں ایسی حالت میں مجسٹریٹ۔ نے اقبال لازم کا نوچرہ جو۔ اگر وہ پیش ہونے کے  
متعلق کس طرح اطمینان لیا تھا خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ پولیس کے ایک جوان نے  
لازم کو مارا بھی تھا لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ مجسٹریٹ نے کوئی نوٹ اس کے متعلق نہیں کیا۔  
بہر حال اندھا کا اقتضا اس کی معلوم ہوتا ہے ایسی حالت میں جبکہ جاگیرات کا اختتام  
عام طور سے سرکار عالی کے اختتام سے مختلف ہے۔ ہم ایک سنگین ترین الزام میں  
لازم کے خلاف اس کے اس اقبال کو جس کے طریقہ قلم بند کرنے میں تمام کا بھی گمان ہے  
اقبال کو خال شہادت مجسٹریٹ اب صرف گوہر کی خدمات محتاج غور رہ جاتی ہے  
جسٹریٹ کو ان پیش شدہ کے صرف دو گواہ ۱۲ اور ۱۳ ایسے ہیں جنہوں کو اگرچہ  
لازم کو بچھم خود فریبی لگاتے ہوئے نہیں کیا مگر مقتول اور لازم کو ایک دوسرے

پریسنگ  
پبلشر

اور اون کے قلم بند کرنے میں کس طریقہ کا استعمال کیا گیا کیا یہ بیان مسلسل بھابہ سوالات  
جسٹس اور کیا گیا کیا اور مقتول کے افسار سے اور کتنا ایسے سے اخذ ہوا ہر حال وقت تحریر  
لزم کی عدم موجودگی سے لازم ہوتا ہے کہ جسٹس مذکور کی شہادت اس کے  
مطلق علیحدہ ہوتی محض اس وجہ سے بھی کہ وہ ترک نہیں ہو سکتا ہے ورنہ خود لازم  
ایسے بیان قریب موت کے اور خلل شہادت ہونے پر غور یا اعتراض نہیں کیا۔ دیکھو  
نیچر وکس بنام قیصر ہند کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۹ پر امر لائق وکیل استخافہ کا مسلمہ حکم لازم  
مذکورہ بالا کی پابندی نہیں ہوئی۔ جو وقت تحصیلدار نے مقتول کا بیان علم بند کیا اس وقت  
لازم موجود نہ تھا اور نہ یہ تحصیلدار شہادت میں طلب ہوئے جس سے لازم ہوا اسکے مطلق  
حکم کا موقع تھا۔ ان تمام حالات سے ہم بیان قبل موت مقتول کو قابل اور خلل شہادت  
نہیں تصور کرتے اس کے بعد ہم قابل لازم پر غور کرتے ہیں۔ اقبال لازم بتایا کہ ہر گز ان  
سلسلہ کاف تاظم حالت درجہ سوم حلقہ شاد پور نے قلم بند کیا۔ حسب دفعہ ۱۶۹ ضابطہ فرج کیا  
ناظم مذکور کا تصدیق نوٹ بھی مندرج ہے لیکن اس اقبال سے لازم نے وقت تحقیقات  
مقدمہ اجلاس مددگار صدر عدالت جاگیر شیر راج بہادر لکھا کیا۔ اس میں شک نہیں تھا تو  
ایسا اقبال بعد کے اظہار نے ناجائز نہیں ہو سکتا ہے مگر عدالت پر فرض ہے دسایا  
کالی اہمیتان کرے کہ لازم کے اقبال اول یا جبر و استکراہ کیا ہے اور جسٹس قلم بند کر دیا  
نے دن تمام ۴ ایڈوں کی پابندی کی ہے جو دفعات ۱۶۹ ضابطہ میں درج کئے گئے  
ہیں تمامی اینکو لٹس اس امر پر متفق رائے ہیں کہ ایسا اقبال دوس حالت میں قابل  
وقت ہے کہ تمام لازم وہ ایات کا نوٹی کی پابندی تحریر کنندہ جسٹس سے حل  
میں آئے ہوں ایسی حالت میں جبکہ لازم نے عدالت کے تحقیقات مقدمہ کے وقت دوسرے  
لے لیا ہو اسس امر کا تصدیق کر لیسے اقبال کو کیا وقت دی جائے واصل چنانچہ قانون  
سے تعلق نہیں رکھتا ہے جیسا کہ اس احتیاط سے جو کام میں لائی جائے (۱۶۹) ایسی  
صفحہ ۲۱۲ پر طریقہ ایسی حالت میں صحت اقبال لازم کو جانچنے کا بھی مانا گیا ہے کہ وہ  
شہادت پیش شدہ کے ساتھ دیکھا جائے اور اس سے کوئی تجویز بعد احتیاط وہی ہوگی



سے لپٹے ہوئے پایا۔ اور وہ نہیں نے لازم کو پکڑا اور خون دکھا اگرچہ بھری جس سے ضرب پہنچائے گئے تھے اس وقت انہیں نے نہیں پائی بلکہ دوسرے دن اور مقام سے یہ بھری برآمد ہوئی۔

شہادت پیش شدہ ہے یہ امر تو پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ لازم کی زد کا مقتول ناجائز اغراض سے لپٹے اور اس سے لپٹے گھر پر زکھ لیا تھا اور لازم نے اہل قصبہ سے دوسری چاہی تھی۔ بتا رہا صحت یہی بھی جاسکتی ہے وہ سر امر چل کر خور ہے وہ یہ ہے کہ مقتول قوی الجوش شخص تھا اور لازم اس سے مخالف تھا۔

شہادت سے یہ بھی ہرید ہے کہ جس خانہ کو دارو ات ہوئی لازم کی زد پر مقتول کے ساتھ ساتھ اسی تھی۔ مقتول کے ماتھے میں ایک لوبہ کی کلہاڑی بھی تھی۔ گو اہل شہادت پیش شدہ اس کو کہتے ہیں اصل ساکت ہے کہ مقتول کے زخمی ہونے سے قبل لازم اور مقتول کے درمیان کس طرح سے حملہ کا آغاز ہوا اور لوبہ کا بانی کون تھا جس بھری کو لکھ جا رہا تھا۔ وہ لکھ مولیٰ لپٹے کا گڑا ہے جو مولیٰ چارے

خیال میں ترکاری وغیرہ کاٹنے کے کام میں لیا جاتا ہے اور جس سے بغیر غیر معمولی تیار اور کوشش کے شائد پرندہ بھی نہ ہو سکتا۔ اس سے ہمارا قیاس ہوتا ہے کہ ایک مولیٰ جانت کا قتل جو اپنے دشمن سے مخالف بھی ہو اور نہ اس کو لوبہ کی

کر لیکے نہیں رکھتا ہو اور جان قیام بھی با وقت کے ہم ہو سکتے ہوں اس بھری کا انتخاب ایک قوی الجوش شخص کے جبکہ وہ بالکل بوجھل ہو اس میں دوسرا قتل کیلئے نادرہ کرے ان تمام واقعات پر غور کرتے ہوئے ہمارے خیال میں قتل حملہ کا لازم بد نہایت نہیں ہوتا ہے کہ ان کے بیان بردار اور تین کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے

کہ مقتول اور لازم میں سخت لڑائی ہوئی مقتول کے ماتھے میں ایک کلہاڑی بھی تھی۔ لازم نے اپنی زد پر کو بھی مقتول کیساتھ پایا اس کو مقتول کے خلاف ذرا سی بھری بھی سخت اشتعال ملے ہونا غلط تھا۔ اس لڑائی کا نتیجہ گو ہندہ کی موت ہوئی (میں لازم کا ایک حصہ لینا بھی قلعی امر معلوم ہوتا ہے پس لازم کے سبب سے

پڑی ہوئی  
تھیں

سکا رعلی  
بنام  
خدا

راستہ سے گزر رہے تھے ہماری رائے میں ناظم عدالت ضلع نے بھی ملوہ پاس سے۔  
یہ رائے قائم کی ہے کہ واقعہ بینہ خلاف حواس ہے۔

اس واقعہ کے علاوہ مذہبی میں فتنہ کوڑبانے کی بدشہادت پیش چلی ہے کہ میں  
نہایت مشتہر ہے ایک تو اس وجہ سے کہ جیسا کہ عدالت اعلیٰ نے لکھا ہے ہمارا  
تھا دوسرے یہ کہ کسی گواہ نے واقعہ کی اطلاع گاؤں میں نہیں دی یہی قریض ادن  
کوہوں پر عائد ہو رہا ہے جنہوں نے راستہ کے قریب سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔  
ایک مرتبہ خیرہ بھی ہے کہ کوہوں نے قریب چلی دوزبان میں رہنے کے بعد  
برآمد ہوئی سارو اس کی حالت ڈاکٹر کی رائے میں اس قابل نہ تھی کہ نوعیت نہر کے  
معلق تمام کچا سکے باوجود اس کے بعض گواہوں نے شناخت کر لیا کہ فلان شخص کی  
فتنہ ہے یہ بھی قابل ہے کہ مشورہ نقل کی بدشہادت پیش چلی ہے وہ نہایت  
ضعیف ہے ایک گواہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ۳۰-۳۱ گواہوں کو دیکھا  
مذہم نہر کے مکان پر بیٹھے تھے دیکھا تھا لیکن کوئی گفتگو اس نے نہیں سنی ہے  
مذہم نہر کا کوئی ایسا عمل دیکھا ہے جس سے قتل کی نیت یا ایس کی تیاری کا اظہار تسلیم  
کیا جاسکے اس کے بعد صرف ایک امر قابل توجہ باقی رہ جاتا ہے وہ برآمدگی مال ہے اسکی  
بھی حالت اقبال اطمینان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کل مال ایک شخص کے پاس سے  
برآمد ہوا ہے اور اس شخص کی اذعانہ ہی کل مذہم نے کی ہے اس کو مطلق مرتبہ چور  
کی شہادت پیش چلی ہے اور وہ بھی ناقابل اعتبار ہے کیونکہ مقررہ پیمانہ میں محض طور  
سے لکھ دینے سے اور اسکی تصدیق صرف چور سے کر دینے سے یہ نہیں تسلیم کر لیا جاسکتا  
کہ ہر مذہم نے ملحدہ ملحدہ مال کی نشاندہی کی ہے چھاپے جس طرح سے لکھے  
جاتے ہیں اس کا مجلس عالیہ عدالت کو متداعیہ پیش شدہ اسے کافی تجربہ حاصل  
ہو رہا ہے وہ عموماً نہایت ناقص ہو۔ نہیں اور اس میں خلاف ذننا و قانون کو شناس  
کی جاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے مذہم کا اقبال ظاہر ہو بلحاظ اس کے کہ ایسا اقبال یا ایس  
میں ہو سکتا ہے جسے برآمدی ال کے اور کسی غرض کے لئے موثر نہیں ہو سکتا۔

مکتبہ  
کتاب  
مکتبہ

بجورجی کسی اور نے قتل کا ارتکاب نہیں کیا تو مزین پر جس قدر مل  
ہو نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) چونکہ قاتل سدرجہ پناہ پر قتل کے کسی اور شخص کے لئے  
موت نہیں ہو سکتا لہذا پناہ میں بصراحت یہ درج ہونا چاہیے کہ کس  
لزم نے کس بیان کو کس طریقہ سے کن شیا کی نظر اندازی کی ہے  
پناہ نہ زمین بلکہ وہ یہ کہا ہو کہ جلد مزین کی نفاذ ہی سے اس لئے  
ہو قابل مداخلت نہیں ہے۔

بغرض مقدمہ کے لئے پورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب گورنمنٹ اسٹریٹس راجہ صاحب وکیل ہزار۔

منجانب طریشانیان ہندت کیشور راجہ صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر راجہ صاحب سید سراج الحسن صاحب ارکان متفقہ لکھنؤ  
اس مقدمہ میں منجانب کو قتل کی تجویز راجہ مزین کی ناراضی سے درخواست کرالی پیش  
ہوئی ہے۔ ہم نے وکیل خلع کے فیصلہ کے علاوہ شہادت پیش شدہ پر بھی غور  
کیا۔ شہادت نا کافی ہے ایسی شہادت کی بنا پر فرد جرم سنائیگی ضرورت تسلیم نہیں کیا جاتا  
قتل کا واقعہ کسی نے نہیں دیکھا نہ واقعات کا کوئی ایسا سلسلہ بیان ہے جو اسے ظاہر  
ہو تا ہے جس سے یہ قیاس لازم آئے کہ مجرم مزین کے کسی اور نے قتل کا ارتکاب  
نہیں کیا اس مقدمہ میں نہ تو یہ ثابت ہوا ہے کہ مقتول کون تھا نہ یہ ثابت ہوا ہے کہ  
کئی شخص جو ایک خاص وقت تک گاؤں میں دیکھا گیا تھا کیا ایک ثابت ہو گیا ہے  
ثابت ہوا ہے کہ اس شخص کے ساتھ مزین کے قتل کی بھی کچھ بھی نہیں ثابت کیا گیا ہے  
شہادت پیش ہوئی ہے وہ صرف اس امر کی ہے کہ ایک روز شام مزین کسی  
انسان کی غصہ کو قتل جانور کی غصہ کے لکڑی پر لٹکائے ہوئے یہاں کے رہے وہ کس  
گئے اور وہ بھی ایسے مقام پر جو راستہ سے قریب ہے اور جان لوگوں کی تدفین  
ہو تا خود اس سے ثابت ہے کہ کو ان پیش شدہ جہاز سے وہاں آ رہے تھے

برقہ ۱۳۳۱ھ ۱۲۲۱ء مرافعہ فوجداری فیصدہ ۱۰۰۰ روپے ۱۲۲۱ء

جلسہ متفقہ  
یا جلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بکرامی - بی۔ اے۔ بیرسٹری لا  
و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے۔ ایل بی یو بیرسٹری لا  
ارکان

مرافع

بالکشن ذوق

بنام

مرافعہ عظیمہ

سرکار عالی ذریعہ پولیس اضلاع

تقریریں - تقریریں - اسٹامپ کا بلا مندرجہ سرکار بفرق نفع ذاتی سرکاری موافقہ سے طبع کرنا  
شہادت - اصول موازنہ شہادت - قیاس - قیاسات کا استعمال بظاہر ملزم مجبور تعزیرات سرکاری  
دفعات ۱۰۹۱ء

تجزیہ ہوئی کہ (۱) کسی شخص کی سرکاری موافقہ سے سرکار کی مندرجہ کے بغیر  
اپنے ذاتی نفع کیلئے اسٹامپ کا طبع کرنا تقریریں اسٹامپ کی تعزیرات میں داخل ہے  
(۲) سرکاری طبع میں بلا اجازت سرکار اسٹامپ کے طبع کرنے کیلئے جواز شائع  
کی نام سازش کا جو مدعو ہے اس کا اہدہ تفتیشی سازش کا جو ثابت نہ ہو  
ایک شخص پر اہدہ اس کے بارے میں کہ وہ کام کو کرنا کر سکتا تھا جو نہ ہو وہ ۱۰۸ مجبور تعزیرات  
سرکار عالی عاید نہیں ہو سکتا۔

مرافعہ بار اعلیٰ تجزیہ مولوی سید محمد عظیم صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلکہ سرکار عالی مورخہ ۲۲ - ۱۲ - ۱۳۳۱  
مشورہ ایک لازم ہر دو ملازم کی یادداشت میں ہر دو سال قید با مشقت میں بسر کرتے اہدہ کی چھ ہزار روپے پر جانا  
بصورت اہدہ اہل ایمان اہدہ زندہ قید با مشقت میں بسر کرتے۔

مال کی برآمدگی کے متعلق عموماً پچھانوں میں یہ مراحت نہیں کی جاتی اور نہ اس  
پچھان میں ہے کہ کسی لازم لے کسی بیان سے اور کس طریقہ سے کس مال کی نسبت  
نفاذ ہو سکتی ہے۔ اس متبادر میں پچھان موزن ۱۹۔ شہر و رستہ لکھا ہے کہ ہم  
کے روبرو دس سنی گڈم سداوہ لڑنے لگا کر تو دل زینکا دیکر بھوجنا دل زینکا...  
کل ملازمین کے نام یہاں لکھے ہیں۔ ان لوگوں سے ہم تیج لوگ پہنچنے سے ہم بیان  
کرتے ہیں۔ دس سنی گڈم سداوہ لڑنے لگا کر تو دل زینکا دیکر بھوجنا دل زینکا...  
جراغ لگانے کا وقت تھا جس کو آج بتا دیوم ہوئے موضع گھر کے پاس میں ہوا  
ارے ہیں اچھا اور پتھروں سے اس کے پاس کے جسم پر کے چیزاں لگا کر سنی گڈم  
کے اٹھائیں دیئے ہیں۔ گڈم سداوہ سے پہنچنے سے بیان کرتا ہے کہ کسی جسم کو تو الٹی  
ایک گاؤں کو دیئے ہیں۔ صدر سنیوٹل سے پہنچنے میں بیان کرتا ہے کہ صدر جنہوں  
اپنے نسبت ایک گاؤں میں گاؤں کر لکھا ہوں۔... کے متعلق کہتا ہے کہ غریب  
سب چیزاں لگا کر بیان کرتا ہے کہ یہ چیزاں کر بھوجنا دل زینکا کے جسم پر کے ہیں  
جس طریقہ سے پچھان میں یہ امور لکھے گئے ہیں ان کے لحاظ سے پچھان کو قابل اذخا  
شہادت قرار دینے میں کو بہت کچھ تامل ہوتا ہے اگر وہ قابل اذخا قرار دیئے  
جائیں تب بھی ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کل ملازمین کی نفاذ ہی کی نسبت اطمینان  
ہو سکتا ہے۔

ان تمام وجوہ سے جو مقرر اور بیان کے لئے ہیں ملازمین کے مگر کین جسم  
منسوب ہونے کی نسبت ایسے قوی شکہات پیدا ہوتے ہیں کہ ملوں کا فائدہ ضرور  
ملازمین کو ملنا چاہئے لہذا برائے

مسکرا کر

نگرانی نامنظور۔



باکشی ملکا  
جام  
سراکارا

لزم سے ایک حصہ کے ٹکٹ خریدے۔ یہ ٹکٹ دہم چنڈر کو فروخت کر نیکل عرض سے دئے۔  
 دہم چنڈر نے اس میں سے ایک حصہ کے ٹکٹ مسی بلونت کو بیفروں فروخت دئے۔ اس کے کچھ حصہ کے بعد  
 گنپت دہم چنڈر کے پاس سے جو ٹکٹ باقی تھے واپس لیکر چلا گیا اس حصہ کے ٹکٹ جو بلونت کے  
 پاس پہنچے تھے وہ دہم چنڈر کے پاس برآمد کر کے پیش کئے گئے ہیں گنپت کا یہ بیان ہے کہ  
 واپس لے لئے ٹکٹ کے عوض میں لزم نے اس کو نقد دئے اور سو روپیہ کی ایک سیٹی لزم کو پیش  
 کئے اور سکناٹا کہہ دی اور بار کی چوٹی نشان میں خود لزم نے مسی گنڈیاد کے نام جو کہ تاتری کی لکھا  
 عزیز ہے کہہ دی۔ یہ چوٹیاں پیش ہوئی ہیں اور چند چوٹیاں نشان ق۔ ت۔ جو دنا تری نے لکھی  
 کو لزم سے تقاضہ کرنے کے لئے کہیں تھیں پہلی ہیں۔ دنا تری اور گنڈیاد بھی شہادت میں پیش  
 ہوئے ہیں۔ باد جو راونڈ خاندہ دار اول تعلقدار ہی ضلع عثمان آباد پیش ہوا ہے یہ اس امر کی  
 تصدیق کرتا ہے کہ سالہ کے ٹکٹ نقش ع اکینا تہ سے اسفندار سالہ کے واپس کر کے جدید  
 ٹکٹ لئے ایک شخص گنپت ساکن اورنگ آباد پیش ہوا ہے جو بیان کرتا ہے کہ تین سال کے قبل  
 میں لزم سے ٹکٹ لیا کرتا تھا۔ یہ شہادت چھٹے ٹکٹ اور فروخت کر نیکی متعلق ہے ہم نے شہادت  
 خواہ بہت غور کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ شہادت سے باطل پاک ہے جن وجوہ سے شہادت  
 پیدا ہوتے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

خود لزم کے مکان سے جو ٹکٹ برآمد ہوئے ہیں ان کے متعلق تین امور قریبی غور ہیں۔  
 اول یہ کہ ٹکٹ آذر سالہ میں فروغ ہوئے انکی واپسی کے لئے جبہ اہ کی مدت  
 تھی وہ اردی بہشت میں ختم ہو گئی۔ اذامرداد میں یہ ٹکٹ برآمد ہوئے جبکہ انکی  
 کوئی البیت باقی نہ تھی۔  
 ان کے رکھنے میں خرم کو شہا خطرہ کے کوئی نفع نہ تھا یہ قریب قریب نہیں ہے کہ کوئی  
 شخص ایسی چیز اپنے قبضہ میں رکھنے دے جن سے اسکو ضرر کا اندیشہ ہو اور فائدہ کی کوئی  
 امید نہ ہو۔

دوم یہ کہ ٹکٹ لزم کے بستر کے نیچے سے برآمد ہوئے۔ ایک خطرناک چیز کو جس کو کہ  
 لزم چھپانا چاہتا تھا۔ ایسے مقام پر رکھنے کی کئی وجوہ میں نہیں آتی۔ قریب قریب تو یہ

(۱) گوشتات فوجاری میں ملزم کے خلاف قیاسات سے کام لینا جائز ہے لیکن کارآمد نتیجہ نکلنے کیلئے قیاسات کا دائرہ محدود اور معین ہونا چاہئے۔  
(۲) اثبات جرم اسامپشنس کو رکھنے یا فروخت کرنے کیلئے ججز اسکے کہ معتبر اور کافی شہادت پیش کرے یا نہیں برآمدی اسامپشن کی شہادت جبکہ اسامپشنس اور بیکار ہو چکے ہوں اور غیر معمولی مقام سے برآمد کئے گئے اور جرم بہم مختلف خطان قیاس پر کافی و قابل اعتبار نہیں ہے۔

منجانب مراجع مولوی غیاث الدین صاحب مولوی محمد غلام اکبر خالص صاحب مولوی محمد عبدالعظیم صاحب کلاں و منسٹر ڈیپارٹمنٹس برسرٹھ لاہور۔  
منجانب مراجع علیہ کسٹمر کلیمان رام ایر و گیل سرکار و منسٹر نعل صاحب منسٹر خفیہ پولیس و منسٹر برسرٹھ لاہور۔  
مولوی سید اسلم صاحب بلگرامی رکن۔ ملزم بالکشن کے حق میں ناظم صاحب اول فوجاری بلدیہ کے تحت دفعات ۱۰۸ و ۱۰۹ تقریرات تصدیق ۴ سال قید پانچ روز و پیر جہان کی سزا تجویز کی ہو چکی تا ماضی سے بہتہ مراجع ہے۔

ملزم پر الزام یہ ہے کہ اس نے کورٹ میں نقشہ کے جس اسامپشن اپنے قبضہ میں رکھے اور فروخت کئے شہادت جو ملزم کے خلاف پیش ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تباہی و امرداد و شہادت ملزم کے مکان سے الگ کے اسامپشن کے برآمد ہوئے ہوگا لیکن تہہ اور گنیت سادہ ہو گئے پیش ہوئے ہر جہان کہیں کہ ملزم نے نقشہ کے اسامپشن ان کے اتہ فروخت کیا۔ اور سرکاری کیلچن زیادہ کمیشن دیا۔

لیکن تہہ کا بیان ہے کہ اس نے جو لاسٹ کی گنٹ ملزم سے خریدے ہو ان کے کالہ کے گنٹ سرکار میں واپس کئے اور بعد پوچھت ایسٹڈرالیت کے خریدے سواراٹھ کی گنٹ منہ پر کے پاس رہیں کئے تھے اور لاسٹ کے ڈگری کے اتہ فروخت کئے۔  
پھر کل گنٹ برآمد کر کے پیش کئے گئے ہیں۔

گنٹ کا بیان ہے کہ اس کے ہاں کے موتی اور باتنی سوئیکے پہلے مسمی داری میں لکر



یہ کسی صفو نامقام پر رکھے جاتے خاص کر جبکہ لازم کے پاس ہمارا بیان اور ایک تہی  
سیف موجود ہے۔ برخلاف اسکے یہ قرین قیاس ہے کہ اگر خبر کوئی گہرا ایسا آدمی ہو جس سے  
اچھا ہو اور آدھ کر سبکی عرض سے اگر کوئی چیز رکھنا چاہتا تو وہ ایسے ہی مقام پر رکھتا مگر اس کا  
مکمل اور اس کے ان ہتھین جو سکتی۔

سوم ۳۔ مرم کا مکان مقتول کے مکان سے ملا ہوا ہے ان سب واقعات پر مقرر  
کے بعد آدھ کا واقعہ ایسا اہم باتیں ہیں رہتا ہے۔ اگر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ وہ پولیس  
افسران نے جلو تیز سے کوئی تعلق نہیں ہے اس امر کی شہادت دی ہے کہ برادری  
کے وقت مرم نے کنگمہ پور ڈالنا چاہا تھا۔ انکے بیانات کو غلط باور کر نیکی کوئی وجہ نہیں  
مسلم ہو تی۔ لیکن شہادت فریاد قبضہ کے متعلق ہے جو کہ ایک ذہنی کیفیت ہے اور جس کے  
منطق اکل نیک سنی سے ایک غلط رائے قائم ہونا بہت آسانی سے ممکن ہے یہ بھی  
قطعی چیز ہے جس سے سب شہادت رفع ہوا جائیں اسلئے کہ یہ ممکن ہے کہ انہوں نے رائے  
قائم کرنے میں غلطی کی ہو۔

اس مقدمہ میں پہلی ایک بہت تعجب خیز چیز ہے کہ ان کو رٹ فیس نے کھٹان میں ہے کہ  
ایک سے آگاہی اور گنپت نے خریدی اور انکے ذریعہ سے دوسرے لوگوں کے پاس پہنچے کوئی ایک  
ٹکٹ بھی کسی ایک مقدمہ کے استعمال میں نہیں آیا اور علاوہ انکے جو کہ ملک میں پائیس کوئے سب سے بڑا  
ہو گئے ہیں۔

ڈگریٹ اسٹیکٹ ایکٹا تہ سے فروری اور تیر ستر میں خریدی اور افراد ۱۳۳  
میں سے سب ٹکٹ اور ٹکٹ پر آمد ہو گئے۔ اور اسکا بیان ہے کہ اسکے دوکان کے لکڑی تختات  
عدالتوں میں ہوتے رہتے ہیں کم قیمت کے اور نیز زیادہ مالیت کے۔ لیکن ایک ٹکٹ استعمال  
نہیں ہوا۔ منہ ہر کسی اس ایکٹا تہ نے اسٹیکٹ کی ٹکٹ رہیں گئے جب ٹکٹ منسوخ ہو گئے  
تو ایکٹا تہ تمباکو سے عثمان آباد آگیا۔ اور ٹکٹ اس کے پاس تھے خزانہ ضلع میں واپس  
کر کے ٹکٹ لیا۔ لیکن اب جو اس نے منہ ہر اپنی رقم کیلئے سخت نقصان کر رہا تھا اور وہ  
بھی عثمان آباد میں رہتا ہے لیکن مرم نے اس کے پاس ٹکٹ لیکر واپس نہیں کئے۔ اور

بکشن ما  
نام  
سرکار

منہاج سرکار جو شہادت بتائید الزام پیش ہوئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیس برس قبل  
انگلستان سے خاص کاغذ اخراج میں اسٹامپ شکلات گئے تھے۔ انہیں سے بعد شیعہ سرکار آواز گواہ  
نمبر ۱۰۰۰۰۰۰۰ اور ۱۲ ٹینٹ کم پائے گئے چونکہ شکلات اور شکلات کے درمیان جو اسٹامپ  
طبع ہوئے اور کا حساب درست پایا گیا۔ اور انہیں سے کسی اسٹامپ کا کسی خزانہ سرکاری یا  
دراضرے سے سرور نہیں ہو اور ایک کثیر تعداد اسٹامپ کے لازم کے پاس وقت نہ تھا تھی برائے  
ہوئے لہذا یہ سب یہ اخذ کیا گیا کہ وہ سادہ کاغذ جو کم پایا گیا اخراج میں اسٹامپ کام میں لایا گیا اور اسٹامپ  
کے بتائے میں معمولی سرکاری حیرین طبع سرکاری بودا لٹریچر کام میں لایا گیا۔ لیکن چونکہ خلاف وغیرہ  
حکم سرکار جو اسٹامپ طبع کئے گئے لہذا یہ اسٹامپ جو عذر دہوئے ملے ہیں۔ اس امر کے  
ثابت کرنے کی عرض سے کہ لازم نے ان ملے اسٹامپ کو اپنی ذاتی نفع کے لئے فروخت کیا  
اور وہ جو مدفعہ ۱۰۰ تعزیرات کا مرکب ہوا شہادت پیش کی گئی ہے جس میں اہم گواہ ایک تہذیب  
گنہگار (۱۲) اور گنہگار (۱۲) جن لازم کے ارتکاب جرم تحت دفعہ ۹۰  
تعزیرات کے متعلق ان افسران پولیس اور چوکی شہادت پیش ہوئی ہے جنہوں نے اس  
گھر کی تماشائی اور لازم اپنے بستر کے اندر سے اسٹامپ نشان قیمتی الا سکے مالی کا  
نکالا اور انکو ہمارے کی کوشش کرنا اور اسکے ہاتھ سے وہ نفاذ حسین وہاں اسٹامپ تھے۔  
بحیرہ نیابان کیا ہے اس میں ذرا شبہ نہیں ہے کہ اس قاش کے الزام کے ثابت کر رہے ہیں جس  
خلاف لازم عاید کیا گیا ہے۔ اور ایسی حالت میں جو اس قدر مدین ہائی جاتی ہیں۔ پولیس اور  
استغاثہ کو از بس شکلات کا سامنا ہوتا ہے اور بہت کچھ قیاسات سے کام لینا پڑتا ہے لیکن  
عدالت صرف قانون کی حد تک قیاسات کو کام میں لاسکتی ہے اور اس کے باہر استغاثہ کے  
شکلات کے ساتھ ہمدردی سے کام نہیں لے سکتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ لازم کے خلاف الزام کی تائید میں ابتدا قیاسات سے بڑی حد تک  
کام لیا گیا ہے۔ منہاج سرکار جو وہ گواہ سرکار اور سرکار پیش کئے گئے ہیں انکی شہادت  
سے واضح ہوتا ہے کہ وہ لٹریچر کے اس مجرم میں جہاں اسٹامپ کے طبع کا ذخیرہ  
رہتا ہے شہدہ شہادیں کام کرتے ہیں اور کئی قانون سے کاغذ کا گزند لازمی ہے تا انکے شہاد

نہایت  
بہت  
بہت

کے بغیر اپنے ذاتی نفع کیلئے سرکاری مواد پر سے کاغذ ختم طبع کیا یا اسلئے یہاں ثابت نہیں  
ہوگا اس سے اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص سرکاری مواد پر سے سرکار کی منگولی کے  
بغیر اپنے ذاتی نفع کیلئے کاغذ ختم طبع کرے تو یہ مفسد کی تعریف میں داخل ہو جائے گا  
لیکن اس امر کے قیاس کے کرنے میں کئی الحقیقت یہ واقعات وقوع میں آئے ہیں کہ  
وقت معلوم ہوتی ہے بغیر اسکے کہ دارالضرب کے بہت سے اشخاص کی ساخت ساخت  
ایک تہاد می سے پہلے ہرزہ ہونا ممکن نہیں لیکن جیسے کہ لازم کے خلاف قیاس قائم کرنے کیلئے  
مواد ہے۔ دوسرے اشخاص کے خلاف کوئی مواد نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ واقعہ  
کے متعلق حینی شہادت ملنا ممکن نہیں اور نوبداری مقدمات میں بھی لازم کے خلاف قیاس  
سے کام لینا بالکل جائز ہے لیکن کوئی بکار آمد قیود نکلنے کے لئے قیاس کا دائرہ محدود اور  
معیاری ہونا چاہئے نہ کہ غیر محدود و غیر معین اس جملہ رد و ماد پر غور کرنے کے بعد ہماری رائے  
یہ ہے کہ شہادت لازم کو مجرم قرار دینے کیلئے نا کافی ہے اور لازم کو شبہ کا فائدہ دیا جائے کہ لینا  
حکم ہوا کہ

لازم باگشش پری کیا جائے۔  
مولوی سید سراج احمد صاحب کن۔ لازم باگشش تحت دفعات ۱۸، ۱۹، ۲۰ اعتراضات  
سرکار عالی را خود ہوا۔ مولوی میر مسکرمی صاحب ناظم عدالت نوبداری بلکہ نے ہر وہ الزام ثابت  
قریباً یکے کے حق میں چار سال قید با مشقت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ و بصورت عدم ادائیگری  
اور پندرہ ماہ قید سخت کی سزا تجویز کی۔ اسکا مرافعا اب ہمارے سامنے پیش ہے۔  
مختصر واقعات یہ ہیں کہ لازم دادر ضربہ سرکار عالی میں نائب صدر کاغذ شمار تھا۔ اور اسکی  
خدمت میں یہ تفویض تھی کہ جو سادہ کاغذ بعض الطباع اسٹامپ جاری اور بعد طبع آئین اور  
حساب و کتاب رکھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے جس اسٹامپ کسی ترکیب سے حال کئے جو ایک  
کثیر تعداد میں تھے سادہ مختلف شخصوں کے اٹھاد کو فروخت کر کے نفع اٹھایا۔ چنانچہ بتایا  
۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ جب پولیس نے اسکے مکان واقع ریڈنسی کی تلاشی لی تو اس کے  
بستر کے نیچے سے (۱۰۰۰) کے الیٹی با سامٹ جو نقشہ کے نام سے موسوم ہیں برآمد ہوئے

اکشن  
سنگ

رگناتھ تلجا پور میں رہتا ہے۔ اور ادوس کا بیان ہے کہ سرگرم کی تحریک پر یہ بلوہ آیا اور سنگا  
فروخت کوئے کا لائنس حاصل کیا۔ جین سور روپہ اپنے ساتھ لیگیا تھا موم نے ادوس کو (۱۱۱)  
چار سو روپے کے اسٹامپ دیئے اور کہا کہ بعد دفع کمیشن مبلغ سلسلے دوپہر رگناتھ کو  
ذمہ باقی رہے اس معاملے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹامپ بعد دفع کمیشن مولیٰ ہی قیمت  
پر فروخت ہوئے۔ دوسرے دفعہ جب اسی شخص نے موم سے اسٹامپ خریدے  
تب بعض دو صد روپہ اور چاندی قیمت کی بعد روپہ کے ادوس نے موم سے اسٹامپ  
نقش ع چار سو روپہ آئینے کے حاصل کئے۔ اسی زمانہ میں یہ اسٹامپ شیخ ہوئے  
جدید اسٹامپ جاری ہو گئے تھے اور چھ ماہ کی مدت ان شیخ شدہ اسٹامپ کو  
جدید اسٹامپ سے بدل لینے کی سہولت ملنے چنانچہ رگناتھ نے اس سے  
فائدہ اٹھا کر سہارن کے گٹ کو اپس کر کے خزانہ سے جدید گٹ حاصل کئے جب  
اس مقدار کی نقیش آغاز ہوئی تو یہ جلد اسٹامپ الین چھ سو کیا سو زمین وہ اسٹامپ  
بھی شریک تھے جو وہن کے گٹ تھے) انچکر صاحب پولیس بے رنگا تھ سے ملے  
دوسرا ہم گواہ گنبد راؤ بھو لکر ہے یہ بیان کرتا ہے کہ ادوس نے موم کو مونی اور سونا  
مالیتی چار سو دس روپے کا دیگر چار سو چھپیس روپے کے گٹ (جو نو روپہ اور آٹھ روپہ  
اور سات روپہ آٹھ آنے کے تھے) حاصل کئے اور اس طرح سو نو روپے کا دفع  
حاصل کیا۔ گٹ لیکر بھو لکر تلجا پور گیا۔ وہاں سے یہ گٹ لیکر وہ لا تو رہنچا اور یہ اسٹامپ  
ادوس نے بزم فروخت رام راؤ کے پاس رکھا دیئے بعد ازاں اس نے یہ گٹ بلوٹ راؤ کے  
پاس رکھا دیئے۔

اب یہاں سے لیک دوسرا قصہ شروع ہوتا ہے وہ کہ بھو لکر بھو لکر گیا اور رام راؤ  
اور بلوٹ راؤ کے پاس سے صرف دو سو اڑتالیس روپے کے گٹ لیکر اور باقی ادھین  
کے پاس چھوڑ کر بھو لکر بھو لکر تلجا پور سے ان اسٹامپوں کی قیمت کا طالب ہوا۔ موم  
نے ادوس سے کہا کہ شو لا پور چلو رہو یہ وہاں تاجوں دونوں گٹ شو لا پور آئے بھو لکر بیان  
ہے کہ یہاں موم نے ادوس کے ساتھ سے گٹ بزموتی چھپکر جلا دیئے مگر جب بھو لکر گئے

کمل طبع ہو کر داخل سرشتہ ہوں اور اپنی اخبر صورت میں وضع ہو جائیں۔ داروغہ نائب داروغہ پچاسمین مہر کنندہ۔ ان سب لوگوں کے دستخط کاغذ داروغہ کا پھر نامزد رہی ہے۔ علاوہ برائین شہود بالا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو یہ مجرہ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ برآمدے کا ایک حصہ مقفل اور محفوظ حالت میں نہیں رہتا ہے اور اس شخص غیر کا مال چٹا ہی بنا ممکن نہیں دوسری طرف ہر شخص لازم کی آمد رفت کی وقت اس کی تکالیف لیجاتی ہے ایسی حالت میں اسٹامپ کی تیس ایک شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس کام کیلئے تمام کارندوں کے جو اس محکمہ میں کام کرتے ہیں سازش فرمادی ہے پھر ان قبض اسٹامپوں کو داروغہ سے باہر لے جاتے ہیں اور ان لوگوں کی رفاقت اور ہمدردی یہی فرمادہ ہے جو چڑھتی ہے اسے مقبول دین۔ ہم جانتے ہیں کہ لازم پر قبض اسٹامپ کا الزام ذی دفعہ ۱۰۵ عاید نہیں کیا گیا ہے تاہم یہ دفعہ ۱۰۵ لازم کا یہ جاننا یا باور رکھ کر کلی وجہ رکھنا کہ اسٹامپ جو بوجہ عدم اجازت اس مقام پر طبع ہو محتاج ہے اس سازش کے وجود کا جو اس مجرہ میں ان اسٹامپوں کی قبض میں فرمادی ہے اور یہ کہ ایسی سازش کا وجود ثابت نہیں ہو لہے صرف لازم ہی پر الزام عاید ہونا چاہیے اس قیاس پر کہ چونکہ لازم ایک شخص ہے جنہاں در اشخاص کے جو اس کام کو کرتے تھے۔ یا کر سکتے تھے۔ لہذا اس سے یہ فعل سرزد ہوا ہو گا۔ یہ ایک ایسی مطلق بدولت کرتا ہے۔ جیسے کمالاً لازم تھا اور داد و سہے ثبوت الطاف قبول نہیں کر سکتا۔

اس واقعہ کے ثبوت میں کہ لازم نے اسٹامپ نقش و فرخت کئے جو شہادت میں مل جوی ہے اور سمین رگناتہہ رگوامبر ۱۱ گپت رادوہو لکر گواہ نمبر ۱۱ اور گپت رادو گواہ نمبر ۱۲ کی شہادت بہت کچھ اہمیت رکھتی ہے یہ تین اشخاص ایسے ہیں جنکے ساتھ لازم کی جانب سے راست معاملت عمل میں آئی۔ مسمی رگناتہہ نے اس معاملت میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور اسی کی شہادت پر پولیس کو غالباً سب سے زیادہ پرہہ تھا اور ابتداء نقش سے لازم کی خانہ کشاں تک یہ پولیس کے کام آیا۔ اسکا بیان ہے کہ اس نے لازم سے مختلف اوقات میں لاکھ لاکھ روپے لئے۔ تین تین سے اس نے لاکھ لاکھ روپے کی مالیت منور ہو کر ایک ہی وقت میں دی اور لاکھ روپے کے مسمی رگناتہہ کے لئے فروخت کئے۔

بلکہ یہ  
تمام  
ب. عالی



باکشی  
سرکار

پلندہ علیہ عمل میں آیا تھا اور کوئی تائیدی شہادت اس معاملت کی پیش نہیں ہوئی ہو گئی  
درگتیت جو کر کے اختلاف یا نی بھی صاف حیاں ہوتی ہے۔ رنگنا کہ کتاب ہے کہ وہ جو کر کے  
نکل ناواقف ہے صرف لازم سے اسے علم ہو اگر اس نے گنیت جو کر کے انہی گنٹ  
روخف کے برخلاف اسکے جو کر کے ہوتا ہے کہ اولی دونوں میں خوب بات ہے۔ رنگنا کہ ہی  
و سے گنٹ خریدنی ترفیب دی دونوں صرف ہمار ہیں بلکہ دونوں مکان کا دروازہ بھی ہاکی  
سیطرح نہ ہوا سناپ فروش کا ایکسو بائیں سے گنٹ کہ کر ایک سواریہ رو پر حوالہ گنٹا تھا  
منا خصوصاً ایسی حالتیں کہ جب اس کو علم ہوتا کہ چونکہ خزانہ سے اس نے نہیں خریدے تھے  
لی دایسی میں بھی دشواری ہے۔ ان گنٹوں میں سے بھی ایک گنٹ کا بھی بد وقت ہونا اور وہ انکے  
باد کے بد وقت گنٹوں کے عوض خزانہ سے کوشش کرنا قابل انتخاب ہے۔ پھر یہ گنٹ بھی جو  
پیس کو طبا میرت لگنے ہے۔ رنگنا کہ کی عام روش جو اس سلسلہ میں مقصد میں اختیار کی ہے  
دسک صحت البیانی کے مطلق بہت سفید میں واقعی ہے اسکا بلا کثیر نفع مال ہے ان اسکا  
رہ و فروخف میں پڑا پھر ایک افسر و پیس سے روا بط پیدا کر کے اس کو مکان میں لازم کر دینا  
اسکے پاس جا کر اسکی حالت بیمار میں پھر ان گنٹوں کا الماری میں چھپا دیکہ وہ منسوخ ہو گئے پھر  
وقت بھی پوچھ گیا تھا ملازم کے مکان میں آنا یہ سب امور ملا کر اسکی شہادت کو اس قابل نہیں  
کہتے ہیں کہ بے لوث اور بھی شمار کیا اسکے جو کر کے شہادت بھی اس مقام سے اسوجہ سے غالی  
لم نہیں آتی کہ نہ تو اسکے متعلق اور ختم ہو سے تائید ہوتی ہے اور نہ شوراپور میں لازم کے لئے سے  
ٹ جادو سننے کے متعلق کوئی دوسری شہادت ہم سے بخالی گئی ہے خصوصاً ایسی حالتیں جو کہ شوراپور  
جس وقت گنٹوں کی نسبت ملازم اور جو کر کے میں گنٹا ہی تھی اسوقت ایک جمع دوسرے لوگوں کا گیا تھا  
نہیں سے ایک شخص بھی جو کر کے شہادت کی تائید میں پیش نہیں ہوا پھر یہ بھی عجیب ہے کہ جو کر کے  
ن جو گنٹ خریدے تھے وہ بھی سب برابر رہے۔ اور باوجود اس کے کہ تو بڑا مقام ہے کوئی  
روخت نہیں ہو سکا اب صرف گنیت ملا کی شہادت باقی رہ جاتی ہے۔ وہ خود مقرر ہے وہ میں  
زم سے گنٹ خریدے وہ ملا کو صحیح باور کرانیکے نو میرے پاس کوئی اور ثبوت نہیں ہے۔  
! و نمبر ۱۸۸۱ فیصلہ دین کو الکا ہے کہ اس نے ملازم سے گنٹ خریدے شہادت بالہام کو استند۔

خود غولہا چایا تو لازم نے دو سو روپیہ اس کو دیے جب یہ جگہ ڈاہورا تھا تو لوگ بھی جمع ہو گئے  
 علاوہ اس روپیہ کے جو لازم نے دیئے تھے اس شر کو منع کر چکی غرض سے سسٹی مارٹن نے  
 ایک چھٹی سو روپیہ کی بھول کر کو گھدی اس کے بعد بھول کر داتری سے ملاتی ہوا اور جودھو  
 لازم سے حاصل کئے تھے اور سو روپیہ کی چھٹی جو مارٹن نے گھدی سی غرض سے داتری کے حوالہ  
 کی داتری نے تقدی تو لے لی مگر چھٹی لینے سے انکار کیا اور اس کے رشم کی درخواست  
 کی بھول کر داتری سے ایک چھٹی گنڈیا نو کے نام لی ہا ریل پر سوار ہو کر لازم کے پیچھے ہی  
 حیدر آباد روانہ ہوا مگر اسٹامپ بالیتی چار سو چھپیس کے دو سو اٹالیس کے ٹکٹ تو غولہ پور  
 میں لازم نے حسب بیان بھول کر ملا دیئے تھے۔ بالیتی ایک سو اٹھتر کے جودہ لاؤر چھوڑ آیا تھا  
 جن تفتیش مقدمہ رام راؤ انسپکٹر پولیس نے لے لئے انہیں ٹکٹوں کے متعلق رام چندر عرفہ ملاؤ  
 کو اہ نمبر ۵۰ کا بیان ہے کہ بھول کر داتری سے تقریباً ساڑھے چار سو کے ٹکٹ بغرض فروخت  
 دیئے تھے۔ رام چندر نے ایک سو اٹھتر روپیہ کے ٹکٹ لونٹ راؤ اجارہ دار کو دیئے اور  
 باقی خود اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ جب رشم کا اتفاقاً بھول کر لے گیا تو رام چندر نے بے اعتدال  
 ٹکٹ اس کے پاس موجود تھے یہی باتی لونٹ راؤ کے عدم موجودگی کے سبب اس کے  
 پاس رہے اسی زمانہ میں ٹکٹ منسوخ ہو گئے اور لونٹ راؤ نے رام چندر کو دیئے جس نے  
 بعد میں پولیس کے حوالہ کئے۔

تیسرے شخص جو راست لازم سے اسٹامپ خریدنا بیان کرتا ہے گنٹ راؤ گواہ نمبر ۲۲۷ ہے  
 یہ نمبر ہے کہ مال ماقبل آٹھ سو درمین مل میں اس نے ہر مرتبہ دو سو روپیہ کے  
 اسٹامپ کے دس فیصدی کمیشن پر تقریباً وہ ہزار کے اسٹامپ لازم سے خریدے مگر اس نے  
 ساتھ ہی کہتا ہے کہ میں نے لازم سے ٹکٹ خریدے اس کو صحیح باور کرانے کے لئے یہ  
 پاس کوئی ثبوت نہیں ہے مجھے لکھنا پڑھنا یاد نہیں ہے اور نہ اس کے پاس کوئی بارداصل ہے  
 جس سے کوئی ثبوت ہم پہنچ سکے۔ لازم کے خلاف حملی بالبتس اسٹامپ فروخت کر کے متعلق  
 جس پر تفتیش شدادت ہے اب ہم ایک تنقیدی نظر اس شہادت پر لگاتے ہیں کہ گواہ ایک شہادت قابل  
 اعتبار ہے سب سے پہلے یہاں قابل غور ہے کہ ان ٹکٹوں کو انہوں اور لازم کے حیدان جو معاملہ ہوا وہ

بستر کے نیچے رکھا گیا اور لازم خود برفض مخالفت اس سے لگا رہا نہ کو اپنے پاس نہیں لگتا تھا۔ جس پہلو سے اوس کو دیکھو کہ اس مقدمہ میں ہمارے سامنے پیش ہے ہم نظر ڈالتے ہیں کہ وہ لوگوں کی سیاست کو صحیح ماننے کے وجہ سے نہیں ملتے ہیں بلکہ بتا رہا ظلم صاحب فوجداری بدولت نے ملزم پر جرم ثابت قرار دیا ہے محض اسوجہ سے کہ ملزم دارالغریب سرکار کلکی کا ملازم تھا اور وہ ان دنوں سرکار گذر ہو رہا تھا چاہاں کا خدسا وہ رکھا جا رہا تھا اور ملکٹ چمپا پے جاتے تھے باوجودیکہ کتبہ وقت کے وقت ملازمین کی تلاشی لیجاتی ہے اور باوجودیکہ اور لوگ بھی اوس عرصے میں آمدورفت کرتے آئے اور کام کرتے ہیں ہم ملزم کو اس جرم کا مرتکب تمساح کر لیں کہ یہی وہ شخص تھا یا نہ تو ان شخصوں کے ساتھ کہ جس نے اپنے جنموں نے کا خدسا وہ ستر ہو کیا یا ٹکٹوں کو بیس کیا یا یہ قبضہ ملکٹ حاصل کرنے کے نام کا اپنی ٹکٹوں کو فروخت کرنا عدم موجودگی شہادت نایندی اور رنگنا قہ سمکے خقبہ روش گروان کے بعض حکام کی وجہ سے ثابت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ پھر یہ بھی لائق غور ہے کہ حسب دفعہ سوم در سوم عدالت انتظامیہ اسے نقش ع کا فروخت کرنا امام اجازت رکھتا ہے خانہ کاغذی کے وقت ملزم کے بستر کے ٹکٹوں کا برآمدہ نا ایسی حالت میں مل آیا ہے کہ ہم ان ٹکٹوں کا بستر میں رکھ دینا کسی دوسرے شخص کا فعل سمجھتے ہیں نظر براں شہادت پیش شدہ اس قدر ضعیف اور بعض جاہلی بروقت ہو کر ہم ملزم پر جرم ثنوبر ثابت قرار نہیں دیں گے۔

پہل منظور بلز م بکشن ناوالوام ضویہ کے بری کیا جاتا ہے۔

[illegible]

ما حسن ما ليجنا بناف والقد جليل  
ما حسن ما ليجنا بناف والقد جليل

طرف ثانی

نام  
مکتبہ

سرکارِ عثمانی

صیغہ معلوم ہوتی ہے کہ اس سے کوئی چیز بلوم کے خلاف ہم متحرک نہیں کر سکتے۔  
اب ہمارے اس امر پر غور کریں کہ بلوم کے بہتر کے اندر سے اشارہ سو بندہ کی حالت کے  
مکمل برآمد ہونا کہاں تک اوس کے خلاف خیالات پیدا کرتا ہے مثلاً یہ قسح و انہماک و ترس و  
میں منوع کھٹکے کا اور وہی سخت کسبہ کو میں جودت متاثر دی گئی تھی وہ ختم ہوئی اور  
منوع شدہ کھٹک اور امر واد میں بلوم کے بہتر سے برآمد کئے گئے اس ضمن میں رنگنا تھ کا بیان بھی  
قابل غور ہے یہ جو معلوم ہو چکا تھا کہ لکھن کا باؤں کو تابہ تو میں بلوم کو دیکھنے لگا اس نے مجھے  
چوچا لکھتے دیکھے ہو تو میں نے کہا وہ کھاؤ تو لازم بہت مشکل سے اور لکھ لکھتا ہوا اندر کے مجھے  
میں الماری کے پاس گیا اور مجھے بھی بلایا اور کھٹک دکھائے۔ میں نے کہا کہ اس اب تو یہ کھٹک  
منوع ہو گئے تو اس نے کہا اچھا خیر یہ کھٹک ہی کو وہ بیان کرتا ہے دوسرے خانہ تلاشی کے  
قل مجھے اور شاہ نواز خان سے ملاقات اور بات چیت ہوئی میں نے کہا کہ بالکرشن کا گھر  
دکھار دے گا اس کے بعد کہتا ہے کہ وہ رات کو اپنے خاں سے گھانا پکا کر پردان کے گھر  
سو جایا کرتا تھا اور پردان کے مکان کے بازو ہی بلوم بالکرشن کا گھر ہے۔ پردان ہاں سے دیکھتا  
جس نے سمجھ کر کئی تفتیش میں مصروف رہا ہے جب یہ کھٹک برآمد ہوئے اس وقت بھی رنگنا تھ میں  
کے ساتھ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ جو عدہ اس نے خاں نواز خان سے کیا تھا وہ پورا کیا۔  
اس شخصیات کے بعد یہ امر قابل غور ہے کہ بلوم کو ان منوع شدہ کھٹکوں کو اپنے پاس رکھنے میں کیا تا  
تھا جبکہ کھٹک فرود خوں کے ساتھ کھٹک فرود کیا کرتا تھا اور ان لوگوں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ انہیں  
اس کی تفتیش کر پڑے جن منوع شدہ کھٹک خریدنے کے لیے تفتیش میں آسکتا ہے کہ وہ رنگنا تھ سے ایسی دستاویز  
کر لگا پھر یہ امر خیر پیدا کر رہا ہے کہ جب بلوم کے پاس الماریاں اور جوری موجود تھی ان کی  
اس نے ایک ایسی تفتیش میں سے اسے کسی قسم کے فائدہ کی امید نہیں تھی۔ اپنے پاس کیون  
کہ چھوڑی اور جو لوگ کہ اس طرح کا عمل کیا کرتے ہیں ان کی ہم عمر است معمولی درجہ کی نہیں  
ہوتی ہے اور باغرض اگر کبھی بھی تو ایسی خطرناک چیز اپنے بہتر کے اندر کیوں سکے جس کی  
حالت پر بھی باقی نہیں تھی۔ ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد ہم باور نہیں کر سکتے  
کہ بلوم کا خاں دیکھنے کے یہ نفاذ ہمیں میں کھٹک کے لئے لازم ہے

اہل کے سرورق ہونیں مشبہ باہی نہیں رہا۔ اب صرف دیکھو کہ اہل کالمزم کے بقض سے برآمد  
 ہونے کی نسبت کسی قسم کا بار کاؤ نا اور انصاف کالمزم پر عائد کیا جاسکتا ہے مخائب استغفار میں شک  
 نہیں کہ قتال الطینان شہادت ایسی پیش ہونی چاہئے جس سے بیمار بلا شک غلبہ متحقق ہو سکے  
 کہ کالمزم نے اہل سرورق جانکر اپنے پاس رکھا یہی ایسی صورت ہے کہ جہاں ہم کو شہادت سے  
 کالمزم کی نسبت کا اندازہ کرنا پڑتا ہے اور نیت لازم کی دریافت کرنا اور نوری قیاسات پر  
 منحصر ہو کر کرتی ہے جو شہادت سے پیدا ہو کر نہ ہوں چنانچہ میں چنانچہ میں تناون پر فور کرنا ہوں میری  
 میں بھی ایک جرم تعزیرات میں ایسا ہے کہ جہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کالمزم سرورق وادہ سرورق کے  
 قریب ناہیں کالمزم کے بقض سے برآمد ہو اور کالمزم کوئی وجہ قتال الطینان وادہ بقض کی نظر نہیں رکھتا  
 ہے تو قیاس ضرور کالمزم کے خلاف قائم ہو گا اور بغیرت بد کالمزم منتقل ہو جائے گا اب یہ دیکھنا ہے کہ  
 مقتضایہ کیا ثابت ہوا ہے میری رائے میں حسب ذیل امور ثابت ہیں۔

(۴) قوم کا اپنی صفائی میں کسی وجہ عقل کا ظاہر و ثبات نہ کرنا۔

۲۰۱۔ مسطرہ پونچھین میں منجانب لوم پر زور دیا جاتا ہے کہ لوم اصل سابق نہیں بلکہ لوم غیر  
تجدد ہے جو ایک شخص ثالث ہے ال رہن لکھا تھا ہے امر ایک قسم کا قیاس لوم کی تائید  
میں پیدا کر سکتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پایا جاتا ہے کہ لوم غیر لوم اقربا اور مکرر لوم کا ہے  
ایک معمولی عیثیت کا ہے بغاوت غرض ہے ایک ایسے شخص کا تقریباً چار سو روپے کی قیمت کا مال صرف  
پایس دو پیسہ پر رہن رکھنا اور لوم کا مال کو غیر کافی اطمینان دینے پاس رہن رکھ لینا قابل غور ہے  
۲۰۲۔ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ لوم نے محض خجہاوت متناظر پر جرح وقوع کر کے پلاکتھا گیا اور باوجود  
وقوع ملے کسی قسم کی خجہاوت معافی اپنی تائید میں پیش نہیں کی پس ہماری رائے میں ہم اجزا  
اس جرم کے ثابت ہیں اور لوم نے اپنے جتنہ کی نسبت کوئی وجہ قابل لحاظ ظاہر نہیں کی پس اس  
دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے البتہ جبکہ مقدمہ ثابت تھا عدالت ماتحت کو چاہئے کہ

رسم  
نام  
بہنچا

ال مسروقہ۔ مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر لے لیا یا دیکھا نہایت لوم۔ نیت لوم کا اثبات۔ مجملہ تقریرات  
سرکار عالی رقم نمبر ۳۰۴۰ -

تجزیہ ہوئی کہ چونکہ مال زیر بحث ملکا مال مسروقہ ہے اور لوم نے اس کو لیک  
بے بھافت غرض کے ذریعہ سے نہایت عمیل حاصل کیا لاکافی الیہ لاک  
لوم رکھا ہے جس سے لوم کی نیت مجرمانہ ثابت ہوتی ہے اور وہ صحیح طور  
حسب ذمہ ۲۰۴۰ جو وہ تقریرات سرکار عالی پر مبنی پایا گیا ہے۔

مخائب نگار خزانہ ان نیت گریہ اور صاحب وکیل  
مخائب طرفہ ثانی سرکلین رام آکر صاحب وکیل سرکار۔

نواب ذوالقدر بریلک بہادر رکن۔ بحث لائق وکلاء، فریقین سماعت کی گئی عدالت اہت  
نے فریقین کو مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر لے لیا یا دیکھا نہایت لوم۔ نیت لوم کا اثبات۔ مجملہ تقریرات  
سرکار عالی رقم نمبر ۳۰۴۰ -

یہ نگران مخائب فریقین پیش ہوئی ہے۔ بنٹا ہر گزالی کا یقین صرف شہادت مشورہ شل سے  
سلوک ہوتا ہے۔ لائق وکیل نگار خزانہ اپنے اس خط کو مسئلہ قانونی کی شکل میں اس طرح لانا چاہتی  
ہیں کہ وہ تقریر اس دفعہ کی جان میں لگتی ہے وہ شکل جو وہ سے مطابق نہیں ہوتی ہے چنانچہ  
۲۰۴۰ تقریرات کا ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ثابت قرار دینے میں ہر ایک کمال احتیاط کو پیش نظر رکھنا  
لامی ہے ہم نے ہر شخص کے افعال و اقمار مقدمہ کی نیت بھی بحث فریقین کی سماعت  
کی اور شہادت پر فرمایا دیکھا نہایت لوم۔ نیت لوم کا اثبات۔ مجملہ تقریرات  
سرکار عالی رقم نمبر ۳۰۴۰ -

یہ نگران مخائب فریقین پیش ہوئی ہے۔ بنٹا ہر گزالی کا یقین صرف شہادت مشورہ شل سے  
سلوک ہوتا ہے۔ لائق وکیل نگار خزانہ اپنے اس خط کو مسئلہ قانونی کی شکل میں اس طرح لانا چاہتی  
ہیں کہ وہ تقریر اس دفعہ کی جان میں لگتی ہے وہ شکل جو وہ سے مطابق نہیں ہوتی ہے چنانچہ  
۲۰۴۰ تقریرات کا ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ثابت قرار دینے میں ہر ایک کمال احتیاط کو پیش نظر رکھنا  
لامی ہے ہم نے ہر شخص کے افعال و اقمار مقدمہ کی نیت بھی بحث فریقین کی سماعت  
کی اور شہادت پر فرمایا دیکھا نہایت لوم۔ نیت لوم کا اثبات۔ مجملہ تقریرات  
سرکار عالی رقم نمبر ۳۰۴۰ -

مکمل نامہ منی تجزیہ سرکاری لیشیر ایجنٹ اور صاحبانہ مملکت فوجانی خطی ریکورڈ نمبر ۲۰۴۰۔ خود اس مسئلہ خلاف  
مخبر ایک مسلمان بہم نو لوم نمبر ۲۰۴۰ اور سب کو کسی لوم نمبر ۲۰۴۰ میں بھیجیں یہ ریکورڈ لاکر میں بصورت عدالت  
جواز ایک ماہ قید بلا مشقت کی سزا ملے۔



عبرت آمیز سنا تجویز کرتی ہے چونکہ شاہ سکاٹلینڈ کے تعلق کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم مسٹر گران  
کے اصرار پر یہ کٹھا کرتے ہیں لہذا حکم ہوگا  
گرانی منظور۔

مولوی مفتی سید نور العیاض الدین صاحب بحیثیت رکن۔ جو کہ بھی اتفاق ہے ایک نقل اس کی شل تعلقہ میں شامل کیا ہے۔

میرزا محمد باقر خاں  
مرافقہ فوجداری  
م ۲۳ بایان ۱۳۲۴

پایا و قیرو  
پاکلاس علیہما اب حکم اللہ ولید سادہ ایم ہے ہر شریٹ لایمیر علیہما اب فوا ذوالقدیر علیہما  
ایم ہے ہر شریٹ لاوفا علیہما اب کے بلکن صاحب بی۔ کے ارکان۔  
مرحمان

此

سیرکات

[illegible][illegible]



میرے شریک فاضل نے مزین کو جرم دفعہ ۳۲۸ سے بری کیا ہے مگر جرم دفعہ ۱۱۱ کا مزین کو مجرم قرار دیا ہے اگر مزین اس امر سے قطع نظر بھی کہ ان تو مزین پر جرم دفعہ ۳۲۸ کا ثابت ہے تب بھی مزین اپنے شریک کی رائے سے اختلاف کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ میرے شریک فاضل نے باوجود دیکہ مزین نمبر ۱۲ کو جرم دفعہ ۱۱۱ کا اور رام ریڈی کو اس جرم کی اعانت کا مجرم قرار دیا ہے مگر مزین مزین اور معائن کے فرق کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ جو شخص بالی کسی ذرا کا ہوا ورجس کی ترفیہ سے کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے وہ شخص بمقابلہ ان اشخاص کے جن کو ان کا جرم کی ترفیہ دینی ہے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہو گا۔ پس یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ مزین نمبر ۱۲ کو جبکہ جہ سے قید کی سزا دینی ہے رام ریڈی کو جو بالی فساد ہے اور جس کی ترفیہ سے اس جرم کا ارتکاب ہو سکے سزا دیک جائے۔

رام ریڈی کو قید کی سزا ضرور ہونی چاہیے تاکہ آئندہ ایسے اشخاص کے لئے عبرت ہو۔

حکم ہو کہ

مرافعہ رفیان نمبر ۱۲ نا منظور رام ریڈی کا مرافعہ ترمہا منظور رام ریڈی جہ ماہ قید با مشقت میں رہے۔ اس کے علاوہ (۱) وہ پیر جہ مانہ ادا کرے۔ جہ مانہ داخل نہ کر نیکی صورت میں اور تین ماہ قید با مشقت میں رکھا جائے۔ ایک ایک نقل اس تجویز کی رام ریڈی کی اپیل نمبر ۳۶ وہ دیگر مرافعین کی مشقت میں شریک کی جائے۔

رائے بالمشکت صاحب رجسٹر۔ اس مقدمہ میں عدالت ڈیٹن گزٹ نے جرم نمبر ۲ کو عدالت فرشتہ دو سال اور مزین نمبر ۱۲ کو عدالت دفعات ۱۱۲-۳۲۸ جہ ماہ قید با مشقت اور جرم نمبر ۱۵ کو باعانت دفعات ۱۱۱ اور ۳۲۸ ایک سال قید با مشقت کی سزا دی ہے اور وہ سزا صدر عدالت سے بحال رہی جس کی ناراضی سے یہ جہ مزین باسقتائے جرم نمبر ۱۲ اسی پانچ مرافعہ کرتے ہیں ان جہ مقدمات میں ایک جا کی تجویز کی جاتی ہے۔ مزین نمبر ۲ کے مقابلہ میں الزام فرشتہ یہ بخوبی ثابت ہے اس لئے جو ثبوت صفائی پیش کیا تھا وہ محض معنوی تھا مزین نمبر ۱۲ کے مقابلہ میں ہماری رائے میں الزام دفعہ ۳۲۸ تفسیرات آصفیہ ثابت نہیں ہے جس کا ذکر رام ریڈی جرم کے مرافعہ کے ضمن میں کیا جاوے گا۔ لیکن الزام دفعہ ۱۱۱ تفسیرات آصفیہ

جرم ثابت قرار دینے کے لئے جرم کی نیت بھوانہ ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد میں ملزمین کے افعال کی  
ان کی نیت بھوانہ کوئی غلط فہمی ملزمین کا ہیمل ریڈی کے مکان میں ناجائز طور پر داخل ہونا اور تین دن تک  
ہیمل ریڈی کے خلاف مرفی وہاں ٹھہرنا و ملزمین کے ایک شریک کا بالیگا کو ہلاک کرنا اور میران صاحب کو  
زخمی کرنا یہ سب امور ملزمین کی نیت بھوانہ پر دلالت کرتے ہیں دفعہ ۳۲۶ تعزیرات میں مداخلت بجا  
بھوانہ کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے۔

ایسی جائداد میں جو کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو داخل ہونا۔ یا بطور جائیداد داخل ہو کر بطور جائیداد  
ٹھہرنا اس نیت سے کہ اس شخص یا کسی اور شخص کے خلاف جو اس شخص کی رضامندی سے داخل ہوا ہو۔  
کسی جرم کا ارتکاب یا کسی ایسے شخص کی تعریف یا توہین کچلے یا اس کو سب سے پہلے مداخلت بجا  
بھوانہ ہوگا۔ یہ تعریف مداخلت بجا بھوانہ کی ملزمین کے افعال پر پوری طور پر عاقد آتی ہے مداخلت کی  
طرف سے یہ بھی بحث کی گئی ہے کہ جس وقت ملزمین نے ہیمل ریڈی کے مکان میں مداخلت بجا کی اس  
وقت مکان ہیمل ریڈی کے قبضہ میں نہیں تھا کیونکہ مکان مقفل تھا اور کوئی شخص اس میں موجود نہ تھا  
میران صاحب کے بیان سے ثابت ہے کہ مکان دراصل بیوں کے باندھنے کا کوٹھڑی ہے نیچے کے حصہ میں  
بیل باندھے جلتے ہیں اور اوپر کے حصہ میں جو ان لوگ رہتے ہیں دن کے وقت چونکہ بیل چرائی  
کے لئے جھل میں بھیجے جاتے ہیں اس لئے دن کو مکان مقفل کر دیا جاتا ہے۔ اور شام کو جب بیل چرائی  
سے واپس آتے ہیں تو مکان میں باندھے دئے جلتے ہیں ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مکان  
ہیمل ریڈی کے قبضہ میں نہیں تھا بلکہ ہماری رائے میں ملزمین نے میران صاحب پر جرم نسو بہ ثابت ہیں۔  
مریم نمبر ۳۳ رام ریڈی پر جرم صدر کی اعانت کا الزام ثابت ہے۔ تینا پر سر اسم بیان کرتے ہیں کہ  
رام ریڈی نے ملزمین سے کہا کہ خیال جا کر مکان پر قبضہ کر لو اگر کوئی مداخلت کرے تو مارو ان کو ماروں  
کے بیان سے یہ امر یقیناً ثابت ہو چکا ہے کہ رام ریڈی نے جرم صدر کو ہلاک کر دیا کی اعانت کی غرض سے  
تعزیرات میں اعانت کی تعریف یہ ہے کہ کسی شخص کا کسی فعل میں اعانت کرنا اس حالت  
میں کہا جائے گا جب وہ کسی شخص کو اس فعل کے کرنے کی ترغیب دے اور چونکہ رام ریڈی کی  
ترغیب سے ملزمین نے جرم صدر کی اعانت کی۔ ۱۲۸-۳۲۸ تعزیرات کا ارتکاب کیا اس لئے رام ریڈی ملزمین میں  
اس لئے میری رائے میں ملزمین کے جرم ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

مجموعہ فیصلہ جٹس عالیہ عدالت ہائے سلسلہ صفحہ ۱۰۰

وکیل مسرکار نے بحث کی کہ مکان مقبوضہ فریقہ کرتے سے ہی تحویل یا رنج دی یا تو بین کی نیت کا استناد کیا جاسکتا ہے اگر یہ بحث صحیح تھی جاوے تو دفعہ ۱۲۲ تعزیرات آصفیہ کے الفاظ مسند غیر حاشیہ میکار ہو جاتے ہیں۔ اس نیت سے کہ اس شخص یا کسی اور شخص سے اور اضعاف قانون کو مداخلت بیجا ہوئے خلاف جو اس شخص کی رضا مندی سے داخل ہوا کسی جرم کا ارتکاب یا کسی ایسے شخص کی توہین یا تحویل میں جو کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو کر کھائے یا اس کو رنج پہنچے۔

داخل ہو یا یا بطور جائز داخل ہو کر بطور ناجائز ہو رہنا مداخلت بیجا ہو جائے اور نیت کے کوئی شرط طاعتی پیکار تھے چونکہ اضعاف قانون نے نیت کے شرط مداخلت طاعتی ہے۔ پس ہماری رائے میں یہ الزام ملزم نہیں ہو سکتا تھا اور نہ رام ریڈی اس کی اعانت کا مجرم قرار دیا جاسکتا تھا۔ دوسرا الزام رام ریڈی پر امانت دفعہ ۱۱۱ تعزیرات آصفیہ کا ہے ملزم نہیں ہو سکتا تھا۔ شرط کا مجموعہ کی فرض مشترکہ یہ تھی کہ اگر کوئی مکان کے قبضہ کا مزاحم ہو تو اس کو مارین اس وجہ سے یہ مجموعہ مخالف قانون برصغیر دفعہ ۱۱۱ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور رام ریڈی نے اس کی اعانت کی پس یہ الزام رام ریڈی پر ثابت ہے بنظر حالات مقدمہ ہماری رائے میں اس کو راسخا کاجر مانہ کیا جانا کافی ہے۔ لہذا

حکم ہو کہ

مراخض ملزم نہیں ہو سکتا تھا اور ان کے نیت حکم کنسٹرا و معصودہ عدالت ہائے ماتحت بحال صرف رام ریڈی ملزم کا ہوا دفعہ ۱۱۱ تعزیرات آصفیہ کے تحت عدالت ماتحت نسخ اور پیا ویش با الزام اعانت دفعہ ۱۱۱ تعزیرات آصفیہ (الست) جرمانہ داخل کرے ورنہ دو ماہ قید با مشقت میں پھر کرے۔

اس فیصلہ کی نقل دیگر ملزمین کے موافقات میں شامل کی جائے۔

نواب ذوالفقار جنگ بہادر لکھنؤ لایق و کلاز فریقین کا معزولگی و اقامت مقدمہ جو ہر جہ اختلاف رائے حکام جلسہ متفقہ اس وقت میرے سامنے پیش نہیں

پاپا  
جام  
سرکار علی

ثابت ہے جس کے لئے شرائط انتہائی اچھے ہونگے اور ہم ان زمین کے مقابلہ میں صرف  
موجودہ عدالت ابتدائی بحال رکھتے ہیں یہ جملہ زمین تمام اہلکاروں کا حاضر تھے لیکن روٹکا وٹل  
کی بنیاد پر ان کے مراعات نامنظور کئے جاتے ہیں۔

اب ہم کو ملزم نمبر ۱ رام ریڈی کے مراعات میں غور کرنا ہے جس کے طرف سے مولوی غلام اکبر خان  
نے بحث کی رفاقت انجمنی اس شخص کے مقابلہ میں یہ ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کی نیت  
دیکھا ستونی کے مکان پر قبضہ کر کے تھی جو قبضہ ہم ریڈی تھا اس غرض سے یہ دیگر ملزمین  
کو دفع دلت آتا ہے لہذا تھوڑی دھواں کی ساتھ خود ہی چلا اور اس نے یہ کہا کہ تم سب جا کر  
مکان پر قبضہ کر لو کوئی مزاحم ہو تو مارو اور ہوشیاری سے جاؤ یہ کہہ کر ان اخصاص کو موقع بحال  
دوان کیا جہاں مکان مقبوضہ ہم ریڈی واقع ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان ملزمین نے بحال جا کر اسی  
مکان پر قبضہ کر لیا۔ ان واقعات کی بنیاد پر عدالت ماتحت نے رام ریڈی ملزم نمبر ۱ کو بانی اس  
خساکا قرار دیکر اس کو اعانت و نفعات ۳۲۸/۱۱۲ تعزیرات آصفیہ کا مجرم قرار دیا ہے۔  
ہماری رائے میں جو شہادت اس بارہ میں پیش ہوئی ہے کہ رام ریڈی نے دیگر ملزمین کو قبضہ  
مکان کیلئے آمادہ کر کے دیکھا تھا اس لئے کہا کہ کوئی مزاحم ہو تو مارو۔ بنظر حالات مقدمہ ناقابل  
اعتبار نہیں ہے اس لئے شہادت کو ہم باور کرے ہیں۔ ملزمین نمبر ۲ تا ۱۱ کے مقابلہ میں الزام دفعہ ۱۱۲  
اور مقابلہ رام ریڈی اس کی اعانت ثابت قرار دی گئی ہے۔ ہماری رائے میں الزام دفعہ ۳۲۸  
کسی ملزم کے مقابلہ میں قائم نہیں رہ سکتا۔ عدالت ماتحت نے یہ ثابت قرار نہیں دیا ہے کہ ان  
کی نیت قابض مکان یا کسی اور شخص کے خلاف جو شخص قابض کی رضامندی سے اس میں داخل  
ہو تھا کسی جرم کے ارتکاب یا تحریف یا توہین کی تھی یہ ثابت ہوا ہے کہ جس وقت مکان پر ملزمین  
نے قبضہ کیا وہ مقفل تھا اور قابض مکان یا کوئی اور شخص موقع پر حاضر نہ تھا ایسی صورت میں ہماری  
رائے میں الزام دفعہ ۱۱۲ قائم نہیں رہ سکتا دیکھو نظائر مندرجہ ذیل۔

انجمن لارپرسٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲۔ اردو

۱۱۲۔ عداس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰۔ ۱۱۲۔

پنجاب ریکارڈز یا تہہ ۱۱۲ صفحہ ۱۱۲۔ فروری ۱۹۲۱ء۔ لکھنؤ۔

نشاہ اس کا بھی ہے کہ جرم اس وقت عائد ہو گا جب کہ یہ امر قابل اطمینان و متحقق رہا ہے کہ نوم  
کسی شخص پر عائد نہیں اس نیت سے ناجائز طریقہ پر داخل ہوا یا ناجائز طریقہ پر اگر کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے  
یا اس شخص کو تکلیف و غیرہ پہنچائے نیت کا انحصار ملامت کے افعال پر ہے۔ لائق وکیل مرافع کی  
تقریر کا حاصل یہ ہے کہ یہ شہرہ نامہ ثابت نہیں ہے کہ جس وقت ملامت سے حکم سے دیگر ملازمین مکان میں  
داخل ہوئے اس وقت مکان میں ہمیشہ کسی یا اس کے طرف سے کوئی شخص موجود تھا بلکہ میں رو تک باوجود اس  
حکم کے کہ زمین کے مکان پر قبضہ کر لیا ہے کوئی تشریف نہیں ہوا احوال ابتدائی کی بجز یہ کہ ملازمین... یہ  
بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جائداد ایک عورت کی تھی جو فوت ہو گئی اور یہ وہ نوم اپنے کو نہ ملامت کی مکان کا  
تباہی زمین یہ واقعہ اس قسم کا ہے جو شکل موجودہ کو عدالت فوجداری کے اختیار سے خارج کر دیتا ہے  
اس قسم کے افعال گورہ خلاف قانون ہوں اور وہ کوہ کسی دوسرے شخص کے باعث اذیت  
اور پریشانی کے ہوں سزا سے تفریر سے مستوجب قرار نہیں پاسکتے تاوقتیکہ جرم مداخلت بیجا کی  
تقریر کے تمام اہم اجزاء ثابت نہ کئے جائیں جو افشا قانون کا ہے اور اس کی تائید انگریزی  
بائیکوٹو کی قانون نظر سے ہوتی ہے جو رائے بالکل صاحب کی تجویز میں مذکور میں ایک شخص اس  
طرح کی مداخلت کا اثر تک اپنے حقوق کی حفاظت کے واسطے ہوتا ہے۔ اور دوسرا یہ نیت مجرمانہ  
اول الذکر حالت میں جہاں نیت مجرمانہ ثابت یا شبہ ہو دوائی جاری کا موجود ہے۔ اور حالت  
ثانی قابل تصفیہ عدالت فوجداری ہے۔ ہم روزنامہ دیکھتے ہیں کہ جہاں جائداد غیر منقولہ کی مندرج  
برہا ہوتی ہے اس کو فوراً فوجداری شکل میں لائی کی کوشش کی جاتی ہے اور یا تو جرم مداخلت بیجا  
تایم کیا جاتا ہے یا دفعہ دوم اضافہ فوجداری کی مدد لگاتی ہے اس مقدمہ میں بھی ملوث واقعات  
میسری رائے ہے کہ عدالت مکتد کو چاہیے تھا کہ جب دفعہ دوم اضافہ فوجداری عمل کرتی اور  
بعد قبضہ کے تصفیہ کے فریق ناراض کو عدالت دیوانی کی ہدایت کی جاتی مداخلت بیجا کی صورت  
کی طرح اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی ہے۔

لاق وکیل پنجاب سرکار نے اپنی دلائل تقریر میں اس چیز پر بہت کچھ زور دیا ہے کہ جس طرح قفل  
توڑ کر جائداد پر قبضہ حاصل کیا گیا ہے اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ لازم کو معلوم تھا کہ اس کے اس  
فصل سے ضرورت نیت کو پہنچا کر تکلیف پہنچائے گی لہذا جرم اس استدلال سے اختلاف کی کوئی وجہ

یہ بیان کئے جانے میں کہ ایک مکان ہم ریڈی کے قبضہ میں سرشتہ مال کے ذریعہ سے آچکا تھا  
مکان پر ہم ریڈی کا نقل پڑا ہوا تھا اس میں کسی کی بودہ باش نہ تھی ملزم رام ریڈی نے اپنے  
آدمیوں کے ذریعہ سے قفل توڑ کر مکان پر قبضہ کر لیا۔ دو تین روز ملزمین اسی مکان میں رہے  
تیسرے روز ہم ریڈی کے آدمی گھانڑی وغیرہ کے واسطے مکان میں داخل ہوئے۔ ملزمین نے  
اون پر حملہ کیا چنانچہ اس مکان میں ایک شخص جان سے مارا بھی گیا۔ جس کے مقابلہ میں ملزم  
مقدمہ بالا قفل اس وقت زیر تحقیقات ہے کہ تواری نے بد تکیل گفتیش ملزمین پر جرم مداخلت  
مجرمانہ اور مجمع خلاف قانون عایدہ عدالت میں جالان کیا و کام جلتہ فقہ میں جرم مجمع خلاف قانون  
کے نسبت کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ دونوں نے بلحاظ شہادت شمولہ مثل اسی جرم کو ثابت  
قرار دیا۔ اختلاف اسب ذیل امور کی نسبت ہے۔

(۱) مداخلت مجرمانہ ثابت ہے یا نہیں۔

(۲) مقدار سزا۔

نواب حاکم الدولہ بہار نے عدالت ماتحت کی تجویز سے اتفاق کیا ہے اور ملزم رام ریڈی کو مداخلت  
جما اور مجمع خلاف قانون دونوں جرایم کی اعانت میں چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ  
کی سزا دی ہے۔ رٹ بالکنڈ صاحب نے مداخلت مجرمانہ کو نا ثابت قرار دیا ہے اور صرف  
مجمع خلاف قانون کی پاداش میں یعنی اس کی اعانت میں ملزم کے حق میں صرف جرمانہ کی  
سزا پر اکتفا کیا ہے۔ یہ مسئلہ فریقین ہے کہ ملزم رام ریڈی مقام واردات پر موجود نہیں تھا دیگر  
ملزمین اور محس کے حکم سے مکان میں داخل ہوئے تھے۔ لائق وکیل مرافع ہم ریڈی کے قبضہ کو تسلیم  
کے یہ بیان کرتے ہیں کہ باوجود ہم ریڈی کے قبضہ کے جرم مداخلت مجرمانہ عایدہ نہیں  
ہوتا ہے دفعہ ۲۲۲ تفسیرات میں مداخلت مجرمانہ کی جو تعریف درج ہے اور وہ  
حب ذیل ہے۔

ایسی حالت میں جو کسی اور شخص کے قبضہ میں خود داخل ہونا۔ یا بطور جائیداد داخل ہو کر  
بطور ناجائز پھرنا اس نیت سے کہ وہ اس شخص یا کسی اور شخص کے خلاف جو اس شخص کی رضا  
سے داخل ہو کر جرم کا ارتکاب یا کسی شخص کی تکلیف یا توہین کرے یا جو چاہے مداخلت مجرمانہ ہو۔

میر علی  
سرکار

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلوچہ ملک پیٹھ کے شرکت حدود  
کو توالی بلوچہ و بیرون کا اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلوچہ غیر موثر ہوگا۔ رندویشن محکمہ سرکار  
کو توالی موثر ہوگا۔ ۳۲۲ الف نگرائی۔ نگرائی۔ بنہا راضی ترتیب فروجہم پر بناد موازنہ شہادت  
تجوئیہ ہوئی گے

(۱) رندویشن مجری محکمہ سرکار و صیفہ کو توالی موثر ہوگا۔ ۳۲۲ الف  
انتظام کو توالی کی حد تک محدود ہے اور اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف  
بلوچہ پر موثر نہیں ہے۔

(۲) بصیفہ نگرائی ترتیب فروجہم پر بناد موازنہ شہادت  
دست اخذی نہیں کیا جاسکتی۔

اغراض مقدمہ نہ اسکے بہرہ طور نہیں ہے۔  
منجانب نگرائی اور مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔  
منجانب طرفائی۔ مشر کلیان رام ایر صاحب وکیل۔

نواب صاحب محکمہ بلوچہ بہادر میر مجلس۔ اس مقدمہ میں عدل اول یہ ہے کہ عدالت اطراف بلوچہ اس  
مقدمہ کی سماعت کی جواز نہیں ہے۔ کیونکہ محکمہ سرکار ۳۲۲ الف کو ملک پیٹھ کے حدود جہاں کہیں وہاں انکسار  
ہونا بیان کیا جاتا ہے بلوچہ اور بیرون بلوچہ کے حدود میں شریک کر دئے گئے۔ دیکھو رندویشن سرکار  
محکمہ عدالت کو توالی (صیفہ کو توالی) موثر ہوگا۔ ۳۲۲ الف۔ رندویشن نہ کوئی مجری محکمہ سرکار  
صیفہ کو توالی ہے اور اس کا اثر کو توالی کی حد تک محدود ہے اس کا نشانہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغرض  
انتظام کو توالی یہ حدود کو توالی بلوچہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ لہذا اس رندویشن کا عدالت اطراف  
بلوچہ کے اختیار سماعت پر کوئی اثر نہیں ہے۔

دوسرا عند مسائل کا یہ ہے شہادت تائید الزام فروجہم سنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس  
لہیت کا رد الی یہ ہم ایچ جی کی بناد بصیفہ نگرائی دست اخذی نہیں کرنا چاہئے مقدمہ ختم ہو چکے  
بہر مسائل ریل کر سکتا ہے۔

محکمہ

نہیں ہائے میں مگر محض یہ خیال کہ ہمارے ذرا اوقات ملزم کو یہ باور کرنے کا موقع تھا کہ اس سے قبل متنیض کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہو گا۔ جرم مداخلت ہی کے باعث کر کے کافی نہیں ہے۔ تاہم قیاس کی نیت مجبوراً بغیر گواہی تک شبہ ثابت نہ ہوتی ہو۔ دیکھو جو اب دیکھا رہا ہے مباحثہ ۱۲ فیصلہ فوجداری ۱۲۔ اس نظیر میں دیگر فیصلوں پر غور کرنے سے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ اس قسم کی سفرت کی نوعیت بدولتی اور فوجداری میں جو قانونی فرق رکھا گیا ہے۔ وہ ضرور پیش نظر رہنا چاہیے اگرچہ چارہ گاندیوں کے اختیار کرنے میں اس کی تلافی ہو سکتی ہو تو فوجداری چارہ کار کو روکنا چاہیے اس قسم کے مقدمات میں اکثر کہا گیا ہے کہ فرقہ مشغور مقدمات کے دائرہ کرنے میں نہایت تسہیل کرتے ہیں اور عموماً رفع نقصان کے واسطے فوجداری کا آسان اور سہل طریقہ یا چارہ کا اختیار کرتے ہیں جو ہمیشہ رو گیا ہے۔

خوش جہان تک میں نے خود کیا سیری رائے میں جرم مداخلت ہی بھر مانہ عالم نہیں ہو سکتا مجمع خلاف قانون کی بادشاہ میں جو مندرجہ مانہ رائے بالکل صاحب نے تجویز کی ہے وہ ہی ہمارا حل مسئلہ سیر سے خیال میں کافی ہے اہذا۔

حکم ہوا کہ

مذہم رام ریڈی ایک ہزار روپیہ بطور جرمانہ داخل کرے۔ دہندہ دو ماہ قید میں رکھا جائے۔  
نہندہ ۱۲/۱۲/۱۳۳۵  
مگرانی فوجداری  
منفصلہ ۱۲/۱۲/۱۳۳۵

باجل اس علی بیجا نواب حکم الدولہ لکھنؤ ایم اے میرٹھ لکھنؤ علی بیجا رائے بالکنہ صوابی۔ اے۔ کن۔  
میردایت علی  
نکرا اینخواہ

سرکار عالی  
منفیث  
طرف ثانی

مگرانی بلدا علی تجویز سرحدی سیتھا احمد خان صاحب مائنٹ ٹیڈرٹ ضلع اتر پردہ، موہنہ، ۱۲/۱۲/۱۳۳۵  
مشعر ایک جرم کو فرد جرم ملتی ہے۔



بالا  
نہ  
سرکار

قانون ۴ ججاری۔ شراب برآمد کنندہ کا سفارہ و سفینہ قانون سے زائد ہونے کا ثبوت۔ ایسے مکان سے  
جس میں سفارہ و سفینہ رہتے ہوں ایک شیشہ سے زائد شراب کی برآمدی۔ قانون میں مساوی  
نشان ۲۲ باب ۱۲۳ کے تحت قانون کے جاری نشان (۱۱) باب ۱۲ کے تحت ۱۱۔

تجویر ہوئی کہ

(۱) محمد وکیل کی غلطی سے پیل کا کچھیت درخواست نگراں کی پیش ہو کر  
نامعلوم ہو جانے کے بعد وکیل کے لئے عیب منہ قانون نشان  
(۲) باب ۱۲ کے تحت وچرہ وچرہ میں داخل ہے۔

ایک بین لکھ پورٹ الٹا باد جلد ہوا ہو کہ ام کا وارڈ یا گیا۔  
(۳) تا آنکہ شراب برآمد شدہ کے متعلق یہ ثابت ہو کہ وہ مقدار میں  
قانون سے زیادہ عیب و غلطی کا قانون آج کی جرم ثابت ہو چکا  
نہیں کہ باجاسکا۔

(۴) جب کسی ایسے مکان سے جس میں سفارہ و سفینہ کے متعلق مذکور  
ہوں وہ مقدار شراب برآمد شدہ بلحاظ تعداد ساکنین مکان مقدار  
معیین قانون سے زیادہ ہو تو کوئی شخص مجرم ہو چکا ہو کہ باجاسکا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہو گئے ہیں

منجانب مراقب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب مولوی وحید الحسن صاحب و کلام۔  
منجانب سرکار مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل سرکار۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ اس مراقب کا معادہ نامہ مولوی بہت مسکتانہ لکھی تھی،  
لیکن وہ غور و ادراک کو چھوڑا۔ غلام اکبر خان صاحب کے حلفی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے درخواست  
مراقب مرتب کی تھی لیکن پھر کی غلطی سے لفظ نگراں درخواست کے عنوان پر لکھ دیا گیا اور چونکہ کوئی قانونی  
بیضا بلکی نہ تھی اس لئے وہ درخواست خارج کی گئی اور درخواست وکیل صاحب کو  
اس غلطی کی اطلاع ہوئی اور فوراً درخواست مراقب کی پیش کر دی گئی بلحاظ غلام اکبر خان صاحب  
کے حلفی بیان کے ہم نے اس واقعہ کو باور کیا کہ ان کے حوالے سے یہ ہو چکا ہے

انگریزی نام منظرہ۔

راہے یا مسکنہ صاحب رکن مجھے بھی اتفاق ہے جس حکم نہ دیویشن سرکار مود غفرلکم بہن  
۳۲۲ فیہ استلال کیا جاتا ہے وہ صنیہ کو تو لائی کا ہے۔ اور اس کا اثر صرف اشقام کو تو لائی تک ہی  
محدود ہے۔

اس کے علاوہ اس مقدمہ میں جالان ۲۵، اردی بہشت ۱۳۲۲، فاکو چوہا ہے اور یہ ہذا کہ عدالت مجاہدین ہے۔ اس مقدار ۱۳۲۳ میں تجویز فرجہ کے شائے جانے تک نہیں کیا گیا ہے۔ اور ہاری رائے میں اس سے انصاف میں کسی طرح غلط بھی واقع نہیں ہو ہے۔ ایسی صورت میں ہم اس نوبت کا رد الی پر کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں پاتے۔ لہذا حکم مناکہ

نگرانی ناستور۔

منقولہ از امام ابو حنیفہ

مرافقہ چارہای  
جانشینہ

نیرنگہ - ۱۱۱۱

**Figure 1**

مضاف

باب اليرشاد

14

سرکار عالی

مراقبہ علمیہ

میرداد سہمت۔ اپیل۔ محرمہ کیل کی غلطی سے اپیل کا بحلیت درخواست نگرانی پیش ہو کر آتا ہے۔  
ہو نہ ایل کا ایضا انقضا سے میرداد پیش ہونا۔ وجہ موجود انقضا سے میرداد ایل۔ خلاف ورزی۔

مرکز نهاد خیریه سید الشهدا، کریم الله خان صاحب بازم عدالت فوجیادی، بدو مورخہ ۱۳۰۲ھ استنداد اسلامک فیشورنگیک اور خیرات

بالا پر شا  
نام  
سرکار

میں جہاں کہ ایسی سختی سے ملزم اپنے حق سے بغیر اپنے تصور یا غفلت کے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس مرافعہ تجویز طلب ہے۔ میری رائے شہادت پیش شدہ کی نسبت یہ ہے کہ وہ ناقص ہے جو ملزم پر عاید کیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس نے خلاف ورزی دفعہ ا قانون آبکاری ایک شیشہ شراب سے زیادہ شراب اپنے قبضہ میں رکھی شہادت جو پیش ہوئی ہے متعدد واقعات کی ہے پہلا واقعہ یہ ہے کہ اتفاقی طور سے ایک جھنگل میں سے شراب کی بوتل آنے سے۔ جبکہ والا گرفتار کیا گیا۔ اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ ملزم مرافعہ نے کچھ شراب سس آباد سے منگائی ہے۔ اس پر ملزم کے مکان کی تلاشی کی گئی۔ اس کی مقدار اس قدر ہے کہ وہ ایک گلیا میں رکھی گئی۔ ملزم کے مکان سے دو شیشے شراب سے بھرے ہوئے برآمد ہوئے۔ مگر اس کے متعلق مفقوش اد کو ایون کے بیانات میں اختلاف ہے۔ اور چنانچہ مدین اگرچہ شیشوں کا ذکر ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہو تا کہ بھرے ہوئے تھے۔ پس ہم کو یہ ثابت قرار دینے میں بہت تامل ہے کہ وہ بھرے ہوئے شیشے برآمد ہوئے۔

اس کے سوا اسے دو نصف نصف شیشوں کے ٹکے کی نسبت بھی شہادت پیش ہوئی ہے۔ مگر اول تو یہ شیشے ایک ایسے مکان سے برآمد ہوئے ہیں جس میں دو برسے لوگ رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک کا بیان یہ ہے کہ اس نے شراب منگا رکھی تھی۔ دوسری یہ کہ اگر دو نصف شیشوں کی شراب کو جمع کر کے ایک شیشہ شراب قرار دیں تو یہ اجازتی مقدار حسب دفعہ ۱۱ ہے۔ اور یہ نہیں ثابت کیا گیا کہ اس سے زیادہ تھی اگر ان دو نصف شیشوں میں وہ شراب بھی شریک کی جائے جو گلیان میں موری سے جمع کی گئی تھی۔ تب بھی یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اجازتی مقدار سے زیادہ ہو گئی۔

ان سب باتوں کے علاوہ یہ چیز بھی خاص توجہ کے قابل ہے کہ اگر اجازتی مقدار سے زیادہ شراب بھی جائے تب بھی چونکہ مختلف اشخاص کے پاس سے برآمد ہوئی ہے اور کسی ایک کے پاس سے ایک شیشہ سے زیادہ ملنا ثابت نہیں ہوا ہے۔ اس لئے کسی شخص کو بروئے دفعہ (۱۱) قابل سزا قرار دینا ممکن نہیں۔ گو ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ملزم نے شراب سس آباد سے منگائی ہو اور تلاش کی خبر پر اگر اس کو تلف کر دیا ہو۔ لیکن یہ شخص قیاس ہی قیاس پر چھوٹا ہے جو شہادت پیش کی

لاہور شاد  
جام  
مکمل

درخواست مرافعہ پیش ہونے میں تعویق ہوئی اور اس کو لائق معافی قرار دیکر فریقین کی بحث  
سنی مرافعہ کے طرف سے اس امر پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ گواہوں میں اختلافات میں کچھ  
اختلافات گواہوں میں بیشک نہیں۔ لیکن ایسے اہم نہیں ہیں کہ جس سے ہم کل شہادت کو ناقابل  
اعتبار قرار دین شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کے مکان سے شراب کے دو شیشے آئے  
ہرے ہوئے لیکن اور کئی شیشے اور ایک مرتبان میں شراب کی بوتلی تھی۔ جب بیچ لوگ ملزم کے  
مکان پر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور وہی زمین گئی کچھ شراب بہہ نکلی اس سے معلوم ہوتا ہے  
جن شیشوں اور مرتبان میں شراب کی بوتلی تھی وہ شراب سے بھری ہوئی تھی۔ اور ان سیکٹر  
وہیمان کے آمد کی اطلاع سے ملزم نے اس کو وہی زمین بہا دیا ہماری رائے میں جو شراب  
ملزم کے مکان سے برآمد ہوئی ایک شیشے سے زیادہ تھی۔

لہذا حکم ہوگا

مرافعہ ناظر۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس میں سب سے پہلا امر قابل توجہ یہ ہے کہ مرافعہ  
خارج المیعاد ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں مرافعہ بیان کرتے ہیں کہ پیشی مرافعہ میں تاخیر اس وجہ سے  
ہوئی کہ مقرر کی غلطی سے عدالت مرافعہ کے عنوان پر لفظ نگرانی لکھ دیا گیا تھا۔ گو درخواست مورفہ  
۱۸۔ فروری ۱۹۳۳ء کے مضمون سے یہ صاف ظاہر تھا کہ مرافعہ کیا جاتا ہے۔ اس غلطی کی وجہ سے  
درخواست مذکور نگرانی کی خیال کیا کہ اس نا منظور کی گئی۔ اس کے بعد مولوی غلام اکبر خان صاحب تکمیل  
مرافعہ کو معلوم ہوا کہ عنوان کہنے میں مقرر نے غلطی کی تھی۔ تب انہوں نے دوسری درخواست  
تاریخ ۲۰۔ اردی بہشت ۱۳۵۲ھ پیش کی جس میں ترمیم درخواست سابق کی اصلاحات چاہی جو نا منظور  
ہوئی۔ اس کے بعد تاریخ ۳۔ خود داد مسکتہ مرافعہ کی درخواست پیش کی گئی جو بالاجت ہے۔

بحوالہ نظیر سندھ آئین لٹریچر السہاد جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ و ۲۱۲ اس پر زور دیتے ہیں کہ جو تاخیر  
اس غلطی کی وجہ سے ہوئی وہ حسب نشانہ دفعہ قانون میعاد سماعت وجہ موعہ میں داخل بھی جاسکتی تھی  
ہم اس بحث کو اس بنا پر قبول کرتے ہیں کہ لجانا حالات ایک ایسی غلطی کا اثر جو مقرر کی غفلت  
سے ہوئی نہ جس کی اطلاع وکیل کو نہ ہونے پائی ہو کل پر نہ پڑنا چاہیے۔ قصہ ما ایک خوبصورت مقدمہ

خواجہ محی الدین

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکات :-

نگر انخواہ

بنام

طرف قاضی

ٹوکلپا

نگرانی۔ نگرانی بناراضی حکم ترتیب فرد جرم۔ نگرانی برہائے موازنہ شہادت ہادی النظر  
میں شہادت تائید الزام کا اثبات جرم کے لئے کافی نہ ہونا۔ مجسٹریٹ کو مکرر غور و خوض و تجویز کی ہوتا  
سرکاری ملازم بنا۔ مجموعہ تفسیرات سرکار عالی دفعہ ۱۳۴۔

تجویز ہوئی کہ ملازم پر جرم حسب دفعہ ۱۳۴ مجموعہ تفسیرات سرکار عالی  
تا وقتیکہ ملازم کا بار ملازم سرکاری کی اصل کا از کتاب یا اقدام کرنا  
ثابت نہ ہو ملازم کے شاعت کی کافی شہادت نہ ہو مایہ یقین کیا جاسکے۔  
نایس صورت میں ترتیب فرد قرار داد جرم کی کوئی وجہ تسلیم کی جاسکتی ہے  
جو کہ بعض نگرانی حکم ترتیب فرد جرم کی تصدیق نہیں ہے لہذا اس پر  
پرکھنا کہ ملازم کے کلاسیک شہادت پیش شدہ ہر وجہ نہایت ضعیف و فرور  
ہے مکرر غور کر کے بعد ملا نظر شہادت مفال جرم کو بری کر سکتے ہیں۔

فوری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب نگر انخواہ پنڈت گراؤ صاحب وکیل

منجانب طرف قاضی۔ مشر کلین رام ایر صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ یہ نگرانی میں بیان سے ہے کہ شہادت تائید الزام ہادی النظر  
بھی ثبوت الزام کے لئے کافی نہیں ہے۔ ایسی صورت میں فرد جرم مرتب کرنا صحیح  
نہیں ہے واقعات یہ ہیں کہ ملازم نگرانی خواہ پر حسب دفعہ ۱۳۴ تفسیرات ملازم سرکاری

نگرانی بناراضی تجویز مولوی سید محمد علی صاحب ناظم فوجداری مجددہم تعلقہ شورا پور ضلع جگر مورخہ ۲۲ جون ۱۹۴۲ء  
مشریک فرد جرم مرتب کیا گئے۔

پھر رشاد  
نہا  
مکمل

ہے وہ اس کو ثابت قرار دینے کے لیے ہرگز کافی نہیں ہے۔ ان وجوہ سے مرافعہ منظور اور ملزم بھی  
کیا جاتا ہے۔

نواب ذوالقادر جنگا اور کن۔ بحث لائق دلائل فریقین سماعت کی گئی۔ خلاف ورزی تالیف کیا گیا  
الزام مہم پر اس بیان کے ساتھ عاید کیا جاتا ہے کہ اس کے قبضے سے ایک شیشہ سے زیادہ  
شراب برآمد ہوئی ملزم کے دو مکان میں ایک مکان سے جس میں یہ خود معد اپنی زوجہ کے ہتھیار  
دو شیشے نصف نصف ہوتے تھے۔ اور ایک اور طرف بھی نکلا جو غلط تھا۔ مگر جس میں  
سے شراب کی برآئی تھی۔ دوسرے مکان سے جس میں علاوہ ملزم کے واسطے کے اور  
بھی دو چار آدمی بطور کرایہ اور قیم ہیں۔ دو شیشے شراب کے بھرے ہوئے برآمد ہوئے۔  
نواب نظامت جنگا، بہاؤ نے ملزم کو بوجہ عدم ثبوت جرم بری اور مولوی سید ہاشم صاحب  
بالگامی نے باتفاق عدالت ماتحت سزا کو کجاں رکھا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہ مقدمہ  
میرے سامنے پیش ہوا ہے۔ حسب دفعہ (۱۱) قانون آبکاری فی شخص ایک شیشہ  
شراب رکھنے کی اجازت ہے۔

بلحاظ تعداد اشخاص جو ان مکانات میں رہتے ہیں مقدمہ شراب برآمد شدہ اس  
قدر نہیں ہے کہ ملزم مستوجب سزا کا قرار دیا جائے یہ کہ عالی ظرف بھی شراب سے بہرا تھا جسکو  
مارمے مولوی میں بھاد با تہہ بعض قیاس پر مبنی ہے۔ کوئی کافی شہادت اس مرافعہ کی تائید میں پیش  
نہیں ہوئے بعض ایک نیا نمونہ پیش ہوا ہے۔ اور اس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی کی  
جو شراب ایک گلیا میں بھری گئی تھی وہ اس کے سامنے نہیں کی گئی تھی۔ شہادت ناقص اور  
ناکافی ہے شیشہ کا ناندہ ملزم کو پناقرین انصاف ہے۔ مجھ کو نواب نظامت جنگا بہاؤ کی رائے سے اتفاق  
ہے لہذا میں مرافعہ منظور اور ملزم کو بری کرتا ہوں۔

منفصلہ دہلی

نگران فوجداری  
حاجہ عتیقہ

بقیہ

باجلاس عالیہ نواب نظامت جنگا و راجم۔ اے۔ ایل۔ یل۔ بی۔ بی۔ سرٹیل لاو عالیہ نواب

نہایت ۲۲۲

نگرانی فوجدار  
جانب

نہایت ۲۲۲

باجلاس عالیجنابا حکم الدولہ پنا ایم۔ اسے۔ میر سرائٹ الامیر مجلس عالیجناب مولوی مفتی سید  
نور انصیا الدین صاحب دکن

پیراؤنی چندا

نگرانخواہ

بنام

طرقانیان

بچی نگر و فرسہ  
اراضیت حنفی۔ ترک ہمای۔ شوہر کا زوجہ کے ساتھ ترک ہمای۔ مجبورہ تشریفات  
سرکار عالی دفعہ ۳۴۳۔

تجزیہ ہوئی کہ شوہر بعض اپنی زوجہ کے ساتھ ترک ہمای سے جرم  
اناراضیت حنفی دفعہ ۳۴۳ مجبورہ تشریفات سرکار عالی مایہ نہیں ہو سکا  
بلکہ گیل اراضی دفعہ کو کے لئے اس امر کا اثبات ضروری ہے کہ شہیننگ  
نیک نائی کو فریب پنا انا اس نمل سے قصود تھا۔

اغراض مقدمہ مذکور کے رپورٹ فروغ نہیں ہے۔  
منجانب نگرانخواہ مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔  
منجانب طرقانی۔ مولوی جہانگیر حسین صاحب وکیل۔

مولوی مفتی سید نور انصیا الدین صاحب انجمنیت دکن و نواب عالم الدولہ بہادر میر مجلس شرفی الہ  
ایک استغاثہ کو جو بحوالہ دفعہ (۳۴۳) تشریفات سرکار عالی مایہ ہو ا تھا

نگران بنام فی تجزیہ روی میں صاحب ناظم عدالت فوجدار فیصلہ لکھنؤ مورخہ ۲۲۔ تیر سنہ ۱۳۲۳ ان شہر ایک مقدمہ دہلیہ  
چندہ ہم شہرت میں خارج کیا گیا ہے۔ یہ بھی نگر و فرسہ زمین ۱۲ نفر جرم عدالت دفعہ ۳۴۳ تشریفات سرکار عالی سے  
رہا کر میں میں سرحدیہ کوئی دہ سراجہ کلاں ناوی شوہر کے مقابلہ میں اختیار کرتی ہے

اور جی ایس  
کو کھانا

بننے کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ مدعی کے سوا کسی گواہ نے اس کی شناخت نہیں کی اور مدعی کی شناخت بھی مشتبہ ہے اور شہادت سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ ملزم نے اس اوداعے کو وہ سرکاری ملازم ہے یا کارکن کا یا اقدام کیا۔ پس جو زیر دفعہ ۱۳۴ میں لازمی قرار دیا گیا ہے وہ اس مقدمہ میں مفروضہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس فعل یا اہل افعال سے جو ملزم کی نسبت بیان کئے گئے ہیں جرم متذکرہ دفعہ ۱۳۴ میں جلد اس کے علاوہ شہادت سے ملزم کی شناخت نہیں ہوتی جب یہ وہاں کے افسر ہیں جو جرمین تو ترتیب فرد جرم کی کوئی وجہ نہیں تسلیم کیا جاسکتی جسٹریٹ کو اس پر کافی خود کرنا چاہیے تھا ہم اصولاً اس کو پس نہیں کرتے کہ دوران مقدمہ میں دست اندازی کریں اور تسلیخ فرد جرم کا حکم دیں اس وجہ سے جسٹریٹ کو توجہ دلانا کافی خیال کرتے ہیں کیونکہ بعض ترتیب فرد جرم اس کی مسکرم نہیں ہے کہ تجویز نر صادر کی جائے۔ لہذا وہ خود شہادت پیش شدہ پر مکرر خود کرنے کے بعد جو نہایت ضعیف اور عدم شناخت کی وجہ سے غیر موثر ہے۔ موجودہ روٹا پر بلا انتظار شہادت حاصل ملزم کو بری کر سکتے ہیں۔ اس ہایت پر اکتفا کیا جاتا ہے بعینہ نگہانی کسی حکم کے صادر کر سکتی ضرورت نہیں ہے۔

مولوی محمد امجد الدین صاحب کیسٹ رکن۔ نگہانی کا اشارہ یہ ہے کہ وراثت تحت نے جو حکم نسبت ترتیب فرد قرار داد جرم ملزم کے خلاف میں صادر کیا ہے منسوخ کیا جائے غلط ہے کہ شہادت سے کوئی امر ایسا حقیقی نہیں ہوا کہ جو وجہ ایسے حکم صادر کرنے کی ہو سکے اس قدر کافی قانونی یہ ہے کہ جسٹریٹ نے دفعہ (۲۱۳) کا استعمال جنہ اول کے لحاظ سے صحیح طور پر نہیں کیا۔ اس کے ملزم کو رہا کر تا فرد جرم سنائی یہ دلیل سزا دینے کی نہیں ہو سکتی فرد جرم کی ترتیب سے واقفیت جرم کی تسلیم لازم نہیں آتی۔ جب شہادت ختم ہو چکی ہے جس کو ہم نے ابھی سنلے اور اس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ وجہ کافی نہیں ہے تو جسٹریٹ خود اپنے اس اختیار کو جو برائت کے متعلق ہے استعمال کر سکتا ہے اس موقع پر اس کو اظہار توجہ رائے آخر سے باز رکھنا وراثت ایک وہ مضر حق ملزم ہو چکا ہے امر نہیں۔ لہذا ہم مقدمہ کو انجام مقصد سے لے کر واپس کر کے میں تاکہ وہ حسبہ عمل کرنے میں کامل احتیاط کو ملحوظ رکھیں۔







سولام دیوانہ  
عنایت علی

ہر جرم کی تحقیقات جداگانہ کر سکی جائے اس پر مبنی ہے کہ شہادت پیش کرنے میں آسانی ہو اور شہادت سے تحقیق واقعات کا اور الزام کا بہت ہو سکے اور لازم کو بھی الزام کے اور نیز شہادت تاہم الزام کے سمجھنے اور جواب دہی میں آسانی ہو اور یہ ظاہر ہے کہ متعدد واقعات کے متعلق متعدد گواہوں کے بیانات ایک ہی مقدمہ میں لائے جائیں تو ضرور پیچیدگی واقع ہوتی ہے قانون میں تین الزامات کی ایک تاہم تحقیقات کی جو اجازت دی ہے وہ صرف اس صورت میں کام میں لانے کے قابل ہے۔ معمول الزامات سے کوئی خاص سہولت پیدا ہوتی ہو اور پیچیدگی پیدا ہونیکا احتمال ہو۔ مقدمہ نہایت ہم پیچیدہ نہیں کہہ سکتے کہ معمول الزامات سے کوئی خاص سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ معمول مناسب ہے تب بھی تین سے زیادہ کا کوئی سی طرح جائز نہیں ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تعین الزام میں اور موازنہ شہادت میں اور اس کے صحیح نتیجہ اخذ کرنے میں دقت پیدا ہوتی ہے اور اس وجہ سے کہہ کہا جاسکتا ہے کہ انصاف میں خلل پیدا ہونے کا بہت زیادہ احتمال ہے ان وجوہ سے ہم عدالت ابتدائی کی کارروائی کو قابل تسخیر خیال کرتے ہیں۔

ہماری رائے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ برٹش انڈیا کے جوائنٹ کورٹ نے اور نیز پریوی کونسل نے تین سے زیادہ جرم کی کچھائے تحقیقات کو ایسی اہم بے ضابطگی قرار دیا ہے جو دفعہ کے نشان میں داخل نہیں ہے۔

لیکچر مندرجہ انڈین لارڈز جلد ۲۲ ادا صفحہ ۷۰-۲۵ داس صفحہ ۷۱  
ان مقدمات میں رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ بعض بیضا بطلی نہیں ہے بلکہ صریح احکام قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور ایسی صورت میں جدید تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مقدمہ مندرجہ انڈین لارڈز جلد ۳۰ داس صفحہ ۵۰۲ یہ بھی صاف کر دیا گیا ہے کہ گو مرم بری کیا گیا ہو تحقیقات کا اہم ہونے کے قابل اس سے ہمارے سوال دوم کا بھی جواب ادا ہو جاتا ہے اور جو مرم بری ہونے میں ان کے متعلق بھی چونکہ تحقیقات کا اہم ہے لہذا جدید تحقیقات ہو سکتی ہے اور ہونی چاہیے۔

سوال سوم عدد و الت کے اس طریقہ سے متعلق ہے جو اس مقدمہ میں اس نے لکھا

رام ورجا  
پیشکش

بیچارہ ہوگی۔ اس طرح تجویز ملے گا کہ جہاں رہی جائے تو وہ بھی بیکار ہوگی۔

ان حالات کے لحاظ سے اس مقدمہ میں اصولی نقطہ طلب ہیں۔

۱۱ عدالت ابتدائی نے جو فیضا بطلی کی ہے اس کا کیا اثر ہے اور اس کی اصلاح کیونکر ہو سکتی ہے۔

۱۲ جس مقدمہ نے سزا کا سرائے کیا ہے اس کی نسبت کیا تجویز ہونی چاہیے اور جو زمین بری کے لئے ہیں ان کی نسبت کیا حکم دینا چاہیے۔

۱۳ عدالت کو سرائے کی تجویز کرنا چاہیے تھا یا نہیں اور اب مقدمہ کو مستعد حالت میں واپس کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

فصل اول الزامات کے متعلق دفعہ ۲۴ میں یہ اجازت دی گئی ہے کہ ایک سال کے اندر ایک ہی قسم کے جرائم کی تحقیقات اگر ان کی تعداد تین سے زیادہ نہ ہو تو ایک ساتھ کی جاسکتی ہے یہ دفعہ ۲۴ اس قاعدہ کا حصہ ہے جو دفعہ ۲۴۰ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جس کا نشانہ یہ ہے کہ ہر جرم کی تحقیقات و تجویز علیحدہ ہونی چاہیے۔ ان دونوں دفعات کو ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تین سے زیادہ جرائم کی کچھائی تحقیقات ایک ایسی اہم فیضا بطلی ہے جو موخر مقدمہ سمجھی جاتی ہے اس وجہ سے اس کو نشانہ دفعہ ۲۴۰ میں داخل کرنے میں تاخیر ہونا چاہیے اس دفعہ میں یہ تباہی ہے کہ کوئی تجویز یا حکم سزا یا اور حکم جو کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو سرائے یا انگریزی میں نسخہ یا تبدیل نہ کیا جائے گا کسی غلطی یا ترک فعل یا بیضا بطلی کی وجہ سے جو غرضی استغاثہ یا طلب نامہ یا مکناسہ یا فرد قرار دہ جرم یا اشتہار یا حکم یا فیصلہ یا کسی اور کارروائی میں واقع ہو جو قبل از آغاز مقدمہ یا ایک کے دوران میں نہ کیا جائے یا جو کسی اور کارروائی متعلقہ مجموعہ نہ ہیں واقع ہو بشرطیکہ ایسی غلطی یا ترک فعل یا بیضا بطلی سے درحقیقت انصاف میں غلط واقع ہوایا نہیں۔

جو محیار اس دفعہ میں مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انصاف میں غلط واقع نہ ہو اگر یہ فرض کیا جائے کہ خلاف ازادی دفعہ ۲۴ ایسی بیضا بطلی ہے جو اس دفعہ کے نشانہ میں داخل سمجھی جاسکتی ہے تب بھی یہ دیکھنا ضرور ہوگا کہ اس سے انصاف میں غلط واقع نہ ہوایا نہیں۔



حسب دفعہ (۱۴۴) ضابطہ فوجداری عدالت مرافعہ کو از سر نو تحقیقات کا حکم دینے کا اختیار ہے۔ مگر مقدمہ ہذا میں اگر عدالت اس اختیار کو کام میں لاتی تو وہ صرف اس مزم کے مقدمہ سے متعلق ہوتا جس نے مرافعہ دائر کیا تھا۔ اور اس کا اثر ادا نہیں ہو سکتا۔ متعلق جو یہی ہو چکے تھے کچھ نہ ہوتا البتہ یہ نکتہ تھا کہ مرافعہ متاثرہ میں خود تجویز کر کے عدالت مجلس عالیہ عدالت کو کل مقدمہ کے طرف توجہ دلاتے تاکہ بعد نگرانی کل مقدمہ میں از سر نو تحقیقات کا حکم صادر ہو۔ بجائے اس کے عدالت نے مرافعہ کی تجدید کو خود نکتہ کے یہاں کل مقدمہ سے متعلق تحریر کیا کر دی۔ ان حالات میں ہم اس کی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ عدالت کی کارروائی پر اعتراض کریں۔ کیونکہ اس نے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جو قرین اعتدال معلوم ہوا اور مرافعہ داخلہ فرما کر اس کو کچھ عرصہ تک ملتوی رکھتا ہے اس کا اثر یہ نہیں ہے کہ مرافعہ خارج کر دیا گیا۔ لہذا ہم اس وجہ سے ہی عدالت کی کارروائی کے خلاف کوئی رکاوٹ نہ بنیں چاہتے۔

حکم مواکہ

نگرانی منسلک محکمہ کی کل کارروائی منسلک ہوا از سر نو تحقیقات کی بجائے ایک سال کے اندر کے تین جہاں سے زیادہ کی بجائے تحقیقات نہ ہو۔ تحقیقات مقدمہ تاظم عدالت ضلع کے اجلاس پہ ہو۔

منفصلہ دستخط

نگرانی فوجداری

منفصلہ دستخط

جلستہ تحقیق

یادداشت عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر لاہور  
عالیجناب مولوی سید سراج الحق صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ ڈی بیرسٹر لاہور  
سنگار عالی درجہ پولیس ضلع عثمان آباد

ہام

طرقانیان

شیخ چاند وغیرہ

کڑی سیما  
نام  
لکھو!

پھر غرض میں مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

مکراچیاہ اصالہ حاضر۔  
منجانب طرقتانی پٹنٹ کمیٹی اور صاحب سر نو اس صاحب کلا۔  
مولوی مفتی سید نور العیاد الدین صاحب و مولوی سید سر لکھ احمد  
صاحب رکان متعلق الرائے۔ عدالت نے ایک استغاثہ کو جو بموجب الد کھارات  
۱۱۲۸۰۳۲۸ و ۳۲۸۰۳۲۸ و ۱۲۸۰۳۲۸ اور ۱۲۸۰۳۲۸ اس دہایت کے ساتھ واپس کیا کہ یا تو مستیٹ ملو  
ملوہ استغاثہ دایکرنے یا تین ہزار کم کی حد پر کھائی تحقیقات کو منظور کرے جسکے برطانوی نگرانی  
ہم کو تعجب ہے کہ یہ دہایت کیونکر جوایت قانونی تصور کیجی واپس استغاثہ کی حد  
صرف سلسلہ اختیار سماعت ہرجی ہے اور یہاں اس سے بحث نہیں ہے کھائی تحقیقات  
بکہ باب میں دفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ ضابطہ فوجداری صاف بھی جی کے لحاظ سے ترتیب  
فرد جرم پر اس کا موقع ہو سکتا تھا اس لئے کہ جنگ و افسیت جرایم کا تصور ہی پیدا  
ہو اس وقت تک امتیاز ماییت جرایم اور غائلت کا موقع نہیں ہو سکتا مال ترتیب  
فرد جرم کا اس ہی قانونی تصور کا اظہار ہے اور جنگ وہ مستحق ہو غایت دفعات ۲۲۱  
۲۲۲ و ۲۲۳ پر ہی نہیں ہو سکتی جو حکم اس مقدمہ میں عدالت نے دیا ہے وہ قطعاً ہے منی و  
دہل ثابت ہوتا ہے۔

لہذا ہمیں شکوری درخواست مستیٹ حکم دیتے ہیں کہ حسب ایار تقریر محمد  
ضابطہ تحقیقات کر کے عدالت تجویز صادر کرے۔ مطلقاً

نگرانی فوجداری

۲۲۲  
نہر تھو  
۱۲۲

با اجلاس عالیجناب لو اب نظامت جنگ بہا و راہیم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔  
نہر شریٹ لالہ عالیجناب مولوی مفتی سید نور العیاد الدین صاحب بحیثیت امکلان  
میر مظفر علیخان  
نگرانی خوا

حکومت ہند

1

نیو نیوز ۱۳۳۴

١٤

وہیکو بادشاہ

استغاثہ۔ استغاثہ بحوالہ وفات متعدد۔ واپسی استغاثہ بغرض ارجاع استغاثہ ہائے  
ہذا گائے۔ واپسی استغاثہ کا خلاف قانون ہونا۔ مجبورہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دکن ۲۲۴۲  
تجزیہ جوی کہ استغاثہ کی محض اس بنیاد پر کہ وہ کچھ الٹے متعدد نجات  
مجبورہ نجات دائرہ ۴ اس ہیئت سے دیکھی کہ مستحق علیحدہ علیحدہ استغاثہ  
دار کی قلمدان میں رہا اور قبول الزام کے متعلق وقت ترتیب فرد قرار داد  
جو جب استغاثہ ۲۲۴۲ مجبورہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عمل کرنا چاہیے۔

[illegible]



منظر طہار  
عہدہ ناشر  
چھاپہ گھر

اوس کا قبضہ بحال کرے تو بلحاظ تخیل منشاء قانون و خمس ہاوت  
مقدمہ حکم مجسٹریٹ صبح اہدہ قابل بانی ہے۔

۱۴۸ اکادمی ڈیوڈ و خدہ ۱۴۸۰ بلحاظ اربعی نوعیت کہہ وہ ۱۴  
دیوانی کا سدوائی ہے لہذا مجسٹریٹ ہائیکورٹ کو صیفہ نوعداری  
پس اس قسم کی کادمی ہے اعتراف اولہ کا اندوہ کرنا چاہیے

ضروری واقعات کو درست ظاہر ہوتے ہیں۔

بائب گرا نیخواہ مولوی سید ابوالقاسم صاحب دیکل

بائب طقانی مولوی مرزا خداداد بیگ صاحب دیکل

اب نظامت جنگ بہادر (مولوی مفتی سید نور العنبر الدین صاحب

کان متفق الرائے) بحث ساعت ہوئی و خدہ ۱۴۸۰ اصناف نوعداری کے ضمن میں

لت دیوانی سے بچنے کی غرض سے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں اونکا یہ مقدمہ ایک

۱۰ نوٹ ہے جائیداد قہدا کے درمیان کئی سال سے نزاع چلی آتی ہے کبھی

ب کا قبضہ جائیداد متنازعہ پر رہا کبھی دوسرے کا اور اب تک اصل نزاع کا جو قابل

غیر عدالت دیوانی ہے تقسیم نہیں ہوا۔ اب جس بار برنگرانی لی درخواست ہے وہ

ہے کہ مجسٹریٹ نے چھ ماہ کا ٹنڈا اس تاریخ سے نہیں کیا میں تاریخ کے بیان تہذیبی شکل کو لیکر حکم صادر کیا گیا۔

اس کے قبل ۱۴۸۰ مسند ارسلاف سے کیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیانات تحریری کے

حال کا حکم ۱۴۸۰ اب ان تلافی کو دیا گیا اس کے پہلے اس وجہ سے نہیں دیا گیا تھا کہ

بیخ ۱۴۸۰ مسند ارسلاف بلحاظ حالات جائیداد متنازعہ پر سرکاری قبضہ کر لیا گیا تھا و خدہ

۱۴۸۰ میں تاریخ حکم احوال بیانات تحریری سے مدت قبضہ شمار کر کے ہدایت ہے کیونکہ یہ

ہوا گیا ہے کہ مجسٹریٹ فوری کادمی کر کے نقص اس کے اندیشہ کا اطمینان نال ہوتے

افریقین کو بیانات تحریری دائل کرنے کا حکم دیا اور یہ صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے

پندرہ سال تک فریقین کی چال بازیوں سے قبضہ کارہ و بدل ہونے کے بعد بیانات تحریری

۱۴۸۰ احوال کے حکم کی نسبت آئے گی۔ یہ بالکل ممکن ہے جیسا کہ اس ۱۴۸۰ میں ہوا ہے

نام

جہانگیر جی

طرقاتی

نقص اس کا ردوائی نقص اس حکم اذخالی بیانات تحریری فوراً صادر ہونا چاہئے۔  
شمارہ ۱۰۰ قبضہ قبل نزاع۔ جائداد متنازعہ کے زیر نگین سرکاری جائیداد حکم۔ اثنائے  
کا ردوائی میں قبضہ کی تبدیلی اور اس کا غیر موثر ہونا۔ کا ردوائی نقص اس کی نوعیت  
اور منہ فوجداری سے اس کے اہلداد کا مناسبت ہونا مجموعہ متابطہ فوجداری سرکار

عالی دفعہ ۱۴۸

تو نہ ہوئی کہ کا ردوائی زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ متابطہ فوجداری  
سرکار عالی بھارت کیانی چاہئے اور اہلداد کا ردوائی حکم اذخالی بیانات  
تحریری میں منادہ دفعہ ۱۴۸ چاہئے۔  
۲۰ دھان کا ردوائی میں کئی بار قبضہ تبدیل ہوا اور حکم اذخالی بیانات  
تحریری بعد اسی تبدیلی کے صادر ہوئے تاہم حکم اذخالی بیانات تحریر  
سے صحت قبضہ کا شمار خلاف منشاء قانون ہے۔  
۳۰ گو دفعہ ۱۴۸ مجموعہ مذکور میں تاریخ حکم اذخالی بیانات تحریری سے  
میں ملکا کا شمار حکم ہے لیکن جب جبرٹ ہم اسٹنڈرٹ ان کو  
جائداد متنازعہ زیر نگین سرکار لیکر ۲۲ سربان ۱۳۳۳ ان کو حکم اذخالی  
بیانات تحریری ملکا کے اور وقت قبضہ یمن کر کے تاریخ اول الذکر پر  
حکم اذخالی بیانات تحریری دیا جانا چاہئے تھا اور یہ بہانہ کیا کہ وہ دیا گیا  
اذخالی اول الذکر سے اس میں صحت منہ قانون فرق اول کا قبضہ ثابت ہو رہا

گمانی نہانا منی تحریر مولوی خواجہ شجاعت اللہ صاحب جائست جبرٹ ضلع ننگرہ مدد ۴ مہرے ۱۳۳۳  
شراکیہ قبضہ فرق اول کا بحال ہونا چاہئے اور تمہارے کا قبضہ ناو فیکہ حالت ملکا سے کوئی حکم کیے  
خلاف ہنو فرق اول کا قبضہ بحال رہے گا۔

## نگرانی فوجداری

۲۷۱  
نمبر ۹۹  
نصف ۲۳  
انحصار ۱۲

اجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بگرامی بی اس پیٹرکٹ  
و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب انیم اسکیل ایل دی پیرٹرکٹ  
ایٹ لارکان

بگرامی خواہ

سام دہن

نہام

طرقانیان

نیاجی وغیرہ

مرتبہ مستثنیٰ کے مقبولہ کسبت سے غلام کا یہاں کا شکا دوں کی باہمی نزاع  
افواج استغاثہ سرفہرہ گشتی مالگاری نشان ۸۰ بابہ ۱۲۱۲ ات برات۔ نگرانی۔ استغاثہ  
منسوخ تجویز برات بعینہ نگرانی۔

بھلیاں تھوڑی ہوئی کہلا، زمین کا مستثنیٰ کے مقبولہ کسبت سے  
غلام کا یہاں کا دو نام جو مرقبہ اور گشتی مالگاری نشان ۸۰ ات  
۱۲۱۲ ات محض قبضہ اراضی تک محدود ہے اور ارجاع مقدمہ ہو  
پہرہ مشورہ ہو سکتی ہے۔

(۲) مجلس عالیہ عدالت بوجہ کافی تجویز برات کو بعینہ نگرانی  
منسوخ کرنے کی اجازت ہے۔

فکر مند جو آئین دکن جلد ۱ صفحہ (۱۹۷) کا اردو باگیا۔  
از عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب دکن جو کتب  
دانت بنے شہادت پر غور کرنے کے بعد تجویز برات زمین چلے گیا

نگرانی بناراجی تجویز مولوی سید محمد علی الدین صاحب ناظم عدالت صوبہ اڈک آباد مورف ۲۷  
اور سکتا شراکدہ مراہمہ حکور احمد طرہی بری کے کہیں۔

منظری ناں کہ دوران مقدمہ میں کئی بار قبضہ بدلے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر اذخالی بیانات تحریری  
 کا حکم بعد ایسی تبدیل کے صادر ہو تو مدت مقررہ کے شمار سے اس فرق کا قبضہ ظاہر ہوگا  
 جو وقت آغاز کارروائی یا اس سے پہلے یا بعد مادہ کے امتداد میں نہیں تھا ہم نہیں  
 سمجھتے کہ واضعاً قانون کا یہ مشاہدہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص دوران مقدمہ میں تالیف ہو  
 جائے اور کب قبضہ بحال رکھا جائے جہاں دفعہ ۴۴ کی سرسری کارروائی مناسب جہلت کے  
 ساتھ کی جائے یہ بحث پیدا نہیں ہو سکتی کہ نہ آغاز کارروائی اور حکم اذخالی بیانات تحریری  
 کے درمیان زیادہ وقفہ ہو جائے سکتا لیکن جہاں کہ جہتوں بلکہ برسوں کی مدت آغاز کارروائی  
 اور اذخالی بیانات تحریری کے درمیان واقع ہو جیسا کہ مجسٹریٹوں کی عدم واقفیت اور  
 عدم توجہ اور فریقین اصرار کے وکلاء کی ہالاکوں سے اس ملک میں جو ناہمواری  
 وقت میں آتی ہے خواہ یہاں کا شمار تاریخ حکم اذخالی بیانات تحریری سے کیا جائے  
 خواہ تاریخ آغاز کارروائی یا تاریخ حصول الطعنات سے ایسی ہی وقت اس مقدمہ میں  
 پیش ہے ہماری رائے میں یہ سخت نامناسب ہوگا کہ مجسٹریٹ کے حکم کو بعد نگرانی  
 منوع کر کے تاریخ حکم اذخالی بیانات تحریری سے جہاں کے امتداد قبضہ کی حالت میں  
 کر کے ہدایت کی جائے مجسٹریٹ نے بیڑ من کر کے جو فیصلہ ہے کہ مہراستغفار اللہ  
 کو قبضہ کے متعلق اپنے اپنے بیانات تحریری داخل کر چکا حکم فریقین کو دیا جانا چاہیے  
 تھا نہیں یہ سمجھا جائے کہ دیا گیا ہو کہ اس قبضہ سے قانون کا اصل مشاہدہ رہا ہوتا ہے  
 ہم اس کو عملی حالات کے لحاظ سے اس مقدمہ میں جائز قرار دیتے ہیں اور مجسٹریٹ کے  
 حکم کو جس کی نگرانی چاہی جاتی ہے بحال رکھتے ہیں اب اس مقدمہ میں بعض دفعہ  
 قبضہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے۔ حالت دروہاتی سے قطعی فیصلہ ہونا چاہیے  
 جہاں تک ممکن ہو دفعہ ۴۴ کی کارروائی سے باز رہنا نہ صرف مجسٹریٹ کا فرض ہے بلکہ  
 ہماری رائے میں ہائیکورٹ کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس دفعہ کی کارروائیوں کا  
 دراصل صیف دیو اتی سے قطع رکھتے ہیں صیف دیو اتی میں سد باب کرے۔  
 بلکہ صیف دیو اتی نامشورہ نقطہ

راہدین  
تلم  
نیاجی دفعہ

آپ نے مزمن پر ستر کا الزام اس بیان سے عاید کیا گیا کہ انہوں نے مدعی کے مقبوضہ  
ہمیت کی جوہر چھٹی عدالت ابتدائی نے الزام کو ثابت قرار دیا۔ اور ستر کی جوہر کی عدالت  
ضلع نے بمقام عدالت یہ تجویز کی کہ کاشیکاروں کے قبضہ کی نزاع کے متعلق گشتی نشان  
موردہ ۲۲ دس سالہ صیفہ مال نافذ ہوئی ہے جس میں نزاع ثابتا ہی رہا یا  
کی نسبت فوجداری کارروائی کی ضمانت کی گئی ہے اور اس وجہ سے مزمن کو بری کر دیا  
اس تجویز کی ناراضی سے درخواست نگرانی ہاں ضرر پیش کی گئی کہ گشتی حوالہ  
صورت حال سے متعلق نہیں ہے گشتی کی ضمانت ختم ہوئی قابل قیاس ہے۔  
”وقت تحریر یہی باوقت تیاری مال جو نزاعات ہا ہی رہا یا قبضہ اراضی کے  
متعلق پیش ہوں جب تک کہ مقدمہ کی بالکل فوجداری کی نوعیت نہ ہو اور کی ضمانت  
عدالت فوجداری سے ہوتی چاہئے اس سے ظاہر ہے کہ نزاعات باقیہ قبضہ اراضی پر یہ  
گشتی محدود ہے اس مقدمہ میں اراضی کی نزاع نہیں ہے اور مزمن نے یہ کہا ہے کہ  
اراضی پر ان کا قبضہ تھا اور کجا جواب استفساری اور جو اب بعد سماعت فرد جرم صرف  
یہ ہے کہ انہوں نے ستر نہیں کیا ایسی حالت میں گشتی کا متعلق مقدمہ اسے تسلیم نہیں  
کیا جاسکتا علاوہ اس کے گشتی مذکور صیفہ عدالت سے جاری نہیں ہوئی ہے ایسویہ ہے  
وہ ارجاع مقدمات فوجداری پر موقوف نہیں بھی جاسکتی اس کے متعلق دو امور قرار دیے  
ہیں تاہم عدالت ضلع نے ایک ایسی غلطی کی ہے جسکی اصلاح بعد نگرانی ضروری ہے  
اور گولڈمین کو عدالت مذکور نے بری کیا ہے لیکن محض برات سے یہ اثر نہیں پیدا  
ہوتا کہ قاضی نقص ج غلطی مذکورہ سے پیدا ہوا ہے رخ نہ کیا جاسکے۔  
مجلس عاید عدالت باجلاس ارکان غم یہ طے کر دیا ہے کہ برات کی صورت  
میں ہی وجہ کافی وہ اپنے اختیارات نگرانی کو کام میں لاسکتی ہے۔  
مقدمہ مبدوی بنام و شریام مندرجہ آئین دکن جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۴ اس  
وجہ سے میں باتفاق رائے جناب مولوی سید ہاشم صاحب بکراہی یہ تجویز کرتا ہوں  
کہ تجویز عدالت ضلع متروک فیض راضی نسبت عدالت ضلع تجویز کرے فقط

سادہ  
نام  
اجی وغیرہ

اور کوئی اہم غلطی قانونی فیصلہ سے ظاہر نہیں ہوتی لہذا بعینہ نگرانی  
دست اندازی نہیں کچا سکتی۔

لکھنؤ میں آئین مکن جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ کا وار دیا گیا۔

اغراض مقدمہ کے لئے رپورٹ ضرور پیش ہے۔

مخالف نگرانی خواہ پنڈٹ کیشور اور صاحب وکیل  
مخالف طر قشائی انہماک اس بار و صاحب و در افتندہ را و صاحب و کلا  
مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی مکن۔ مدعی نے اس بیان سے استناد  
کیا کہ زمین ادس کی مقبوضہ ارا منی پر سال ادٹالے کے مجریٹ ڈوٹن نے زمین  
کو عجلت مرقہ تہرادی تاظم ضلع نے یہ لکھ کر زمین کو بری کیا کہ استناد لایق ساحت  
ہیں ہے اور گشتی نشان ہر ملک میں مال کے مطلق قرار دیا۔

بہاری مالے میں اگر واقعات بعینہ استناد ثابت ہیں تو ضرور مرقہ مزود ہوا  
اور گشتی نشان مطلق نہیں ہے پس عدالت ضلع کو اس کا تصفیہ کرنا چاہیے تھا  
کہ آیا استناد ثابت ہے یا نہیں۔

لہذا حکم ہوا

عدالت ضلع کی تجویز متوجہ ہو کر عدالت میں تصفیہ کے لئے واپس ہو  
مولوی سید ہاشم صاحب مکن صاحب کن بحث لایق و کلا و فریقین ساحت جونی بہار  
خیال میں واقعات مقدمہ کے لحاظ سے جو حکم عدالت مراغہ مالے نے برات زمین کی  
نسبت شہادت پر فرم کرنے کے بعد صادر فرمایا ہے وہ قابل نگرانی نہیں ہے (ایسا نام  
محنت ریڈی وغیرہ) آئین جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ کوئی اہم غلطی قانونی ہم کو فیصلہ مولوی محمد  
محمد الدین صاحب تاظم عدالت ضلع میں لکھ نہیں آتی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

محکمان نامعلوم۔

نواب نظامت صاحب بہادر مکن۔ جو واقعات آرا ایک اور جلد جفتہ یہ بتا دیتا ہے

کو اب حاکم الدولہ بنا دے میرٹھ میں مولوی مفتی سید نور العباد الدین  
 صاحب رکن متفق الکرائمے۔ جو میں پر دفعہ ۲۰ قانون رجسٹری کا الزام ہے  
 بیان کیا جاتا ہے کہ سید گلن گوڑا اور چٹا سید گلن گوڑا مستفیضہ کے نام سے ایک جلی  
 و تادوہ میں چٹا یا اداؤں کو رجسٹرار کے رو برو رجسٹری کے لئے پیش کیا ادا ایک قور  
 کو سید گلن گوڑا کے تصدیق کے لئے پیش کیا جسکی شناخت ملازمین نے کی تھی رجسٹرار کے رو برو  
 ملازمین نے بیان کیا کہ عورت حاضر محکمہ رجسٹری سید گلن گوڑا ہے مستفیضہ نے چاروں ملازمین  
 پر استغاثہ کیا تا کہ سید گلن گوڑا ادا چٹا کو عدالت نے جرم دفعہ ۲۰ تقریرات سے دیا  
 کیا ملازمین کو دفعہ ۲۰ قانون رجسٹری کے الزام میں دواہ قید اور رو برو جرات کی سزا دی  
 عدالت اسٹیٹ میں جرم میں نے اپیل کیا جو منظور ہوا اب اپیل ثانی  
 ملازمین کی جانب سے ملے متفقہ میں پیش ہے دکان کی محبت سماعت ہوئی ادا شہادت  
 پیش کر دہ فریقین نے خود کیا اس مقدمہ میں ہم کو صرف اس امر کا تعقیب کرنا ہے کہ جس  
 عورت کی شناخت ملازمین نے رجسٹرار کے رو برو کی وہ سید گلن گوڑا مستفیضہ تھی یا کوئی اور تا سید  
 الزام میں اہانت کشن راؤ رجسٹرار راہ گونید راؤ کارکن رجسٹری اور اسد الدین عاقل  
 ملازمین کی شہادت پیش ہوئی ہے اہانت کشن راؤ اور راہ گونید راؤ نے بیان کیا ہے کہ  
 کہ جس عورت کی شناخت ملازمین نے کی وہ مستفیضہ تھی بلکہ کوئی دوسری عورت تھی ادا  
 عینی شناخت کے وقت موجود تھا مگر بیان کرتا ہے کہ دتا دیا سے سدن گوڑا ملازمین  
 کے کہنے سے کہیں تھی اور غیر گوڑا ملازمین نے دتا دیا کی نقل لکھی اور وقت مستفیضہ موجود  
 تھی نہیں اس گواہ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ملازمین نے کس عورت کی شناخت رجسٹرار کے  
 کی مگر گواہان اول الذکر یعنی اہانت کشن راؤ اور راہ گونید راؤ کی شہادت یہ ثابت ہے کہ  
 جس عورت کی شناخت ملازمین نے رجسٹرار کے رو برو کی وہ مستفیضہ تھی عدالت اترائی و  
 عدالت نے ان دو گواہوں پر پرس کیا ہے اور ہم کو یہی کوئی وجہ الگو غیر مستحیال کر  
 کی نہیں پائی جاتی صفائی میں ملازمین کے طرف سے گواہ نہیں ہوئے ہیں جسکی حالت نہایت  
 مستفیضہ ہے بلکہ گواہوں کے جو بیان کرتے ہیں کہ ملازمین نے رجسٹرار کے رو برو مستفیضہ کی

نقروڑا

نام  
سید گلن

## مراقبہ فوجداری

باجلاس عالیجناب نواب ماکم الدولہ بہادر ایم ایس بی بیٹا  
میر علی حسن عالیجناب مولوی مفتی سید نور الدین صاحب بحیثیت رکن  
مراقبہ

فرد ۱۱۹  
جلد ۲۲  
تہ ۲۳

تاجم

مراقبہ علیہا

سدا لکھا

اختیار سماعت - اختیار سماعت نسبت جرایم قانون رجسٹری اختیار سماعت  
رجسٹری ضلع قانون رجسٹری بابہ ۱۲۹ ف و خ ۲ مجبور ضابطہ فوجداری سرکدالی ف و خ  
مجبور ہوئی کہ چونکہ مجبور ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں جرایم قانون  
رجسٹری کے متعلق عدالت سشن میں سماعت کا لزوم نہیں ہے اور قانون  
رجسٹری سرکار عالی بابہ ۱۲۹ ف و خ ۲ میں ساکت ہے اور قانون  
رجسٹری میں برٹش انڈیا کے بموجب رجسٹری دیر و دم تک ایسے جرم  
کے سماعت کر سکتا ہے لہذا رجسٹری ضلع جرم زبرد ف و خ ۲ قانون رجسٹری  
۱۲۹ ف و خ ۲ کے سماعت کا لحاظ نہایت جرم و جھٹکا منرا مجوزہ ہوتا ہے

فردی واقعات کو نیز سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
مستجانب مراقبہ رائے بشیشو راتہ صاحب باجو گیا پرشاد صاحب  
و کلا و مولوی محمد اصغر صاحب کو کٹل۔  
مستجانب مراقبہ علیہ مولوی محمد عبدالقیوم صاحب پنڈت گرا دھارا

مراقبہ بارانی جو نیز رائے لٹا پرشاد صاحب ناظم عدالت سورخ ۱۹ نومبر ۱۲۲۲ء  
دیکھ کر مرادہ تر متناظر برزیم ۵۰ ص ۵۰ مرادہ لکھتے۔



نمبر مقدمہ ۱۱۲۲  
صفحہ ۲۱  
فرم دی ۱۱۲۲

ستیا رام وغیرہ  
مکرا نیچو اہان

پاروتما زوہنگیا  
طرقانی  
نام  
انتخاب۔ اختیار بمشریت نسبت حدود حکم تفتیش۔ حکم تفتیش بنام پولس بمقتضات  
استغاثہ۔ حکم تقدیم پالان کا بمشریت حکم تفتیش ہونا۔

تجویز ہوئی کہ تانہ کا بمشریت مقتضات استغاثہ بنام پولس تفتیش  
مقدمہ کا حکم نہ لے گا ہاں میں ہے اور حکم تقدیم پالان بمشریت حکم  
تفتیش ہے دکن لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲ کا حوالہ دیا گیا۔

محرفان مقدمہ کے لئے رپورٹ ضرور پیش ہے۔

منجانب مکرائی خواہان انبیا داس راو صاحب راچندر راو صاحب کلار  
منجانب مرافعہ علیسہ مولوی محمود علی صاحب کیل  
تو اب لکھنوت جگت بہادر رکن۔ جب استغاثہ دائر ہو تو بمشریت تانہ نام  
پیش ہے کہ تفتیش مقدمہ کا حکم پولس کو دے اس مقدمہ میں جو حکم دیا گیا ہے وہ اس  
توہیت کا حکم ہے اور ان دو جہ سے جو ہم نے مراحت کیساتھ مقدمہ ماسی الثبانی نام پر دیا  
مندرجہ دکن لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲ تحریر کئے ہیں ناجائز ہے اور منسوخ کیا جاتا ہے اس  
کے بعد ضمانت کی بحث باقی رہ جاتی ہے پہلے تو بمشریت نے ملازم کو ضمانت پر دیا کہ کیا تھا  
بعد میں جب پولس کو مقدمہ پالان کر لیا حکم دیا تو حکم سابق کو منسوخ کر دیا غالباً اس  
اس خیال سے کہ وہ حکم ضمانت تفتیش گرفتاری ملازم کا مانع ہو گا از سر نو (جیسا کہ چاہئے تھا)  
اس مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا کہ ملازم کو ضمانت پر رہنے دینا تو مناسب ہے یا نہیں تاہم ہم اس وقت

مکرائی ناراضی تجویز مولوی سید محمد اکبر مینو صاحب ناظم عدالت نوید لاری اطراف بلدہ پانیکھاہ سر  
آسا نیچو مقدمہ ۱۱۲۲ ر آڈر ٹکٹ ۱۱۲۲ منسوخ بمشریت مل امین صاحب کو لکھا جائے  
کہ بعد تکمیل پالان معالی و مزین پیش کریں۔

یہی شناخت کی تھی وہ لیجے کلن گورنر اور سوسن گورنر دریافت اشخاص میں امدادی گواہ  
 ایسے ہیں جن کے طرز بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قطعی ہونا پایا جاتا ہے لقیہ گواہ ایسے  
 واقعات کی گواہی دیتے ہیں جو مستقیمہ کے شناخت کے نسبت غیر موثر ہیں۔  
 ان وجوہ سے ہماری رائے میں شہادت تائید الزام مرحوم ہے اور اس سے  
 برہم منسوب ملزمین پر ثابت ہے۔

غیر گواہ  
 نام  
 نہ ملے گا

برائے کی طرف سے یہ بھی متذکر کیا گیا ہے کہ عدالت ابتدائی اس مقدمہ کے  
 سماعت کی مجاز نہیں ہے لیجے یہ کہ عدالت ابتدائی کو مقدمہ عدالت سشن میں کٹ  
 کر نا چاہئے تھا دفعہ اضافہ نوجہداری کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

ہماری رائے میں عدالت تحت کی جو نرا اس مقدمہ میں درست ہے کہ عدالت  
 ابتدائی مجاز سماعت نہیں۔ ایک مسئلہ جو دہم ۴۲ کے ضمن ۲ میں صاف طور  
 پر بتلایا گیا ہے کہ جہاں تحت قانون ذکر کی سماعت ایسا مجسٹریٹ کر کے گا جو مجسٹریٹ  
 درجہ دوم سے کمتر ہو اس میں فکس نہیں کہ ہمارے یہاں کا قانون مجسٹریٹ اس بارہ  
 میں ساکت ہے اور اضافہ نوجہداری سرکد عالی میں نہیں اس امر کا لزوم نہیں ہے  
 کہ اس قسم کے مقدمات عدالت سشن میں سماعت ہوں گے اس لئے عدالت ابتدائی  
 حکو عدالت ضلع کے اختیارات حاصل ہیں باعتبار ذمیت مقدمہ اور بلحاظ مبادی  
 جو اس سے تجویز کی ہے۔ مجاز سماعت ہے۔ لہذا

مکمل ہوا کہ  
 مرقعہ اسٹور ایک قتل اس جو دہ کی شکل نمبری ۱۲۰ اسکات میں شریک کی جائے تھا  
 نگرانی نوجہداری

حلیہ تفتہ  
 یا جلاس مالیناب تو اب نظامت جنگ بہادر انیم اسے ایل ایل بی  
 میرٹھ ایٹ لاؤ مالیناب لوی مفتی سید نور انصیار الدین صاحب رکن

سید عبدالغفار  
نام  
رجب علی

دعا۔ مال کی خریداری۔ خریدار کا فہرست مال پر خط اور اپنے مکان سے  
بائع کو آگاہ کر دینا۔ غلط بیانی۔ بیانی۔ نیت۔ عدم ادائیگی۔ قبضہ۔ تحریرات۔ سرکار  
حالی دفعہ ۳۰۴۔

تجویز ہوئی کہ جب ملزم فہرست مال خرید کر وہ خط کر کے  
ادائیگی کی ذمہ داری تسلیم کرے جو حالت میں اس کے پاس  
دھونے ہو سکتی ہے بائع کے آدھی کو فروغ اپنے مکان سے آگاہ  
کر دے تو محض برائے غلط بیانی نسبت حیثیت خود ادائیگی  
نیت و حصول ہمت بقایا ہے قیمت یہ تجویز نہیں کی جا سکتی کہ  
ملزم نے ذمہ داری بددیانتی سے مال حاصل اور جب دفعہ ۳۰۴  
موجودہ تحریرات سرکار حالی جرم دغا کار کتاب کیا۔  
اغراض مقدمہ مذکور کے لئے کرپورٹ ضرور رہیں ہے۔

مراجع اصالتاً حاضر۔  
محتاجینہ مراغہ علیہ مولوی کبیر خاں صاحب ذیل سرکار  
ذات نظامت جنگ بہادر رکن۔ ملزم مراغہ پر دغا کار اکرام اس بیانی  
سے مایہ کیا گیا ہے کہ اس نے رجب علی کی دوکان سے اشیاء قیمتی خریدی اور اسے  
راکے کے حشر نے منگوائے ہیں حاصل نہیں مگر ادون کو نیت اور اپنی کی ملزم کا جوا  
پر سامع فرجیم پٹنہ اس نے لکھ لکھ کر چیزیں خریدیں نہیں اور بدعت  
را کر دیا تھا اصباتی دوسرے دفعہ دیے کا وعدہ کیا تھا مگر ملزم کی جانب سے  
ان کی کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی محتاجینہ استغاثہ جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے  
مست ہے کہ ملزم نے دوکان سے مال لیا رجب علی کا بیان ہے کہ ملزم اپنے حشر کا نام تاکر  
لے بنا رہی تجویز مولوی میر عکرم علی صاحب ناظم اہل حالت و جہان آبادہ سرکار حالی دفعہ ۳۰۴  
نظام حشر ایک جرم سید احمد اتحاد قادی دوسرے جرم جرماد اگر سے بعد نیت عدم ادائیگی جوا  
ہے بیچنے قید ہشت وقت میں بسر کرے مال ملی رجب علی کو دیا جائے۔

اس کی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ تنبیح ضمانت کے حکم کو ہی مثل حالان مقدمہ کے حکم کے  
منسوخ کر دیں۔ پیشینہ کو چاہئے کہ خود حالات مقدمہ پر غور کر کے اس حکم کو ادھٹا لے  
یا بحال رکھے اس طور پر گرائی منظور کی جاتی ہے۔

مولوی مفتی سید نور العیاض الدین صاحب لکھنؤ۔ اس مقدمہ کی موجودہ حالت یہ ہے  
کہ حکم میں ہر شرط کا التزام ہے مگر حالت ہونے کے بعد ناظم عدالت ضلع نے اس کی نسبت  
پولیس کو مقدمہ حالان کا حکم دیا اور ضمانت کا حکم منسوخ کر دیا۔ غرض یہ ہے کہ مقدمہ حالان کا  
حکم بشرط حکم قبضہ کے ہے استثنائے کی بنا پر یہ عدالت جاری ہو رہی ہے ہاں قبضہ کا حکم درست  
نہیں ہے کسی طرح ضمانت کی نسبت ہی خوف ساقی تجویز جایز نہیں ہے بظاہر اس مقدمہ  
کے دو اجزاء ہیں بدولت یعنی حکم مقدمہ حالان با دوئی النظر میں خلاف منشاء قانون ہے  
استثنائے کی جانب سے جب ثبوت چاہا ہے تو وہ کارروائی کے لئے کافی ہے مقدمہ دوم  
یعنی ضمانت اس خاص صورت میں کوئی وجہ مقبول بنائے نہ گرائی پیش نہیں کی گئی۔ غرض  
الزام اور حالات کے لحاظ سے ناظم اپنے اختیار قانونی کو استعمال کر سکتا ہے جس میں  
ہیں دست اندازی کوئی کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

حکم ہوا کہ

حسب مراحت صدر گرائی منظور نقطہ

مراقبہ فوجداری

یا جلالت عالیہ نواب نظامت خجہ بہادر ایم اے ایل ایل بی  
میر شریف لاؤ فالیم نواب مولوی مفتی سید نور العیاض الدین صاحب ارکان  
سید عبدالقادر  
رجب علی  
نام  
مستنبط  
مراقبہ علیہ

مقدمہ ۱۸

مقدمہ ۲۲

مقدمہ ۲۳

مقدمہ ۲۴

یافتی سے غروم ہونا یا کسی کو ناجائز فائدہ حاصل ہونا ایک اہم شرط ہے پس سوال یہ ہے کہ  
 ملزم کی نیت واقعات شبہ کے لحاظ سے کیا تھی استغاثہ کی طرف سے اس امر پر زور دیا  
 جائے کہ ملزم کی نیت قیمت او کو نیکی اسوجہ سے باہر نہیں کیا سکتی کہ اس نے عبدالرحیم  
 سے غلط بیان کیا کہ مالک دوکان سے ملے کر لیا ہے کہ دوسرے روز اس بچے قیمت دیکھا کہ  
 اور یہ بھی غلط بیان کیا ہے کہ نقد سے ۱۰ کروڑ ہیں حالانکہ قیمت کا کوئی جزو اس نے  
 ادا نہیں کیا ہے۔ ان بیانات سے گو یہ واقعہ کے بعد کے ملزم کی نیت کا یہ ثابت ہے  
 اور ملزم نے حسب بیان عبدالرحیم اپنے آپ کو پولیس اضلاع کا جملہ بیان کیا تھا۔ ترغیب  
 حوالگی کے لئے یہ واقعہ ہی قابل توجہ ہے اور مزدور کو حوالہ ملزم کے بیان پر لیا گیا تھا  
 مزدوری دیکر جلد روانہ کر دینا یہ بھی ایک واقعہ تعلق ہے جو بدعتی پر دلالت کرتا ہے نیرت  
 ہی بدعتی کی دلیل ہے کہ ملزم نے عبدالرحیم کو غلط باور دیا کہ نیت ملزم کو پہنچا سکتے  
 ہیں اور اگر وہ دوکان پر ہوتے تو اس کو ملزم کے ساتھ نہ بیٹھتاں تمام المود پر فور کرنے  
 کے بعد جاری رہے یہ ہے کہ ملزم کی نیت اگر وہ ملزم کے دیکر مال حاصل کرنے کی ہوتی تو وہ  
 فہرست مال پر جو عبدالرحیم کے ساتھ بھی لگتی رہتی دستخط کرتا اس پر دستخط کیا کہ اسے مال کی  
 قیمت کی فہرست داری کو تسلیم کر لیا۔ جو عدالت دیوانی میں بنارہ وقت ہو سکتی ہے دوسرے  
 یہ کہ وہ عبدالرحیم کو مال کے ساتھ اپنے مکان پر لے کر اپنے مقام سکونت سے آگاہ کر دیا  
 جب ان واقعات کو اس واقعہ کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے کہ اس نے معاملہ کو  
 تسلیم کیا ہے تو وہ بیانی غلط بیانی جو کچھ بھی ہوئی ہو اس میں اس کے لئے کافی ثبوت ہے  
 کہ ملزم نے قریب یا بدعتی سے مال حاصل کیا غلط بیانی ترغیب حوالگی کے لئے ہونی  
 چاہئے ہے قیام قانون کا اشارہ ہے ایسی کوئی غلط بیانی اس مقدمہ میں ثابت نہیں کی گئی جو  
 باعث ترغیب حوالگی مال تسلیم کیا کہ ان حالات میں قریب ان اہم امور ہوئے کہ ثبوت ہے

مسک ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزم بری کیا جائے۔

مال طلب کیا عبدالرحیم ملازم دوکان کے ذریعہ سے مال ملازم کے ساتھ بھاگ گیا عبدالرحیم  
 نے واپس آکر کہا کہ قیامت ہو گئی دینے کا وعدہ ملازم نے کیا ہے چار بجے اکبر علی بھاگ دیا۔  
 جب علی (مدعی) ملازم کے پاس گئے اکبر علی کا بیان ہے کہ چار بجے عبدالرحیم کو بیکر ملازم  
 کے ہمراہ وہاں لوگوں سے معلوم ہوا کہ ملازم بھاگتا ہے اس کی زندگی اسی طرح سے  
 بسر ہوتی ہے یہ سب اکبر علی نے پولس میں اطلاع دی۔ عبدالرحیم بیان کرتا ہے کہ ملازم  
 نے دوکان پر آکر چھریں پسند کیں بہ ترتیب فہرست وہ چیزیں اس کے ساتھ کر دی گئیں  
 اور عبدالرحیم ہی ساتھ گیا قیامت سے متعلق ملازم نے کہا کہ چار بجے روپیہ دے جائیں  
 فہرست پر ملازم نے دستخط کر دئے اور ملازم کو فروری دیکر رواد کر دیا چار بجے  
 عبدالرحیم پر ملازم کے مکان پر گیا۔ ملازم کا غصہ ملا اور اس نے کہا کہ ملازم روپیہ دوکان  
 پر گیا ہے جب عبدالرحیم دوکان کو واپس جا رہا تھا ملازم راستہ میں ملا اور اس سے  
 کہا کہ دوکان کو واپس جا رہا تھا ملازم راستہ میں ملا اور اس سے کہا کہ دوکان کو گناہا  
 اور بیٹے بیٹے سے وہ کیا ہے کہ دوسرے روز اس بے روپیہ ہو چکا دے جائیگا  
 دوکان پر جا کر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ غلط ہے ملازم نے اکبر علی اور  
 عبدالرحیم ملازم کے مکان پر گئے اور پولس میں اطلاع دی ان واقعات کے لحاظ سے  
 دیکھنا یہ ہے کہ جرم و قاتل ثابت ہے یا نہیں۔ یہ ثابت ہے کہ ملازم نے مال لیا اور اس  
 سے معلوم ہوا کہ جرم و قاتل ثابت ہے کو قیامت میں اختلاف ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ  
 اس نے فہرست مال پر جو عبدالرحیم اپنے ساتھ لے گیا تھا دستخط بھی کر دئے اس کے بعد  
 یہ امر دریافت طلب ہے کہ قریب یا بے دیا نئی سے مال والا کر کے قریب دینا جو وہ  
 ۴۰۴ قریب ات آمفیہ میں دعا کی ایک لازمی شرط قرار دیکلی ہے یہاں موجود ہے یا  
 نہیں قریب کی تعریف قریب میں یہ کی گئی ہے۔ کسی فعل کا قریب سے کرنا اور سماعت  
 میں کہا جائیگا جب کوئی فعل اس نیت سے کیا جائے کہ کوئی شخص قریب سے کسی جائداد  
 یا حق سے محروم ہو رہا ہے یا کوئی جائداد یا حق اپنے یا کسی اور کے واسطے حاصل کرے۔  
 اور یہ بات ہے کہ کسی فعل کا کرنا اس حالت میں کہا جائیگا جب وہ اس نیت سے  
 کیا جائے کہ کسی شخص کو استحصال یا جائیداد یا ناجائز ہو ان دعویٰ میں کسی جائداد سے

سیرت مولوی  
جام  
۵۵

مخانب مراد خان مولوی محمد اسفر منابلی اس میر شرایب لاہور شمشیر نافع  
صاحب کھیل۔  
مخانب مراد علیہ مولوی محمد فیض مال ذی صاحب کھیل سرکار۔  
مولوی سید سلج احسن صاحب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متعلق الراج  
بھٹ لائق وکلا از تقریقین ساعت ہوئی۔ ابتدا یہ مقدمہ بتاریخ ۲۲ فروری ۱۳۲۳ء حبس نمبر ۱۲۲  
مولوی سید امین احسن صاحب جائیت مجسٹریٹ ضلع کھیل لاہور کی جانب سالار خٹک بہادر نے  
اس تجویز کے ساتھ کہ ملزم نمبر ۱ امین صاحب کو ایک سال قید با سختی اور ملزم نمبر ۲  
راہیہ سال قید با سختی کے ملزم نمبر ۳ گلپاؤ نمبر ۴ سائیا چہ چہ ماہ قید با سختی کے  
تصنیع بائیکوٹ میں پہنچایا جائے متفقہ نے جلیق ۲۰ مہربان امین ہایت مقدمہ کو واپس  
فرمایا تھا کہ اودی نظر میں جرم کی نوعیت قتل چھکی پائی جاتی ہے لیکن کو دفعہ ۲۱۹  
الغرضات کے متعلق فرد جرم سناٹی چلے اسی اشار میں عدالت سشن کا قیام جاگیر دگر  
میں عمل میں آیا لہذا مجسٹریٹ مذکورہ عدالت نے ملزم کو فرد جرم سناٹ عدالت سشن  
میں بتلیج ۱۰ اسفند ۱۳۲۳ء کو فرد جرم سناٹ لاہور کی عدالت میں دہشت تھی مگر ملزم  
کی نسبت مدام الغیبات قید کرنے کی رائے کا جوابدار انہوں نے کیا سخت دفعہ ۲۲۳  
ضابطہ فوجداری درست نہ تھا پس اہلکار رائے کا عدم سے محقر واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ  
تاریخ ۲ فروردی ۱۳۲۲ء موضع سوپہد کی ایک کھیت چلی ہوا اسی دن دہشت بجے پہر  
کے سسی گڈ پاشت مجروح ہوا اور استغاثہ کا بیان ہے کہ کچھ انھوں میں سبیاں سوسا گورہ  
گلپا۔ رنٹا۔ فقیر پ۔ راتھا۔ نے سسی مذکور کو اس قدر شدید ضربات پہنچائیں کہ وہ  
اور نہیں ضربات کی وجہ سے ۲۹ فروردی سنہ مذکور کی رات کو گر گیا ستونی اور ملزم نمبر ۱  
کے درمیان ایک اراضی کے متعلق نزاع واقع تھی اور یہی دفعہ ۲۱۹ کی تباہی کی تھی  
ہے ملزم نمبر ۲ فقرہ فرار ہو گیا ہے اور ملزم نمبر ۳ فوت ہو گیا ہے باقی اب باخبر ہیں مخانب  
استغاثہ جملہ ۱۳ گواہ ہیں جو کہ جن میں سے گواہ نمبر ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰  
بیان کئے جاتے ہیں گواہ نمبر ۱ بہتہ نظر ہے کہ اس نے تمام واقعہ کو

مولوی مفتی سید نور الدین صاحب لکھن جے ہی اپنے شریک قاتل کی طرح  
ہے اتفاق ہے فقط

برہنہ ص ۲۵۰، ۲۵۱

مرافعہ فوجداری

مکملہ ص ۲۵۲

جلد متفقہ

پہلا اس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بکراوی ہیں۔ اسے میر شریک والا علیہ السلام  
مولوی سید سرور الحسن صاحب ایم اے ایل بی ڈی میر شریک والا علیہ السلام

سید کے گورہ وغیرہ  
سرکار عالی قدس پر ہوا  
ہنام  
مرافحان

مرافعہ علیہ  
قتل قتل ملان ستلوم اسرار متعلق۔ دہلیا بائی۔ عند عدم موجودگی مقام  
دفعہ جرم خور ناکافی۔ مجموعہ تعریضات سرکار عالی دفعہ ۲۲۔

مجموعہ مونی کہ ۲۷ مندرجہ بالا بائی عند عدم موجودگی مقام دفعہ جرم خور ہوا جو ایک انسان  
مقتل ہے ایک پورٹ کار دے جو کسی دوسرے مقام سے پورٹ میں ڈالا گیا جو  
اور ایک دشاویزہ نفاق سے جیکانہاں ملزم دوسرے مقام پر چھوڑ کیا گیا  
ظاہر کیا جاتا ہو یا پورٹ گواہوں کے اس بیان سے کہ انہوں نے ملزم کو ہر وقت  
مقام جرم پر نہیں دیکھا ثابت قیلم نہیں کیا جا سکتا۔

۱۲ بصورت اثبات جرم زیر دفعہ ۲۲ مجموعہ تعریضات سرکار عالی چہ بیٹے اور  
تین بیٹے کی سزا قید ناکافی ہے۔

واقعات متعلقہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

مرافعہ راضی تحریر ہوئے ہاں صاحب ناظم عدالت سشن باکرات قاتل صاحب ملک پلو ورنہ تمام بیان  
شمار لکھ بلازم دفعہ ۲۲ ملزم سید گورہ چہ ماہ قید باشتت میں جو عدالت کیلئے اٹھائے تھے ان میں سے



ترسیا فوج سے لکھا تھا مگر قابلِ غور یہ امر ہے کہ کیا یہ بالکل امکان میں نہیں ہے کہ یہ بہت سی باتیں گزشتہ  
پوسٹ کارڈ ملزم کی طرف سے کسی دوسرے شخص نے ڈال دی ہو اس سے بہت کمزور  
شہادت "ایسا ہی" کی بجائے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس روز  
ملزم نے ایک قرائن نامہ ایک اراضی کے متعلق لکھا تھا کہ ملزم کا قبضہ اور  
ملزم کے گواہ شہادت میں اس واقعہ کی تائید کرتے ہیں ملزم کا عمل میں  
آنا بالکل ممکن ہے مگر کیا واقعی اس روز ملزم نے وہاں موجود تھا اور کیا یہ  
ناممکن تھا کہ یہ تحریر دوسری جگہ یا بلا موجودگی ملزم کے عمل میں آئی ہو۔ گواہان نے ملزم  
ملزمین ریلوے کراننگ مسٹر میں کہ وہ انہوں نے اس روز جس روز کہ متوفی کے شدید  
ضربات لگائے گئے تھے اس شخصیت میں جہاں یہ واردات ہوئی ملزم نے گواہان  
دیکھا مگر ان گواہوں کا ملزم نے ان کو نہ دیکھا اس امر کا ثبوت نہیں ہو سکتا کہ وہ وہاں  
موجود نہ تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ملزم مذکور شخصیت میں موجود ہو مگر گواہان متذکرہ  
بالا اس سے مدد دیکھ سکیں۔ اور اگر دیکھ نہ سکیں تو یہ کہیں ناممکن اور قریح ہو یہ حال  
جو شہادت الی ابی و عی و عی کے متعلق پیش ہوئی ہے وہیں ایسی نہیں معلوم ہوتی  
جسے ہم اس آسان مذا الیائی کے لحاظ سے باور کر سکیں۔

بجائے شہادت پیش شدہ لائن سشن جج عدالت جاگیر فوج سالار جنگ بہادر  
میں ملزم سے ملزمین کو جرم زیر دفعہ ۲۲۰ کا مجرم قرار دیا ہے مگر جو مندرجہ ذیل فرمائی ہے  
وہ اس جرم کے لئے کافی نہیں ہے شہادت پیش شدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم  
ملزم (۱) ایک شہر پر قبضہ ہے جس سے قصبہ کے بہت سے لوگ مالان پائے جاتے ہیں  
اس کے ساتھ ہی شہادت سے ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ جس چہری کا زخم متوفی کو لگا وہ  
معداً تھا بلکہ غلطی سے چہری جا لگی مگر اس میں شبہ نہیں کہ جو جملہ متوفی پر کیا گیا اس کا  
بالی میانی یہی تھا۔ منظر جملہ واقعات حکم ہوا کہ مرافعہ نامعلومہ بصیفہ فوجیہ

نہ صرف چشم خود دیکھا بلکہ دو خود بھی مجروح ہوا۔ یہ کہتا ہے کہ ملزم غیر ملایک سورت کا لٹوہ و  
 ملازمین کو لایا تھا اور آپس میں جھگڑا ہوا ہوتا تھا کہ اوس نے دیکھ ملازمین کو حکم دیا کہ دیکھتے  
 کیا ہوا اور ملازمین نمبر ۲۰۲ نے متونی گڈ پا کو ٹھہرے سے ضربات پیوستہ بنا کر شروع کیا  
 خود ملازم نمبر ۱ کے ہاتھ میں بھی پھری تھی جس کا ایک ضرب متونی کے شانہ میں لگا کر  
 اس کے ساتھ ہی گواہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ الکافی طوطے لگا۔ اس واقعہ کے بعد گواہ  
 نمبر ۱ گواہان نمبر ۱ کی امانت متونی کو ایک بندی میں ڈال کر گاڑی میں  
 لے گیا۔ گواہان نمبر ۱ اور ۹ نے ہی مضبوط واقعات ضرب وغیرہ کی تائید کی ہے  
 گواہان ۱۱ اور ۱۲ نے ان واقعات کو نہیں دیکھا مگر بیان کرتے ہیں کہ ملزم کو کھڑا  
 ہاتھ لٹھ مارنے سے کھینچ کر متنازعہ میں جاتے ہوئے وہ دیکھے ہیں شہادت  
 صرف اسی قدر ہے اس کے علاوہ طبی شہادت سے پایا جاتا ہے کہ متونی کے متعدد زخم  
 گہرے اور جن سے جریان خون باعث ہلاکت ہوا اور وہ ان ضربات کے چھتیس  
 گھنٹوں کے بعد فوت ہو گیا۔ ملزم کو از کتاب جرم سے قطعاً انکار ہے اور اوس نے  
 اپنی صفائی میں ان گواہ پیش کئے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ  
 بروز واقعہ موقع واردات پر نہیں تھا بلکہ اوس روز وہ مقام نورساہد جوبوہ ریل وہان  
 سے پچاس میل ہے موجود تھا عدالت سشن نے ان امور پر غور و غوص کرنے کے بعد کہ  
 سبھی گڈ پا کی ہلاکت کا باعث کون تھا۔ ضربات کے لگانے میں ملازمین کا کیا کیا حصہ تھا  
 اور اس کے ضرب ایسے شلیم تھے جو جوبوہ ریل پر جب ہلاکت ہوئے آپس میں ملحدہ موت  
 کیا تھی ملازمین کو جرم سخت دفعہ ۲۱ تعزیرات کا مکمل قرار دیا ہے اور ملزم نمبر ۱ کو  
 چھ ماہ اور ملازمین نمبر ۲، ۳ کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا تجویز فرمائی ہے اس سزا کو  
 مراۃ ابد تک سلسلہ پیش ہے۔ لائق کاؤنسل مراۃ نمبر ۱ ملزم سورت کے ٹھہرے کی  
 صفائی میں اس شہادت کی طرف چھٹی توجہ مبذول کر کے ہیں جو اس نے  
 بروز واقعہ مقام واردات سے پچاس میل دور موضع نورساہد میں موجود رہنے کی  
 نسبت پیش کی ہے اس کے ثبوت میں ایک پوسٹ کارڈ پیش کیا جاتا ہے جو ملزم نے

برج  
بن  
کتابخانه



کی جاتی ہے کہ لازم نمبر (۱) سے وراثت گزیرہ پانچ سال اور لازم نمبر (۲) گھنٹہ ۱۲  
 رات پانچ بجے تک جرم دفعہ ۲۲۰ تین تین سال قید یا شقت میں رہیں۔  
 اسکی ایک ایک لاکھ دوسرے ملزمین کے مراعات اور انگریزی مناجات جاگیر  
 میں منسلک کئے جائیں فقط

برقہ ۱۹۲۲ء بمقام مرافقہ فوجداری م ۳۲۲۲۲۲۲۲

اجلاس عالییناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی میر شریٹ  
 و عالییناب مولوی مفتی سید نور الدین صاحب ارکان

مکملہ خواہ

طرفانی

بنام

کتابت پیشا  
 ۱۹۲۲ء

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت عدالت فوجداری بصیغہ لادوائی۔ جائداد کا  
 وراثت کے متعلق دو ہفتہ خاص کے باہمی خواہ کی وجہ سے بصیغہ لادوائی عدالت کا  
 نگرانی میں لیا جانا۔ جائداد کا متنازعہ عین میں سے ایک کے حق میں استرداد۔ مجبور خلاف  
 اختیار و کالعدم۔ جائداد اس شخص کے حق میں قابل استرداد ہونا جسکے قبضہ سے  
 لی گئی ہو گشتی نشان م ۱۲۹۵ فیہ و گشتی نشان م ۱۲۹۵ فیہ سلسلہ ۱۱۔  
 تجویز ہوئی کہ (۱) عدالت فوجداری گشتی نشان م ۱۲۹۵ فیہ  
 و گشتی نشان م ۱۲۹۵ فیہ سلسلہ ۱۱ قیتکہ یہ اطمینان ہو کہ شوقی کا  
 کوئی مدلل نہیں ہے جائداد کو بصیغہ لادوائی لیکر اسکے متعلق  
 کارروائی کرکے باز نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ  
 شہرینکہ ہمارے ہر مکتوبہ متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ہے۔



پیشا  
نام لکھنا

شہادت لیکر یہ سمجھ کر گئی کہ نیکیا کو قبضہ دیا جائے میں وہ تجویز جو عدالت دیوانی سے ہوئی چاہئے ہی عدالت فوجداری نے صادر کر دی تجویز کو اس وجہ سے ہم بحال نہیں رکھ سکتے کہ وہ بوجہ عدم اختیار باعث کا عدم ہر جیسا کہ اوپر ارشاد کیا گیا ہے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جائداد متنازعہ کس حالت میں چھوڑی جائے اسکے نسبت بہتر طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے جس شخص کے قبضہ سے لیا تھا اسی کے قبضہ میں دیدیجائے اور دوسرا تھوڑی عدالت دیوانی میں چارہ چوگی کہ رپورٹ پیش کر دے کو تو ان سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ جس کے قبضہ سے جائداد لی گئی تھی اسی وجہ سے عدالت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ بعد دریافت جس کے قبضہ سے لی گئی اس کا قبضہ کا دے مولوی مفتی سید نور العیاض الدین صاحب دکن حکم زیر جو ان ایک ایسا حکم ہے جو قبضہ کا دیوانی لاہوری سے نسبت رکھتا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ جائداد منضبطہ حق ایک مدعی وارث کے واکذاشت کیلئے اس حکم کی صحت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نزاع باہین التوا نہ تھی تو کارروائی بصیغہ لاہوری جائز نہ تھی یہ اعتراض ہوا فی التوا نہ تھا و مثل سے مطابقت رکھتا ہے جسکی بنا پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ عدالتی کا دیوانی جو اس مقام میں ہوئی جائز نہ تھی اس کے بعد جائداد کے نسبت سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کس حال میں اور کس قبضہ میں قابل استراوا ہے اور وہ اسلئے کہ جب تذکرہ کارروائی عدالتی معدوم قرار دیا جائے تو جائداد کا اس اصلی حیثیت پر موجود کرنا ضرور ہے جو کہ مداخلت پولیس کی وقت موجود تھی اس بابہ میں چونکہ پولیس کی رپورٹ ساکت ہے اسلئے واقعہ ظہر پر بار نہیں کیا جاسکتا کہ درحقیقت متنازعین سے کس کا قبضہ تھا بدین لحاظ اہم تجویز کرتے ہیں کہ عدالت پولیس سے اس حکم اطمینان حاصل کرنے کے بعد اس نے جائداد کے قبضہ سے حاصل کی شخص تابعین کے حوالہ کر دے جو شخص کا انصاف یا تحقیق تابعین کے مقابلہ میں باور کرنا چاہیں اور کو عدالت دیوانی سے دوسری طلب کرنی چاہئے جو شہادت کے در بارہ قبضہ مثل میں موجود ہے دو لحاظ حالات اطمینان بخش نہیں ہے وہ یہ کہ جس سے اطمینان حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اسی کو عدالت بنا تجویز قرار دے سکتی۔

پایا وغیرہ  
نام  
جس دفعہ

واقعات قابل توجہ یہ ہیں کہ مجسٹریٹ نے فرزند کے الزام میں ملزمین کی نسبت بعد  
تحقیقات تجویز برات صادر کی بجائے اسکے کہ باجانبت سہکار اس تجویز کا مرقعہ حسب  
دفعہ ۲۴۳ ضابطہ فوجداری کیا جاتا۔ مجلس پانچگاہ میں اسکی نسبت درخواست نگرانی پیش  
ہوئی۔ مجلس نے اسکو سماعت کر کے تجویز برات کو تجویز سزا سے بدلہ یا تجویز  
نے اپنے فیصلہ میں جو غیر ضروری طوالت کے ساتھ لکھا گیا ہے اور تاویلات غیر  
معمولی سے بھرا ہوا ہے اس اثم کے ثابت کرنے کی کوشش ناکامی کے ساتھ کی ہے  
کہ مجلس پانچگاہ کو نگرانی سماعت کرنے کا اختیار حاصل ہے اس امر کا فیصلہ جو کہ مجلس  
عدالت نے بمقامات مندرجہ ذیل نہایت مراحت کے ساتھ کر دیا ہے۔  
آئین دکن جلد ۲۰ صفحہ ۴۴ و آئین دکن جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۰ و آئین دکن جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۱۔  
فیصلہ جلسہ مشفقہ نمبر ۲۵۵ باتہ ۱۳۲۲ ایف نگرانی فوجداری منقطعہ ضروری ۱۳۲۳  
فیصلہ جلسہ مشفقہ نمبر ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ باتہ ۱۳۲۳ ایف منقطعہ ۲۸۹ شہر ۱۳۲۳  
فیصلہ جلسہ مشفقہ نمبر ۱۳۲۳ باتہ ۱۳۲۳ ایف نگرانی لال وغیرہ بنام محمد برہان۔ فوجداری  
اس نے اسکے متعلق اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے مگر عدالت کا تصفیہ اس طرح  
سے خود بخود ہو جاتا ہے اسکے بعد لہر دوم باقی رہتا ہے افسوس ہے کہ مجلس پانچگاہ  
اس طرف کچھ بھی توجہ نہیں کی کہ دفعہ ۲۶۴ ضابطہ فوجداری ضمن میں مجلس عالیہ بمبئی  
سے اس سے منوع قرار دی گئی ہے کہ تجویز برات کو تجویز سزا سے بدلہ دین۔ جس کا  
مشاہدہ ہے کہ گو بعینہ نگرانی بائیکورٹ کے اختیارات وسیع ہیں اور فیض بھلی کی  
اصلاح بعینہ نگرانی اور مقدمات میں بھی کر سکتی ہے جن میں رات کی تجویز ہوئی۔  
لیکن نفس تجویز کو اس طرح نہیں دے سکتی کہ مجلس برات کے سزا کی تجویز صادر کرے  
تاویلات مجوزین علاقہ پانچگاہ نے کی ہیں وہ سب دگی اس حکم کا توکل کے محض بے  
اثر ہے اگر مجلس علاقہ پانچگاہ بائیکورٹ کا درجہ رکھتی ہے اگر اسکے اختیارات  
وہی ہیں تب بھی اسکو وہ اختیارات حاصل نہیں ہو سکتے جو خود بائیکورٹ کو قانون  
انہیں دے ہیں ان درجہ سے ہم مجلس پانچگاہ کی تجویز کو منوع کرتے ہیں اگلی ایک دفعہ

ہائیا وغیرہ  
میں  
جسٹس وغیرہ

عدالت فوجداری قلعہ اند علاقہ پائیگاہ سر دقارالامرام حرم میں ملزمین کے خلاف زیر دفعہ ۲۲۹ تعزیرات آصفیہ جالان کیا گیا۔ عدالت نے فرد حرم سنائے اور شہادت صفائی کی تلمیذی کے بعد منجانب ملزمین از کتاب جم کو مشتبہ اور شبہ کا فائدہ ملزمین کو دیکر بری کر دیا۔ مجلس پائیگاہ نے مقدمہ کو نمبر گروانی پر دیکر ملزمین پر سمن جاری کئے۔ لیکن وہ حاضر نہیں ہوئے۔ مجلس پائیگاہ نے بغیر حاضری ملزمین بحوالہ دستور العمل عدالت پائیگاہ و فرمان مبارک مترشدہ ۸۸ رجب ۱۳۲۶ء مجلس پائیگاہ کو مجاز سماعت گروانی قرار دیکر تجویز نمٹریٹ اخٹ کو منسوخ کر کے ملزمین کی نسبت چھ چھ ماہ قید با حقت و عہدہ رعبہ جرمین کے جسکی ناراضی سے ملزمین نے مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ پیش کیا۔ منجانب گروانی خواہ مولوی میر حیدر علی صاحب کیل مجلس پائیگاہ کو اعتیادت گروانی حاصل نہیں ہونے کا حکم ہوا۔ ملزمین دکن جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳، ۱۲۴ مطبع نظر اسکے عدالت اخٹ کی تجویز صریحاً دفعہ ۲۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے خلاف ہے۔ منجانب طرفینان مولوی میر عظیم علی صاحب کیل مجلس پائیگاہ عدالت عالیہ کے اخٹ قلم دے جانے کے قبل سے اعتیادت گروانی استعمال کرتی تھی اسلئے بموجب فرمان مبارک مزید ۸ رجب ۱۳۲۶ء اعتیادت گروانی کے استعمال کی جائز ہے۔

حکام مالہ مقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔  
نواب نظامت جنگ بہادر دکن۔ اس مقدمہ میں شیخ تجویز عدالت اس منہا اس بنا پر چاہی جاتی ہے کہ مجلس علاقہ پائیگاہ نے (۱) بصیغہ گروانی تجویز کی ہے جسکی وہ قانوناً مجاز نہیں ہے۔  
(۲) ایسی تجویز صادر کی ہے جو خلاف قانون ہے ان مذاہات کے سمجھنے کیلئے



اخراج۔ استغاثہ۔ شہادت۔ شہادت کا جو ایک مقدمہ میں گلیبند کی گئی ہو دوسرے مقدمہ میں متعلق نہ ہو سکا۔ اخراج استغاثہ بہ بنائے تحقیقات و تجویز استغاثہ دیکھو تجویز ماحول و خلاف قانون۔ باوجود علیحدہ علیحدہ استغاثوں کے دائرہ ہو چکے کی بجائی تحقیقات کا جواز۔

سوال محل  
سیام  
ریشام محل

تجویز ہوئی کہ (۱) بلا تحقیقات کی بجائی ایک استغاثہ کی شہادت کو

دوسرے جداگانہ استغاثہ سے متعلق قرار دینا اور اس کے بارے میں دوسرے استغاثہ کے اخراج کی تجویز بالکل غلط اور خلاف قانون ہے۔

(۲) اگر فریقین ایک ہی جہان اور متعدد واقعات کے جوہر کے باوجود علیحدہ علیحدہ استغاثہ دائر ہوں تو ایک سال کے اندر کے تین لاکھ کے متعلق کی بجائی تحقیقات ہو سکتی ہے۔

لکھنؤ نے دو استغاثہ عدالت بمبئی میں درج ذیل مستند و بجا پر پیش اورنگ آباد میں بمقامی ملازمین نے دفعہ ۲۸ و ۳۲ ضوابط آصفیہ اس بیان سے متعلق کہ ملازمین اس کے محبت کا مال جس کو اس کے بنائی دیکھا لیکن نے لیا تھا اس کے ملازم کو محفوظ دلا کہ جبراً اٹھائے ملے مال یا اس کی قیمت ادا دلائی جائے اور ملازمین کو سزا ہو۔ ملازمین نے جواب دی کہ یہ بیان ہو اگر محبت ادا ہوتی ہے ہم نے دیکھا بنائی ہو یا تھا ہمارا قبضہ پائیس مل سے مستغنی ملازم نمبر (۱) کا ہوا ہے اور نمبر (۲) کی طرف سے غلط استغاثہ کرتا ہے ملازم نمبر (۱) نے اس کا جواب جرم سے انکار کیا عدالت اجماع نے صرف ایک مقدمہ میں تحقیقات آغاز کی اور شہادت استغاثہ علیحدہ کرنے کے بعد استغاثہ کو نزاع دیوانی قرار دیکر خارج کر دیا اور یہ بھی تجویز کیا کہ اس فیصلہ کی ایک نقل دوسرے مقدمہ سرحد میں جو اسی محبت کے پیداوار کے سرحد کا انہیں فریقین میں دائر ہے لگائی جائے اس کی نامافضی سے مستغنی نے مجلس عالی عدالت میں گرونی پیش کی۔

ہر شل متعلقہ میں شریک کی جائے۔ اس صاحب کن بحث لائق کیل پائیکہ ساعت ہو دین نش  
مولوی سید سراج الحسن صاحب کن بحث لائق کیل پائیکہ ساعت ہو دین نش  
باقات مختلف مجلس عالیہ عدالت میں اس امر کے متعلق کہ بعضہ نگرانی اعلیٰ عدالت  
پائیکہ کے اختیارات کیا ہیں فیصلے صادر ہو چکے ہیں۔ ہنگو اس وقت صرف اسی قدر  
دیکھنا ہے کہ مجلس پائیکہ نے کیا صحیح طور سے مقدمہ زیر نگرانی میں دست اندازی  
کی ہے نظر دفعہ ۳۶۴ ضابطہ فوجداری جو کارروائی مجلس عالیہ عدالت پائیکہ نے کی ہے  
وہ کسی طرح درست نہیں سمجھے جاسکتے لائق کیل پائیکہ کے پاس ہی کوئی جواب نہیں  
اور اس دفعہ کی موجودگی میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ مجلس پائیکہ نے اس اعتبار سے  
عجاذر کیا ہے جو اس وقت قانون اور اسکو حاصل ہیں۔ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی کو  
ہی یہ اختیار حاصل نہیں کہ تجویز برائے کے عوض تجویز اثبات جو م صادر کر سکے لہذا

ایجاد غیر  
مہنام  
نا غیر

حکم ہوا کہ  
اپیل منظرہ تجویز مجلس عالیہ عدالت پائیکہ منسوخ۔ ایکٹ ایک نقل دو حصہ  
امثلہ اپیل مراعات میں شریک کی جائے۔

دہرہ ۱۰/۱۱/۱۹۷۷ء نگرانی فوجداری ۲۰ فرورداد ۱۳۵۷ھ

جلب متفقہ  
باجا اسس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم ایس ایل ایل بی بی بی بی بی  
و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الدین صاحب ارکان

موتی لال  
شام لعل وغیرہ  
مہنام  
نگرانخواہ  
طرقانیان

محول ہمارا مفتی تجویز مولوی محمد سبط الرحمن صاحب سوم متعلقہ دہرہ ۱۰/۱۱/۱۹۷۷ء  
یہ تجویز کی کہ استغناء ہوا مٹ مٹ خلیج اور طریقیں ہی۔



مستقل  
منام  
شام

منجانب گجراتیخواہ مولوی محمد غلام اکبر خان مناد کیل ردا استغاثہ  
بمحاطہ واقعات و مذاہ مختلف تھے اور عدالت انجمن میں علحدہ علیحدہ  
دار کئے گئے تھے عدالت نے صرف ایک مقدمہ کی تحقیقات کی اور  
دوسرے مقدمہ کو ہی لاء تجویز مقدمہ اول الذکر کی تحقیقات ملارج کرنے  
جن خلاف امتیاد قانون عمل کیا ہے اور تجویز زیر تکراری قابل نسخ ہے  
منجانب طرف ثانیان کوئی حاضر نہیں ہوا۔  
حکام عالیہ مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔  
نواب نظامت جنک بہادر رکن۔ اس مقدمہ کو ناظم تحقیقات نے بلا اخذ  
شہادت صرف ایک دوسرے مقدمہ کی پیش شدہ شہادت اسے لحاظ سے اور اس خیال  
سے کہ فریقین وہی ہیں اور ادسی زمین کے متعلق نزاع ہے خراج کر دیے جس طریقہ  
سے اخراج کی تجویز کی ہے وہ بالکل غلط اور ناجائز ہے جسے جو فیصلہ دوسرے  
مقدمہ میں کیا ہے اسکی نقل مقدمہ ہذا کی شکل میں شریک کرنے کا حکم دیا ہے  
عالیٰ ایسا کوئی طریقہ ضابطہ فوجداری میں تحقیقات مقدمہ کا نہیں بتایا گیا ہے  
اگر فریقین وہی ہیں اور متعدد بار از محاکم جرم ہو ا تھا تو ایک سال کے اندر کے  
تین الزامات کی یکجائی تحقیقات کی جا سکتی ہے۔ ایسا تھو کے ایک مقدمہ میں جو علیحدہ  
پیش ہوا تھا شہادت قلمبند کرنا اور اس شہادت کے لحاظ سے نہ صرف ادسی مقدمہ  
کی تجویز کرنا بلکہ ایک جداگانہ مقدمہ میں اس شہادت کو متعلق قرار دینا جبکہ وہ  
قانونی مقررہ طریقہ سے مقدمہ آخر الذکر میں پیش نہیں ہوئی تھی۔ قانونی ناواقفیت  
پر دلالت کرتا ہے اور گواہوں کے ساتھ اسپر نوٹس لینے کی ضرورت معلوم  
ہوتی ہے چونکہ میٹریٹ کی کارروائی اور تجویز مذکورہ قانوناً بالکل بے اثر ہے  
اسکو مراعات منوع کرنے کی چندان ضرورت نہیں ہے اور تفتیش چھانہ ہے کہ دوسرا  
استغاثہ پیش کرے لیکن محض اس اندیشے کے رفع کرنے کی عرض سے کرا کر دوسرے  
استغاثہ اسی میٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہو تو بلحاظ تجویز سابقہ شاید خراج کر دیا جائے

تائید کرتی ہے اور مرافعان نمبر ۲۰ و ۲۱ کو خصوصیت کے ساتھ شناخت کرتی ہے  
 انہیں لڑکا ہی بر وقت ڈاکہ بھانکے مکان میں موجود تھا وہ ہی بھانکے بیان کی تائید  
 کرتا ہے اور مرافعان نمبر ۲۰ کو شناخت کرتا ہے سمیان قزلو۔ نگلیا اور تاکہر دھما بھانکے  
 بیان کی تائید کرتے ہیں اور مرافعان نمبر ۲۰ و ۲۱ کو ۲۵ کی شناخت کہتے ہیں  
 پس اس شہادت سے مرافعان کا ترکیب جرم ڈاکہ بھانا ثابت ہے مرافعان کے  
 قبضہ سے زیدات نقر دی رطلانی برآباد ہو گئے ہیں اور ایر پانزیسیا انہیا بھانکے  
 مال اپنا بیٹے مستثنیٰ کیا ہوا بیان کیا ہے اور اس مال کی شناخت ہی کی ہے۔  
 یہ امر بھی محال مذکور ہے کہ ملزمین یہاں تکاب ڈاکہ مالک محمد دس سے فرار  
 ہو گئے اور ۱۱ مہینے واقعہ کے ۴ روز بعد تعلقہ ادھونی میں گرفتار کئے گئے  
 بیساک چناویرا ریڈی پولیس پٹیل ملاقات سکار عظمت مدار کی شہادت سے ثابت ہے کہ  
 نمبر ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ سب انکیپر کے بیان سے یہ بھی ثابت ہے کہ ملزمین جرائم پیشہ ہیں  
 اور اس کے زیر نگرانی رہتے تھے ملزمین کے جانب سے شہادت مددانی پیش نہیں  
 ہوئی پس پجاری دے میں مرافعان پر جرم مسودہ ثابت ہے۔  
 ملاحظہ فرمائیے کہ اقبال نے جرم سے اقبال کیا ہے اور شہادت تائید الزام سے  
 اس اقبال کی تائید ہوتی ہے اسلئے جملہ ملزمین قابل سزا ہیں۔ عدالت سیشن نے  
 مرافعات کو ملاحظہ کے مع جرمانہ کی یہی سزا دی ہے ہماری رائے میں جرمانہ کی سزا  
 کی ضرورت نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعات نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳ کو سزا سنائی گئی۔ ۱۰ سال قید با شقت محال  
 حکم نسبت جرمانہ مسوخ۔ ایک ایک نقل اسکی جملہ اشلہ میں شریک کی جائے فقط

برسر قمر ۱۳۲۵ھ تصحیح فوجداری ۱۳۲۵ھ فروری ۱۳۲۵ھ

جلد ۱۰

جلد ۱۰

قبل از سماعت عدالت سشن بیان مستفیض قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپر وکٹندہ کا بمقابلہ  
 لازم قابل استعمال ہونا۔ قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۲۷۔  
 تجویز ہوئی کہ بیان مستفیض قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپر وکٹندہ ہیکہ قبل سماعت سشن  
 وہ وقت پر دہائے حسب دفعہ ۲ قانون شہادت سرکار عالی بمقابلہ لازم  
 قابل استعمال ہے۔  
 اغراض مقدمہ پر اس کے لئے پروڈٹ ضرور نہیں ہے۔

مرافعین اصالتاً حاضرین  
 منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام اور صاحب وکیل سرکار  
 پٹو اب عالم الدلہ بہادر میر مجلس و منووی سید ہاشم صاحب بلکائی رکن قضا  
 ملزمین پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے تاریخ ۲۷ مئی ۱۹۲۲ء مسماۃ بہا زہرا ایرا کو منشی  
 کے مکان واقع موضع پنج گنگال تعلقہ تحصیل ضلع جھبہ نگر میں بدعت شب ڈاکہ ڈالا  
 اور مال قیمتی (البتہ) لوٹ کرے گئے۔ بھوکوٹا کا ڈاکہ باز منشی منبرم کے حملہ ملزمین نے  
 جرم کے ارتکاب سے انکار کیا کہ باکندیا کو جرم کے ارتکاب سے اقبال ہے۔  
 عدالت سشن میں نے بعد تحقیقات حملہ ملزمین مرافعین کے نسبت سات  
 سات سال قید باسقت اور عہ جرم اندکی سزا تجویز کی جسکی ناراضی سے یہ اپیل ہے۔  
 مرافعان اصالتاً حاضرین۔ اور سرکار کے طرف سے مسٹر کلیان رام اور صاحب  
 این انکی بحث سماعت ہوئی۔ اور شہادت مائید الزام پر غور کیا گیا بسبب مستفیضہ کے بیان  
 سے ثابت ہے کہ مرافعان ۲ مئی ۱۹۲۲ء کو اس کے گھر میں جہاں داخل ہوئے اور اس کو  
 مارا پٹا دیا مرافعان نمبر ۲ (۵۱) نے اگلے نیکرہ داخل یلو گائے اس کے جسم سے زور  
 اوتارے گئے۔ قبل اسکے کہ مقدمہ عدالت سشن میں پیش ہو بسبب انتقال ہو گیا۔ لیکن  
 بموجب دفعہ ۲ قانون شہادت قابل اذخالی شہادت مہیجہ اور ملزمین کے خلاف  
 اس سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ بسبب نے مرافعان نمبر ۲ (۵۱) کی ضمانت کی ہے  
 نہ ساجو بسا کی خادمہ ہے اور بدعت ڈاکہ بسا کے مکان میں موجود تھی بسا کے بیان کی

لا مشرو  
 علم  
 مرافعی

سکھو  
جسٹس  
یہی وہی ہے

(۳) جب ملزم کسی جرم کے متعلق دوسرے ملزم کے ساتھ حرکت کا اقبال رکھتا ہو تو یہاں تک کہ ملزم کے خود مقبل اور گاہک جو ملزم کے اقبال کی حرکت نہیں ہو چکا۔ اور جب دوسرے ملزم پر ہی ہو جائے اور مقبل نہ ہو۔ البتہ یہ بیان مذکور سے انحراف کہہ تو اقبال مذکور کا قابل لحاظ ہو جاتا ہے (۴) اقبال صاف و صریح اور پورے جرم کا ہونا چاہیے اور ایسا ہونا چاہیے جو ملزم کے بیانات سے متبیط ہوتا ہو۔

(۵) پوچھنا کہ ملزم کی ترتیب میں پولیس کا کافی اقتضا کام میں نہیں ہوتا جس سے وہ جزو اقبال بھی جو خاص طور پر قابل ادخال قرار دیا گیا ہے اور اس کے متعلق شہادت بیکار ہو جاتی ہے۔

(۶) جرم قتل کے اثبات کے لئے جب حدیث کی شہادت ہو تو نہایت قوی قرائن اور واقعات متعلقہ کا ایسا سلسلہ ثابت ہونا چاہیے جس سے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے اور محض ایسے واقعات کے اثبات کی بنا پر جو ملزم کے خلاف صرف شبہ پیدا کرتے ہوں سزا بخور نہیں کی جاسکتی۔ (۷) محض یہ اسودہ کہ لڑکی مقتولہ ہمیشہ بائیں ہنسی ہوئی تھی اور اس روز جبکہ وہ غائب ہوئی ملزم کے ساتھ دیکھی گئی تھی اور بائیں ہنسی کر رہی تھی سے بتا دیا ہو وہ ہی ہیں جو مقتولہ کے چہرے پر تھے۔ ملزم کو قاتل باور کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

مخالف مستفیض مشرکلیان رام آیر صاحب دیکھل سرکلر  
ملزمہ اصالتاً حاضر

واقعات مقدمہ بخور سے ظاہر ہوتے ہیں

نواب قطامت جنگ بہادر مولوی سید بشیر علی بک لکھنوی  
سید سراج الحسن صاحب ایکن متفق الراء۔ ملزمہ بی کو قتل عمد کے الزام

سید کا رعالی ذریعہ رجب علی بنام  
مستغیث  
لازم نمبر (۱۱)

الحی زوجه متیا

五

اقبال۔ اقبال مندرجہ پنجمہ میں اس کا اقبال ادخال ہوتا۔ اقبال جو برآمدگی مال سے حلق چوکن صورتوں میں قابل ادخال ہے۔ اقبال شرکت جرم۔ اقبال شرکت جرم کا تاہنا اقبال جرم کی حد تک غلبہ ہو گا۔ شرکت جرم کی بات اور اقبال شرکت جرم سے اعتراف کا اثر۔ اقبال جرم کیسا ہونا چاہئے۔ بعض ترتیب پنجمہ کا اثر ردیت کے شہادت کے عدم موجودگی میں اثبات جرم کیلئے کیسی شہادت ہونی چاہئے غیر موثر واقعات متعلقہ۔

تمجوز ہوئی کہ (۱) اقبال سندھ میں چھانہ مرتبہ پولیس فیاض آباد

او فغان شہزادہ

۱۱۔ اقبال متعلق برآمدگی مال کی ادائیگی پنچنامہ میں درج مصالح  
خون کی کس طرح سے کس طرح سے کس مقام کی نشاندہی کی اور  
برآمدگی کس طرح سے عمل میں آئی بقابلہ طرح قابل داد خال تکلیف

[illegible]



پنجمامہ مورخہ ۵۸ باب ۲۳ سلف جس پر اعتراض ہے اس قابل نہیں ہے کہ اس سے برآمدگی مال کا واقعہ متعالمہ ثبوت قرار دیا جائے۔ اسکو نظر انداز کر دینے کے بعد جو شہادتیں بخون نے اسکی صحت کی نسبت عدالت میں دی ہے وہ خود بخود بیکار ہو جاتی ہیں کیونکہ درمیں ہی کوئی مراحات اور امور کی نہیں ہے جبکہ تہنہ اوپر فکر کیا ہے ان گواہوں کا بیان یہی محمل ہے اور برآمدگی کے متعلق جو کچھ اوہنوں نے کہا ہے۔ ملزمہ اور علی محمد دونوں سے متعلق ہے ہر ایک کی نشاندہی یہ علیحدہ ہوئی اور نہ علیحدہ ثابت کی گئی ہے لہذا شہادت میں خود بیکار ہے اسکے بعد پانزیب کی برآمدگی کا واقعہ باقی رہ جاتا ہے اسکی نسبت پنجمامہ مورخہ ۵۸ باب ۲۳ سلف میں لکھا ہے کہ ملزمہ نے لڑکی کو شہرکت علی محمد کلا گروٹ کر ہلاک کرنے اور اس کی منس کو بادی میں ڈالنے سے اقبال کیا۔ اس اقبال میں ہی دی فہر ضروری اور شبہ تفصیل واقعات متعلقہ ہلاکت کی موجود ہے جو عموماً پنجمامہ میں بیان پائی جاتی ہے۔ لیکن کام کی بات استدہ ہے کہ ناگہی لچھیا کے پاس پاؤ ڈال لینے پانزیب کا موجود ہونا ملزمہ نے ظاہر کیا۔ اور اسکے مکان پر بخون کو بے گئے اور لچھیا کو بتا کر کہا کہ اسکے پاس پاؤ ڈال کی جڑی رکھائی ہے لچھیا نے شے مذکورہ حوالہ پولیس کر دی۔ اس لچھیا کے اظہار سے واضح ہوتا ہے کہ ملی نے اسکے پاس یہ شے تبلیغ اندام چھریا دون بدی ۲۴ میں کو کے معامل کے تھے یہ تاریخ مطابق ہے حکم آبان سلف کی۔ اور لڑکی کی گم ہونے کی تاریخ ۳۰ مہر ۱۳۲۳ء بیان کی گئی ہے اور گوندا گواہ نے ہفتہ کے روز لڑکی ملزمہ کے ساتھ دیکھنا بیان کیا ہے جسکی ۳۰ مہر سے مطابقت ہوئی ہے اس پاؤ ڈال کی شناخت لڑکی مقتولہ کے والدین اور راج عمار کے کی ہے اور جس شہانہ بنایا تھا اس نے ہی اسکو شہادت کیا ہے اور لچھیا جسکے پاس سے برآمد ہوئے اس نے اپنے اظہار میں بیان کیا ہے کہ اس نے پاؤ ڈال کو دھو کر صاف کیا تھا۔

ان جملہ واقعات کو دیکھنے کے بعد ملزمہ کے خلاف نتیجہ پیدا ہوتا ہے مگر اس

بن اٹھ عدالت ضلع درمحل نے سپریم عدالت سشن کیا اور ناظم عدالت سشن صوبہ  
درمحل کے منراہ جس دعام ہشتت مجبور کر کے مقدمہ بعینہ تعلیم مجلس عالیہ  
عدالت میں ہو گیا ہے وکیل سرکار نے رد و دنا دسنائی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ملی کے  
ساتھ مقتول لڑکی اس روز تمام دن رہی تھی جس روز شام میں وہ غائب ہوئی  
لڑکی کی ماں نے اس واقعہ کو ظاہر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جب لڑکی شام  
کو گھر واپس آئی تو اسکی تلاش شروع کی اور لڑکیوں سے راستہ میں دریافت  
کیا تو انہوں نے جان لیڈ لڑکی لڑکے کے ساتھ جا رہی تھی اس واقعہ کے متعلق  
گوئیہ اسکشیٹا۔ اور پھر نے شہادت دی ہے۔ لڑکی کے گم ہونے کے تیسرے  
روز غائب برآمد ہوئی اور لڑکی کی ماں نے ملی کی نسبت پولیس میں اطلاع دی اس بار  
ادس سے تفتیش شروع ہوئی۔ اور اسکی نشاندہی سے کوٹھی ناگدی لچھیا کے پاس  
سے پاؤ ڈال یعنی پازیب برآمد ہوئے جو لڑکی کے پیر میں رہا کرتے تھے۔ اور  
مگرچہ پہلی اور کچھ بھی ملزمہ اور ملی محمد کی نشاندہی سے ایک مقام سے برآمد ہوئے  
جہاں مکائی ہوئی تھی وہاں اسی قدر میں پچنامہ میں اس آخر الذکر برآمدگی  
ال کی نسبت یہ لکھا ہے کہ قومین نے اقبال کیا اور قورٹا زید ملی محمد نے اور قورٹا  
لی نے نکال دیا مگر یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ کس شخص نے کس چیز کی نشاندہی  
کی اور کون چیز برآمد کرادی۔ پچناموں میں اکثر ملزمین کا اقبال لکھنے کی پوسین کج  
سے کوشش ہو کر کی ہے حالانکہ ایسا اقبال فی قصہ ناقابل ادخال شہادت ہے  
اور صرف وہ جو اقبال کا جو برآمدگی سے متعلق اور اسی وجہ سے خاص طور پر قابل  
ادخال قرار دیا گیا ہے وہ کافی احتیاط سے نہیں لکھا جاتا اور نہ ایسے اہم اور  
ضروری امور کی صراحت کی جاتی ہے کہ کس ملزم نے کس طریقہ سے کس مقام کی نشاندہی  
کی اور برآمدگی کس طور سے ہوئی۔ افسوس ہے کہ پلیس ایسے اہم امور کی طرف توجہ  
نہیں کرتی اہم نے متعدد پچناموں کی یہی ناقص حالت دیکھی ہے اور وقتاً فوقتاً دیکھا  
سرکار کو اس کے طرف متوجہ بھی کیا ہے مگر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس مقدمہ میں

ہم نے غیر موثر قرار دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اسکے متعلق شہادت کافی نہیں ہے  
 علاوہ اسکے اس نے شہادت مصفا ہی پیش کی ہے جس سے اسکا اور  
 نہیں موجود ہونا ظاہر ہوا ہے  
 پس سوال یہ ہے کہ علی محمد کی برات کے لحاظ سے ملزمہ کے اقبال کا مقصد  
 میں کیا اثر ہے جو کہ ملزمہ نے اپنے اقبال میں ظاہر کیا ہے وہ صرف ہا سہتہ رہے  
 نہ علی محمد کے کہنے سے وہ گئی۔ اور علی محمد کے کہنے سے لڑکی کے پیر رکھ دیا  
 اگر یہ باور کیا جائے کہ علی محمد اس موقع پر موجود ہی نہ تھا جیسا کہ اسکی شہادت  
 مصفا سے ظاہر ہوا ہے یا تو یہ ہی نہیں باور کیا جاسکتا کہ ملزمہ اس کے ساتھ ارتکاب  
 جرم میں شریک رہی اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محض شرکت کا اقبال بمنزلہ  
 اقبال ارتکاب جرم ہے یا نہیں ملزمہ نے اپنا خاص فعل بیان کیا ہے کہ لڑکی  
 کے گھر پر پیر رکھ دیا اس حد تک دبا لحاظ تعلق علی محمد اسکا بیان اس کے  
 خلاف اثر پیدا کرتا ہے مگر اسکو قتل کے اقبال قرار دینے میں ہنگام کسی قدر  
 نال ہوتا ہے اقبال میرج اور صاف ہونا چاہئے اور پورے جرم کا ہونا چاہئے  
 نہ ایسا ہونا چاہئے کہ جو ملزمہ کے بیان سے مستنبط ہوتا ہو۔ یہاں حالہ یہ کہ  
 ملزمہ نے اپنے آپ کو علی محمد کا ملزمین ظاہر کیا ہے اور یہ ہی ظاہر کیا ہے کہ موقع  
 ارتکاب جرم پر موجود تھی اسوجہ سے اسکی حیثیت اصل جرم کی ہوتی ہے۔ لیکن  
 جبکہ خود علی محمد کی موجودگی کے واقعہ کی تردید ہو گئی تو ملزمہ کی شرکت ہی باقی نہیں  
 رہی اور جب شرکت باقی نہیں رہی تو جو قانونی نتیجہ اسکی شرکت اور موجودگی سے  
 پیدا ہوتا تھا وہ ہی ایک طرف رہ گیا اور ہنگام از سر نو اس امر پر غور کرنے کی ضرورت  
 ہوئی کہ کیا ملزمہ نے ارتکاب جرم سے اپنی حد تک دبا لحاظ تعلق علی محمد سے طوع  
 سے اقبال کیا ہے یا نہیں۔ اسکی نسبت ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ ایسا اقبال  
 نہیں ہوا ہے پس جس پہلو سے دیکھا جائے ملزمہ کا بیان اقبال جرم کی حد تک نہیں  
 پہنچتا جبکہ وہ اقبال نہیں ہے تو اسکو نظر انداز کر دینا چاہئے خصوصاً اسوجہ سے

سرکار عالی  
 بنام  
 علی دہلی محمد

امریکی نسبت پورا اطمینان نہیں ہوتا کہ جو وقت لڑکی ملزمہ کے ساتھ دیکھی گئی اور وقت  
اوسکے حرمین یہ پاؤ ڈال موجود تھے جو کچھ شہادت پیش ہوئی ہے اس سے اس سے  
صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو ریورات ہمیشہ لڑکی کے جسم پر رہا کرتے تھے اس  
روز بھی تھے۔

ان واقعات کو مشتبہ قرار دینے کے بعد کہ لڑکی ملزمہ کے ساتھ اسی روز  
کے کسی چور کو غائب ہوئی اور چار ڈال ملزمہ کی نشاندہی سے برآمد ہوئے  
اور رہی ہیں جو لڑکی کے پریشان رہتے تھے۔

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ملزمہ کو قائلہ ہار کرنے کے لئے کافی ہے اس کا  
جواب تو یہی ہو سکتا ہے کہ کافی نہیں ہے لیکن اس موقع پر ملزمہ کا بیان مورخہ ۲۸  
آبان ۱۳۲۳ء محال تو ہے۔ جس میں ملزمہ نے بیان کیا ہے کہ علی صاحب کے بلطف  
سے اس کے ساتھ گونا گونا گوں مکان پر گئی تھی وہاں سے علی صاحب نے لڑکی کا  
کلا دیا اور اس کے جسم سے کچھ زیور اوتار لیا۔ باقی ۵ ڈال رکھا۔ اور لڑکی بیٹے لگی  
تو ملزمہ سے کہا کہ اس کے اگلے پر چور رکھا اور ملزمہ نے چور کہا اس بیان سے ملزمہ  
کی فکر ظہر ہوتی ہے۔ اس کے بعد ۳۰ آبان ۱۳۲۳ء کو بعد ساعت فرد جرم  
ملزمہ نے پھر یہ بیان کیا ہے کہ علی محمد نے جو وقت زیور اوتار اس وقت ملزمہ دو میں  
محمد پر کھڑی ہوئی تھی اور علی صاحب نے پاؤ ڈال اس کو دیکر کہا کہ صمد لادے  
تو اس نے شے مذکورہ کو رکھا کہ صمد علی صاحب کو لادیا۔ عدالت سیشن میں ملزمہ  
نے جواب ۱۶ آذر ۱۳۲۳ء بیان کیا ہے کہ میرے سامنے علی صاحب نے لڑکی کا کلا  
دیا دیا۔ اور باؤنی میں لاد دیا۔ اس سے ہی فکر ظہر ہوتی ہے۔

اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ علی محمد جبکہ نام ملزمہ نے لیا ہے ملزمہ بتایا  
گیا تھا لیکن شہادت تائید الزام اس کے مقابلہ میں کافی نہیں ہے اس کو عدالت  
سیشن نے پری کر دیا۔ اس شخص کی نسبت ملزمہ کے بیانات متذکرہ صمد کے علاوہ  
وہ واقعہ برآمدگی ال ظہر ہو رہے ہیں جو پچھلے مورخہ ۵ آبان کے تعلق کی وجہ سے

دعا  
سرکار

تجزیات سرکار عالی ۲۶۰۔ بخیرہ ضابطہ فوجداری سرکاری و فحاش ۱۶۹ و ۲۵۷۔

تجزیہ ہونی کہ (۱) کو حسب دفعہ ۵۰ بخیرہ ضابطہ فوجداری سرکاری و فحاش  
عدالت سشن کو اختیار ہے کہ کسی گواہ کی شہادت کو جو حسب ضابطہ  
نافع سمجھ دینے کی قیادت کی ہو اور اصل شہادت کو نہ مانے یہ اختیار  
تجزیہ خاص طور پر عدالت عالیہ کے متعلق ہے اور عام طور پر  
حسب دفعہ ۵۰ کے گواہوں کی شہادت کو ہر گواہ کی وہ شہادت  
جو عدالت سشن میں قیادت کی جائے ناقابل اعتبار بھی جائے استعمال کرنا  
خطرناک ہے نظائر مندرجہ ۲۸ کلکتہ صفحہ ۲۹۵ و ۲۲۰۔ ۱۱۱۰ دفعہ ۵۰ مہم کا  
حوالہ دیا گیا۔

(۲) محض اقبال میں چاقن جو من مہد عام نرہ ہو چکی مرنے شہادت کے  
حسب دفعہ ۱۶۹ بخیرہ ضابطہ فوجداری کے صحیح اقبال نہیں تیار دیا جاسکتا  
وہاں بیان طوم جسے پہلے دعوہ معافی دیا گیا ہو اور پھر طوم بنایا گیا ہو  
صرف اس کے خلاف استعمال ہو سکتا اور دوسرے طومین کے خلاف اس کا  
استعمال نامناسب و خطرناک ہے  
نظائر مندرجہ ۲۸ کلکتہ صفحہ ۲۹۵ و ۲۲۰ کلکتہ صفحہ ۲۹۵۔ ۱۱۱۰ کلکتہ صفحہ ۲۹۵  
وہ کلکتہ ہارپورٹ صفحہ ۱۰۶ کا حوالہ دیا گیا۔

ملزمین اصالتاً حاضر۔  
شیخ صاحب سرکاری کوٹری محمد صدیق احمد صاحب کلیل سرکار۔

واقعات و قیامہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
جناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن۔ مختصر واقعات مقدمہ میں کہ ملزم  
رازیہ دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہلال قتل و ملزمین پنشا و پینکا و بالیکا بالزام امانت جرم  
۱۱۱۰ امر داد ۳۲۳ لکھ کو گرفتار ہوئے۔ استغاثہ کا بیان یہ ہے کہ ۱۱۱۰ امر داد  
کوشب سے بارہ بجے بمقام امن گڑھ ملی ملزم صاحب نے خوشد امن کے گھر سے بھی



کافی نہیں بھی جاسکتی ہے اب اقبال ملزمین قبل چالان سے اگر بحث کی جائے تو عیناً  
 ظاہر ہوتا ہے کہ بلا کسی مزید تائیدی شہادت کے محض ایسے اقبال پر جو من بعد تادم  
 نہ رہا ہو اور جبکہ قابل سشن بیج کا خیال لائق مائع تحریر کنندہ اقبال کے متعلق یہ ہو کہ  
 ممکن ہے کہ ایک حصہ بیان کو حاکم کے سمجھنے اور قلمبند کرنے میں کچھ غلطی ہوئی ہو تو  
 ہمارا خیال فوراً دفعہ ۱۶ ضابطہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور ایسے اقبال کو صحیح  
 اقبال قرار دینے میں تامل واقع ہوتا ہے۔ بیان ظہور بالیگا سے پہلے وعدہ معافی  
 دیا گیا اور اس کے بعد وہ ہر ملزم بنایا گیا قانوناً صرف خود اس کے خلاف استعمال ہو سکتا  
 ہے (۲۸ کلکتہ صفحہ ۷۰۹) اور دیگر ملزمین کے خلاف اسکا استعمال مشکل سے کیا  
 جاسکتا ہے (۱۱ کلکتہ ۵۸) ۲۱ دیکھی رپورٹرز۔ ۷ کلکتہ لارپورٹرز صفحہ ۶۶ اور خصوصاً  
 ایسی حالت میں جبکہ دوسری شہادت حمایت ضعیف ہے اور سپر اسد لال کو ثابت  
 خطرناک ہو گا جب شہادت کی یہ حالت ہو کہ گواہان رویت مفقود ہوں گواہان رویت  
 متعلقہ ہی لائق اطمینان نہیں وعدہ معافی پر جو ملزم کو گواہ بنایا گیا اس سے ہی اشتباہ  
 کو قائم نہ ہو پچھے تو محض ایسی شہادت پر جو ساتھ چوچی اور راجر پوری سے حاصل ہوئی  
 ہے ملزمین کا ایک سنگین قزین جرم کا جو بین قرار دیا جاتا ہے قنون عدالت نہیں  
 سمجھتے لہذا

حکم ہوا کہ

مراضہ منظور۔ ملزمین رام۔ پٹا۔ چینیگا و بالیگا الزام منسوب سے بری کئے جائیں  
 اور خود راہ ہوں۔

مولوی مفتی سید فدا نصیر الدین صاحب رکن۔ بھکھو بھی اپنے شریک قاتل کی  
 رائے سے اتفاق ہے۔

ایک ایک نقل اسکی اسٹل متعلقہ میں شامل کیا جائے نقطہ

نمبر مقدمہ ۲۲۳ و ۲۲۴ سنہ ۱۳۲۲ تصحیح فوجداری منقطعہ مہ خور داؤد سنہ ۱۳۲۲

انتی لکھا ستونی کو بے گیا اور اسی موضع کے جنگل میں اوس کو مار ڈالا ملزمین چٹیا و  
چٹیکا و بالیگا ہی اوس کے ساتھ تھے اور از کباب جرم میں اوس کے معین رہے۔ وجہ  
خطومت یہ بیان کیجاتی ہے کہ ستونی اور ملزمین مارا اپنیٹا اور بالیگا کے عورتوں  
سے ناجائز تعلقات تھے ملزم چٹیکا بھی ملزم بالیگا کی عورت سے ایک زمانہ میں  
ملوث تھا جس نے اوسکو چھڑ کر ستونی سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا تھا۔ اس مقدمہ میں  
واقعہ رویت کی کوئی شہادت نہیں ہے اور عدالت مرافعہ منہا نے جس شہادت سے  
استدلال کیا ہے وہ اویس قدر ہے جو کہ عدالت سپر دکنندہ میں پیش ہوئی تھی اس کے  
علاوہ اہمال ملزمین قبل از حیلان اور بیان ملزم بالیگا جبکہ وہ بوجہ معافی گواہ  
بنایا گیا تھا مگر من بعد پھر بڑ مرہ ملزمین شریک کیا گیا۔ بحث کی گئی ہے عدالت سپر  
دکنندہ میں جو شہادت بتائیڈ استغاثہ سماء شانی اور سماء بی اور سماء بیگی نے دی  
تھی۔ اس سے عدالت سشن میں انہوں نے بالکل بدلہ دیا۔ اب امر قابل غور یہ ہیں کہ آیا  
خونہ جہ کہ اس مواد سے خلاف ملزمین عدالت سشن نے اخذ کیا ہے کیا وہ قانوناً درست  
ہے اس میں شبہ نہیں کہ عدالت سشن کو اختیار ہے کہ حسب قاعدہ ۲۰۵ ضابطہ فوجداری  
کسی گواہ کی شہادت جو مضبوط و ناظم سپر دکنندہ نے قلمبند کی ہو داخل شہادت  
مقدمہ کے مگر اس کا یہ اختیار تیزی خاص طور سے عدالت اپیل کی نتیجہ و تنقید کے  
لایق ہے اس لئے کہ اگر عام طور سے اس دفعہ سے کام لیا جائے تو کسوف عدالت سشن میں  
شہادت کا قلمبند ہونا امر عیش و موحال ہے اور اس طرح دونوں ہی گواہوں کی شہادت کو  
جو دوسرے جبکہ وہی گئی ہو اور کرنا جبکہ امین کی وہ شہادت جو سشن میں دی گئی ہے  
امحال اعتبار بھی گئی بلا جہر و جہر خطراک ہوگا۔ ایکسکسٹ باے برٹش انڈیا ۱۹۰۶ کلکتہ ۱۹۰۶  
اور انڈیا ۱۹۰۵ قلعہ اس امر کو محض سمجھنے میں کہ ایسے گواہوں کی شہادت پر  
ملزمین کے قیامت کا فیصلہ کیا جائے۔ مقدمہ زیر اپیل میں خاتم دیکھتے ہیں کہ باسٹیاو  
دو تین کے باقی سب شہرہ عدالت سشن میں اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہو گئے  
ہیں اور جو شہادت کہ عدالت سشن میں پیش ہوئی ہے وہ کسی طرح ثبوت الزام کیلئے

رہا و پھر  
بنام  
سورکھا



پیشگی اور ایک مکان کے قبضہ کے متعلق نزاع تھی چنانچہ تین ایس ۲۲ کے  
 ڈیوڈ نے مکان پر قبضہ کر لیا اور باہمی نزاع اس درجہ بڑھ گئی کہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء  
 کو فریقین کے طرف داروں کی پیدش نے ایک عام بلوہ کی شکل اختیار کر لی اور اس  
 بلوہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شخص سسی پاپیٹھا مارا گیا۔ وہ ایک دوسرا آدمی میر انصاحب  
 بھنرہ گولی بھرنے ہوا۔ پولیس نے چند شخصوں پر مقدمہ ایر دفعہ ۲۱۹ و ۲۱۶ بالزام  
 بلوہ سے قتل باجلاس ناظم عدالت فوجداری ٹیوٹر ٹرن کوڑ کھل چلائے کیا بلوہ دریافت  
 چند شخصوں بالزام مداخلت بیجا ایک شخص بالزام غرضید میر انصاحب ہوئے اور لازم  
 پر اسی سلسلہ میں تحت دفعہ ۲۲۰۔ الوام مانا کہ اسے عدالت مذکور نے اسے سپرد عدالت  
 سشن صوبہ لکھنؤ کیا عدالت آخر الذکر نے جرم ثابت قرار دیکر سزائے موت پر عدالت  
 تجویز فرمائی جو فیصلہ آج تک سلسلہ میں ہے۔

بحث لائق دلیل سرکار اہل لائق دلیل ملزم سماعت ہوئی حکماء سو قوت مختصر  
 دیو دفعہ ۲۲۰ تعزیرات سے بحث ہے ملزم کے خلاف جو جو گواہ پیش ہوئے ہیں  
 ان میں سے سسی چنیا نمبر ۱۱۲ اور سسی میر انصاحب نمبر ۱۳ و ۱۴ کے گواہ سمجھے جاسکتے  
 ہیں ان دونوں کا بیان ہے کہ جس روز بلوہ ہوا اس روز وہ اپنے پر و دشمن ہندو  
 سے مسلح بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے گویاں چلائے وہ گولی چلائے ایک گولی  
 سے میران صاحب خود زخمی ہوا اور دوسری گولی جو ملزم بگنا نے چلائی تھی وہ  
 وہ بالنگا مقتول کر گئی۔ جس سے وہ ہلاک ہوا۔ یہ واقعہ روز روز سشن میں ہوا اور  
 اس میں نہ شبہ نہیں کہ ملزم اس روز ہندو سے مسلح ہو کر سلفہ مکان پر موجود تھا  
 اسی طرح ایک دوسرا شخص بھی مسلح موجود تھا دونوں نے گویاں چلائے ایک گواہ  
 نمبر ۱۳ کو گولی اور دوسری جو ملزم نے چلائی تھی سسی بالنگا کی ہلاکت کی وجہ ہوئی ہیں  
 جملہ واقعات پر نظر کرتے ہوئے جہاں لازم کہ تحت دفعہ ۲۲۰ تعزیرات ملزم بھانہ کیا  
 گیا ہے وہ ثابت ہے غالب سعد جنگ بہادر ناظم عدالت سشن لکھنؤ نے اس جرم کی  
 پاداش میں ملزم کے حق میں قید مدام الیمات کی سزا تجویز کی ہے تمام دیکھتے ہیں

سرکار عالی  
 بنام  
 بگنا

جلسہ کاملہ  
اجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے میر شرایط و عالیجناب  
مولوی سید ہاشم صاحب بکراہی بی۔ اے میر شرایط و عالیجناب  
مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل  
ذی میر شرایط لارڈ کان

سند کار عالی ذلیعہ سائی بنام مستغنیہ

تس۔ قتل انسان مستلزم السنو۔ سنو۔ سنو۔ قید مادام الحیات۔ جسم قتل انسان  
مستلزم السنو۔ سنو۔ قید مادام الحیات کی ناجائزی۔ مجموعہ تحریرات سرکار عالی  
صفحہ ۲۲۰۔

مجموعہ تحریرات سرکار عالی کے بارش میں ملزم کو  
زیادہ سے زیادہ پورہ سال تک سنو۔ قید دیا جاسکتی ہے۔ اور وہ  
کو رگی رہے سنو۔ جس دعام سنو۔ قائل نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ مجرمین سے ظاہر ہوتے ہیں۔  
منجانب سرکار مولوی محاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار  
منجانب ملزم مولوی غلام اکبر خاں صاحب وکیل۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب نواب ذوالقدر جنگ بہادر مولوی سید  
ہاشم صاحب بکراہی لارڈ کان متفق الیاسے۔ مختصر واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ پنجاب  
تعدہ لارڈز کل ضلع گجرات کے دو اشخاص مسلمان برہمنی اور داماریڈی میں حق

تسبیح مانے غلبہ سید جنگ بہادر نام صوبہ گجرات مولوی ۱۲۲۲ ہجری ۱۳۲۲ قمری میں گجرات کے  
نسبت سنو۔ قید مادام الحیات کی رائے دیکھ کر شفیقاً مجلس عالی عدالت میں دلائل کی جائے

محکم دہشت  
نام  
سیاحت

کلردانی کا اختتام۔ تجویز چارہ جوئی عدالت دیوانی اور ادسکا مشاء بھٹہ عدم  
اجتہال نقص امن اختتام کارروائی کی صورت میں قبضہ قبا بعض کے بحالی کا لڑم  
نقص امن کا جدید احتمال اور اس کے بنا پر از سر نو کارروائی کا اجاز۔ مجرم و مخاطب  
فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸۔

۱۔ تجویز ہوئی کہ (۱) مجرم مجلس عالیہ عدالت کے کسی اور ملا کی کسی  
عدالت کو قانوناً نگرانی کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے  
دکن ہارپیت جلد ۳۵ صفحہ نمبر ۴۴ کا حالہ دیا گیا۔  
۲۔ حسب دفعہ ۴۸ مجرمہ مخاطبہ فوجداری سرکار عالی عدالت  
الطہر محمد بنین ہے کہ پولیس کی رپورٹ کو کافی حوالہ لینا نقص امن  
کے قرار نہ دے یا اگر اسکو باری الشہین کافی خیال کہے فریقین  
کو طلب کرے تو اس کے بعد اسکی حوالہ لینا محال کرنے کی فرس  
بھت نہ دے اور بصورت حوالہ لینا محال نہ ہونے کے کلد والی کو ہم ملے۔  
۳۔ من عدالت کی اس تجویز کا کہ فریق ناراض تھا دیوانی میں چارہ  
جوئی کر سکتا ہے یہ قضا نہیں ہو سکتا کہ جو شخص قبل آمار کارروائی  
کا بعض تھا اسکا قبضہ ادا ہوا دیا جائے۔

۴۔ جب بوجہ عدم احتمال نقص امن کارروائی زیر دفعہ ۴۸ مجرمہ  
کہا کہ فریقین کے فریقین کی عدالت کو فریقین کے حوالہ لینا نقص امن  
۵۔ بعد ختم ہونے والی اگر یہ نقص امن کا احتمال پیدا ہو تو بعد ختم ہونے  
مجموعہ دیکورڈز سر نو کلد والی کیا جاسکتی ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ فرم نہیں ہے۔

نگرانی خواہ اصالتاً حاضر۔  
منجانب طر قانیان مولوی محمد جاگیر حسین صاحب مکمل

قالب نظامتہ جنگ بہادر مولوی سید سراج الحسن منار کان شفق الرا

مرکب  
نہم  
گینا

کمزیر دفعہ دکن جو زیادہ سے زیادہ منظر لازم کو دیکھا جاسکتی ہے وہ چار سال سے  
جس دھام اس دفعہ کی رو سے قانونی سزا نہیں۔ اب یہ کہ اس امر پر غور کرنا ہے کہ  
درحقیقت جرم کی اہمیت کیا ہے۔ قتل عمد ہے یا قتل انسانیت کا سزا اس بارہ میں  
بعد غور جاری رہی ہے کہ یہ جرم قتل جس کے عدالت نہیں پہنچتا ہے اس لحاظ  
سے اس جرم کو جس کے تحت بین عدالت سنشن نے کارروائی کی ہے بدلے کی ضرورت  
نہیں ہوتی جاتی البتہ سزا کی نسبت اس کی اس طرح تصحیح کرتے ہیں کہ لازم بننا دل  
سایا چودہ سال قید یا مشقت میں بسر کرے۔  
اسکی ایک نقل مل اہل لازم میں شریک کی جائے مراعات اس ترمیم کے ساتھ  
منظور نقطہ

سب سے مقدمہ ۹۴ و ۹۵ ..... نگرانی فوجداری منصفہ ۱۲ فروری ۱۹۱۲ء

جلتہ شفقہ

ابلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی  
میر شرایف لاؤ بلالجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم  
اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ میر شرایف لاؤ کان  
محمد عبدالشرف

بنام

سید حضرت دخیو  
طرقہ شایان  
اختیار سماعت۔ اختیار سماعت نگرانی عدالت جاگیر نقض امن۔ کارروائی  
نقض امن طریقہ اطمینان وجوہ نقض امن عدم احتمال نقض امن کے صورت میں

نگرانی بنام فی تجرید جلد شفقہ مجلس جاگیر نواب حمام املاک فاضل بہادر محمد طہ ۲۲ ہر مشورہ نگرانی  
منظور دیکھتے تحت نسخہ مقدمہ تکمیل کے لئے واپس۔





حاکم کیا گیا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ شمس آباد کے قریب اوہون نے مدعی کی بندھی کو  
 روک کر اس سے کچھ نقد روپیہ اور کچھ پارچہ بکیر لے لیا۔  
 شہادت جو پیش ہوئی ہے وہ خود مدعی اور بندھی والے کی ہے مدعی واکوٹن کو  
 شناخت نہیں کر سکتا۔ بندھی والا بیان کرتا ہے کہ اس نے صرف یہ دیکھا کہ چند  
 لوگوں نے بندھی کو روک دیا جس میں راجہ ملازم بھی تھا یہ دیکھتے ہی وہ بیہوش ہو گیا۔  
 اور جب اسے ہوش آیا تو وہ کسی مقام پر بندھی میں تھا۔ اس شہادت سے مزین  
 کی نسبت سرائیہ کو کہنے میں قائل ہونا چاہئے برآمدگی مال کی جو شہادت پیش ہوئی  
 ہے اس سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ نقد سے روپیہ اور رو مال دو عدد درم  
 مال کی نشاندہی سے برآمد ہوئے نقد روپیہ کو قابل شناخت نہیں ہے اور مال  
 کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک تو لازم کے سر پر تھا اور دوسرا اس کی نشاندہی  
 سے ملزم یکناکہ کے پاس سے برآمد ہوا۔ اگرچہ مدعی نے ان رو مالوں کو اپنا کہا ہے  
 لیکن ہماری رائے میں یہ امر قریب قریب نہیں ہے کہ سر پر مال ملزم نے اس طور پر  
 اپنے سر پر رکھا ہو گا اور اخفا کی کوشش نہ کی ہو گی یہ وہ سرور مال جو یکناکہ  
 لیا گیا اس کی نسبت ہی کوئی دسا امر ثابت نہیں ہو اسی سے یہ سمجھا جائے کہ اخفا کی  
 کوشش کی گئی تھی محض رو مال کی شناخت سے جو مدعی نے کی ہے یہ نہیں لازم آتا کہ  
 ملزم نے یکناکہ کا ارتکاب کیا۔ رو مال اور روپیہ کے برآمد ہونے کا واقعہ ایک  
 گواہ نے اس طور سے بیان کیا ہے کہ یکناکہ کے مکان سے نکلا اور راجہ اور مدعی ان اور  
 کا دل کا دل کرنے جا کے رو مال اور روپیہ ہر نکالے ہم بیچ باہر کھڑے تھے اور سامان  
 باہر لانے کے بعد پتھر مارا گیا۔ ایسی برآمدگی کسی کام کی نہیں ہے اس سے ہرگز یکناکہ  
 نہیں ہوتا۔ شہادت پیش شدہ نہایت ضعیف اور مشکوک ہے۔ راجہ کی نسبت  
 سرائیہ کی طرف سے مخالفت رائے قائم ہوئی ہے مگر سرائیہ کی سابقہ بھینس نہ  
 ثبوت درم حلیہ نہیں ہے۔  
 لہذا جملہ حالات مقدمہ کے لحاظ سے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیکر دہریہ کے لئے

سرکار عالی فدیہ محمد بنانگیر علیہ السلام

ڈاکہ - شہادت - علم ہدایت - فکالی - استیوارنا قابل شناخت - قیاس نسبت ال  
برآمدہ - برآمدگی ناقابل طہستان - سزا یابی سابقہ - سزا یابی سابقہ کا بنزل ثبوت  
جسرم عالیہ دہو -

تجوید ہوتی کہ (۱) جو کہ دو گواہوں میں سے ایک طرہ میں کی شناخت  
نہیں کر سکا اور دو گواہوں میں سے ایک کے ساتھ ہنسے ہوئے ہو جائے  
کر لیا ہے ایسی شہادت کی بنا پر تجویز سزا (۲) ملے گا ہے۔  
(۲) زر نقد قابل شناخت ہے۔

(۳) یہ امر قیوں قیاس نہیں ہے کہ لازم ال سرور کو اپنے سرور باندہ ملے اور  
افغانی کو شمش کو ہے۔

(۴) جب پنج اہر کہلے ہوں اور طرہ میں دو جوان و کا و لکار اخذ جا کر  
ال باہر لائن اور پنج اسے کہا جائے تو ایسی برآمدگی ہے کار و نات بل  
طہستان ہے۔

(۵) سزا یابی سابقہ بنزل ثبوت جرم عالیہ نہیں ہے۔

والعزت مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

مراقبین اصالتا حاضر  
منجانب طرفہ علیہ شہر کلہان رام آیر صاحب وکیل سرکار  
نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی مفتی سید نور الدین صاحب ارکان  
مستحق الزائے۔ اس مقدمہ میں طرہ میں ہر شمول جہت اور شخصوں کے ڈاکہ کا الزام

طرفہ بنا و اضی تجویز نواب عزیز اور جنگ بہادر ہشت مجرمت علی اطراف پورہ مورخہ ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹۰۰ء  
ماہ اپریل ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹۰۰ء و ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۹۰۱ء اور ۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۹۰۲ء و ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۹۰۳ء  
اصطلاح سال قمری ہشتہ میں سرکار علیہ طرفہ ہشتہ کو دیا جائے۔



بادی کی کالج ہو مٹ اقبال ہوا ہو۔ ثابت دیکھا جائے قابل اور خال

مولوی نصر اللہ خان صاحب مہتمم خزانہ عامرہ سرکار عالی نے مقابلہ لازم  
پہلے ناواہن ایک استغاثہ زیر وفات ۳۰۸ و ۳۲۲ و ۳۲۶ و ۳۳۵ و ۳۳۶  
سرکار عالی سے پیش کیا کہ امرین جو عرض و لفظ باب من خدمت  
۱۔ آؤد شکست کو انتقال ہو گیا اس کے انتقال کے بعد لازم نے ۱۰  
۲۔ سے ۳۲۲ ات من متوفی کو زندہ اور کر کے فارم حصول وظیفہ من  
خدمت میں ڈی۔ شامرٹ کے جعلی دستخط سے تصدیق حیات لکھ کر پیش کیا۔  
ناظم صاحب اول فوجداری بلدہ نے باثبات جسم چہ ۱۰ قید بکشت  
اور دوسور و پیر جسم رانہ منرا طرہ کی۔ جسکی ناراضی ہے لازم نے  
ایمل پیش کیا۔

منجانب مراجع مولوی عبدالقیوم صاحب و مولوی مسعود  
غیاث الدین صاحب و کلار۔

منجانب مراجع علیہ مولوی کبیر خان صاحب و کنیل مسرکار۔

حکام عالی مقام نے جب ذیل فیصلہ صادر فرمایا  
نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب اہ کان  
مستحق بالرا کے لازم مراجع کو ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ حیفہ این الزام میں چہ  
قید اور دوسور و پیر جسم رانہ کی منرا دی ہے کہ اس نے امرین میں من متوفی کو زندہ  
باد کر کے اخذ حصول وظیفہ کے فارم پر تصدیق حیات کے مقام پر ہی منرا طرہ کی  
جعلی دستخط کر کے اس کا غلہ کو وظیفہ حاصل کرنے کی عرض سے خزانہ عامرہ میں پیش کیا  
دانتات قابل توجہ حسب ذیل ہیں۔

ناصرون جو عرض کا انتقال ۱۰۔ آؤد شکست کو ہوا جعلی حیات ۲۰۔ و ۳۰۔  
شکست پیش کیا کہ لازم باصرون جو عرض کا غلہ روہ چکا لہا فارم حیات ۲۰۔ و ۳۰۔





بن جوعل کی ہر جہت سے تصدیق و مستحکم سی ڈی شامرٹ کے جعلی ہونا خود شامرٹ کے بیان سے ثابت ہے ورنہ بی ناصر بن جوعل کی بیوہ نے بیان کیا ہے کہ مروجہ سنے کوئی تحریر لازم کو نہیں دی تھی۔ منظر حسین صیغہ دار کے اظہار سے ثابت ہے کہ حیات نامہ جعلی لازم نے پیش کیا۔ لیکن منظر کو ناصر بن جوعل کے وفات کا علم ہو چکا تھا اسوجہ سے اس نے حیات نامہ پیش ہوتے ہی لازم کو گرفتار کر لیا۔

مراجع بجانب سے ابھر رہا تھا چاہے کہ لازم کا جعل بنانا تو ثابت نہیں ہے اور جعلی دستاویز کو اصل کی حیثیت سے استعمال کرنا ہی اسوجہ سے ثابت نہیں ہے کہ کسی ایسے اہلکار کو وہ کاغذ نہیں دیا گیا جو اس پر سب قاعدہ اہلکار کی کارروائی کوئے کا مجاز تھا۔ کیونکہ منظر حسین بن کے پاس کاغذ پیش کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ایسی خدمت پر مامور نہ تھے کہ اس کے متعلق کوئی عمل کر سکتے تھے ہم نے روئے داد پر غور کیا اور منظر حسین کے اظہار کو ہی دیکھا جس سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں اس بیان کے سمجھنے میں لازم کے وکیل کو غلطی ہوئی ہے منظر حسین کا پورا بیان سلیس پڑا جائے تو اس سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ علاوہ اور چند اشخاص کے وہ اپنی اس زمانہ میں اس صیغہ میں کام کرتے تھے جس میں وہ ظاہر کے اہلکار کی طرف سے وثائق پیش ہو کر آئے ہیں۔

نصر اللہ خان صاحب ہتم خزانہ عامہ کے بیان سے واضح ہے کہ لازم نے اون سے اقرار کیا کہ اس نے کاغذ پیش کیا ہے اور وہ کاغذ ناصر بن جوعل کی بیوہ نے اس سے دیا تھا اس سے یہی پیش کرنے کے واسطے کی تاہم ہوتی ہے اور ہمارے نصر اللہ خان کی حیثیت اس مقدمہ میں شخص ذی منصب کی تھی اسوجہ سے اون سے کیا ہوا اقبال قابل ادعا نہیں رہے۔ اسوجہ سے قابل لانا نہیں ہے کہ کوئی خاص اثر (تربیب یا دیگر) کا جو اس اقبال کا باعث ہوا لازم کی جانب سے ثابت نہیں کیا گیا ہے کل روئے داد سے لازم ثابت ہے اور ضرر اٹھا کا قیامت جرم نہ ہو وہ نہیں ہے۔

لہذا مراجعہ منظور قسط

ادھر گواہوں کے بیانات سے بھی ہم پہنچا ہے پس اس واقعہ کو یاد رکھنے کی کافی وجہ موجود ہے اور ملزم کے وکیل کی اس بحث اسکو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کہ ملزم کی محض موجودگی سے یہ قیاس نہیں لازم آتا کہ اس نے کسی شخص کو نامزد میں جیو ض ظاہر کر کے پیش کیا۔ اور چونکہ اس فرج کے مراسلہ سے ظاہر ہو رہے کہ نامزد میں جیو ض کی ماہوار کے لئے کوئی شخص بھیجا گیا تھا یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ وہ شخص آیا ہو گا اور ایسی صورت میں ملزم پر کسی کو پیش کر کے غلط یاد رکھانے کا الزام باقی نہیں رہتا۔ افسوس ہے کہ ہم اسکو تسلیم نہیں کر سکتے کہ منجانب دلیظہ باپ کسی شخص کا عدول رقم کے لئے آتا ثابت ہے وہ مراسلہ جس پر بیروہ کیا جاتا ہے کوئی شہادت نہیں ہے۔ کیس کا حلقی بیان اس کے متعلق نہیں ہو اپنے ادد اگر وہ ثابت ہی ہوتا تو ہم سوال باقی رہتا کہ کیا وہ شخص جو بھیجا گیا تھا بلا لکھی آیا روڑ تھا جس روز ایک شخص کو پیش کرنے کا ملزم پر الزام ہے علاوہ اس کے اگر وہ شخص حقیقت میں بھیجا گیا ہوتا۔ اور تھوڑے نیلے کو آتا تو یہ بات ظاہر کر دیتا جو شخص پیش کر دہ ملزم نے ظاہر نہیں کیا۔ پس ہم کیس طرح اس بحث کو قبول نہیں کر سکتے جو وکیل ملزم نے پیش کی ہے۔ علحدہ حالات پر غور کرنے کے بعد محشر کی تجویز قابل بحالی پائی جاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

مراۃ نامتھور قضا

نمبر مقدمہ ۲۵۱ سے ۲۵۲ لاف نگرانی فوجداری منصفہ ۱۵ مہر دی پست ۳۲

جسٹس

با جلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل  
لی۔ بیرٹ لائٹ لاؤ عالیجناب مولوی سید سلج احسن صاحب  
ایم اے ایل لیل۔ ڈی بیرٹ لائٹ لاؤ کان

مخانب مرائع مولوی غیاث الدین صاحب مولوی عبد القیوم صاحب  
 و مولوی غلام اکبر خان صاحب و کلار  
 مخانب مرائع اعلیٰ مولوی محمد کبیر خان صاحب و مولوی  
 سید سراج الحسن صاحب کو مشمل ہے۔  
 نواب قضاوت جنگ ہمارے مولوی مفتی سید نور الفیاض الدین صاحب  
 اور کافی مشفق رہے۔ لازم مرائع پر الام ہے کہ اصرار میں جو طرہ کے کسی  
 اور شخص کو دستم و تلفہ حاصل کرنے کی غرض سے پیش کیا۔ لازم کی جانب سے اس پر  
 دیا وہ زور دیا جاسے کسی اور شخص کو حاصل و تلفہ یا بظاہر کر کے اس نے پیش نہیں  
 کیا جو شہادت ہمارے میں پیش کی گئی ہے قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ ظاہر ہوا ہے  
 کہ اصل و تلفہ یا بظاہر کی طاقت کی وجہ سے کوئی اور شخص اس کے تلفہ کی رقم وصول  
 کرنے کی غرض سے حقیقت میں لایا گیا تھا۔  
 ہم نے ان عذرات کے خلاف سے روک دیا اور غور کیا ہماری رائے میں اگرچہ  
 بعض گواہوں کے بعض ہواات کی تندرستی میں ہو گئے ہیں۔ لیکن اسکی وجہ صرف  
 یہ ہے کہ بعض ہواات پیچیدہ ہو گئے۔ چنانچہ گواہ مرزا احمد حسین ہنگ سے  
 ایک ایسا سوال کیا گیا ہے جس میں متعدد ہواات داخل ہیں اور اس کے جواب میں  
 گواہ نے جو جواب دیا ہے اس سے ہادی و مکتوب میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے پہلے  
 نہیں کر لیا ہے کہ بعض بہتر صاحب خداد کے خیال سے ایسا بیان کر لے گا لیکن جب اس  
 کے بیان پر غور کیا جاتا ہے تو ہر گز برا اطمینان ہوتا ہے کہ بعض ہواات کی تندرستی  
 سے گواہ کے بیان میں بظاہر ایک قسم کی نقوش پیدا ہوئی ہے مگر جواب میں جو اصرار  
 اس نے کیا ہے وہ دیکھنا یہ ہے کہ اس سے وہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ کس امر سے  
 متعلق ہے جسکا تجویز ہے کہ اس جواب سے کوئی اثر اظہار کے اور جسوں پر نہیں  
 ہو سکتا اس گواہ کے بیان سے استفادہ ضرور کرنا ہوتا ہے کہ لازم ہے ایک شخص کا بیان  
 کیا اور یہ ظاہر کیا کہ وہی تاثر میں ملو فی و تلفہ یا بظاہر ہے اس واقعہ کا ہدف

خط  
نمبر  
۱۰۰

جو کہ باوی انٹری سے وہ ہنوز شکل فوجداری کی نہیں ہے لہذا یہ فوجاے  
دفعہ ۳۰۸ء خالص فوجداری سلطان سے بھلا عامری عدالت فوجداری  
مہ لیا گیا ہے اور پولس کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کا جالان ہلد  
اندرون آئندہ یوم پیش کرے اور بلا تحقیقات عدالت ہذا سلطان کی نسبت  
کارروائی گرفتاری کرے۔

اس تحریر کی ناراضی سے یہ نگرانی ناپ ہوئی۔  
منجانب نگرانیخواہ مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب وکیل  
منجانب طرف ثانی مولوی عبدالعلی صاحب وکیل  
حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگب بہادر رکن۔ اس مقدمہ میں نگرانی خواہ کا حذر ہے۔  
کہ جو حکم مجسٹریٹ نے صادر کیا ہے وہ اس وجہ سے صحیح نہیں ہے کہ ضمن دفعہ ۳۰۸  
ضابطہ فوجداری میں لکھا ہے کہ کسی نوبت تحقیقات یا تحقیقات پر فوجداری عدالت کو  
معلوم ہو کہ لازم کو جس قسم منسوب کامرنگب اور کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے  
لیکن اسکی نسبت ضرورت تحقیقات ہونی چاہئے تو باخذ چھلکے مع یا ملاضات تا بمقتضات  
وہ را کیا جائے گا۔

بشرط اس مقدمہ میں پوری نہیں ہوئی کیونکہ مجسٹریٹ کے سامنے کوئی مواد  
ایسا پیش نہیں ہوا جس پر سے رائے قائم کی جاسکے کہ لازم کو مرکب برہم بارگرنی  
وجہ ہے یا نہیں۔ ہم اس حذر کو اس بنا پر نامتصور کرتے ہیں کہ مجسٹریٹ نے حالات  
مقدمہ اور کو تو الی کی رپورٹوں پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قلم کی ہے کہ  
مزاع کی شکل دیوانی کی ہے اور مزاع کو حراست میں لئے جانے کی غرض سے  
وہ حکم صادر کیا ہے جسکی نگرانی چاہی جاتی ہے۔ مجسٹریٹ نے نہ کوئی بیضا بھگی کی اور  
نہ کوئی نامناسب حکم صادر کیا جو اختیار قیصری قانون نے دیا ہے اس کے لحاظ  
سے عمل کیا ہے۔

گنگم پیکٹ نرما

بنام

نگرانی خولہ

طرف نمایان

رام راؤ وغیرہ۔  
 رہائی۔ رہائی پر چلے۔ اختیار گیری نسبت رہائی پر چلے۔ نگرانی۔ اختیار گیری  
 میں یہ عینہ نگرانی دست اندازی سے انکار۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری دسہ کار عالی  
 دفعہ (۲۶۸) ضمیمہ (ب)

مجموعہ نرہوئی کہ بہ مجسٹریٹ نے پولیس کی رپورٹ اور دیگر حالات پر غور  
 کر کے یہ رائے قائم کی کہ نزاع کی شکل دیوالی کی ہے اور ملزمین چلے رہے ہیں تو  
 ایک قانونی امتیاز گیری کا جائز استعمال ہے جس میں یہ سیغہ نگرانی  
 دست اندازی نہیں کی جاسکتی۔

واقعات مقدمہ میں ان کے طرف نمایان نے عدالت دوم تعلقداری مجسٹریٹ  
 حصہ ضلع اطراف بلکہ ایک درخواست ہمیں مضمون پیش کی کہ پولیس بالزام  
 سرحد درخواست گزاران کی آبروریزی کرنی چاہتی ہے فی الحقیقت فریقین میں  
 جائداد خرد کی نزاع ہے جسکو عینہ فوجداری سے کوئی تعلق نہیں ہو سکا لہذا  
 نے اس درخواست پر حکم صادر فرمایا کہ درخواست سائلین کو کاغذات منسلک  
 سے ظاہر ہونا ہے کہ مقدمہ دراصل فوجداری نوعیت کا نہیں ہے  
 فی نفسہ تقسیم جائداد کی کارروائی پائی جاتی ہے معلوم نہیں پولیس کے  
 سامنے کیا واقعات ہیں جو دست اندازی کی گئی ہے بلکہ سلطان جو ملزمین  
 کہلاتے ہیں عدالت کے سامنے احوالات پیش ہو سکے دن اور صورت مقدمہ

نگرانی خولہ یعنی مجریہ مولوی ہندو جعفر حسین صاحب دوم تعلقداری مجسٹریٹ درجہ اول ناظم حصہ ضلع اطراف بلکہ  
 سرحد ۲۔ استفسار شدہ شہرینک۔ نوائے دفعہ ۶۸ ضابطہ فوجداری ساکان سے چلے رہی عدالت  
 فوجداری حصہ دہ لیا جائے۔ پولیس کو حکم دیا جائے کہ جالان مقدمہ مدلی آٹھ یوم پیش کرے۔



محکمہ  
پیشہ  
سربازانہ

### مستقیفیت

### سنگار عالی ہندو غیب پولیس

بھولی اطلاع دینا۔ ملازمت کے لئے غلط بیان کرنا۔ ملازمت پولیس۔ ملازمت کا  
انتظامیہ و کالت میں کامیاب ظاہر کر کے پولیس میں ملازمت کا حاصل کرنا۔  
مجبور ہوئی کہ ملازم کا اپنے آپ کو غلط طور پر امتحان و کالت  
موجودہ میں کامیاب ظاہر کر کے خدمت پولیس انسپکٹری کا  
حاصل کرنا۔ دفعہ ۱۴۸ تعزیرات سربازانہ میں داخل ہے۔  
انٹرن رپورٹ الہ آباد جارج: ۱۵ اگست ۱۹۵۱ء انٹرن رپورٹ  
الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ انٹرن رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱  
صفحہ ۱۱۲ کا حوالہ دیا گیا۔

سکی محمد اسحاق پر الزام زبردستی ۱۴۸ تعزیرات سربازانہ میں  
بیان کے ساتھ لگا گیا کہ ملازم نے اپنے کو دیکھ کر درجہ سوم غلط یاد کرنا کہ  
خدمت سب انسپکٹر کو توالی منسلح حاصل کی۔ ملازم نے جرم ثبوت سے  
انکار کر کے یہ بیان کیا وہ واقعی دیکھل درجہ سوم ہے۔ پیش پیش  
صاحب اضلاع نے جوائنڈ الزام ثبوت قلمبند کی اور اسکو ترتیب  
فرد جرم کے کافی خیالی کر کے ملازم کو زبردستی ۱۴۸ تعزیرات فرد جرم  
سنانے کا حکم دیا۔ جسکی ناراضی سے ملازم نے نہ نگرانی پیش کی۔  
منجانب مگر انتخواہ مولوی قیاس الدین صاحب مولوی  
فلکام جیلانی صاحب و کلار۔  
منجانب طرفائی منظر کلپان رام آری صاحب دیکھل سندکار۔  
حکام مایہ تمام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

قواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس نگرانی میں شخص فرد جرم کی استدعا  
وہ اس بنا پر کہ ملازم کا فعل دفعہ ۱۴۸ تعزیرات کے نشان میں داخل نہیں سمجھا جاسکتا  
الزام ہے کہ ملازم نے اپنے آپ کو دیکھل درجہ سوم ظاہر کر کے ملازم پولیس میں ملازمت

حکم ہوا کہ

درخواست نگرانی منظور۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب دکن۔ بحث لایق و بکار فریقین سماعت ہوئی۔ واقعات مینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریقین میں جو ٹکراؤ واقع ہوئی اور سکی بنار و اصل متروک کر دی گئی چنانچہ طرف ثانی نے جو برائیت جہنم دوس کی بڑھ کر سنائی اوس سے واضح ہوتا ہے کہ گفتش کو کمال ہو سبب داری اور احتیاط کے ساتھ فارقات سرقد کے متعلق تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے جب فریقین کے مابین اس قبیل سے تنازعات باقی ہوں اور ایک طرف تو دوسرے کو فوجداری جسم کا ترکیب بنانا چاہے تو جو کادوانی زبردستی ۱۹۸۵ء دوم قطدار ناظم عدالت ضلع اطراف بدہ نے اس مقدمہ میں نظر کرتے ہوئے کی ہے وہ دیکھو بالکل درست معلوم ہوتی ہے۔ اور ہم کوئی وجہ دست اندازی کی نہیں پاتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور شد۔

نگرانی فوجداری مفصلہ ۱۰ اسفند ۱۳۲۳ء  
نمبر قعدہ ۱۵۳۱۵۳۲۱۵

جلد شفعہ

یا جلال عالم جناب قیامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل پی  
بیرٹریٹ لاؤ فالجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین  
صاحب ارکان

محمد اسحاق

نام

نگرانی خواہ

نگران بنام مولوی سید صاحب علی صاحب اسپیشل مجسٹریٹ اضلاع سورہ ۱۱۔ ۱۲  
مشورہ ایک طرف قرار داد و جرم مرتب کی جائے۔

مادوم نشی سنگیا

نگرانی خواہ

نام

محمد جمال الدین

طرف ثانی

تصرف بجا۔ شراکت۔ منجہ چند شرکار کے ایک شریک کا رقم کار و بار شراکتی کو وصول کرنا۔ بدعتی۔ بوجہ عدم بدعتی الزام کا حاکم ہونا۔ اختیار۔ اختیار مجسٹریٹ نسبت اغراض مقدمہ۔ مجموعہ منابط فوجداری سپر کار عالی دفعہ ۲۱۳۔

شخص مذکور کو (۱) کار و بار شراکتی میں ایک شریک کا حجاز روئے معاہدہ آسیون سے وصول رقم کا حجاز روئے رقم وصول کرنا اور اپنے پاس رکھنا بدعتی لازم کو ثابت نہیں کرتا۔ اس لئے تصرف بجا کا الزام حاکم نہیں ہو سکتا۔

(۲) سب دفعہ ۱۱۳ مجموعہ منابط فوجداری سرکار عالی ناظم فوجداری حجاز ہے کسی لوث ماقبل پر اگر الزام کو بے بنیاد خیال کرنے کے وجود پائے جائیں تو ان کو قلیلہ کے جرم کو قنا کرے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں

منجانب طرف ثانی مولوی محمد عبدالقیوم صاحب

مولوی سید سراج الحسن صاحب و مولوی سید یاشم صاحب بلگرامی ارکان مستحق الرائے۔ بیان سفتی ہے کہ بائین سفتی مادہ ۱۱۳ کی ایک اور صورت محمد معین الدین

نا بالغ بولایت محمد جمال الدین ملزم اور پوسم راسیا اور پوسم بھرا ایک کار و بار

نگرانی بنارامی محمد زید مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم عدالت فوجداری بلکہ مورخہ ۱۱۳۰ بان سفتی

یہ جو یہ کی کہ بوجہ عدم اصلیت جرم مقدمہ بھر سے خارج اور ملزم رہا ہو۔

حاصل کی کہا جاتا ہے کہ اگر وہ اس واقعہ کا جو صحیح نہیں ہے اظہار کرتا تو ناظم صاحب کو نوالی اطلاع اسکو مودعہ کرتے۔ نگرانی خواہ کی جانب سے جھٹ بکجائی ہے کہ لازم دیکل درجہ سوم ہے اگر نہ بھی ہوتا اور غلط بیان کرتا تب بھی اس کے نخل پر چھوٹی اطلاع دینے کی تعریف حسب دفعہ ۱۴۸ تعزیرات صادق نہیں آتی۔ اس مسئلہ پر غور کیا گیا برٹش انڈیا کی بعض ہائیکورٹس نے یہ طے کیا ہے کہ ایسے الحکال دفعہ ۱۸۲ (تعزیرات ہند) ہم مضمون دفعہ ۱۴۸ تعزیرات (اصیہ) میں داخل ہیں جلد ۳ ایٹمی صفحہ ۵۰۶-۱۳۵۱-۱۵۳۵۱ الہ آباد صفحہ ۲۱۰-۲۱۱ الہ آباد صفحہ ۱۱۳ مقدمہ اول الذکر میں یہ طے کیا گیا ہے کہ حصول ملازمت کی عرض سے یہ ظاہر کرنا کہ مدعو ہنگوار کا مناسب امتحان ہے دفعہ ۱۸۲ ضمن ۲ میں داخل ہے برخلاف اس کے دیکھل نگرانی خواہ ۱۳۵۱ صفحہ ۲۰۹-۲۱۰ آئین دکن صفحہ ۱۴۸ کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو بالکل غلط متعلق ہے۔ ہنگو صرف یہ دیکھنا ہے کہ مقدمہ ہذا میں جو الزام قائم کیا گیا ہے کیس طرح دفعہ ۱۴۸ کے اشار میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں دفعہ مذکور کے ضمن ۲ کے الفاظ حادی و میں اس میں غلطی ممکن نہیں ہو سکتی ہے اور جب اسکے ہم مضمون دفعہ تعزیرات ہند میں ہی ایسی صورتیں داخل ہوتی ہیں کہ وہیں تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جھڑپ سے نہ فرورم مرتب کرنے میں کوئی ایسا عمل کیا جو خلاف قانون سمجھا جاسکے اور جسکی اصلاح بہ صیغہ نگرانی ضروری خیال کی جائے۔

ان وجوہ سے نگرانی نامنظور کی جاتی ہے۔

مولوی مفتی سید نور العیاض الدین صاحب کون جھکو بھی اتفاق ہے نقطہ

بزم مقدمہ اسلسلہ نگرانی فوجداری ۱۸ فروری ۱۹۲۳

جلستہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید باشم صاحب بلگرامی بی اسے پیر سٹریٹ لا  
و عالیجناب مولوی سید سلج بخش صاحب لم لے ایل این ڈی پیر سٹریٹ لا ایل این

باجلاس مال پنجاب نواب حاکم الہ ریہا در اکم اس بیئر سٹریٹ لارڈس مجلس  
مال پنجاب نواب نظامت جنگ بہار لارڈس اس ایل ایل  
بی بیئر سٹریٹ لارڈ مال پنجاب مولوی سید سر لاج الحسن صاحب اکم  
اس ایل ایل ڈی بیئر سٹریٹ لارڈ کان

سرکار مال

مستغنیہ

بنام

لزمین

چناونیکیا دیرہ

تجدید شہادت - لزمین کا حق تجدید شہادت - نا منظور - اس وقت شہادت  
شہادت اور اسکا اثر بمقتدا ایل تجویز عدالت سشن - احوال و عرض تجدید شہادت  
مجموع ضابطہ فوجداری سرکار - عالی در نمبر ۲۸ -

الف بمشورہ نے یہ حقیقات مقدمہ سیشن کیا  
۱۷۵ سشن نے یہ پر ضابطہ کی پروسیجر کے تحت کے حکم دیا کہ  
بضابطہ پر دیا جائے اس نشانہ میں الف کا تبادلہ ہو گیا اور اب بمشورہ  
ضلع کے اجلاس پر مقدمہ پیش ہوا اور لزمین نے تجدید شہادت کی  
درخواست کی جسکو نا منظور کیے ب نے مقدمہ حسب ضابطہ پیش  
کر دیا اور عدالت سشن نے یہ حقیقات لزمین پر رد اب تجویز  
کیا۔ یہ مقدمہ تصحیح لزمین نے مذکور کیا کہ درخواست تجدید شہادت  
کی نا منظوری خلاف قانون تھی -

تجویز ہوئی کہ جو بوجب دفعہ ۱۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار  
لزمین کو رد ہو تہا ایل اجلاس تجدید شہادت کر کے اسکا اثر ہو لیکن جس طرح

تصنیع رٹ مولوی مرزا حیدر علی ملک صاحب ناظم سیشن آباد ضلع ۱۳۱ اور دی شہادت لارڈس سرکار  
لزمین میں دھماکا ہوئے جائیں اور اسلئے تھما حالات العالیہ میں سال ہوا

شرکتی جادی ہوا۔ شرکت نامہ مورخہ ۲۹۔ پیر ۱۳۱۵ء جو فریقین نے مرتب کیا تھا۔ اس کے  
رو سے یہ قرار دیا ہوا تھا کہ جلد سرائے ستیفٹ کا صرف ہوگا صرف دو سو روپیہ مابقی شرکت  
اداکرین سے۔ اسی کے بموجب عمل ہوتا رہا۔ آمدنی ستیفٹ کے پاس جمع ہوتی رہی  
گئی اسی اثنا میں مرم نہ بلا اطلاع دیگر ملکار و حصہ ۴۲ء۔ مختلف اشخاص سے جو اس  
شرکت کے واجب الادا تھے وصول کر کے اپنے تصرف میں لایا۔ لہذا ملزم شکوہ  
میں اسے ملزم ۲۰ واجب۔ یہ ہے کہ نہ صرف رقم متذکرہ ستیفٹ اس نے وصول کی  
ہے بلکہ اور رقم بھی اس نے وصول کی ہیں جو اس کے پاس امانتاً جمع ہیں اسکی وجہ  
یہ ہے کہ شرکت تلخ ہو چکی ہے۔ بند سائب کاروبار جو شرکتی تھا۔ جو رقم اس کے  
ذمہ تھے اسکی ادائی کو وہ آدہ ہے تلخ و تارید شرکت سلسلہ ستیفٹ ہے اس  
لحاظ سے ناظم صاحب دوم نوجہادی ملزم نے یہ جوہر کی کہ شرکتی کاروبار میں  
ایک شریک کا جواز رو کے معاہدہ آسامیوں سے حصول رقم کا مجاز جو رقم وصول  
کرنا اور تھوڑے عرصہ تک اپنے پاس رکھنا جتنی ملزم کو ثابت نہیں کرتا ہے۔ اور  
مقدور کو جو یہ عدم اصلیت جرم خارج اور ملزم کو رکھا سبب ذریعہ ۱۱۳ ضابطہ نوجہادی  
سہ کار عالی ناظم نوجہادی مجاز ہے کہ کسی نوٹ، قبل ہر اگر الزام کو بے بنیاد  
خیل کرنے کے وجہ پائے جائیں تو انکو قلعہ کر کے ملزم کو رکھا کرے جو مجوز عمل  
میں لائی گئی ہے وہ نتیجتاً مطابق قانون ہے اور بعد ملاحظہ مثل حکم ناظم صاحب  
مذکورہ صدر کی کدوائی ہنگر دست معلوم ہوتی ہے لیکن ستیفٹ کو کوئی اثر عاید کا  
دیوانی میں مانع نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامتطور فقط

منصلہ ۸ شہر پور ۲۴

تصمیم نوجہادی

بمزمقہ ۳۶ ۲۴

جلد کا

مقتول ہلاک ہو گیا اور یہ بھی کہتا ہے کہ چناؤ نیکیا کے واقعہ میں ملوث تھا اور اس نے ملوث چلایا کسی کو نہیں لگا۔ ناراین ریڈی اور گویا آگاریڈی کے بیان کی تائید کرتے ہیں۔ انہیں شک اور لمبا گواہی دہرہ واقعہ مقتول کے شہود میں اٹکا بیان ہے کہ ہندو کی آواز سکر وہ دوسرے اور کٹے کے نیچے مقتول کو زمین پر پڑا ہوا اور زمین کو وہاں سے پہاگتے دیکھا۔ ان گواہوں نے بیعت ناراین ریڈی و گویا مقتول کو دواخانہ لے گئے۔ ڈاکٹر احمد علی کے بیان سے عیاں ہے کہ سہرا اور جوف حکم کے زخم سے مقتول کی ہلاکت واقع ہوئی مقتول کا بیان قبل مرگ تاریخ اور اس کے خلاف ناظم صاحب نورجہادی ضلع نے قلمبند کیا ہے مقتول نے بیان کیا ہے کہ زمین چناؤ نیکیا اور اسیانے اسکو چہری سے ضربات پہنچائے زمین نے قبل چالان باجلاس ڈویشرل مجسٹریٹ جرم سے اقبال کیا ہے گو جہد میں اس نے رجوع کیا ہے اس جملہ شہادت سے جاری نامے میں زمین پر گواہی ریڈی کے قتل کا الزام ثابت ہے۔

ریڈی کے قتل کا الزام ثابت ہے۔  
 دکیل ملزمین سمجھ کر تھے کہ اولاً قلاب رفعت یاد جنگ بہادر ناظم ضلع نے  
 اس مقدمہ کو عدالت سشن میں پروا تھا مگر عدالت سشن نے اسکو عدالت ضلع میں اس  
 وجہ سے واپس کیا کہ ناظم ضلع کے فیصلہ میں رائے کا یہی اظہار کیا تھا اچھی کہ  
 فیصلہ سنے مقدمہ عدالت میں ہوتا ہے اور عدالت ضلع کو یہ ہدایت ملی کہ حسب ضابطہ  
 مقدمہ کٹ گیا جائے جو وقت عدالت سشن کا یہ حکم عدالت ضلع میں ہونا چاہیے جنگ  
 بہادر کا بتاؤں ہو چکا تھا اور مولوی نقی حسین صاحب بہ حیثیت ناظم ضلع کار گزار تھے  
 ملزمین نے ان کے اجلاس پر درخواست کی کہ حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری تجدید  
 شہادت کیا جائے اس درخواست کو بشپٹ نے نامنظور کیا۔ اور فرد جرم مرتب کر کے  
 مقدمہ کٹ کر دیا۔

اب ملزمین کی طرف سے بحث کیجاتی ہے کہ مجسٹریٹ کا حکم نیست یا شرط اور غرض  
تقدیر شہادت خلاف قانون تھا۔ اور انہوں نے دفعہ ۴۴ میں کو گواہان کی تائید الزام کا

کہ یہ حق بنی ہوئے وہ یہ ہے کہ رد داد پر تجویز کرنے والا وہی حاکم ہو جس نے  
رد داد و حرب کی ہتھکڑیاں قائم ہونے کے پس مقدمہ کابل تجویز عدالت  
سشن میں جہین کہ عدالت سیشن نے خود کل رد داد و حرب کی ہو اور نہ  
مشنوائی فرزدوم جگہ گواہان ایسے الزام پر جرح کا موقع دیا ہو تو محض اس بنا پر کہ  
جسٹریٹ کٹ کتہہ نے درخواست تجدید شہادت کو منظور کیا انصاف  
میں کوئی غلط واقع نہیں ہوتا اور نہ جسٹریٹ کی کل کارروائی کا بعدم قرار  
دیجا سکتا ہے۔

اغراض مقدمہ ۲۰ کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔  
میجسٹریٹ سرکار مولوی قاضی عبدقیل احمد صاحب وکیل سرکار۔

میجسٹریٹ بلوچین مولوی عبدالحق صاحب وکیل۔  
نواب عالم الدولہ بہادر میر خلیس مولوی سید سراج الحق صاحب رکن متعلق الراس  
بلوچین پر گولہ ریل کے قتل کا الزام ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول اور ملزمین  
مے درمیان حصہ داری کی نزاع تھی۔ بتاریخ ۱۰ مہر ۱۳۲۲ء چارہ کے تالاب  
کے کٹے کے نیچے چٹا کیا وزامیا نے مقتول کو ہلاک کیا۔ بلوچین کے ساتھ اور تین غیر  
شخص تھے جنہوں نے ازکاب جرم میں اعانت کی۔

عدالت سیشن صوبہ ہند نے بعد تحقیقات بلوچین کی نسبت جس دوام کی  
اے دیکر خل بصیدہ تصحیح روانہ کی ہے اور ملزمین کے جملہ بیون کی نسبت اپنی  
فہماری انٹراجوز کی ہے بہر حال ہلکوا سولت صرف چٹا کیا وزامیا کی نسبت  
فوز کر گئی ہے۔

وکیل سرکار اور وکیل بلوچین کی بحث سماعت ہوئی اور شہادت بشمولہ دخل رفر  
پا گیا۔ آگاریہ۔ نارائن ریڈی اور گویا۔ شہادت رویت اور کرتے میں آگاریہ  
ایمان ہے کہ وہ مقتول کے ساتھ چارہ کے تالاب کی طرف جا رہا تھا کہ بلوچین کے پر  
اور مقتول کو گرا کر اس کے سر اور ہلو پر چری سے متعدد ضربات لگائے جس کے



دعایہ جناب مولوی سیدراج الحسن صاحب ایم اے ال ال ال  
کوی میئر شرایٹ لارکن

مراجع

شیخ امام

بشام

سرکار عالی

مراقبہ علیہ

اختیار۔ اختیار عدالت نسبت التوائے تحقیقات یا تجویز۔ ملزم پر متعدد الزامات  
حکایت ہونے کی صورت میں چند الزامات میں تجویز سزا صادر کر کے بقیہ الزامات  
کی نسبت تجویز سزا ملتی کرنے کا اختیار۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی  
دفعہ ۲۴۰۔

تجویز ہوتی ہے کہ جب ملزم پر متعدد الزامات ہوں اور ہر ایک متعلق  
زیادہ ہوتی ہو تو عدالت کو جب دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری  
سرکار عالی عمل کرنا مناسب ہے اور عدالت ابتدائی ایسا عمل کرے  
تو عدالت اپنی کوئی اختیار حاصل ہے کہ جب دفعہ مذکورہ بعض  
الزامات کی نسبت تجویز سزا کر کے بقیہ الزامات کی نسبت تجویز کو  
ملتی ہے کہ۔ کلکتہ ۱۱ جلد ۹ صفحہ ۲۰۵ کا حوالہ دیا گیا۔

اغراض مقدمہ ہا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب مراجع کوئی حاضر نہیں۔  
منجانب مراجع علیہ مولوی تقاضی صدیق احمد صاحب کیل سرکار  
نواب عالم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید سراج الحسن صاحب کن شفق ارا  
شیخ امام ملزم پر ہیں و بنڈی کے سر قہ کے متعدد الزامات میں ہسپتال میسر شریک کے اہلکار

مراقبہ تدارقی تجویز مولوی میر صاحب علیہ ہسپتال میسر شریک مندرجہ ضابطہ فوجداری  
ملزم مقدمہ نمبر ۲۴۰ پاش جرایم مذکورہ ایک سال قید سخت میں رہے۔

مگر انہماز کرنے لاق تھا۔ اس میں شک نہیں کہ ملزمین کو قانون نے تبدیل اجلاس کی صورت میں ایسا حق عطا کیا ہے لیکن جس اصول پر وہ بنی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنا پر تجویز کرنے والا ہی حاکم ہو جس نے رواد مرتب کی ہوتا کہ صحیح رہے قائم ہو سکے اس مقدمہ میں چونکہ تجویز عدالت سیشن سے ہوئی ہے اور عدالت سیشن نے خود رواد مرتب کی ہے لہذا ججٹریٹ کی غلطی یا فرد گڈاشت کا یہ اثر ہونا چاہئے کہ کل کلرروائی ججٹریٹ کی کالعدم قرار دیکر کیونکہ اس فرد گڈاشت سے درحقیقت انصاف میں غلط واقع نہیں ہوا۔

اس مقدمہ میں عدالت سیشن میں وہ تمام گواہ پیش ہوئے ہیں جسکی بنا پر ججٹریٹ نے فرد جرم سنائی اور ملزم کو ان گواہوں پر جرح کرنے کا کافی موقع دیا گیا پس وکیل ملزمین کا مددز محال نامنظوری ہے۔  
ملزمین نے صفائی میں چند گواہ پیش کئے ہیں اور انکی شہادت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ یہ رواد عدالت ملزمین ایسے مقام پر کئے گئے ہیں جہاں سے قیاس کیا جائے کہ ادھی موجودگی موقع بد ملت پر غیر ممکن ہے یا بعید خیال کیجائے ان وجوہ سے ہماری رائے میں ملزمین پر جرم مشوبہ ثابت ہے اور ملزمین محال سزا ہیں۔  
ملٹی صاحب نے قصص سا قضا کر چکی رائے دی ہے

ملزمین چناؤ نیکیا و ما میا بعد منظوری سرکار امام المجات قید یا شقت میں بسر کریں۔  
نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ مجھے اتفاق ہے فقط

بہر مقدمہ ۱۰ ستمبر ۱۳۲۲ء  
مراجعہ فوجداری مستفصلہ دار شہر پورہ ۲۲ ستمبر ۱۳۲۲ء

جسٹس شفقت

اجلاس عالیجناب نواب حکم الدہ بہادر ایم۔ اسے سپرٹریٹ لایمپٹر جسٹس

باجلاں عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے بیرسٹریٹ لاہور  
 و عالیجناب مولوی محمد علی الدین خان صاحب و عالیجناب نواب  
 نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے ایل ایل بی بیرسٹریٹ لاہور  
 عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے  
 بیرسٹریٹ لاہور و عالیجناب مولوی سید سراج احمد صاحب  
 ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹریٹ لاہور  
 ابرگان

گنگو آجیوالہ

بنام

رائسپ گولہ

طرشانی

سرکار عالی درلہ راگہویندراؤ  
 ملازم سرکاری۔ ملازم سرکاری کے لوازم خصوصی کی ایجاد ہی میں مزاحمت  
 ملازم صیغہ عدالت جاگیر مقتدہ کا ملازم سرکاری کی تعریف میں داخل ہونا، قانون  
 تعبیر و اطلاق قوانین بابت مسئلہ دفعہ ۱۵۲ ضمیمہ ۱۵۲  
 بابت مسئلہ دفعہ ۱۵۲۔

تجویز ہوئی کہ حسب ضمیمہ ۱۵۲ دفعہ ۱۵۲ قانون تعبیر و اطلاق قوانین بابت  
 ملازم صیغہ عدالت جاگیر مقتدہ کا ملازم سرکاری کی تعریف میں داخل ہونا، قانون  
 نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹریٹ لاہور

محرمی برہنہ تحریک راجہ پتیا پر شاد و شاد نظام عدالت اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر یوہ مراسلہ  
 نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹریٹ لاہور  
 ضلع کابل مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۲۰ شمسریٹیکہ ملازم مانگیپ گورڈہ زیر الزام دفعہ ۱۵۲  
 تعزیرات آصفیہ کہیں ردہ جراتہ ادا کرے۔ ورنہ تین ہفتہ قید بلا مشقت میں لے کر  
 لیکن گورڈہ ملازم بہرہ منبت جرم رہا ہو۔

سے محرم کو ان جرائم کی پاداش میں جب منزا ہوئی ہے اس کی مجموعی تعداد ۹ سال چھ ماہ ہوتی ہے یہ منزا بہت زیادہ ہے مناسب ہوتا اگر عدالت ابتدائی حسب دفعہ ۴۴۷ (مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی فعل کرتی۔ لیکن چونکہ ان مقدمات کا اپیل ہمارے سامنے نہیں ہے اسلئے انکو اختیار مائل ہے کہ حسب دفعہ ۲۴۷ چند الزامات کی نسبت منزا ٹھیکہ کریں اور چند الزامات کی نسبت تجویز ملتوی کریں۔

[illegible]

مگرانی فوجداری منقسمہ و پنڈتشی ۱۳۳۵  
جلد ۱۰۰

بہترین مقدمہ ۲۲۵ ۳۳۲

لازم کو قابل برات قرار دینے کے لئے مثل یہاں بھیج دی ہے جب رد و  
 ہے یہ پایا جاتا ہے کہ لازم نے فی الواقع کوئی مزاحمت نہیں کی بلکہ  
 صرف کلنگو اس قسم کی جن سے معلوم ہوا کہ وہ اندال کی قمری  
 میں مسد کر رہا ہے اور حکمانہ قمری میں بھی صراحت ال قمری طلب کی  
 نہیں تھی تو محض اس بنا پر لازم قابل برات ہے۔ رہا یہ امر کہ اہلکار  
 عدالت علاقہ جاگیر سرکاری ملازم تھے یا نہیں۔ اس کے متعلق وہ تعریف  
 قابل غور ہے جو ملازم سرکاری کی قانون تعبیر و اطلاق قوانین میں کی گئی ہے  
 وہ مستدر محدود ہے کہ اگر اس کی تعبیر کافی درست کیسا تہ نہ ہو جائے تو اس  
 جاگیرات وغیرہ کے عدالتی حیدر دلا دیا اہلکار وغیرہ خارج ہو جاتے ہیں۔  
 تعزیرات ہند میں جو تعریف پبلک سرونٹ لگی گئی ہے اس کے قائل  
 کوئی تعریف یہاں کے کسی قانون میں نہیں ہے بظاہر اس کا اثر یہ ہے کہ  
 جو علاقہ ہات جاگیر وغیرہ کی عدالت بحیثیت عدالت ہوئے  
 اسے حکومت سے وہی تعلق رکھتی ہیں جو عدالت کے خالصہ رکھتی ہیں  
 اور انصاف رسائی کا ذریعہ اسی طور سے ہے جتنوں سے کہ عدالت کے  
 خالصہ میں تمام دن عدالتوں کے حیدر دار اور اہلکار اس حفاظت  
 محروم ہو جاتے ہیں جو مجموعہ تعزیرات میں ملازم سرکاری کے لئے ملحوظ  
 رکھی گئی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ بعض ایسے جرائم کے  
 واداش سے بھی بچ جاتے ہیں جو ملازم سرکاری کے لئے مخصوص ہیں  
 چونکہ یہ بار نہیں کیا جاسکتا کہ اصناف قانون کا مشا یہ تھا کہ ایسا مناسب  
 نتیجہ پیدا ہو جس سے مجموعہ تعزیرات کے بہت سارے دفعات  
 مالک محروسہ سرکار عالیہ کے ایک وسیع رقبہ میں محض بیکار ہو جائیں  
 حالانکہ قانون کو در کل مالک محروسہ میں نافذ ہے لہذا تعریف ملازم  
 سرکاری کی تعبیر کافی وسعت کیسا تہ ہونا ضرور ہے۔

جلد ۴۴ صفحہ ۲۴۲ سے اختلاف کیا گیا۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ عدالت فوجداری ضلع کپل اسٹیٹ ذاب سالار جنگ بہادر سے ملزم کی نسبت اس علت میں کہ اس نے سرکاری ملازم (ملازم جاگیر) کی بوقت قرق مزاحمت کی قصہ جرمہ کی سزا تجویز کی گئی چونکہ یہ فیصلہ عدالت ضلع کا قطعی تھا اس لئے صدر عدالت جاگیر میں نگرانی کی گئی۔ صدر عدالت نے تحریک کی کہ واقعات سے جرم ثابت نہیں ہے لیکن نگرانی خواہ کی یہ حجت کہ ملازم جاگیر ملازم مکاری نہیں ہے قابل مانتہ ہے اس لئے متعلقہ نے اسکو بہ تجویز ذیل اجلاس کال کے سہرہ فرمایا۔

غلب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب اور کان متعلق الموائے۔ صدر عدالت علاقہ ذاب سالار جنگ بہادر نے اس مقدمہ میں نگرانی کی تحریک کی ہے نائب گورنر یہ الزام قائم کیا گیا کہ اس نے اہلکار عدالت (علاقہ جاگیر) کی بوقت قرق مزاحمت کی۔ اگرچہ یہ کی طرف سے جواب یہ دیا گیا کہ اہلکار عدالت مذکور ملازم سرکاری نہیں ہے اس وجہ سے دفعہ ۵۱۲ آٹا الام مانہ نہیں ہوتا نیز یہ کہ حکماءہ قرق کے ساتھ جاننا و قرق طلب کی فرست نہیں تھی اور نہ میں قرق کی بوقت کوئی مزاحمت ملزم نے کی۔ ایک گھنٹے کو قرق کرنے کے بعد جب اہلکار مذکور چاہتا تھا کہ اور چند دن کو قرق کرے تو ملزم نے اس کو اس کے متعلق صرف گفتگو کی عدالت اشد الی نے ملزم کے ادوں مذرات پر لحاظ نہیں کیا اور قصہ جرمہ کی سزا تجویز کی جسکی قطعی ہونے کی وجہ سے مجاہدے مراجعہ کے صدر عدالت کل ضلع نگرانی توجہ دلائی گئی۔ صدر عدالت نے یہ رائے ظاہر کر کے کہ عمال عدالتہائے جاگیر کو ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج قرار دینے میں غرابی انتظام کا اندیشہ ہے واقعات کی بنا پر

ایسے ہی دوسرے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں تو ادا دین سے مراد  
یہ ظاہر ہوتی کہ وہ عدالت اسے حکومت کی عدالت نہیں ہے بلکہ وزیر  
یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس سے بعض خاص حالات ہی متعلق  
ہیں ہیں ظاہر ہے کہ عدالتی کام جہاں کہیں وہ کیا جائے سرکاری کام ہے۔  
کسی دیگر کے حدود میں کئے جانے کی وجہ سے غیر سرکاری کام نہیں  
سمجھا جاسکتا۔ جب وہ سرکاری کام ہے تو ادا کر کے دانا تعریف  
۱۱ الف میں داخل سمجھا جائے گا مگر اسکو سرکار سے اجازت ملتی ہو  
اور کوئی اجرت ہی نہ ملتی ہو۔ بلکہ کسی اور علاقہ سے اہلکار ملتی ہو  
اس طرح ۱۱ الف کی تعبیر کرنے سے اس میں قریب قریب وہ سب  
صورتحال داخل ہو جاتی ہیں جو تعزیرات ہند کی سلاخ ۲۱۴ تعریف ۲۱۴  
نروٹ میں بیان کی گئی ہیں۔ اور اس تعبیر کے لحاظ سے فیصلہ  
مندرجہ دکن لار پورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴ سے اس مسئلہ میں ہکو اتفاق  
نہیں ہے کہ تعمیل کنندہ ڈگری محض اسوجہ سے کہ ڈگری عدالت  
جاگیر کی ہے ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج ہو جائے۔  
چونکہ یہ بدنام ہو گا کہ جلسہ شفقہ سے اس مسئلہ کی نسبت متضاد جواب دہ  
صادر مہن لہذا ہم اسکو اجلاس کال کے سپرد کرتے ہیں۔ ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء  
منجانب محکمہ خزانہ لکھے پیشینہ واقعہ صاحب وکیل۔  
منجانب طر قانی بابو گیا پرست و صاحب وکیل۔  
حکام اجلاس کال ارکان محترم نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا

لیکب نظامت جنگ نہاد و مولوی سید ہاشم صاحب بلکڑی مولوی  
سید سراج الحسن صاحب ارکان مشفق الراے میں اس مسئلہ  
کی نسبت اپنی ادس رائے پر قائم ہوں جو تجویز جلسہ شفقہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء

قانون تسمیر و الطلاق قوانین کے دفعہ ۲۵۱ الف میں اس اصطلاح کی

تعریف حسب ذیل کی گئی ہے۔

۱) الفاظ "ملازم سرکاری" میں ہر شخص داخل ہے جو سرکار سے ماہوار یا حق اجرت پاتا ہو یا جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ میں اجرت ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو۔

اس قانون میں سرکار کی تعریف یہ ہے کہ سرکار سے مراد نواب

مدار الہام سرکار عالی سے ہوگی مگر بشاید بعد میں اسکی ترمیم ہوتی آئے

بہر حال اگر سرکار سے مراد مدار الہام سرکار عالی ہے تو ظاہر ہے کہ

تعریف ۵۱ الف میں جس میں سرکار کا ذکر ہے وہ مدار الہام نہیں بلکہ

گورنمنٹ ہے اس اختلاف کی طرف ہم اسوجہ سے توجہ کرنا ضروری خیال

کرتے ہیں کہ لفظ سرکار کے اسل مفہوم کے سمجھنے میں کوئی وقت باقی

نہیں اس تعریف مندرجہ ۵۱ الف میں ضرورت دوم و سوم میں لفظ سرکاری

استعمال ہوا ہے جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ میں اجرت

ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو اگر یہ سمجھا جائے کہ جو

کوئی سرکاری کام کرے خواہ وہ باجرت ہو یا بلا اجرت سرکاری ملازم

ہے تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ سرکاری کام کرنے والا خواہ وہ کسی

علاقہ سے کوئی ماہوار یا اجرت پاتا ہو ملازم سرکاری کی تعریف سے

خارج نہیں ہو سکتا۔ یعنی سرکاری کام کرنا لازمی شرط ہے اس کے

علاقہ جو کچھ حالت ہو۔ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ عدالت خواہ

کسی علاقہ میں ہو اسے ملکو ملک یعنی گورنمنٹ کا ایک شعبہ اور

انصاف رسائی کا ایک ذریعہ ہے اس نظر سے دیکھا جائے تو

ہر عدالت گورنمنٹ کی عدالت ہے کیونکہ گورنمنٹ اپنے تمام علاقہ

جات میں انصاف رسائی کی کھان دہہ دے ہے۔ جب بھی عدالت علاقہ جاکر



سرکار عالی سے ہوگی مگر یہ بدین اکی ترمیم ہوئی ہے۔ ہر حال اگر سرکار سے  
 مراد دار الہام سرکار عالی ہے تو ظاہر ہے کہ تعریف (الف) میں جس سرکار کا  
 ذکر ہے وہ دارالہام نہیں بلکہ گورنمنٹ ہے۔ اس اختلاف کی طرف ہم اسوجہ سے  
 توجہ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ لفظ سرکاری کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں  
 کوئی دقت باقی نہ رہے۔ اسی تعریف مندرجہ (۱۷) الف میں صورت دوم و سوم  
 میں لفظ سرکاری استعمال ہوا ہے یا جسکو کسی کار سرکاری کے معائنہ میں اجرت  
 ملتی ہو یا جسکو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرنا ہو اگر یہ سمجھا جائے کہ جو کوئی سرکاری  
 کام کے خواہ وہ باجرت ہو یا بلا اجرت سرکاری ملازم ہے تو اس سے یہ بھی  
 لازم آتا ہے کہ سرکاری کام کرنے والا خواہ وہ کسی علاقہ سے کوئی ماہوار باجرت  
 ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج نہیں ہو سکتا۔ یعنی سرکاری کام  
 کرنا لازمی شرط ہے اس کے علاوہ جو کچھ حالت ہو ہم نے اوپر بیان کیا ہے  
 کہ عدالت خواہ کسی علاقہ میں ہو اسے حکومت یعنی گورنمنٹ کا ایک شعبہ اور  
 انصاف رسانی کا ایک ذریعہ ہے اس نظر سے دیکھا جائے تو ہر عدالت گورنمنٹ  
 کی عدالت ہے کیونکہ گورنمنٹ اپنے تمام علاقہ جات میں انصاف رسانی کی یکساں  
 ذمہ دار ہے جب کہ کسی عدالت علاقہ جاگیر یا ایسے ہی دوسرے اضلاع استعمال  
 کئے جاتے ہیں تو ان سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ وہ عدالت اسے حکومت کی  
 عدالت نہیں ہے بلکہ صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس سے بعض خاص  
 حالات ہی متعلق ہیں ظاہر ہے کہ عدالتی کام جہاں کہیں وہ کیا جائے سرکاری  
 کام ہے کسی جاگیر کے حدود میں کئے جانے کی وجہ سے غیر سرکاری کام نہیں  
 سمجھا جاسکتا جب وہ سرکاری کام ہے تو اس کا کہنے والا تعریف (۱۷) الف  
 میں داخل سمجھا جائے گا۔ گواہ کو سرکار سے ماہوار ملتی ہو اور کوئی اجرت بھی  
 نہ ملتی ہو بلکہ کسی اور علاقہ سے ماہوار ملتی ہو۔

اس طرح (۱۷) الف کی تعبیر کرنے سے اس میں قریب قریب وہ سب صورتیں

میں ظاہر کی ہے جو حسب ذیل ہے۔

یہ امر کہ اہلکار عدالت علاقہ جاگیر سرکاری ملازم ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق وہ تعریف قابل غور ہے جو ملازم سرکاری کی قانون تعبیر و اطلاق قوانین میں کی گئی ہے یہ اس قدر محدود ہو چکا کہ اگر اس کی تعبیر کافی وسعت کیساتھ نہ کی جائے تو اس سے جاگیرات وغیرہ کے عدالتی عہدہ و دارا ہلکا وغیرہ خارج ہو جاتے ہیں تعزیرات ہند میں جو تعریف پبلک سرورٹس کی گئی ہے اس کے مائل کوئی تعزیر بیان کے کسی قانون میں نہیں ہے بظاہر اسکا اثر یہ ہے کہ گو علاقہ جات جاگیر وغیرہ کی عدالت بحیثیت عدالت ہو نے کے اسلئے حکومت سے وہی تعلق رکھتی ہیں جو عدالتوں خالصہ رکھتی ہیں اور انصاف دسانی کا ذریعہ اسی طور سے ہے جس طور سے کہ عدالتوں خالصہ میں تاہم ان عدالتوں کی عہدہ دار اور اہلکار اس خالصہ میں محرم ہوتے ہیں جو عہدہ تعزیرات میں ملازم سرکاری کے لئے محفوظ رکھی گئی ہے اور صرف ہی نہیں بلکہ وہ بعض دفعہ جرائم کی پاداش سے بھی بچ جاتے ہیں جو ملازم سرکاری کے لئے مخصوص ہیں چونکہ یہ اور نہیں کیا جاسکتا کہ دامغان کا مشاء یہ تھا کہ ایسا نامناسب نتیجہ پیدا ہو جس سے مجموعہ تعزیرات کے بہت سارے دفعات مالک محرم سرکاری کے ایک وسیع رقبہ میں محض بریکر ہو جائیں (حالانکہ قانون مذکور مالک محرم میں نافذ ہے) لہذا تعریف ملازم سرکاری کی تعبیر کافی وسعت کیساتھ ہونا ضروری قانون تعبیر و اطلاق قوانین کے دفعہ (۲) ۱۰۷ الف میں اس اصلاح کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے۔

(الف) ملازم سرکاری میں ہر شخص داخل ہے جو سرکار سے ملواریا حق امتیاز پاتا ہو یا جسکو سرکاری کے معاوضہ میں اجرت ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرنا ہو)

اس قانون میں سرکاری تعریف ہے کہ سرکار سے ملواریا عہدہ ملواریا ہلکا

رہنما  
بہ  
سرکار

اور اس مقدمہ کو اور یہ گورنر کے فیصلہ کے غرض سے اجلاس شدہ کے سپرد  
یا اور ۲۲ شہر پورسٹ کے ۱۳ کو یہ مقدمہ اجلاس میں پیش ہوا اور بالآخر  
قرار پایا کہ ملازم عدالت و جاگیر سرکاری ملازم کی تعریف میں داخل ہے لیکن  
نیل از آنچہ جناب قاضی القدر ججٹک پہاڑ اپنی رائے تجویز میں عدالت عالیہ  
سے اور تعلق باقی نہیں رہا۔ اسوجہ سے یہ مقدمہ کہرا اجلاس میں پیش ہوا اور  
حکام سابق میں اپنی رائے تجویز دیا۔ جسے اس مقدمہ میں وہ بعد سے  
نٹ اپنی رائے سابقہ پر قائم رہتے صرف یہ کہ اس مقدمہ میں اپنی رائے  
پاک کرنا ہے جو یہ ہے کہ عدالت عالیہ میں اندر اسٹینڈ میں مقدمہ  
پیش کیا گیا مگر یہ سیکشن نمبری ۶۱۱ تا ۶۱۴) یہ بحث پیش ہوئی کہ ملازمان قاضی  
مالار ججٹک اسٹینڈ تعریف ملازم سرکاری میں داخل ہیں یا نہیں اور مقدمہ مذکورہ  
جناب مولوی میر افضل حسین صاحب میر ججٹک اور جناب سر بلند ججٹک پہاڑ دکن  
جلس کے اجلاس میں پیش ہوا اور حکام موصوف نے یہ تجویز فرمایا کہ

دفعہ (۲۳۱) تعزیرات ہند ملازمین سرکاری ملازمین متعلق ہے ملازم سرکاری  
کے سنے میں ملازمین اسٹینڈ داخل نہیں ہیں

اس کے بعد مقدمہ سرور اختیار نام شیخ بڑے نمبری ۶۱۵، مقدمہ مذکورہ  
امر داد ۳۱۳ میں جلسہ متفقہ عدالت عالیہ نے بحث مذکورہ سے متعلق یہ تجویز  
فرمایا کہ حاکم عدالت اسٹینڈ کا یہ تصور غلط ہے کہ مستثنیٰ ملازم سرکاری ہے  
اس لئے کہ ملازم جاگیر کے ملازمین ملازمین سرکاری کی تعریف میں  
داخل نہیں ہیں۔

اس کے بعد اس مقدمہ میں بحث مذکورہ پیش ہے مقدمہ اہل الذکر  
میں یہ کہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ کیوں ملازمان اسٹینڈ سرکاری ملازم کے  
میں داخل نہیں ہیں۔ جناب قاضی سر بلند ججٹک پہاڑ کی تجویز سے اس مقدمہ  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ثابت نہیں کیا گیا کہ تعزیرات ہند اسٹینڈ میں کس طرح

دال ہو جاتی ہیں بر تعزیرات، بند کی سند سے تعریف پیک سروسٹ میں بیان کی گئی ہیں اور اس تعزیر کے فیاض سے فیصلہ مذکور دکن لارڈ شپٹ جلد ۴ صفحہ ۴۴ سے اس مسئلہ میں ہلکو اتفاق نہیں ہے کہ قریل کنندہ ڈگری عرض اس سے کہ ڈگری عدالت جاگیر کی ہے ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج ہو جاتا ہے۔  
ان وجوہ سے اہم اس مقدمہ میں تجویز کرتے ہیں کہ جاگیر کا ملازم جسکی نسبت سوال پیدا ہوا ہے ملازم سرکاری کی تعریف میں داخل ہے۔ یہی جواب جلسہ متفقہ کو دیا گیا ہے۔ - نو: ۲۱ سر اور وائس لارڈ شپٹ

نواب حاکم الدولہ بہادر شاہ خیل - مجھے اتفاق ہے۔  
مولوی محمد علی الدین خان صاحب دکن - دکیل محمد انخواہ حاضر۔ ضلع کہل  
جاگیر تلپ فاب سالار جنگ بہادر میں بیضہ اجراء ڈگری وارنٹ طرفی جائداد  
۴۔ یون اجراء ہوا۔ گویند راؤ بیلک کی رائے گورہ مدیون ڈگری نے مزاحمت  
کی اس وجہ سے پٹ نے جرم و ثبات ۱۴۹ و ۱۵۲ و ۲۵۷ تعزیرات آصفیہ کا  
استخاضہ کیا عدالت ضلع نے بعد تحقیقات ملزم کو جرم دفعہ (۱۵۲) کا مجرم قرار دیکر  
حکم سزا صادر کیا۔ چونکہ ضلع ضلعی چارٹرڈ نے مدد عدالت اسٹیٹ میں گھرانے کی  
واقعات کی بنا پر عدالت موصوہ نے ملزم کو قابل برات قرار دیے کیلئے  
مثل عدالت اعلیٰ میں بھیج دی۔ اور چونکہ محمد انخواہ کا یہ مدد ہی تھا کہ مستغیر ملازم  
سرکاری کی تعریف میں داخل نہیں ہے اس کے متعلق عدالت موصوہ نے  
یہ رائے ظاہر کی کہ عدالت تھائے جاگیر کو ملازم سرکاری کی نوعیت سے  
خارج قرار دینے میں خرابی انتظام کا اندیشہ ہے۔ گھرانے اجلاس متفقہ عدالت اعلیٰ  
میں پیش ہوئی اور حکم جلسہ متفقہ نے محمد انخواہ کو تو قابل برات قرار دیا لیکن  
اس امر کے تصفیہ میں کہ ملازم جاگیر ملازم سرکاری کی تعریف میں داخل ہے یا نہیں  
اسوجہ سے تامل کیا کہ قبل ازین دو مقامات میں جلسہ متفقہ عدالت اعلیٰ سے  
یہی ہی تجویز ہوئی تھی کہ ملازم سرکاری کی تعریف میں ملازم جاگیر داخل نہیں ہے۔

رئیس محترم  
بنام  
سرکار عالی

خالصہ کے رہایا کے ذہن وہی حقوق رہایا کے جاگیردار کے ہیں اور عام طور پر رہایا کے خالصہ و جاگیردار میں اس عارضہ قائم رہنے کی سرکار عالی ذمہ دار ہے لہذا سرکار عالی ہی کی عدالتیں اکثر جاگیردار کی دیوانی و خودداری مقدمات فیصلہ کرتی ہیں اور سرکار عالی ہی کی پولیس جاگیردار کی رہایا کی مخالفت کرتی ہے بعض بعض جاگیردار کو سرکار عالی نے مختلف وجوہ سے کسی درجہ کے مجسٹریٹ یا کسی درجہ کے منصف یا جج کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور ایسی جاگیردار کا عدالتی کام زیر نگرانی عدالتہائے سرکار عالی ہے۔ ان جاگیردار کے اختیارات کے لحاظ سے سرکار عالی کی کوئی عدالت نماز جاگیردار کے فیصلہ بات کا اپیل سماعت کرتی ہے اور ایسی جاگیردار کی رہایا کے عدالتہائے سرکار عالی اور جڈیٹل کیٹیج تک چلے جاتی ہیں۔ عدالتہائے سرکار عالی اور عدالتہائے جاگیردار میں جو کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ عہدہ داران و عہدہ دار ہائے سرکار عالی خزانہ شاہی سے ہی تنخواہ پاتے ہیں اور عہدہ داران و عہدہ دار ہائے جاگیردار تنخواہ پاتے ہیں۔ اور بعض اس وجہ سے کہ وہ جاگیردار سے تنخواہ پاتے ہیں لازم جاگیردار کہلائے ہیں لیکن اس وجہ سے کہ کوئی جاگیردار بطور خود عدالتی اختیارات استعمال نہیں کر سکتا تا وقتیکہ سرکار عالی سے اسے کسی قسم کی اور درجہ کے عدالتی اختیارات عطا نہ ہوں۔ ذکوئی جاگیردار اپنے اپنے اختیارات حاصل اپنے کسی لازم کو عطا کر سکتا ہے تا وقتیکہ سرکار عالی اس امر کو منظور نہ فرمائے کہ اس کے اختیارات حاصل کس حد تک اس کا لازم استعمال کرے گا اور سرکار عالی کسی ایسے جاگیردار کی کوئی ایسی مدت اور وقت تک منظور نہیں فرماتی کہ سرکار عالی کو اس امر کا اطمینان نہ ہو کہ جس شخص کو جاگیردار اور اپنے اختیارات دلائے جاتا ہے اس میں اور اختیارات کے استعمال کی صلاحیت ہے یا کوئی معلومیت اس کی مستند ہے جو امتحانات کے لیے اختیارات کے لئے مشروط ہیں اور جن میں وہ کامیاب ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی جاگیردار عدالتی کام کے لئے بطور خود کسی عہدہ دار کو

سائپ عورتہ  
نہلم  
کار مالی

جاری ہوا۔ اہم اس بنا پر کہ تعزیمات ہند کی پابندی کی کوئی وجہ مقبول نہیں آتی۔  
دفعہ (۲۳۲) تعزیمات ملکہ کے بموجب عمل بلا وجہ موجب سمجھ کر جو پڑ مذکورہ صادر کی گئی  
اور جناب مولوی میر افضل حسین صاحب سرکاری نے بھی بوجہ اس کے کہ کوئی  
سند اس امر کی نہیں پیش ہوئی کہ ملازم اسٹیٹ ملازم سہ کار سب  
قوائے دفعہ (۲۳۲) تعزیمات ہند سمجھا جا سکتا ہے تجویز مذکورہ صادر فرمائی۔  
درحقیقت سرکار مالی حکم تھا کہ جب تک قوانین محدودین اور لغا نہ ہو چکے  
سکا عظمت ملا کے قوانین مجریہ برٹش انڈیا سے دریغ اس کی بنا پر  
مذکورہ سرکار مالی قوانین برٹش انڈیا سے ان امور سے متعلق مدد دیتی نہیں  
جن سے متعلق سرکار مالی سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوا تھا اور صریح مدالت  
سرکار مالی اعداد حاصل کرتی تھیں اور صریح عدالت ہائے جاگیرات اعداد حاصل  
کرتی تھیں۔ اس لئے جو قواعد اور احکام خالصہ میں نافذ ہوتے ہیں جاگیرات میں  
ہی انہیں پر عمل ہوتا ہے فی الواقع صریح خالصہ ملک سرکار مالی اپنے اور صریح  
جاگیرات ہیں ملک سرکار مالی یا زمین جو کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ خالصہ کی آمدنی خواندہ  
شاہی بن داخل ہوتی ہے اور جاگیرات کی آمدنی سے جاگیر دار متمتع ہوتے ہیں  
سرکار مالی نے انہیں بذریعہ عطیے جاگیر پر حق ضمانت فرمایا ہے کہ وہ حاصل  
جاگیر سے متمتع نہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ عطیے جاگیر سے کوئی موضع یا موصفت  
ملکیت سرکار مالی سے خارج نہیں ہو جائے بلکہ ملکیت سرکار مالی میں ملے حالہ  
داخل رہتی ہیں۔ اور جو حق متمتع ہے عطا ہوا ہے اس کے مرنے کے بعد وہ  
حق ہی سرکار مالی کو ستر دیا جاتا ہے اور یہ امر سرکار مالی کے اختیارات میں رہتا ہے کہ  
آئندہ جاگیر دار زمین کے قائم مقاموں کو سرکار مالی وہ حق عطا فرمائے۔ یا نہ  
عطا فرمائے۔ اور جاگیر کو خالصہ کرے۔ جو بقا ملکیت کی دلیل ہے اور  
جب کوئی جاگیر سرکار مالی کی ملکیت سے خارج نہیں ہے جب ظاہر ہے کہ رعایا  
جاگیر رعایا کے سرکار مالی ہے نہ رعایا کے جاگیر داران اور جو حقوق عام طور پر

دکن  
بنام  
سرکار

جرائم سے متعلق ایک گشتی موجود تھی جب عمل گشتی پر ہونا چاہئے تاہم تعزیرات  
ہند پر اوس صورت میں تعزیرات کی تفصیل و تصریح سے استداد حاصل  
کی جاسکتی تھی مگر جسمم حسب گشتی مذکورہ قلم کرنا چاہئے یہاں پر عدالت عالیہ نے  
مقدمہ مذکورہ پر بین عرض واپس فرمایا کہ بنظر واقعات کے جو دفعہ مزبور کے  
افعال سے متعلق ہو (بلا لحاظ ملازم سسرکاری) وہ فرد جسمم بن لکھی جائے  
اور نگین مقدمہ کے بعد فیصلہ کیا جائے (گفتاب مولوی سسر فیل میں صاحب  
میر مجلس کی تجویز میں اسکا بکچہ ذکر نہیں ہے کہ آئندہ جسمم حسب گشتی نشان (۳)  
نومنداری قائم کیا جائے یا مطابق کسی اور دفعہ تعزیرات ہند کے اور نہ اسکو  
ضرورت تھی اس لئے کہ تعزیرات مجریہ دقت کے سوائے غیر افذہ قانون کے  
مطابق جسمم نہیں قائم کیا جاسکتا پس مقصود یہی تھا کہ بموجب تعزیرات مجریہ دقت  
جسمم قائم کیا جائے البتہ جناب نواب سر بلند جنگ بہادر نے اپنی تجویز میں  
محمود نسر ماما ہے کہ (کسی دوسری دفعہ تعزیرات ہند کا جرم قلم کیا جائے)  
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہو چوگی گشتی مذکورہ جرائم تعزیرات ہند قائم کرنا جائز  
رکھا گیا تھا اور صرف اسٹیٹ کے ملازمین کو سسرکاری ملازم تسلیم کرنے سے انکار  
کیا گیا تھا لیکن انکار کے وجوہات کچھ یہی بیان نہیں نہ ملے کہ اسکا دوجہ ہند کر  
اسٹیٹ کے ملازم سسرکاری ملازم ہیں لہذا نظیر مذکورہ سے اتفاق نہیں کیا  
جاسکتا۔ علی ہذا نظیر مندرجہ سر پور اقبیا بنام شیخ بڑے سے صدرہ سلک لاف  
سے یہی اتفاق نہیں ہو سکتا اوس میں بھی کوئی دلیل اسکی مندرجہ نہیں ہے کہ  
کیونکہ عدالتی ملازم اسٹیٹ سسرکاری ملازم نہ سمجھا جائے حالانکہ عدالتی ملازم  
اسٹیٹ کے سسرکاری ملازم ہونے کے وجہ مستذکرہ موجود ہیں اور کس طرح  
اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ عدالت ہائے جاگیرات کو عدالت عالیہ اور  
سسرکاری عدالتی سے وہی تعلق ہے جو عدالت ہائے خاندانہ کو تعلق ہے اور  
ہر طرح عامہ رعایا کی انصاف رسائی پر عدالت ہائے خاندانہ قوانین ہر کار کا

تقریباً کر کے اس سرکار عالی کی منظوری سے قرار دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر جاگیردار کے عہدہ دار تنخواہ جاگیر سے ہائیں لیکن جاگیر سے وہ عدالتی اختیارات استعمال کرنے کے مجاز نہیں ہو سکتے تاہم سرکار عالی منظوری صادر نہ فرمائے اور یہ فرض لازم نہ سرکار عالی کی منظوری کی منتظر ہے اور بلا منظوری سرکار عالی جاگیردار نہیں ہو سکتی تب اس حیثیت سے یہ لازم سرکار عالی نہ گئے جاسکتے ہیں اور عطا جاگیردار میں قہدم ہی ہے کہ مصارف انتظام جاگیر کے بعد جو محال جاگیر ہوتا ہے صرف اس سے انتفاع کے جاگیردار چھوڑ گئے ہیں اور مصارف انتظام جاگیر کی حد تک محال جاگیر سرکار عالی کا ہے اور سرکار عالی کو اختیار ہے کہ وہ اپنی رعایا کو آسائش کے لئے جو انتظام مناسب سمجھے کرانے۔

رابطہ کرنا  
بانی  
سرکار عالی

اور منجملہ مصارف انتظام جاگیر عدالتی منہج ہی ہے لہذا جو عہدہ دار اور محال جاگیر کی عدالتی کام کے لئے مقدمہ ہوں یقیناً وہ سرکار عالی کے لازم ہیں اور محض اس وجہ سے کہ وہ جاگیر سے تنخواہ ہائیں ہیں جاگیر کے لازم نہیں قرار پاسکتے تو اس سلسلہ کے اسٹیٹس کے ایسے جاگیردار ہیں جن میں سرکار عالی نے جاگیردار اپنی زمین سول جج اور ججداروں میں سیشن جج۔ یہ اختیارات عطا فرمائے ہیں اس جاگیردار کا ایک ضلع۔ ضلع کیل ہے یہاں کی عدالت ضلع کا سٹیفٹ منسٹر کی کارکنی بلیٹ کیا اور یہ صیغہ اجراء و کوری عدالت ضلع کے وارنٹ کی تعمیل کرنے لیا تھا جس میں لازم لانا اس کی فراغت کی جسکی بابت یہ استغاثہ تھا۔ بمقدار معینہ بنام سولی سنگھ وغیرہ۔ یہی جرم دفعہ ۳۳۳ (تفصیلات ہند) جو فراغت لازم سرکاری وقت انجام دیا جا رہی ہے عدالت ایڈمٹ تھے قائم کیا تھا اور غالباً سرکار عالی کے اسی حکم کی بنیاد پر تفصیلات ہند کا جرم قائم کیا تھا جسکی رو سے سرکار عظمت مدار کے قولین سے استدلال جائز رکھی گئی تھی اس وجہ سے کہ اس زمانہ میں ملک سرکار عالی میں گشتی نشان (۳) فرجداروں کے خلاف تائید تھی یہ جاگیردار نہیں تھا کہ بجائے اتحاد کے تفصیلات ہند پر عمل کیا جاتا گشتی مذکورہ بھائے تفصیلات سرکار عالی تھی اور جب



نہایت  
مہم  
سوال

غیر سرکاری ملازم نہیں قرار پاتے بلکہ سرکاری ملازم تسلیم کرنا پڑے گا  
میں اس لئے کہ اس کی دفعہ (۲) ۱۷ - الف میں تصریح حسب  
نہل ہے۔

الفاظ ملازم سرکاری میں ہر شخص داخل ہے۔

(۱) جو سرکار سے اجور یا حق اگنت ہوتا ہو۔

(۲) یا جس کو کسی کار سرکاری کے علاوہ زمین اجرت ملتی ہو

(۳) یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو۔

اور اس کے اجزائے دوم و سوم میں جاگیردار کے ملازم داخل ہیں۔  
اسکا جزو دوم اسطرح ملازمین جاگیر پر منطبق ہوتا ہے کہ جاگیردار کا وراثتی کام کا  
سرکاری ہے نہ کار ذاتی جاگیردار جیسا کہ بیان ماسبق سے ظاہر ہے اور  
کوئی قید معاوضہ خدمت کی سرکار سے ملنے کی نہیں ہے بلکہ معاوضہ کا مطلق عام  
ہے کہیں بے ملے۔ صرف معاوضہ ہی کا ملنا کافی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ملازمان  
جاگیردار معاوضہ خدمت پاتے ہیں لہذا وہ حسب جزو دوم تعریف مذکورہ  
سرکاری ملازم ہیں جزو سوم میں ملازمان جاگیردار اسطرح شامل ہو سکتے  
ہیں کہ سرکار سے انہیں کوئی معاوضہ خدمت نہیں ملتا جو کہ انہیں معاوضہ خدمت  
جاگیردار سے ملتا ہے اور وراثتی کام کسی جاگیردار کا ذاتی نہیں ہے بلکہ وہ ہر کار  
کا کام ہے بخلاف سرکاری ملازمین بلا معاوضہ سرکاری کام انجام دیتے ہیں  
لہذا یہ تعریف مذکورہ کے جزو سوم میں داخل ہیں پس مجھے یہی بدجود سند  
حکام ادبہ کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ

جاگیر مقدر کا ملازم عدالت کی نسبت یہ سوال پیدا ہوتا ہے  
ملازم سرکاری کی خدمت میں داخل ہے۔ حسب تہوہ حکام ہائے تفتہ عدالت عالیہ کو  
جواب دیا جائے۔  
نواب لطافت جنگ بہادر رکن و نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس

پابند ہیں اور سطح عدالت اسے جاگیرات بھی قوانین مستذکرہ کے پابند ہیں اور ان سب عدالتوں کی نگران عدالت العالیہ اور اعلیٰ نگران سرکار عالی ہے۔ پس جاگیرات کے عدالتی ملازمین کے سرکاری ملازمین ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا نہ وہ ادنیٰ حفاظت سے محروم کئے جاسکتے ہیں جسکی انصاف رسانی کے لئے فی الواقع ضرورت ہے اور مجموعہ تعزیرات آصفیہ میں ملحوظ رکھی گئی ہے اگر جاگیرات کے ملازمین عدالت کو غیر سرکاری ملازم قرار دیا جائے گا تو جو افعال بمقابلہ ملازمان سرکار مجموعہ تعزیرات آصفیہ میں جرم قرار پائے ہیں وہ ان کے بمقابلہ میں جرم نہ رہیں گے اور جائز افعال ہو جائیں گے۔ اور جو نکال انصاف رسانی اور تعمیل احکام عدالت کے لئے اسکی سخت ضرورت ہے کہ جو افعال ملازمان سرکار کے مقابلہ میں برائے تعزیرات جسم میں وہ بمقابلہ ملازمان عدالت جسم میں رہیں۔ تاکہ مواضع انصاف رسانی کے رہیں پس افعال مذکورہ کے جرم نہ رہنے کی صورت میں جاگیرات کے ملازمان عدالت کو جاگیرات میں انصاف سے متعلق کاتم انجام دیتے دشوار اور تقریباً ناممکن ہو جائیں گے۔ اور انصاف رسانی میں غلطی واقع ہوگا جو مقاصد انتظامی کے نقیض ہے۔ اور جبکہ مختلف وجوہ سے ملازمان جاگیرات سرکاری ملازم قرار دیا جاسکتے ہیں تب کوئی وجہ اسے قرار داد کی نہیں ہے جو امر واقعی کے ہی مغائر ہو اور اس سے جاگیرات کے وسیع حصہ تک میں متعدد دفعات تعزیرات آصفیہ غیر موثر اور بیکار ہو جائیں حالانکہ تعزیرات آصفیہ غالباً ہی کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ کل ملک محروسہ سرکار عالی میں نافذ ہے اور اس کے اثر سے ایک موضع ہی ملک محروسہ سرکار عالی کا مستثنیٰ نہیں ہے گو قوانین نافذہ ملک سرکار عالی میں بجز (قانون تعمیر و اطلاق قوانین) کے ملازم سرکاری کی تعریف مندرج نہیں ہے اور جو تعزیرات قوانین مذکورہ میں ہے وہ بھی نہایت محدود ہے لیکن اسکی رو سے بھی عدالتی ملازمین جاگیر



مولوی مسدود ہاشم صاحب الگرامی و مولوی سید صراح اکبر صاحب  
 ارکان متفق الیہ۔ خواب ذوالقادر جنگ بہار کی عظیمی کی وجہ سے  
 ہر سکہ ہر اجلاس کال ارکان غائبین پیش ہوا ہے ہم نے اس کے قبل تاریخ  
 ۱۳۔ امر دہشت گردانہ جو خود گئی تھی وہی اس نوبت پر ہماری تجویز تصویر کیا  
 ۱۴۔ ہر سکہ لکھتے

دیکھ کر  
 نام  
 سرکار

دست و پیکر